قرآن کریم کی سُورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مُطابق ایک مستند اور تحقیقی لُغت

جدید کر نظر ثانی شدہ ایڈیشن

منتخب لُغات القرآن

پہلے پندرہ پارے مکمل

- قرآنِ کریم کے منتخب کلمات کی تشریح و تحقیق
- اَلفاظ کی لغوی، صَرفی تحقیق اور نحوی ترکیب کا ذخیرہ
- حسبِ ضرورت تفسیری مَباحِث کا تذکرہ
- ایک ایسی قرآنی لُغت جس سے اِستفادہ کرنا نہایت آسان ھے

تالیف

مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی

اُستاذِ تفسیر واَدب دارالعُلوم دیوبند، ھند

دارُالھُدیٰ

منتخب لغات القرآن

پندرہ پارے مکمل

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

جلد اوّل

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
استاذ تفسیر وادب دارالعلوم دیوبند

دار الہدیٰ

کتاب کا نام .... منتخب لغات القرآن

مترجم .... مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی

تاریخ اشاعت .... جولائی ۲۰۰۹ء

باہتمام .... احباب دارالہدیٰ

— ملنے کے پتے —

زم زم پبلشرز، اردو بازار، کراچی	021-2761671
دارالاشاعت، اردو بازار کراچی	021-2213768
مدرسہ بیت العلم، گلشن اقبال، کراچی	021-4976073
صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک، کراچی	021-2224291
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی	021-2630744
مرکز القرآن، کراچی	021-2624608
بیت القرآن، چھوٹی گھٹی، حیدر آباد	022-2630744
حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ، نواب شاہ	0244-360623
مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور	042-7355743
مکتبۃ الحسن، اردو بازار، لاہور	042-7241355
ادارہ اسلامیات، لاہور	042-7353255
کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی	051-5771798
دارالقرآن اکیڈمی، محلہ جنگی، پشاور	091-2665956
مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ	081-2662263

مکتبہ بیت العلم:

موبائل: 2583199-0322-92+

فون: 4972636-21-92+

— ناشر —

مکتبہ دارالہدیٰ

G-30 اسٹوڈنٹ بازار، گراونڈ فلور، اردو بازار کراچی

موبائل: 2179295-0322-92+

موبائل: 7816019-0321-92+

فون: 2726509-21-92+

Website: www.mbi.com.pk

email: info@mbi.com.pk

V.P کی سہولت موجود ہے۔ آج ہی آرڈر ناشر کے پتہ پر SMS کریں۔

پاروں اور سورتوں کی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَسَیِّدِ رُسُلِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَجَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔

قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی مبارک اور مقدس کتاب ہے، جو فخر موجودات، سرور کائنات، سید الانبیاء والمرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ کلام اور آخری پیغام ہے۔ جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس مقدس کتاب کو نور مبین قرار دیا ہے، اسی وجہ سے اس مبارک کتاب کے ذریعہ پوری دنیا میں ہدایت کا نور پھیلا ہے، اس پاکیزہ کتاب میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسائل کا حل موجود ہے، اور یہ مبارک کتاب دونوں جہاں میں کامیابی اور کامرانی کے اصول وضوابط کا بے مثال خزانہ ہے۔ اس لیے قرآن کریم کے ساتھ سچی محبت وعقیدت رکھنا، اس کے الفاظ وکلمات کو صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنا، اس کے معانی اور احکام کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور اس پر عمل کرنے کی فکر میں لگے رہنا، یہ انسان کے لیے سب سے بڑی سعادت ہے۔

دار العلوم دیوبند جو تمام دینی مدارس کا مرکز اور مسلک حق کا ترجمان ہے، یہ ملت اسلامیہ کا دھڑکتا ہوا دل اور پوری دنیا میں دینی وسیاسی خدمات کا درخشاں عنوان ہے۔ یہاں پر تقریباً تئیس سال سے راقم الحروف تدریسی خدمت انجام دے رہا ہے، اور کئی سال سے ترجمۂ قرآن کریم اور تفسیر جلالین کے ساتھ دوسری کتابیں زیر درس ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر واحسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے احقر کو "منتخب لغات القرآن" کے نام سے ایک مختصر کتاب لکھنے کی سعادت عطا فرمائی، اس سے پہلے بھی تبلیغ اسلام اور عصر حاضر، اور اسلامی زندگی کے نام سے احقر کی دو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے بہت کم ہے۔ اس کتاب میں قرآن کریم کے منتخب کلمات کی تشریح وتحقیق ہے، اس کی قابل ذکر خصوصیات یہ ہیں:

(۱)اس میں قرآنی کلمات کی توضیح وتشریح سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے اعتبار سے ہے۔ جس کی وجہ سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے۔ اس انداز پر سب سے پہلی کتاب جو میری نظر سے گزری ہے وہ کلمات القرآن ہے۔ یہ مصر کے سابق مفتی شیخ حسنین محمد مخلوف کی لکھی ہوئی ہے۔ جو بہت مختصر اور عمدہ کتاب ہے۔ اپنی اس تالیف کے سلسلے میں راقم الحروف نے اس سے بھی استفادہ کیا ہے۔ (۲) منتخب لغات القرآن میں ہر لفظ سے پہلے دائیں جانب آیت نمبر درج کر دیا گیا ہے۔ (۳) ہر کلمہ کے سامنے بائیں جانب اس کی توضیح و تشریح ہے۔ جس میں سب سے پہلے الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔ (۴) الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے افعال کے ابواب اور صیغوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ (۵) اسماء کے واحد اور جمع کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ (۶) بعض اسماء اور افعال کے مادوں کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ (۷) اس کتاب میں حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک ذخیرہ بھی موجود ہے۔ (۸) بعض مقامات میں حسب ضرورت تفسیری مباحث بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ (۹) حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات سے بھی اس کتاب کو زینت بخشی گئی ہے۔ (۱۰) بہت سے مقامات میں آپ کو الفاظ کا تکرار نظر آئے گا۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جن الفاظ کی تشریح مختصر ہے۔ ان کو مکرر لانے میں توسع سے کام لیا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ ورق گردانی کی زحمت نہ ہو۔ البتہ جن کلمات میں تفصیل کچھ زیادہ ہے۔ ان کے دوبارہ آنے پر سابق تشریح کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ (۱۱) اس کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کلمات کی تشریح میں اتباع سلف کا بہت اہتمام کیا گیا ہے۔ جو تشریح قرآن کی حقیقی روح ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب تفسیر کی مستند اور معتبر کتابوں کے حوالوں سے مزین ہے۔ اس کتاب میں کلمات قرآن کے معانی ترجمہ حضرت شیخ الہند (مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) اور ترجمہ حکیم الامت (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) سے ماخوذ ہیں۔ اور الفاظ کی توضیح وتشریح کے مآخذ عربی تفسیروں میں تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری اور تفسیر قرطبی ہیں۔ اور اردو تفسیروں میں اس کے مآخذ بیان القرآن (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) معارف القرآن (حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر عثمانی (علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر ماجدی (مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ ہیں۔ اور اس کتاب میں مذکورہ تفسیروں کے حوالے بھی موجود

ہیں، اور ترکیب نحوی کے سلسلے میں اعراب القرآن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جو مشہور شہر حمص کے ممتاز عالم شیخ محی الدین درویش کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر بہت عمدہ کتاب ہے، حضرات انبیاء علیہم السلام کے اکثر حالات قاموس القرآن اور قصص القرآن (قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ) سے تلخیص کے ساتھ ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے مجھے امید ہے کہ یہ کتاب دینی مدارس کے طلبۂ عزیز کے لیے قرآن فہمی میں بہت مددگار اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

اس موقع پر میں اپنے والدین کو دعاؤں کا ہدیہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جنھوں نے بڑی تمناؤں کے ساتھ مجھے علم دین حاصل کرنے میں لگایا تھا، میرے والد محترم جناب نوشاد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، نماز اور ذکر وغیرہ کے بڑے پابند تھے اور ہر کام میں دینی امور کا بہت خیال رکھتے تھے، میری طالب علمی کے زمانے ہی میں ۲۰؍جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۳؍اگست ۱۹۷۱ء میں والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس حادثہ فاجعہ کے بعد محترمہ والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا میری پڑھائی کا بہت خیال رکھتی تھیں، اور خوب خوب دعاؤں سے نوازتی تھیں، بہت شریف اور نیک سیرت تھیں۔

میرے بھائیوں نے والدہ صاحبہ کی بڑی خدمت کی اور خوب سعادت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں میری تدریس کے زمانہ میں والدہ صاحبہ بڑے بھائی جان حافظ محمد عاشق الٰہی صاحب کے ساتھ دیوبند تشریف لائی تھیں، تقریباً پندرہ روز یہاں بڑی خوشی کے ساتھ قیام فرمایا، اور ہم لوگوں کو خدمت کا حسین موقع عنایت فرمایا تھا۔ پھر ۲؍شوال ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۰؍جنوری ۱۹۹۹ء میں میری والدہ صاحبہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور اسی سال ۱۴؍ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۳؍مارچ ۱۹۹۹ء میں بڑے بھائی جان کا بھی انتقال ہو گیا (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ) دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان حضرات کی مغفرت فرمائیں، ان کو جنت عطا فرمائیں اور ان کے ساتھ خصوصی رحم وکرم کا معاملہ فرمائیں۔ آمین۔

میں اپنے تمام بھائیوں، بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں اور حضرات اساتذۂ کرام کا بہت احسان مند اور ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دونوں جہاں میں اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازیں اور اپنی شان عالی کے مطابق بدلہ عطا فرمائیں، اور میرے خاص متعلقین میں سے ایک صاحب خیر نے

کتاب کی طباعت میں پرخلوص تعاون فرمایا ہے میں ان کا بہت شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں اور دونوں جہاں میں ان کو کامیابی سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی اور حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی اساتذۂ دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند کا بھی شکرگزار ہوں، جنھوں نے اپنے گراں قدر تأثرات سے نوازا، اور مولوی عبدالعلیم بارہ بنکوی اور مولوی محمد آفتاب کرناٹکی متعلمین دارالعلوم دیوبند کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ جنھوں نے اس کتاب کی تصحیح میں بڑی محنت کی ہے، اس کتاب میں جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہے۔ اور اس میں جو غلطی ہو وہ میری کوتاہی کی وجہ سے ہے۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں جو بھی غلطی نظر آئے اس سے احقر کو مطلع فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے فضل وکرم سے اپنی ذات پاک کے لیے قبول فرمالیں، پڑھنے والوں کو اس سے نفع عطا فرمائیں اور مؤلف کے لیے اس کو صدقۂ جاریہ اور اجروثواب کا ذریعہ بنادیں۔ آمین! یاربّ العالمین

اے میرے رب کریم میں آپ کی بے شمار تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری اور ساری رہنے والی ہو، اور اے میرے مولائے عظیم آپ اپنے محبوب امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی تمام اولاد واصحاب پر دائمی رحمت اور سلامتی نازل فرمائیے۔ اور فخر موجودات، سرور کائنات، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں میری مغفرت فرمادیجیے۔ (آمین)۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً دَائِماً مَعَ دَوَامِكَ وَخَالِداً مَعَ خُلُوْدِكَ

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً ☆ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محمد نسیم بارہ بنکوی

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۴؍ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷؍دسمبر ۲۰۰۴ء بروز دوشنبہ

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی مدظلہ العالی
استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً!

گرامی قدر حضرت مولانا محمد نسیم صاحب مدظلہ العالی قاسمی بارہ بنکوی ایک ذی استعداد عالم اور دارالعلوم دیوبند کے مقبول استاذ ہیں، یہ ''منتخب لغات القرآن'' نام کی معرکۃ الآراء تصنیف مولانائے محترم کی علمی، تحقیقی، عرق ریزی اور قلمی کاوش کا مظہر ہے، آپ کا مطالعہ خود شہادت دے گا کہ کتنی بلند پایہ تصنیف ہے، جو مستند تفاسیر کے حوالوں سے مزین اور آراستہ بھی ہے، قرآن فہمی کا راہبر اور رہنما بھی ہے، نیز یہ کتاب قرآنی کلمات اور الفاظ کے معانی کو کھولنے کی کنجی ہے، لغت کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ لفظ کے مفہوم کو اس طرح کھول دے کہ قاری کو کوئی تشنگی نہ رہ جائے۔ مصنف کے قلم نے قرآن کریم میں مستعمل الفاظ کی اس انداز سے توضیح اور تشریح کی ہے کہ صیغہ کا مادہ، مصدر، باب اگر کہیں تعلیل ہوئی ہے تو وہ بھی پھر لفظ کے لغوی، حقیقی اور موضوع لہ معنی کو بتاتے ہوئے مجازی اور مرادی معنی کی وضاحت بھی کردی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے ترجمہ قرآن اور تفسیر وفقہ کے اسباق تسلسل کے ساتھ مولانا کے زیر درس ہیں، اس لیے یہ فیصلہ کرنا یقیناً درست ہی ہوگا کہ ان کی یہ تصنیف تجرباتی اور تحقیقی علم کا شاہکار ہے جو اساتذہ اور طلبہ کے لیے ان شاء اللہ یکساں مفید ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت مولانا محمد نسیم صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند کا یہ علمی کارنامہ ایک یادگار ہوگا اور کتابوں کی لائبریری میں ایک خاص مقام حاصل کرے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی خدمت کو قبول فرمائے اور مصنف کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرحیم بستوی

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲۲؍شعبان ۱۴۲۵ھ (جمعہ)

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہ العالی

استاذ فقہ وادب دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم . وبعد!

قرآن مقدس آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب ہے، جو سب سے افضل نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ صبح قیامت تک جس کے محفوظ رکھنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

قرآن مقدس میں متقدمین ومتاخرین سب کے علوم موجود ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔

من أراد العلم فليثور القرآن فإن فيه علم الأولين والأخرين " (رواه البيهقي). جو شخص علم چاہتا ہے وہ قرآن کریم میں غور کرے کیوں کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

لہٰذا قرآن کریم کے علوم کا احاطہ کرنا محال اور ناممکن ہے۔ البتہ بنیادی علوم قرآن کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، چنانچہ قاضی ابوبکر ابن العربی نے قرآن کے اساسی علوم تین بتائے ہیں، اور علی بن عیسی الرمانی نے تیس علوم تک شمار کرائے ہیں، جیسا کہ علامہ سیوطی نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں تصریح فرمائی ہے۔

بہر حال قرآن پاک میں غور وخوض کرنے کے بعد مرادِ الٰہی تک پہنچنے کے لیے دسیوں علوم کی ضرورت پیش آتی ہے، جس میں اولین درجہ لغات القرآن کو حاصل ہے کہ الفاظ کی صحیح مراد معلوم کر کے ان کی تہ تک رسائی ہو سکے کیوں کہ مشہور ہے

" المباني تدل على المعاني " (الفاظ ہی سے معانی تک رسائی ہو سکتی ہے)۔

مگر بعض الفاظ قرآنی کئی کئی معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً "تقویٰ" کا لفظ ایمان پر

بھی بولا گیا ہے جیسے

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (سورہ فتح: آیت/۲۶) اور اللہ تعالیٰ نے انھیں تقوی کی بات (ایمان) پر جمائے رکھا۔

توبہ پر بھی اس کا اطلاق ہوا ہے جیسے

وَلَوْ اَنَّ أَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا (سورۂ اعراف: آیت/۹۶) اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئے ہوتے اور پرہیزگاری اختیار کی ہوتی۔ (توبہ کر لیتے)

اطاعت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے:

اَنْ اَنْذِرُوْا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (سورۂ نحل: آیت/۲) کہ تم لوگوں کو خبردار کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو (میری ہی اطاعت کرتے رہو)۔

ترکِ گناہ پر بھی بولا گیا ہے، جیسے:

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور گھروں میں ان کے دروازے سے آؤ، اور اللہ تعالیٰ سے تقوی (سورۂ بقرہ: آیت/۱۸۹) اختیار کیے رہو (گناہوں سے بچتے رہو) وغیرہ، وغیرہ۔

یا مثلاً لفظ تَخَوُّفٍ جو اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ (سورۂ نحل: آیت/۴۷) یا اللہ تعالیٰ ان کو گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے۔ میں آیا ہے بظاہر خوف سے مشتق ہے اور بعض مفسرین نے اسی معنی کے اعتبار سے یہ تفسیر کی ہے کہ ایک جماعت کو عذاب میں پکڑا جائے تا کہ دوسری جماعت ڈر جائے۔

مگر مفسر قرآن حضرت ابن عباسؓ اور مجاہد وغیرہ ائمہ تفسیر نے یہاں تخوف کو تنقُّص کے معنی میں لیا ہے اور اس معنی کے اعتبار سے ترجمہ "گھٹاتے گھٹاتے" کیا گیا ہے بلکہ حضرت عمر فاروقؓ کو بھی اس لفظ کے معنی میں تردد پیش آیا تھا مگر قدیمی دورِ جاہلیت میں تنقص کے معنی میں استعمال کو سن کر اطمینان ہو گیا تھا، جیسا کہ اس آیت کے تحت بیضاوی میں تفصیل موجود ہے، اور اس معنی کے لیے دور جاہلیت کے مشہور شاعر ابو کبیر ہذلی کے شعر کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے۔

ہاں الفاظ قرآنی کی مراد متعین کرنے کے لیے محض کتب لغت کی چھان بین کافی نہیں ہو سکتی۔ صحیح مفہوم کی تعیین کے لیے ہمیں عہد کہن کی طرف لوٹنا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیان فرمودہ مفاہیم دیکھنے ہوں گے، دراصل قرآن حکیم مفردات، ترتیب،

کلمات اور مضامین بلکہ ہر اعتبار سے سراپا اعجاز ہے، اس لیے اس مقصد قرآن کی تشریح کا حق ہر ایک کو نہیں پہنچتا بلکہ زبانِ رسالت سے نکلے ہوئے موتیوں کو دیکھا جائے گا یا جن شخصیات نے ان موتیوں کو براہِ راست چنا ہے یعنی صحابہ کرام کے زریں اقوال اور ان کی قرآن کی ترجمانی کو سینے سے لگایا جائے گا۔

اس ترجمانی کی اشاعت خیر القرون سے اب تک برابر ہو رہی ہے اور قرآن پاک نیز مرادِ الٰہی کی تشریح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان شاء اللہ صبح قیامت تک ہوتی رہے گی، حاملین علوم نبوت اور نور نبوت رکھنے والوں نے اس سلسلے میں کافی حد تک قیمتی سرمایہ چھوڑا ہے۔

مگر قرآن پاک کے عجائبات لامحدود ہیں، نئے انداز سے علمائے کرام ان کو ملت کے سامنے لاتے رہتے ہیں، اسی سنہری سلسلہ کی ایک اہم کڑی یہ کتاب "منتخب لغات القرآن" ہے جس کو رفیق محترم جناب مولانا مفتی محمد نسیم صاحب قاسمی زیدہ مجدہ استاذ دار العلوم دیوبند نے نہایت عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے۔

مولانا موصوف کہنہ مشق لوگوں میں سے ہیں برسہا برس کا تدریسی تجربہ رکھتے ہیں، عربی ادب پر عبور کے ساتھ ساتھ تفسیری دسترس حاصل ہے، ادب کے اسباق کے ساتھ برسوں سے جلالین شریف اور ترجمۂ قرآن پاک کا نہایت کامیابی کے ساتھ مادر علمی دار العلوم دیوبند میں درس دے رہے ہیں، موصوف کا یہ فیض بیس سال سے زائد مدت پر پھیلا ہوا ہے، اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں مولانا موصوف نے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے، جو طالبان علوم نبوت کے لیے قرآن فہمی کے تعلق سے ان شاء اللہ گراں مایہ سرمایہ اور عمدہ کلید ثابت ہوگی، نہایت مختصر انداز میں مگر جامعیت کے ساتھ الفاظ کی عمدہ تشریح کی ہے اور قرآن پاک کی ترکیب نحوی کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ اس گراں قدر کتاب کو اہل علم ان شاء اللہ قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور طلبہ اور علماء کے لیے مفید ترین ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول عام عطا فرمائے اور مؤلف محترم کو اجر جزیل عنایت فرما کر مزید اس طرح کی علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین! ثم آمین۔

خیر خواہ
عبد الخالق سنبھلی
استاذ دار العلوم دیوبند
۱۴۲۵/۸/۱۵ھ

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی مدظلہ العالی
محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کا اعجاز .... قرآنی خدمت

قرآن مجید اللہ تعالی کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ پوری کتاب اللہ ہی کا کلام ہے اس میں انسانی کدوکاوش کا شائبہ ہے نہ وہم، از اول تا آخر کلام الٰہی کا یہ مجموعہ اس کے عقیدتمندوں اور منکرین کے فکر ونظر کا مرکز توجہ ہے، عقیدتمند طبقہ تو اس کے جواہر کو دنیا کے سامنے پیش ہی کرتا ہے، اغیار بھی اس کے علوم ومعارف اور حسن کلام وحسن بیان کے معترف ہیں۔ قرآن مجید میں کتنے علوم ومعارف ہیں، ڈیڑھ ہزار سال بیت رہے ہیں جس نے بھی اس بحر ناپیدا کنار میں غواصی کی ہے تر وتازہ اور نئے آبدار موتیوں سے اپنا دامن بھر کر باہر آیا اور ان نئے لعل وجواہر کا دنیا نے استقبال کیا۔ اسی ایک کتاب نے صدہا علوم وفنون کو جنم دیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ جب تک سورج اور چاند ضیا پاشیاں کرتے رہیں گے اس وقت تک قرآن مجید بھی علوم ومعارف کے نئے نئے عنوان دنیا کے سامنے لاتا رہے گا اور اس کی ضوفشانیاں تاریک دلوں کو منور کرتی رہیں گی۔

بلاشبہ قرآنی خدمت ایک سعادت ہے اب تک کتنے بندگانِ خدا نے اس کے خزانے لٹائے ہیں اس کا استقصاء نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی نہیں بتایا جا سکتا کہ کس کس عنوان سے قرآنی جواہر دنیا کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں ایک تفسیروں ہی کی گنتی مشکل ہے کتنی تفسیریں عربی میں ہیں اور کتنی فارسی میں، کتنی انگریزی میں ہیں اور کتنی فرانسیسی میں، کتنی چینی زبان میں ہیں اور کتنی پشتو میں، کتنی اردو میں ہیں اور کتنی گجراتی میں، غرضیکہ سیکڑوں زبانوں کے تراجم اور تفاسیر کا شمار کرنا اور پتہ لگانا کچھ آسان کام ہے؟ صرف اعداد وشمار میں ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں گی۔ صرف ہندو پاک میں ہر

سال قرآنی علوم ومعارف سے متعلق جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، ان کا سراغ لگانا اور ان کو شمار کرنا ایک بڑا کام ہے، چہ جائیکہ پوری دنیا پر نظر ڈالی جائے اور سال کے اندر شائع ہونے والی کتابوں کی فہرست تیار کی جائے، اس سلسلۂ خدمت کو قرآن مجید کا اعجاز نہ کہئے تو کیا کہئے؟ دنیا میں وہ کتابیں بھی ہیں جو آسمانی کتابوں کی فہرست میں ہیں، چند کتابوں کا نام قرآن مجید نے بھی گنایا ہے لیکن ان کتابوں پر تحریف کی مہر لگادی ہے، غالباً یہی وجہ ہے کہ آسمانی ہونے کے باوجود چوں کہ محرف ہیں، اس لیے ان پر ان کے عقیدت مندوں کی توجہ کم سے کم تر ہے، ''کتابِ مقدس'' کی اشاعت منظور شدہ سوسائٹیاں ہی کرتی ہیں اور عموماً اس کے نسخے مفت ہی تقسیم ہوتے ہیں، یہ تو قرآن مجید ہی کا امتیاز واعجاز ہے کہ مسلم کتب خانے تو چھاپتے ہی ہیں، اغیار کچھ کم نہیں چھاپتے، اس پر نہ کوئی روک ٹوک اور نہ دار وگیر، قربان جایئے قرآن مجید کی حفاظت کرنے والے پر اور اس ذات کے گن گایئے جس کا یہ کلام ہے جل جلالہ۔

دارالعلوم دیوبند کے ایک لائق استاذ محترم مولانا مفتی محمد نسیم صاحب زاد علمہ قابل رشک ہیں کہ تدریسی مصروفیات کے ساتھ طلبہ اور علماء نیز عوام کے لیے قرآنی خدمات کے سلسلہ کی ایک کتاب ''منتخب لغات القرآن'' منظر عام پر لارہے ہیں، قرآن مجید کی نسبت ہی مطالعہ کا پرزور مطالبہ کررہی ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ علم میں اضافہ ہوگا بلکہ کلام الٰہی سے محبت اور شغف بھی پیدا ہوگا، مرتب نے کتاب کو مفید سے مفید تر بنانے میں کافی عرق ریزی کی ہے، الفاظ کے معانی اور تشریح، شخصیات قرآنی کا مختصر تعارف اور لغات القرآن کے ماہرین کے اقوال، ان سب خوبیوں سے یہ کتاب مزین ہے، مرتب نے یہ اچھا کیا کہ منتخب الفاظ کی تشریح کا ہی بیڑا اٹھایا ورنہ کتاب کی ضخامت استفادہ کی راہ میں رکاوٹ بنتی، اس طرح ان شاء اللہ یہ کتاب عوام وخواص میں قبولیت حاصل کرے گی اور افادہ بیش از بیش ہوگا۔

میں نے یہ چند سطریں اس نیت سے پیش کردی ہیں کہ قرآن مجید کی خدمت کرنے والوں کے مداحین میں نام آجائے اور بارگاہ قدس میں یہ مدح سرائی شرف قبول حاصل کرلے، ہوسکتا ہے کہ کلام والا اپنے کلام کی مدح سرائی کرنے والے کو خدمت کا موقعہ عطا فرمادے۔ وباللہ التوفیق۔ والسلام

عبدالحفیظ رحمانی

محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

۲رمحرم الحرام ۲۶ھ ۱۲رفروری ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ (۱) سورۂ فاتحہ

یہ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت ہے۔اس میں کل سات آیتیں ہیں۔یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔اس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد وثنا، ربوبیت کاملہ، رحمت واسعہ اور ملکیت تامہ کاذکر کیا گیا ہے۔اور قیامت کے دن کا ذکر کرنے کے بعد صراط مستقیم کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا اور صراط مستقیم کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔قاضی بیضاویؒ نے اس سورت کے متعدد نام لکھے ہیں۔ سورۂ فاتحہ، سورہ ام القران، سورہ سبع مثانی، سورۂ شفا، سورۂ شکر، سورۂ کنز، سورۂ دعا وغیرہ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ سورۂ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل و زبور میں نازل ہوئی اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی سورت اس کی مثل ہے۔(تفسیر مظہری)

آیت نمبر ۱ — **اَلْحَمْدُ** :۔ سب تعریفیں۔تمام تعریفیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔دنیا میں جہاں کہیں کسی کی تعریف کی جاتی ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔اس لئے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تمام نعمتوں کا عطا کرنے والا وہی قادر مطلق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ساری کائنات میں مستحق تعریف درحقیقت ایک ہی ذات ہے، تو عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اگرچہ حمد وثنا کے لئے لایا گیا ہے لیکن اسی کے ضمن میں دل نشین طریقہ پر توحید کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔

اَلْحَمْدُ پر الف لام استغراق کے لئے ہے۔حمد کے لغوی معنی تعریف کرنا۔باب سمع کا مصدر ہے اور حمد کے اصطلاحی معنی۔اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کرنا نعمت ہو یا نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ اَلْحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِيِّ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا.

آیت نمبرا لِلّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کے لئے۔لفظ (اللہ) کے معنی سچا معبود، حقیقی معبود۔یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے، کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔

لفظ "اللّٰـه" اِلٰهٌ سے مشتق ہے جو معبود کے معنی میں ہے۔پھر لفظ اللہ کو ایسی ذات پاک کا علم بنا دیا گیا جو واجب الوجود اور تمام صفات کمال کی جامع ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور تمام کمالات کی جامع اور تمام خرابیوں سے پاک ہے (تفسیر مظہری)

۱ رَبِّ :۔ پروردگار، پالنے والا، مالک، آقا۔اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔لفظ (ربّ) اصل میں باب نصر سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔تربیت کے معنی میں ہے۔اور تربیت کہتے ہیں کسی چیز کو تدریجی طور پر کمال کے درجہ تک پہنچانا۔پھر مصدر کو صفت مشبہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے اور بعض حضرات نے کہا (لفظ ربّ) صفت مشبہ ہے۔اس کو مصدر سے صفت مشبہ کی طرف منتقل کرنے کی ضرورت نہیں۔"ربّ" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بغیر اضافت کے کسی دوسرے کے لئے لفظ رب کا استعمال کرنا درست نہیں اور اضافت کے ساتھ غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا صحیح ہے۔ قرآن کریم میں ہے (اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ) حضرت یوسف علیہ السلام نے قاصد سے فرمایا۔تم اپنے آقا کے پاس لوٹ جاؤ۔

(تفسیر بیضاوی)

۱ الْعٰلَمِيْنَ :۔ تمام جہان، سب جہان۔اس کا واحد عالَمٌ ہے۔مجموعۂ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں۔اسی لئے اس کی جمع نہیں لاتے مگر آیت کریمہ میں عالم سے مخلوقات کی الگ الگ جنس مراد ہے۔مثلاً عالم ملائکہ، عالم جن، عالم انس وغیرہ۔

(عالَمِيْنَ) عَالَمٌ کی جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔اس کے معنی دنیا اور جہان کے ہیں۔عَالَمٌ کے ایک دوسرے معنٰی ہیں (جاننے کا آلہ) دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے جاننے کا آلہ ہیں۔کائنات کی تمام چیزوں سے خالق کائنات کا علم ہوتا ہے۔اس اعتبار سے دنیا کو عالم کہا جاتا ہے۔اس کا مادہ عِلْمٌ ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ :۔ تمام جہانوں کا پروردگار، تمام جہانوں کا پالنے والا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ لفظ (اللہ) کی صفت ہے۔

۲ اَلرَّحْمٰنِ :۔ بہت مہربان، بڑا مہربان، بے حد مہربان۔ لفظ "رَحْمٰن" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ باب سمع سے فعلان کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے (تفسیر بیضاوی) یہ رحمت سے مشتق ہے۔

۲ اَلرَّحِیْمِ :۔ نہایت رحم کرنے والا۔ بہت رحم کرنے والا۔ لفظ "رَحِیْمٌ" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ باب سمع سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (تفسیر بیضاوی) یہ رحمت سے مشتق ہے۔

۳ یَوْمِ الدِّیْنِ :۔ بدلہ کا دن۔ مراد قیامت کا دن اور حساب کا دن ہے۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع اَیَّامٌ۔ (دِیْنٌ) کے معنی بدلہ، حساب جمع اَدْیَانٌ۔

۴ اِیَّاکَ نَعْبُدُ :۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل، نحوی ترکیب میں اِیَّاکَ مفعول بہ مقدم ہے۔ اور تقدیم کی وجہ سے حصر کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔ (نَعْبُد) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر عِبَادَۃٌ ہے۔ عبادت کے معنی انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا۔ تفسیر بیضاوی میں ہے (اَلْعِبَادَۃُ اَقْصیٰ غَایَۃِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلِ)

۴ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ :۔ ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (اِیَّاکَ) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم (نَسْتَعِیْنُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر اِسْتِعَانَۃٌ اور مادہ عَوْنٌ ہے۔

۵ اِھْدِنَا :۔ آپ ہم کو ہدایت دیجئے۔ آپ ہماری رہنمائی فرمادیجئے۔ (اِھْدِ) باب ضرب سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر ھدایۃٌ معنی رہنمائی کرنا۔ آخر میں "نَا" جمع متکلم کی ضمیر پہلا مفعول بہ ہے۔

۵ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ :۔ سیدھا راستہ، صحیح راستہ، صراط مستقیم سے مراد دین اسلام

آیت نمبر ہے۔(اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) اِهْدِ فعل امر کا دوسرا مفعول بہ ہے۔ (صِرَاطٌ) کے معنی راستہ۔جمع: صُرُطٌ ہے۔(مُسْتَقِيْمٌ) باب استفعال سے اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس کا مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

۶ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ: ۔ان پر آپ نے انعام فرمایا۔ یہاں انعام سے دینی انعام مراد ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی انعام فرمایا۔وہ چار جماعتیں ہیں۔نبیین، صدیقین، شہداء، اور صالحین، پارہ:۵، رکوع:۶، میں ان چاروں کی صراحت موجود ہے۔آیت کریمہ یہ ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○

(اَنْعَمْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر اِنْعَامٌ ہے۔

۷ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ: ۔جن پر غضب نازل کیا گیا،ان سے مراد یہودی ہیں۔(تفسیر جلالین)

(اَلْمَغْضُوْبُ) باب سمع سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر غَضَبٌ ہے۔

۷ اَلضَّآلِّيْنَ: ۔گمراہ لوگ، بھٹکے ہوئے لوگ، ان سے مراد عیسائی ہیں۔(تفسیر جلالین)

اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد ضَآلٌّ اور مصدر ضَلَالٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ بقرہ

سورۂ بقرہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اور مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے اس کا نزول شروع ہوا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف آیتیں نازل ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ سود کے متعلق جو آیتیں ہیں۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر مبارک میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں۔ اور اس کی ایک آیت (وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ) قرآن کریم کی بالکل آخری آیت ہے۔ جو ۱۰ھ میں ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے فرائض ادا کرنے میں مشغول تھے (معارف القرآن بحوالہ تفسیر قرطبی) اس سورت میں دو سو چھیاسی (۲۸۶) آیتیں ہیں۔ اور قرآن کریم کی سب سے طویل آیت (آیت دین) اسی سورت میں ہے اس سورت کو سورۂ بقرہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بقرہ کے معنی گائے کے ہیں۔ اس سورت میں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۂ بقرہ ہے۔

آیت نمبر ۱ **الٓمّٓ**:۔ اس کے حروف الگ الگ ساکن پڑھے جاتے ہیں۔ اَلِفْ، لَامْ، مِیْمْ. اصطلاح میں ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ان کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

۲ **ذٰلِكَ الْكِتٰبُ**:۔ یہ کتاب، یہاں کتاب سے مراد قرآن عظیم ہے۔ (کِتَابٌ) کی جمع کُتُبٌ ہے (ذٰلِكَ) اسم اشارہ بعید ہے جو قرآن عظیم کی عظمت شان ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ (ذٰلِكَ) هٰذَا کے معنی میں ہے۔

۲ **هُدًى**:۔ ہدایت، رہنمائی۔ هُدًى مصدر یہاں اسم فاعل (هَادٍ) کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ **اَلْمُتَّقِيْنَ**:۔ پرہیز گار لوگ، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔

باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اَلْمُتَّقِيْنَ کا واحد: اَلْمُتَّقِيْ

آیت نمبر

ہے۔اس کا مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقْیٌ ہے۔اِتِّقَاءٌ اصل میں اِوْتِقَایٌ ہے۔ہمزہ افتعال کے بعد والے واؤ کو تاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳ یُؤْمِنُوْنَ: ۔وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، وہ لوگ یقین کرتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ. حضور اقدس ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

۳ اَلْغَیْبِ: ۔ چھپی ہوئی چیزیں، بے دیکھی چیزیں۔ غیب سے مراد دین کی وہ تمام باتیں جن کا علم عقل وشعور اور حواس خمسہ سے نہیں ہوسکتا۔اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، جنت اور دوزخ کے حالات اور قیامت میں پیش آنے والے تمام واقعات شامل ہیں۔

۳ یُقِیْمُوْنَ : ۔وہ لوگ قائم کرتے ہیں، وہ لوگ پابندی کرتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۳ الصَّلٰوۃَ: ۔نماز۔(دین اسلام کا اہم رکن ہے) صلٰوۃٌ کی جمع : ۔صَلَوٰتٌ ہے۔پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہوکر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

۳ یُنْفِقُوْنَ: ۔ وہ لوگ خرچ کرتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

۴ یُوْقِنُوْنَ: ۔وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَانٌ ہے۔

۵ اَلْمُفْلِحُوْنَ: ۔ کامیاب لوگ۔باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد: مُفْلِحٌ، اور مصدر اِفْلَاحٌ۔ ہے۔

۶ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْ هُمْ: ۔ خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام تسویہ (برابری) کے لئے ہے یعنی ڈرانا اور نہ ڈرانا ان کافروں

آیت نمبر کے حق میں برابر ہے۔ لیکن حضور پاک ﷺ کے حق میں برابر نہیں۔ کوئی ایمان لائے یا نہ لائے آپ ﷺ ہر صورت میں ثواب عظیم کے مستحق ہیں۔ (اَنْذَرْتَھُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ۔ لَمْ تُنْذِرْھُمْ باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر: اِنْذَارٌ ہے۔

۷ خَتَمَ اللّٰہُ :۔ اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (خَتَمَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتْمٌ ہے۔

۷ قُلُوْبِھِمْ :۔ ان کے دل۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ.

۷ سَمْعِھِمْ: ۔ ان کے کان۔ سَمْعٌ کی جمع: اَسْمَاعٌ یہاں پر سَمْعٌ. اَسْمَاعٌ کے معنی میں ہے۔ سَمْعِھِمْ ای اَسْمَاعِھِمْ. (تفسیر مظہری)

۷ عَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ:۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

یہاں پردہ سے ظاہری اور حقیقی پردہ مراد نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر ذکر کیا گیا ہے یعنی کافر لوگ سیدھے راستے اور دین حق کو نہیں دیکھتے تو ان کی مثال ایسی ہوگئی جیسے ان کی نگاہوں پر پردہ پڑ گیا ہو (قاموس القرآن) (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں واحد: بَصَرٌ. (غِشَاوَۃٌ) کے معنی پردہ۔ اس کا مادہ غَشْیٌ ہے۔

۷ عَذَابٌ عَظِیْمٌ :۔ بڑا عذاب، بڑی سزا۔ (عَذَابٌ) کی جمع اَعْذِبَۃٌ، عَظِیْمٌ، عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ یُخٰدِعُوْنَ :۔ وہ لوگ دھوکا دیتے ہیں۔ وہ لوگ چالبازی کرتے ہیں۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُخَادَعَۃٌ اس کا مادہ خَدْعٌ ہے۔

۱۰ مَرَضٌ :۔ بیماری۔ یہاں بیماری سے مراد شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ (تفسیر جلالین) مَرَضٌ کی جمع: اَمْرَاضٌ ہے۔

۱۰ عَذَابٌ اَلِیْمٌ :۔ دردناک سزا، دردناک تکلیف۔ عَذَابٌ کی جمع اَعْذِبَۃٌ. (اَلِیْمٌ) اَلَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۱۱ لَا تُفْسِدُوْا:۔ تم لوگ فساد نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۱۱ مُصْلِحُوْنَ:۔ اصلاح کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔اس کا واحد مُصْلِح. مصدر اِصْلَاحٌ. ہے۔

۱۲ لَایَشْعُرُوْنَ:۔ وہ لوگ جانتے نہیں۔ وہ لوگ سمجھتے نہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شُعُوْرٌ ہے۔

۱۳ آمِنُوْا:۔ تم لوگ ایمان لے آؤ۔ باب افعال سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

۱۳ السُّفَهَآءُ:۔ بے وقوف لوگ۔ اس کا واحد سَفِیْهٌ ہے۔ باب کرم سے سَفَاهَةٌ مصدر ہے

۱۴ اِذَا لَقُوْا:۔ جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ، لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا ہے۔ یاء کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ماقبل کا کسرہ حذف کر دیا۔ یاء اور واؤ دونوں ساکن ہو گئے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ لَقُوْا ہو گیا۔

۱۴ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ:۔ جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں سے ملتے ہیں۔ جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں کے پاس جاتے ہیں۔
(خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْوَةٌ، خُلُوٌّ وَخَلَاءٌ ہے۔ شَیَاطِیْنُ کا واحد: شَیْطَانٌ. معنی سرکش اور نافرمان۔ یہاں پر اس سے مراد شریر سردار ہیں۔

۱۴ مُسْتَهْزِءُوْنَ:۔ ہنسی کرنے والے۔ مذاق کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا مصدر: اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۵ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ:۔ اللہ تعالیٰ ان سے استہزاء کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہنسی کر رہے ہیں۔ یہاں پر استہزاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استہزاء کی سزا

آیت نمبر دیں گے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری) (یَسْتَهْــزِئُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۵ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ: ۔اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں مہلت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دے رہے ہیں۔ (یَمُدُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (طُغْیَانٌ) ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب فتح سے معنی سرکشی کرنا۔ حد سے بڑھ جانا۔

۱۵ یَعْمَهُوْنَ: ۔وہ لوگ حیران وسرگرداں ہو رہے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معرف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

۱۶ اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی: ۔ ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی۔ اِشْتِرَآءٌ کے حقیقی معنی خریدنا۔ یہاں خریدنے کا مطلب اختیار کرنا ہے (تفسیر بیضاوی) یعنی ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی۔ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو۔ اسی اعتبار سے آیت کریمہ میں اِشْتِرَآء یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِشْتِرَآءٌ اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ ضَلَالَةٌ کے معنی گمراہی۔ اس کی جمع ضَلَالَاتٌ ہے۔

۱۶ مَارَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ: ۔ان کی تجارت نفع بخش نہیں ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں تجارت کو فاعل بنانا اسناد مجازی کے طور پر ہے۔ مَارَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ ان کی تجارت نے نفع نہیں اٹھایا۔ حالاں کہ نفع اٹھانا تجارت سے متعلق نہیں بلکہ تاجروں کا کام ہے اس لئے یہاں فاعل حقیقی اہل تجارت ہیں۔ (مَارَبِحَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَبحٌ اس کے معنی نفع اٹھانا۔

۱۶ مُهْتَدِیْنَ: ۔ہدایت پانے والے۔ ٹھیک راستے پر چلنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (کَانُوا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا

آیت نمبر مصدر اِھْتِدَآءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِھْتِدَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۷ اِسْتَوْقَدَ نَارًا:۔ اس نے آگ روشن کی۔ اس نے آگ جلائی۔ (اِسْتَوْقَدَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْقَادٌ اور مادہ وَقْدٌ ہے۔ (نَارًا) مفعول بہ ہے۔ نَارٌ کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔

۱۷ اَضَاءَ تْ مَاحَوْلَهٗ:۔ اس (آگ) نے اس کے آس پاس کی چیزوں کو روشن کر دیا۔ (اَضَاءَ تْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِضَاءَ ةٌ ہے۔ یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (مَاحَوْلَهٗ) ما اسم موصول۔ حَوْلٌ کے معنی آس پاس، گردا گرد (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَلَّذِیْ اِسْتَوْقَدَ نَارًا ہے۔ حول مضاف (ہٗ) ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل محذوف (ثبت) کا ظرف ہوا۔ اور فعل محذوف اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر صلہ ہوا۔ (مَا) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر (اَضاءَ تْ) فعل مذکور کا مفعول بہ ہے۔

۱۷ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو تاریکیوں میں چھوڑ دیا۔ (تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (ظُلُمَاتٌ) اندھیرے، تاریکیاں واحد: ظُلْمَةٌ. ہے۔

۱۷ لَایُبْصِرُوْنَ:۔ وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔

۱۸ صُمٌّ:۔ بہرے (جو سننے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد: اَصَمُّ. ہے۔

۱۸ بُكْمٌ:۔ گونگے (جو بولنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد: اَبْكَمُ. ہے۔

۱۸ عُمْیٌ:۔ اندھے (جو دیکھنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد: اَعْمیٰ. ہے۔

۱۹ صَیِّبٌ:۔ بارش۔ صَیِّبٌ کی اصل صَیْوِبٌ ہے۔ یاء اور واؤ جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، واؤ کو یاء سے بدل کر کے یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔ صَیِّبٌ ہو گیا اس کا مادہ صَوْبٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۹　رَعْدٌ :۔گرج۔رَعَدَ السَّحَابُ يَرْعَدُ رَعْدًا باب فتح سے معنی بادل گرجنا۔اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادلوں کو ہنکاتا ہے۔(تفسیر مظہری)

۱۹　بَرْقٌ :۔بجلی۔اس کی جمع :بُرُوْقٌ. ہے۔اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ برق سے مراد آگ کے کوڑے کی چمک جس سے رعد فرشتہ بادلوں کو ہنکاتا ہے۔(تفسیر مظہری)

۱۹　يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِم :۔　وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیتے ہیں۔وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں۔

(يَجْعَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر :جَعْلٌ،

اَصَابِعُ: انگلیاں،واحد :اِصْبَعٌ. آذانٌ: کان،واحد :اُذُنٌ. ہے۔

۱۹　الصَّوَاعِق :۔　کڑک۔　اس کا واحد :صاعِقَةٌ. ہے۔

۱۹　مُحِيْطٌ :۔گھیرنے والا،احاطہ کرنے والا۔باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اس کا مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔

۲۰　يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ :۔　وہ (بجلی) ان کی نگاہوں کو اچک لے گی۔(يَخْطَفُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مصدر خَطْفٌ. (اَبْصَارٌ)، آنکھیں،نگاہیں۔واحد :بَصَرٌ.

۲۰　اَضَآءَ لَهُمْ :۔　وہ ان کے لئے روشن ہوگیا۔ان کے سامنے روشنی ہوگئی۔(اَضَاءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر :اِضَاءَةٌ. یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۰　اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ :۔وہ ان کے اوپر تاریک ہوگیا۔ان کے اوپر تاریکی ہوگئی۔(اَظْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِظْلَامٌ یہ ظُلْمَةٌ سے بنایا گیا ہے جس کے معنی تاریکی کے ہیں۔لفظ اظلام لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۰　قَدِيْرٌ :۔بہت قدرت والا،یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔قُدْرَةٌ مصدر سے

آیت نمبر مبالغہ کا صیغہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ :۔ تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ (اُعْبُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: عِبَادَةٌ عبادت کا مطلب انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ عبادت بدنی اور مالی دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ رَبٌّ کے معنی پالنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۲۱ لَعَلَّكُمْ :۔ (لَعَلَّ) تعلیل اور ترجی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تعلیل کے اعتبار سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کا ترجمہ یہ ہے (تاکہ تم بچ جاؤ) ترجی کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ (امید ہے کہ تم بچ جاؤ گے)

۲۱ تَتَّقُوْنَ :۔ تم لوگ (دوزخ سے) بچ جاؤ گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اِتِّقَاءٌ. اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

۲۲ فِرَاشًا :۔ بچھونا، فرش۔ یہاں فراش سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹھہرنے اور رہائش کے لائق بنا دیا ہے۔ (فِرَاشًا) بِسَاطًا ذَلُوْلًا يُمْكِنُ عَلَيْهَا الْقَرَارُ (تفسیر مظہری)

۲۲ بِنَاءً :۔ چھت جمع: اَبْنِيَةٌ.

۲۲ الثَّمَرٰتِ :۔ پھل واحد: ثَمَرَةٌ.

۲۲ اَنْدَادًا :۔ شریک، مقابل۔ واحد: نِدٌّ.

۲۳ نَزَّلْنَا :۔ ہم نے نازل کیا۔ ہم نے اتارا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر: تَنْزِيْلٌ ہے۔

۲۳ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ :۔ تم لوگ ایک سورت لے آؤ۔ فَاْتُوْا میں فاء جزائیہ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، اَتَى يَأْتِيْ اِتْيَانًا کے معنی آنا (ب) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ اس کے معنی لانا۔

۲۳ اُدْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ :۔ تم لوگ اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔ تم لوگ اپنے حمایتیوں کو بلاؤ۔

آیت نمبر (اُدْعُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: دُعَاءٌ، شُھَدَاءُ کا واحد: شَھِیْدٌ معنی مددگار، حمایتی۔

۲۴ فَاتَّقُوْا النَّارَ: ۔ تم لوگ آگ سے بچو۔ تم لوگ دوزخ سے بچو۔ فَاتَّقُوْا فاء جزائیہ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ. اور مادہ وَقْیٌ ہے۔

۲۴ وَقُوْدُھَا: ۔ اس (آگ) کا ایندھن۔ اس (دوزخ) کا ایندھن۔ وَقُوْدٌ کے معنی ایندھن (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النَّار ہے۔

۲۴ الحِجَارَۃُ: ۔ پتھر۔ یہاں پتھر سے مراد وہ بت ہیں جن کو تراش کر کافروں نے عبادت کی تھی۔ اَلْمُرَادُ بِھَا الْاَصْنَامُ الَّتِیْ نَحَتُوْھَا وَعَبَدُوْھَا (تفسیر بیضاوی)

۲۴ اُعِدَّتْ: ۔ وہ (آگ) تیار کی گئی ہے۔ وہ (دوزخ) تیار کی گئی ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِعْدَادٌ. اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ. جملہ مستانفہ ہے یا جملہ حالیہ ہے۔ جملہ حالیہ کی صورت میں اس کے شروع میں لفظ قد محذوف مانا جائے گا۔

۲۵ جَنّٰتٍ: ۔ باغات، جنتیں۔ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ (دارالثواب).

۲۵ اَلْاَنْھَارُ: ۔ نہریں اس کا واحد: نَھْرٌ.

۲۵ کُلَّمَا رُزِقُوْا: ۔ جب بھی ان لوگوں کو دیا جائے گا۔ (رُزِقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رِزْقٌ.

۲۵ اُتُوْابِہٖ: ۔ ان لوگوں کو وہ (پھل) دیا گیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، اتی یاتی اتیانا کے معنی آنا (ب) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ بِہٖ میں (ہٖ) ضمیر کا مرجع رزق ہے اور رزق سے مراد پھل ہے جس کا تذکرہ آیت کریمہ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا میں ہو چکا ہے۔

۲۵ مُتَشَابِھًا: ۔ ملتا جلتا، مشابہت رکھنے والا۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہاں حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

آیت نمبر

۲۵　اَزْوَاجٌ:۔ بیویاں۔ اس کا واحد: زَوْجٌ. ہے۔ لفظ زوج اضداد میں سے ہے۔ یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶　لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) کوئی مثال بیان کرنے سے شرماتے نہیں ہیں۔ (لَا یَسْتَحْی) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْیَآءٌ. ضَرْبُ الْمَثَل کے معنی مثال بیان کرنا۔

۲۶　بَعُوْضَۃ:۔ مچھر۔ اس کی جمع: بَعُوْضٌ. ہے۔

۲۶　اَلْفٰسِقِیْنَ:۔ نافرمانی کرنے والے لوگ۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ مستثنیٰ ہونے کی بناپر منصوب ہے۔ اس کا واحد: فَاسِقٌ. اور مصدر فُسُوقٌ ہے۔

۲۷　یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ (یَنْقُضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: نَقْضٌ. عَھْدٌ کے معنی عہد، وعدہ جمع: عُھُوْدٌ.

۲۷　مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ:۔ اس (عہد) کی پختگی کے بعد۔ اس (عہد) کی مضبوطی کے بعد۔ مِیْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے (قاعدہ) واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ مِیْثَاقٌ ہوگیا ہے اس کا مادہ وَثَقٌ ہے۔

۲۷　اَلْخٰسِرُوْنَ:۔ نقصان اٹھانے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: خَاسِرٌ مصدر: خُسْرَانٌ ہے۔

۲۸　تَکْفُرُوْنَ:۔ تم لوگ انکار کرتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کُفْرٌ اور کُفْرَانٌ. ہے۔

۲۸　اَمْوَاتًا:۔ بے جان　　واحد: مَیِّتٌ اس کا مادہ مَوْتٌ ہے۔

۲۸　اَحْیَاکُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو زندہ فرمایا۔ (اَحْیَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِحْیَاءٌ. اصل میں اِحْیَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۵ يُمِيتُكُمْ :۔ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دیں گے۔ (يُمِيتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِمَاتَةٌ۔

۲۹ اِسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ :۔ اللہ تعالیٰ نے قصد فرمایا آسمان کی طرف۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی۔ (اِستوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِوَاءٌ مادہ سَوی ہے۔ اِسْتِوَاءٌ اصل میں اِسْتِوَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (سَمَآءٌ) کے معنی آسمان۔ جمع سَمٰوٰاتٌ ہے۔

۲۹ سَوّٰهُنَّ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو درست بنایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو درست کر کے بنا دیا۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَسْوِيَةٌ معنی درست کرنا، اور درست بنانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (هُنَّ) جمع مؤنث کی ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع سَمَاءٌ ہے۔ لفظ سَمَاءٌ جمع ہے یا جمع کے معنی میں ہے اگر جمع ہے تو اس کا واحد سَمَاءَةٌ ہے۔ زجاج نحوی نے کہا سَمَآءٌ لفظ کے اعتبار سے واحد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری)

۲۹ سَمٰوٰتٍ :۔ آسمان۔ اس کا واحد: سَمَاءٌ، ہے۔

۲۹ عَلِيمٌ :۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۰ اَلْمَلٰٓئِكَةِ :۔ فرشتے۔ اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ جن کاموں کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرما دیا ہے انھیں کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔

۳۰ خَلِيْفَةً :۔ نائب، قائم مقام۔ جمع خُلَفَآءُ اور خَلَائِفُ ہے۔

۳۰ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ :۔ وہ خون ریزی کرے گا۔ وہ خون بہائے گا۔ (يَسْفِكُ) باب

آیت نمبر ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَـفْكٌ. دِمَـآءٌ کا واحد دَمٌ معنی خون۔

۳۰ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ :۔ ہم آپ کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں۔(نُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَسْبِیْحٌ ہے۔

۳۰ نُقَدِّسُ لَكَ :۔ ہم آپ کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔(نُـقَـدِّسُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْدِیْسٌ ہے۔

۳۱ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا :۔ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں تمام چیزوں کے ناموں اور خاصیتوں کا الہام فرما دیا۔(عَـلَّـمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعْلِیْمٌ. اَلْاَسْمَآءُ، اس کا واحد : اِسْمٌ معنی نام۔

۳۱ آدَمَ :۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر آپ کی بائیں پسلی سے حضرت حواء کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام چیزوں کے نام اور خواص سکھائے۔ فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اور تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء دونوں کو جنت میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اسی لئے آدمی کہلاتے ہیں۔ قاضی بیضاوی نے لفظ "آدم" کو عجمی اسم قرار دیا ہے۔ اس قول کے اعتبار سے علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

"بعض لوگ لفظ آدم کو عربی اسم قرار دیتے ہیں" اس صورت میں یہ لفظ اَدْمٌ یا اُدْمَۃٌ یا اَدِیْمٌ سے مشتق ہے۔ اس قول کے اعتبار سے لفظ آدم علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۳۱ اَنْبِئُوْنِیْ :۔ تم مجھ کو خبر دو۔ تم مجھ کو بتاؤ۔(اَنْبِئُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِنْبَآءٌ (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۳۳ تُبْدُوْنَ :۔ تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر :اِبْدَاءٌ۔اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے۔

۳۳ تَکْتُمُوْنَ :۔تم لوگ چھپاتے ہو۔باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: کَتْمٌ.

۳۴ اسْجُدُوْا لِآدَمَ :۔تم لوگ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو۔(اُسْجُدُوْا) باب نصر سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سُجُوْدٌ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ یہاں سجدہ سے مراد آدم علیہ السلام کی تعظیم کیلئے ان کے سامنے جھک جانا ہے۔ پیشانی کو زمین پر رکھنا مراد نہیں۔(تفسیر جلالین)

۳۴ اَبٰی :۔اس نے انکار کیا۔باب فتح سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبَاءٌ. یہ اصل میں اِبَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۴ اِسْتَکْبَرَ :۔اس نے تکبر کیا۔باب استفعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر :اِسْتِکْبَارٌ.

۳۵ کُلَا مِنْھَا رَغَدًا :۔تم دونوں اس (جنت) سے فراخی سے کھاؤ۔تم دونوں اس (جنت) سے آسودگی سے کھاؤ۔(کُلَا) باب نصر سے فعل امر،صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر: اَکْلٌ ہے۔ (رَغَدًا) کے معنی فراخی، اور آسودگی، (مِنْھَا) میں ھَا ضمیر کا مرجع جَنَّۃٌ ہے۔رَغَدًا کی تفصیل آیت (۵۸) میں دیکھئے۔

۳۵ لَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ :۔ تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جاؤ۔حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء کو جس درخت سے منع کیا گیا تھا اس سے کونسا درخت مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا گیہوں اور بعض نے کہا انگور اور بعض نے کہا انجیر وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔قرآن اور حدیث نے اس کی کوئی تعیین نہیں کی۔اس لئے اس کو متعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(تفسیر قرطبی) (لَا تَقْرَبَا) باب سمع سے فعل نہی،صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر: قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ ہے۔

آیت نمبر

۳۶ اَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ: ۔شیطان نے ان دونوں (حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا) سے لغزش کرادی۔(اَزَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر:اِزْلَالٌ. (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۳۶ اِهْبِطُوْا: ۔تم لوگ نیچے اترو۔باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر:هُبُوْطٌ.

۳۶ مُسْتَقَرٌّ: ۔ٹھہرنا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ مصدر میمی بھی ہوسکتا ہے اور ظرف بھی ہوسکتا ہے مصدر کے اعتبار سے ترجمہ ٹھہرنا اور ظرف کے اعتبار سے ٹھہرنے کی جگہ باب استفعال سے مصدر اِسْتِقْرَارٌ. ہے۔

۳۶ مَتَاعٌ: ۔فائدہ اٹھانا، فائدہ اٹھانے کا سامان، ہر وہ سامان جس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے۔مصدر کے اعتبار سے ترجمہ فائدہ اٹھانا اور دوسرا ترجمہ فائدہ اٹھانے کا سامان، اس کی جمع:اَمْتِعَةٌ.

۳۷ تَلَقّٰى: ۔اس نے (آدم علیہ السلام نے) سیکھ لیا۔اس نے (آدم علیہ السلام نے) حاصل کرلیا۔باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر:تَلَقِّيْ.

۳۷ تَابَ عَلَيْهِ: ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر:تَوْبَةٌ. اَلتَّوْبَة علیٰ کے ساتھ استعمال ہو تو معنی توبہ قبول کرنا۔

۳۷ اَلتَّوَّابُ: ۔بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا۔تَوْبَةٌ سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۸ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ: ۔نہ ان لوگوں پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔(يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: حُزْنٌ ہے خوف اور حزن میں فرق یہ ہے کہ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔اور حزن اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ وَالْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی) آیت کریمہ میں خوف اور حزن دونوں کی نفی کی گئی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ

آیت نمبر آخرت میں ان لوگوں کو نہ کسی ناگوار چیز کے پیش آنے کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی پسندیدہ چیز کے فوت ہونے کا غم ہوگا۔ یعنی نہ کوئی ناگوار چیز پیش آئے گی اور نہ کوئی پسندیدہ چیز فوت ہوگی۔ بلکہ وہاں پر ان کیلئے خوشی ہی خوشی اور راحت ہی راحت ہوگی۔

۳۹ **كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا** :۔ ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ ان لوگوں نے ہمارے حکموں کو جھٹلایا (كَذَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَكْذِيْبٌ. آیاتٌ کے معنی نشانیاں، احکام۔ واحد: اٰيَةٌ.

۴۰ **يٰبَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ** :۔ اے بنی اسرائیل۔ اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔

تفسیر مظہری میں ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں۔ (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے اور ان کی نسل سے یہودیوں کے بارہ قبیلے ہوئے۔ اس لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ لفظ "اسرائیل" علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۴۰ **اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ** :۔ تم لوگ میرے عہد کو پورا کرو۔ یہاں عہد کو پورا کرنے سے مراد ایمان لا کر اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ (بیضاوی) (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِيْفَاءٌ. یہ اصل میں اِيْفَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ عَهْدٌ کے معنی پختہ وعدہ۔ قول وقرار، جمع: عُهُوْدٌ.

۴۰ **اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ** :۔ میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔ یہاں عہد پورا کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین اجر وثواب سے نوازیں گے۔ (تفسیر بیضاوی) (اُوْفِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے اصل میں اُوْفِيْ ہے۔ حالتِ جزم کی وجہ سے یاء گر گئی ہے۔

۴۰ **اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ** :۔ تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو۔ تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ لفظ اِيَّايَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔ یہ فعل مقدر (اِرْهَبُوْا) کا مفعول مقدم ہے۔ اس کی اصل عبارت

آیت نمبر (اِیَّایَ اِرْهَبُوْا) ہے اور (فَارْهَبُوْن) میں فاء جزائیہ ہے۔ اور فاء جزائیہ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ یہ کلام شرط کے معنی کو شامل ہے۔ اس کی اصل عبارت اِنْ كُنْتُمْ رَاهِبِيْنَ شَيْئًا فَارْهَبُوْن ہے (تفسیر بیضاوی)
اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ (اِیَّایَ فَارْهَبُوْن) اصل کے اعتبار سے دو جملے ہیں۔ پہلا جملہ اِیَّایَ اِرْهَبُوْا اور دوسرا جملہ اِنْ كُنْتُمْ رَاهِبِيْنَ شَيْئًا فَارْهَبُوْنِ ہے اس کلام میں مفعول کو مقدم کرنا۔ مفعول کو مکرر لانا اور فعل کو مکرر لانا تینوں باتیں پائی جا رہی ہیں۔ مفعول کو مقدم کرنے کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے (فَارْهَبُوْن) کی اصل عبارت فَارْهَبُوْنِي یائے متکلم کے ساتھ ہے۔ آیت کریمہ میں تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کیلئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا۔
(اِرْهَبُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر رَهْبٌ و رَهْبَةٌ و رَهَبٌ ہے۔

۴۱ لَاتَكُوْنُوْآ اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ: ۔ تم لوگ قرآن کے سب سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو۔ یہ خطاب یہودیوں سے ہے۔ اس میں اشکال یہ ہے کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سابقہ پڑا ہے۔ اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں مشرکین عرب قرآن کریم کا انکار کر چکے تھے۔ تو یہودی سب سے پہلے انکار کرنے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے تم سب سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو۔ (لَاتَكُوْنُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: كَوْنٌ ہے۔

۴۱ ثَمَنًا قَلِيْلًا: ۔ تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ۔ یعنی دنیاوی فوائد کو ترجیح نہ دو۔ دنیا کا ساز و سامان چاہے جتنا زیادہ ہو۔ آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ (ثَمَنٌ) قیمت، معاوضہ، جمع: اَثْمَانٌ. قَلِيْلٌ. تھوڑا، معمولی۔

۴۱ اِیَّایَ فَاتَّقُوْن: ۔ تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو۔ تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ اس کی ترکیب اور تفصیل (اِیَّایَ فَارْهَبُوْن) میں دیکھئے۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ. اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔اس کے آخر میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

۴۲ لَاتَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ :۔تم لوگ حق کو ناحق کے ساتھ نہ ملاؤ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا کلام اور باطل سے مراد یہودیوں کی گڑھی ہوئی بات ہے۔ تورات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کلام کے ساتھ یہودی علماء اپنی گڑھی ہوئی باتیں ملا دیا کرتے تھے۔اس سے منع کیا گیا ہے۔(لَاتَلْبِسُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: لَبْسٌ.

۴۲ اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ :۔تم لوگ نماز قائم کرو۔نماز قائم کرنے سے مراد تمام شرائط اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کرنا ہے۔(اَقِیْمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقَامَۃٌ.

۴۳ اٰتُوْا الزَّکوٰۃَ :۔تم لوگ زکوٰۃ دو۔ ہر صاحب نصاب عاقل و بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ پورے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے۔اسی کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔(اٰتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِیْتَاءٌ. یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۴۳ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ :۔ کیا تم دوسرے لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو۔ یہ آیت کریمہ علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے مسلمان رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ثابت رہو اس لئے کہ یہ سچا دین ہے۔ لیکن دنیاوی مفادات کے پیش نظر وہ خود ایمان نہیں لاتے تھے۔(تفسیر جلالین)

(اَ) ہمزۂ استفہام انکار کیلئے ہے۔یعنی تمہیں ایسا نہ کرنا چاہئے (تَأْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اَمْرٌ، بِرٌّ کے معنی بھلائی، نیکی۔ نیک کام۔ یہاں بِـــرٌّ یعنی نیک کام سے مراد اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔(تفسیر جلالین)

آیت نمبر

۴۴ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ :۔ تم لوگ اپنے کو بھول جاتے ہو۔ (تَنْسَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نِسْيَانٌ.

۴۵ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ :۔ تم لوگ صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے میں جانی اور مالی جو مشقت ہو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔ اس لئے کہ رنج وغم کے دور کرنے میں نماز بہت مؤثر ہے۔ (اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَانَةٌ.

۴۶ يَظُنُّوْنَ :۔ وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ (يَظُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: ظَنٌّ ہے۔ یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے۔

۴۶ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ :۔ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے۔ (مُلَاقُوْا) اصل میں مُلَاقُوْنَ ہے نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: مُلَاقٍ جو اصل میں مُلَاقِيٌ ہے۔

۴۷ اَلْعٰلَمِيْنَ :۔ تمام دنیا والے، تمام جہان والے۔ یہاں پر مراد ان کے زمانہ میں پائے جانے والے تمام لوگ ہیں۔ یعنی بنی اسرائیل کے زمانہ میں جو لوگ موجود تھے ان سب کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔ (عَالَمِيْنَ.) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے واحد: عَالَمٌ.

۴۸ لَا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ :۔ کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے بدلہ نہیں دے گا۔ کوئی شخص کسی شخص کے کام نہیں آئے گا۔ (لَا تجزی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی۔ صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر جَزَاءٌ. نَفْسٌ کے معنی شخص جمع اَنْفُسٌ وَنُفُوْسٌ.

۴۸ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ :۔ کسی شخص کی طرف سے سفارش قبول نہیں کی جائے گی۔ (لَا يُقْبَلُ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قُبُوْلٌ. (شَفَاعَةٌ) معنی سفارش کرنا باب کرم سے مصدر ہے۔

۴۸ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ :۔ کسی شخص کی طرف سے فدیہ نہیں لیا جائے گا۔ کسی شخص کی

آیت نمبر طرف سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔(لَایُؤْخَذُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَخْذٌ. عَدْلٌ کے معنی فدیہ، بدلہ، معاوضہ۔

۴۹ آلِ فِرْعَوْنَ :۔فرعون کے متعلقین۔فرعون کے متبعین۔یہاں آل سے مراد فرعون کا اتباع کرنے والے اور اس کے دین پر چلنے والے ہیں۔تفسیر مظہری میں ہے: آلِ فِرْعَوْنَ ای اَتْبَاعِہٖ و اھل دِیْنِہٖ. آل کے معنی اہل وعیال کے ہیں۔لفظ ''آل'' کا استعمال اشراف میں ہوتا ہے چاہے شرافت دینی ہو یا دنیوی جیسے ''آل النبی'' ''آل فرعون'' فرعون مصر کے بادشاہ کا لقب ہے۔جمع :فَرَاعِنَۃٌ. حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو فرعون تھا۔اس کا نام مصعب بن ریان یا ولید بن مصعب ہے۔اور حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ریان ہے۔(تفسیر بیضاوی)

۴۹ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ :۔ وہ لوگ تم کو سخت عذاب دیتے ہیں (دیتے تھے) وہ لوگ تم کو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے) یَسُوْمُوْنَ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، سَوْمٌ.

۴۹ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ :۔وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں (چھوڑ دیتے تھے)۔(یَسْتَحْیُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، اِسْتِحْیَاءٌ. یہ اصل میں اِسْتِحْیَایٌ ہے۔آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ نِسَآءٌ کے معنی عورتیں اس کا واحد: (خلاف قیاس) اِمْرَأَۃٌ ہے۔

۴۹ بَلَآءٌ :۔ امتحان، آزمائش۔بَلَایَبْلُوْ بَلَاءً (باب نصر) امتحان لینا۔آزمائش کرنا۔

۵۰ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ :۔ ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو پھاڑ دیا۔اس دریا سے مراد ''دریائے قلزم'' ہے۔(تفسیر مظہری) (فَرَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر، فَرْقٌ. (بَحْرٌ) کے معنی دریا، جمع اَبْحُرٌ و بُحُوْرٌ و بِحَارٌ.

۵۱ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً :۔ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد جب مصر واپسی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تورات دینے کے لئے

آیت نمبر　موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا کہ چالیس رات تک وہاں ٹھہریں اور دن میں روزہ رکھیں ان کے بعد تورات دی جائے گی پھر مدت پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے تورات عنایت فرمائی۔

(وٰعَدْنَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: مُوَاعَدَۃٌ.

۵۱　مُوْسیٰ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔آپ کے والد ماجد کا نام حضرت عمران ہے۔حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔دونوں کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔اس زمانے کا فرعون بڑا سخت ظالم تھا۔اس نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔فرعون اور اس کی قوم کے لوگ بنی اسرائیل پر بہت ظلم کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں تشریف لے گئے۔اور اس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اور دو معجزے بھی پیش فرمائے۔ایک معجزہ عصائے مبارک تھا اور دوسرا معجزہ ید بیضاء تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی معجزہ کے طور پر سانپ بن جاتی تھی۔اور آپ دست مبارک جب اپنے گریبان سے نکالتے تھے تو وہ روشن اور چمک دار ہو جاتا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو اس نے جادو قرار دیا اور اپنی حکومت کے ماہر جادوگروں سے مقابلہ کرایا۔اس میں فرعون اور فرعونیوں کو زبردست شکست ہوئی۔اور جادوگر ایمان لے آئے۔فرعون اور اس کے پیروکاروں کی تنبیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجے لیکن جب وہ اپنی سرکشی سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے بڑا عذاب نازل فرمایا۔یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو دریائے قلزم میں غرق فرمادیا اور تمام لوگوں کے لئے ان کو عبرت کا ذریعہ بنا دیا۔

۵۱　اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ:۔　تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا۔اَلْعِجْلَ مفعول اول ہے اور اِلٰهًا مفعول ثانی محذوف ہے۔اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔(اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ. (عِجْلٌ) کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع: عُجُوْلٌ.

آیت نمبر

۵۳ اَلْفُرْقَانَ :۔ فیصلہ کی چیز۔ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز۔ یہاں فرقان سے مراد تورات ہے جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی تھی۔ یا فرقان سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے تھے۔ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) فُرْقَانٌ باب نصر سے مصدر ہے یہاں فرقان مصدر اسم فاعل فَارِقٌ کے معنی میں ہے۔

۵۴ تُوْبُوْآ اِلٰی بَارِئِکُمْ :۔ تم لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توبہ کرو۔ تم لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ (تُوْبُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوْبَةٌ. (بَارِئٌ) پیدا کرنے والا۔ ٹھیک بنانے والا۔ (بَرَءَ یَبْرَءُ بَرْءً) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر (بَارِئٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۵۴ فَاقْتُلُوْآ اَنْفُسَکُمْ :۔ اور تم اپنی جانوں کو قتل کرو۔ یعنی تم میں سے بعض آدمی بعض آدمی کو قتل کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی عبادت نہیں کی ہے وہ بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کریں۔ (تفسیر جلالین و تفسیر مظہری) (اُقْتُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: قَتْلٌ، اَنْفُسٌ کا واحد: نَفْسٌ. معنی جان۔

۵۴ اَلتَّوَّابُ :۔ بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر تَوْبَةٌ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (تَوَّابٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۵۵ جَهْرَةً :۔ کھلے طور پر۔ علانیہ طور پر۔ (جَهَرَ یَجْهَرُ جَهْرَةً) باب فتح سے معنی اعلان کرنا۔ آواز بلند کرنا۔ آیت کریمہ میں جَهْرَةً مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۵ الصّٰعِقَةُ :۔ کڑک، بجلی۔ جمع: صَوَاعِقُ.

۵۶ بَعَثْنٰکُمْ :۔ ہم نے تم لوگوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر بَعْثٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۵۷ ظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ :۔ ہم نے تمہارے اوپر ابر کا سایہ کر دیا۔ ہم نے تمہارے

آیت نمبر اوپر بادل کا سایہ کردیا۔(ظَلَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔مصدر: تَظْلِیْلٌ. (اَلْغَمَام) کے معنی ابر، بادل، واحد: غَمَامَةٌ.

۵۷ اَلْمَنَّ:۔ ترنجبین۔ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی۔تفسیر ابن کثیر میں ہے مَن دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی۔جو صبح صادق سے سورج نکلنے تک آسمان سے برف کی طرح برستی رہتی تھی۔(قاموس القرآن)

۵۷ اَلسَّلْوٰی:۔بٹیریں۔(ایک قسم کے پرندے) اس کا واحد سَلْوٰۃ ہے۔حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل پرندہ جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوبی ہوا میں اڑ کر آجاتے تھے۔حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول و عرض میں صرف ایک نیزہ کی بلندی پر بنی اسرائیل کے سروں پر پھیل جاتے تھے۔(قاموس القرآن)

۵۸ اَلْقَرْیَةَ:۔آبادی۔شہر یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے۔(تفسیر جلالین)

۵۸ رَغَدًا:۔کشادگی۔فراخی۔رَغِدَ یَرْغَدُ رَغَدًا باب سمع معنی خوش حال ہونا۔آیت کریمہ میں مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت (اَکْلًا رَغَدًا) ہے۔

۵۸ سُجَّدًا:۔سجدہ کرنے والے اس کا مطلب یہ ہے کہ جھکے جھکے داخل ہو جاؤ۔یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔(تفسیر جلالین اور بیان القرآن) اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔

۵۸ حِطَّةٌ:۔توبہ۔یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے۔اس کا مادہ حَطٌّ (باب نصر) ہے جس کے معنی معاف کرنا۔گھٹانا۔اس کی اصل عبارت مَسْأَلَتُنَا حِطَّةٌ ہے ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہے۔

۵۸ نَغْفِرْ لَکُمْ خَطٰیٰکُمْ:۔ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے۔(نَغْفِرْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: مَغْفِرَةٌ۔جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔خَطَایَا کے معنی خطائیں۔غلطیاں۔واحد: خَطِیَّةٌ.

۵۹ رِجْزًا:۔عذاب۔یہاں اس عذاب سے مراد طاعون ہے۔(تفسیر جلالین)

آیت نمبر

۶۰ اِسْتَسْقٰی مُوْسٰی: ۔موسیٰ علیہ السلام نے پانی مانگا (اپنی قوم کیلئے) موسیٰ علیہ السلام نے پانی کی دعا مانگی۔ (اِسْتَسْقٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِسْقَاءٌ یہ اصل میں اِسْتِسْقَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ سَقْیٌ ہے۔

۶۰ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ: ۔آپ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پتھر سے مراد وہ پتھر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خصیہ میں ورم کی تہمت لگائی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کرنے کیلئے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے تو وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا اور بنی اسرائیل کے سرداروں کے پاس جا کر ٹھہرا۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت سے بری فرما دیا تھا۔ پتھر کے کپڑا لے کر بھاگنے کا واقعہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں موجود ہے۔ حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ وہ کوئی متعین پتھر نہیں تھا۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر پر اپنی لاٹھی مارتے تھے اس میں سے پانی کے چشمے جاری ہو جاتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اِضْرِبْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: ضَرْبٌ. عَصَا کے معنی لاٹھی۔ جمع: عِصِیٌّ.

۶۰ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا: ۔تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے بہہ پڑے۔ (اِنْفَجَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِنْفِجَارٌ. عَيْنٌ. کے معنی چشمہ (زمین سے پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع: عُيُوْنٌ.

۶۰ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُم: ۔تمام لوگوں نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو جان لیا۔ تمام قبیلوں نے اپنے گھاٹ کو جان لیا۔ (عَلِمَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِلْمٌ (مَشْرَبٌ) باب سمع سے اسم ظرف ہے۔ جمع: مَشَارِبُ. معنی گھاٹ۔ پانی پینے کی جگہ۔

آیت نمبر
۶۰ لَاتَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ :۔تم لوگ زمین میں فساد نہ کرو۔ (لَاتَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: عُثِيٌّ (لَاتَعْثَوْا) لَاتُفْسِدُوْا کے معنی میں ہے۔

۶۱ تُنْبِتُ الْاَرْضُ :۔زمین اُگاتی ہے۔ (تُنْبِتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: اِنْبَاتٌ.

۶۱ بَقْلِهَا:۔اس کی ترکاری جمع: بُقُوْلٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ قِثَّائِهَا:۔اس کی ککڑی۔ قِثَّاءٌ. کے معنی ککڑی۔ واحد: قِثَّاءَةٌ (ها) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ فُومِهَا:۔اس کا گیہوں۔ (فُوْمٌ) کے معنی گیہوں۔ جمع: فُوْمَانٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارضُ ہے۔

۶۱ عَدَسِهَا :۔اس کی مسور۔ (عَدَسٌ) کے معنی مسور۔ واحد: عَدَسَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارضُ ہے۔

۶۱ بَصَلِهَا:۔اس کی پیاز۔ بَصَلٌ. کے معنی پیاز۔ واحد: بَصَلَةٌ (ها) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ تَسْتَبْدِلُوْنَ :۔تم لوگ بدلنا چاہتے ہو۔ تم لوگ عوض میں لینا چاہتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اِسْتِبْدَالٌ.

۶۱ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ :۔ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی ماردی گئی۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی مسلط کردی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: ضَرْبٌ ہے۔

۶۱ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے۔ وہ لوگ غضب الٰہی کے مستحق ہوگئے۔ (بَاءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: (بَوْءٌ) ہے۔

۶۱ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ :۔وہ لوگ تجاوز کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ. یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۶۲ هَادُوْا: ۔وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر: هَوْدٌ. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو یہودی کہتے ہیں۔

۶۲ النّٰصٰرٰی :۔ نصرانی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو نصرانی کہتے ہیں۔اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۶۲ الصّٰبِئِیْنَ : ۔ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے۔ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے۔حضرت عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔حضرت قتادہؒ سے منقول ہے کہ صابئین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔ زبور کی تلاوت کرتے تھے اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اسم فاعل جمع مذکر سالم اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: صَابِئٌ.

۶۳ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ :۔ ہم نے تم سے عہد لیا۔ (اَخَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اَخْذٌ. مِیْثَاق کے معنی عہد و پیمان، اور قول وقرار کے ہیں۔ یہ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے۔ واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا مِیْثَاقٌ ہو گیا اس کا مادہ وَثَقٌ ہے۔ مِیْثَاقٌ کی جمع: مَوَاثِیْقُ ہے۔

۶۳ رَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ :۔ ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور کو بلند کر دیا۔ ہم نے طور پہاڑ کو اٹھا کر تمہارے اوپر معلق کر دیا۔ (بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔ (تفسیر بیضاوی وتفسیر مظہری)
(رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفْعٌ ہے۔ (الطُّوْرُ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)

۶۴ تَوَلَّیْتُمْ :۔ تم نے اعراض کیا۔ تم نے روگردانی کی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلّیٰ.

۶۵ اِعْتَدَوْا :۔ ان لوگوں نے تجاوز کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ.

۶۵ السَّبْتِ:۔ ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)

۶۵ قِرَدَةً خَاسِئِیْن:۔ ذلیل بندر۔ (قِرَدَةً) کے معنی بندر۔ واحد: قِرْدٌ. (خَاسِئِیْنَ) کے معنی ذلیل اور رسوا۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (کُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ خَاسِئِیْنَ کا واحد: خَاسِئٌ خَسِئَ خَسَأً باب سمع دور ہونا۔ دھتکارا جانا۔

۶۵ نَکَالًا:۔ عبرت، سزا، عبرت ناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

۶۶ بَقَرَةً:۔ گائے۔ اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔

۶۷ اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا:۔ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ کیا آپ ہم سے ہنسی کرتے ہیں۔ أ ہمزہ استفہام (تَتَّخِذُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ: (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ هُزُوًا مصدر اسم مفعول مَهْزُوًّا کے معنی میں ہے۔

۶۸ لَافَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ:۔ نہ بوڑھی ہو نہ کنواری ہو۔ نہ بہت بوڑھی ہو نہ بہت بچی ہو۔ فَارِضٌ کے معنی بہت بوڑھی۔ بہت عمر رسیدہ۔ جمع: فَوَارِضُ. بِكْرٌ کے معنی کنواری۔ کم عمر والی۔ جمع: اَبْكَارٌ.

۶۸ عَوَانٌ:۔ ادھیڑ عمر والی۔ درمیانی عمر والی۔ جمع: عُوْنٌ.

۶۸ تُؤْمَرُوْنَ:۔ تم لوگ حکم دیئے جاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اَمْرٌ.

۶۹ بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ:۔ زرد رنگ کی گائے۔ (بَقَرَةٌ) کے معنی گائے۔ اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔ (صَفْرَاءُ) فعلاء کے وزن پر صیغہ صفت ہے۔ اس کے معنی زرد رنگ والی۔

۶۹ فَاقِعٌ لَوْنُهَا:۔ اس کا رنگ گہرا زرد ہو۔ اس کا رنگ تیز زرد ہو۔ (فَاقِعٌ) اسم فاعل واحد مذکر اس کے معنی گہرے زرد رنگ والا۔ لَوْنٌ کے معنی رنگ۔ جمع: اَلْوَانٌ.

۶۹ تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ:۔ جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے۔ جو دیکھنے والوں کو فرحت بخش ہو۔

آیت نمبر (تَسُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر۔ سُرُوْرٌ.

(النّٰظِرِیْنَ) دیکھنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم (تَسُرُّ) کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ نَاظِرِین کا واحد: نَاظِرٌ ہے۔

۷۰ تَشَابَهَ عَلَيْنَا: ۔وہ (گائے) ہمارے اوپر مشتبہ ہوگئی۔ (تشابه) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَشَابُهٌ.

۷۰ مُهْتَدُوْنَ: ۔ہدایت پانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ مصدر اِهْتِدَاءٌ. یہ اصل میں اِهْتِدَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۱ لَاذَلُوْلٌ: ۔جو کام کرنے والی نہ ہو۔ جو محنت کرنے والی نہ ہو۔ ذَلُوْلٌ کے معنی کام کرنے والی، فعولٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع: ذُلُلٌ ہے۔

۷۱ تُثِيْرُ الْاَرْضَ: ۔جو زمین کو جوتے۔ جو زمین کو جوتی ہو۔ (تُثِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِثَارَةٌ. ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ (ذَلُوْلٌ) کی صفت ہے۔ اور ذَلُوْلٌ کی نفی کی گئی ہے اس لئے (تُثِيْرُ) میں بھی نفی کا اعتبار کیا جائے گا۔ یعنی اصل عبارت لَاتُثِيْرُ الْاَرْضَ ہے۔

۷۱ لَاتَسْقِى الْحَرْثَ: ۔ جو کھیتی کو سیراب نہ کرتی ہو۔ (لَاتَسْقِى) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: سَقْيٌ. حَرْثٌ کے معنی کھیتی۔

۷۱ لَاشِيَةَ فِيْهَا: ۔اس میں کوئی داغ نہ ہو۔ لَاشِيَةَ فِيْهَا (لا) لائے نفی جنس ہے (شِيَةَ) اس کا اسم ہے (فِيْهَا) اس کی خبر ہے شِيَةٌ اصل میں وَشْيٌ ہے۔ شروع کے واؤ کو حذف کر کے آخر میں تاء عوض بڑھادی گئی ہے۔ جیسے وَعْدٌ سے عِدَةٌ. شِيَةٌ کے معنی داغ، نشان، جمع شِيَاتٌ.

۷۲ فَادّٰرَءْتُمْ: ۔پھر تم ایک دوسرے پر (الزام) ڈالنے لگے۔ پھر تم ایک دوسرے پر ٹالنے لگے۔ (ف) حرف عطف (اِدَّارَءْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر. اِدَّارَءْتُمْ اصل میں تَدَارَءْتُمْ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر کے دال کا دال میں ادغام کردیا گیا اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھادیا گیا اِدَّارَءْتُمْ ہوگیا ہے۔ اس کا مادہ دَرْءٌ ہے۔

آیت نمبر

۷۳ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى :۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرمائیں گے۔ (يُحْيِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِحْيَاءٌ. مَوْتٰى کا واحد: مَيِّتٌ معنی مردہ۔

۷۳ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ :۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتے ہیں۔ (يُرِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِرَاءَةٌ (كم) ضمیر منصوب مفعول بہ ہے۔ آيَاتٌ کا واحد اٰيَةٌ معنی نشانی۔

۷۴ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ :۔ تمہارے دل سخت ہو گئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: قَسْوٌ وَقَسْوَةٌ ، وَقَسَاوَةٌ. قُلُوْب کے معنی دل۔ واحد: قَلْبٌ.

۷۴ الحِجَارَةِ :۔ پتھر واحد: حَجَرٌ.

۷۴ يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ :۔ اس (پتھر) سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں۔ (يَتَفَجَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَفَجُّرٌ. الْاَنْهَارُ کے معنی نہریں واحد: نَهْرٌ.

۷۴ يَشَّقَّقُ :۔ وہ (پتھر) پھٹ جاتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِشَّقُّقٌ جو اصل میں تشَقُّقٌ ہے يَشَّقَّقُ اصل میں يَتَشَقَّقُ ہے۔ تاء کو شین سے بدل کر شین کا شین میں ادغام کر دیا گیا۔ يَشَّقَّقُ ہو گیا۔

۷۴ يَهْبِطُ :۔ وہ (پتھر) گر جاتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: هُبُوْطٌ.

۷۵ اَفَتَطْمَعُوْنَ :۔ تو کیا تم لوگ امید رکھتے ہو۔ (تَطْمَعُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: طَمَعٌ ہے۔ (اَ) ہمزۂ استفہام انکار کے لئے ہے۔ اور (ف) حرف عطف ہے۔

۷۵ فَرِيْقٌ :۔ جماعت۔ جمع: فُرَقَاءُ اور اَفْرِقَةٌ.

آیت نمبر

۷۵ يُحَرِّفُوْنَهٗ :۔ وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ کے کلام) کو بدل دیتے ہیں۔(يُحَرِّفُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَحْرِيْفٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کلام اللہ ہے اور یہاں کلام اللہ سے مراد تورات ہے۔

۷۶ اِذَا لَقُوْا :۔ جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: لِقَاءٌ. (لَقُوْا) اصل میں لَقِيُوْا ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ماقبل کی حرکت حذف کر دی۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی لَقُوْا ہو گیا۔

۷۶ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ :۔ جب ان میں کا بعض بعض سے تنہائی میں ملتا ہے جب وہ (منافق لوگ) ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں۔ (خَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: خَلْوَةٌ اور خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ.

۷۶ اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ :۔ کیا تم لوگ ان سے (مسلمانوں سے) بیان کرتے ہو۔ (اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (تُحَدِّثُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَحْدِيْثٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۷۶ لِيُحَاجُّوْكُمْ :۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ لوگ (مسلمان) حجت میں تم پر غالب آجائیں گے۔ (يُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: مُحَاجَّةٌ. اس کے شروع میں لام مکسور لام صیر ورت ہے (تفسیر جلالین) اس کو لام عاقبت بھی کہتے ہیں۔ لام عاقبت نتیجہ اور انجام کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے اسی لام کی وجہ سے آخر سے نون جمع گر گیا ہے۔

۷۷ يُسِرُّوْنَ :۔ وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْرَارٌ.

۷۸ اُمِّيُّوْنَ :۔ ان پڑھ لوگ۔ یہاں ان سے مراد جہلائے یہود ہیں۔ واحد: اُمِّيٌّ.

۷۸ اَمَانِيَّ :۔ تمنائیں۔ آرزوئیں۔ واحد: اُمْنِيَّةٌ.

آیت نمبر

۷۹ ثَمَنًا قَلِيْلًا :۔ تھوری قیمت۔ تھوڑا معاوضہ، تھوڑا سا سامان۔ "ثَمَنٌ قَلِيْلٌ" سے دنیا کا ساز وسامان مراد ہے جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ ثَمَنٌ کے معنی قیمت، معاوضہ۔ جمع: اَثْمَانٌ. قَلِيْلٌ. کے معنی تھوڑا، معمولی۔

۷۹ وَيْلٌ :۔ بربادی، ہلاکت، سخت عذاب۔ "وَيْلٌ" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

۷۹ يَكْسِبُوْنَ :۔ وہ لوگ کماتے ہیں۔ وہ لوگ حاصل کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: كَسْبٌ ہے۔

۸۰ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ :۔ ہم لوگوں کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔ یعنی یہودیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم لوگ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ اگر جانا ہوا تو صرف تھوڑے دنوں کے لئے جائیں گے۔ (لَنْ تَمَسَّ) باب سمع سے نفی تاکید بہ لن، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر مَسٌّ (نا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول بہ اور (اَلنَّارُ) فاعل ہے۔

۸۰ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً :۔ شمار کئے ہوئے دن۔ مراد تھوڑے دن ہیں۔ (اَيَّامٌ) کے معنی دن۔ واحد: يَوْمٌ. مَعْدُوْدَةٌ شمار کی ہوئی۔ عَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۸۰ اَتَّخَذْتُمْ :۔ کیا تم نے عہد لیا۔ (اَتَّخَذْتُمْ) اصل میں ءَاِتَّخَذْتُمْ ہے (أ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ. اس میں ہمزۂ استفہام کے بعد والے ہمزہ کو جو افتعال کا ہمزہ ہے۔ تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۸۱ كَسَبَ سَيِّئَةً :۔ اس نے برا کام کیا۔ یہاں سَيِّئَةٌ سے مراد شرک ہے۔ (تفسیر جلالین) (كَسَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كَسْبٌ. سَيِّئَةٌ کی جمع: سَيِّئَاتٌ.

۸۱ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ :۔ اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا۔ اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا۔ (اَحَاطَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِحَاطَةٌ. خَطِيْئَةٌ کے معنی گناہ۔ جمع: خَطِيْئَاتٌ.

آیت نمبر

۸۳ مِيْثَاقَ : ۔عہد و پیمان، قول و قرار۔ جمع: مَوَاثِيْقُ، مِيْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے (قاعدہ) واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ مِيْثَاقٌ ہو گیا۔

۸۳ تَوَلَّيْتُمْ: ۔ تم نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلِّيْ.

۸۴ لَاتَسْفِكُوْنَ دِمَآءَ كُمْ: ۔تم لوگ آپس میں خوں ریزی نہیں کرو گے۔ (لَاتَسْفِكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سَفْكٌ معنی خوں ریزی کرنا۔ دِمَاءٌ کے معنی خون۔ واحد: دَمٌ.

۸۵ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ: ۔تم اپنے لوگوں کے مقابلہ میں (مخالف لوگوں کی) مدد کرتے ہو۔ تم اپنے لوگوں کے خلاف مدد کرتے ہو۔ (تَظَاهَرُوْنَ) اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ ہے۔ اس میں ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَظَاهُرٌ.

۸۵ اَلْعُدْوَان: ۔ظلم، سرکشی۔ عَدَا يَعْدُوْا عَدْوًا وَعُدُوًّا وَعُدْوَانًا . باب نصر سے معنی ظلم کرنا۔

۸۵ اُسٰرٰى : ۔ قیدی۔ واحد: اَسِيْرٌ. اَسْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ تُـفٰـدُوْهُـمْ: ۔تم لوگ مال دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو۔ تم لوگ فدیہ دے کر ان کو رہا کرا لیتے ہو۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُفَادَاةٌ. اس کا مادہ فَدْیٌ ہے۔ تُفٰدُوْهُمْ اصل میں تُفٰدُوْنَهُمْ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ آخر میں (ھم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۸۵ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَاب : ۔وہ لوگ بہت سخت عذاب میں لوٹائے جائیں گے۔ وہ لوگ بہت سخت عذاب میں پہنچائے جائیں گے۔ (يُرَدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رَدٌّ ہے۔

آیت نمبر
۸۶ اِشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ: ۔ان لوگوں نے آخرت کے بدلے میں دنیاوی زندگی کو خرید لیا۔ یعنی آخرت کی کامیابی کو چھوڑ کر دنیاوی لذتوں کو اختیار کر لیا۔
(اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِشْتِرَاءٌ معنی خریدنا اور مراد اختیار کرنا ہے۔

۸۷ قَفَّیْنَا مِنْ م بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ: ۔ہم نے ان کے (موسیٰ علیہ السلام کے) بعد پے در پے رسولوں کو بھیجا۔ (قَفَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْفِیَۃٌ.
(رُسُلٌ) کا واحد: رَسُوْلٌ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۸۷ اَلْبَیِّنٰتِ: ۔واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ واحد: بَیِّنَۃٌ.

۸۷ اَیَّدْنٰـہُ: ۔ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) مدد کی۔ ہم نے ان کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) تقویت دی۔ (اَیَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَاْیِیْدٌ.
(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۸۷ رُوْحِ الْقُدُسِ: ۔پاکیزہ روح۔ مقدس روح۔ مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔
رُوْحٌ کی جمع: اَرْوَاحٌ. (اَلْقُدُس) مقدس کے معنی میں ہے۔ (رُوْحُ الْقُدُسِ) الرُّوْحُ الْمُقَدَّسَۃ کے معنی میں ہے۔

۸۷ لَا تَھْوٰیٓ اَنْفُسُکُمْ: ۔تمہارے دل نہیں چاہتے ہیں (چاہتے تھے)۔ تمہارے دل پسند نہیں کرتے ہیں (کرتے تھے)۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، ھَوِیَ یَھْوٰی ھَوًی محبت کرنا، خواہش کرنا۔ اَنْفُسٌ کا واحد: نَفْسٌ معنی جان، مراد دل ہے۔

۸۷ اِسْتَکْبَرْتُمْ: ۔تم نے تکبر کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِکْبَارٌ.

۸۸ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ: ۔ ہمارے دل محفوظ ہیں۔ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ یعنی ہمارے دلوں پر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ. (غُلْفٌ) کا واحد:

آیت نمبر اَغْلَفُ. قَلْبٌ اَغْلَفُ ایسا دل جو نصیحت کی بات نہ سمجھے اور نہ محفوظ رکھے۔

۸۹ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ :۔ وہ لوگ فیصلہ طلب کرتے تھے۔ وہ لوگ بیان کرتے تھے۔ (يَسْتَفْتِحُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْتِفْتَاحٌ (كَانُوا يَسْتَفْتِحُوْنَ) فعل ماضی استمراری معروف۔

۹۰ بَغْيًا :۔ ضد کی وجہ سے۔ سرکشی کی وجہ سے۔ باب ضرب کا مصدر ہے مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۰ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ :۔ وہ لوگ غضب بالائے غضب کے مستحق ہوگئے۔ وہ لوگ غصہ پر غصہ کما لائے۔ (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: بَوءٌ، بَآءَ يَبُوْءُ بَوْءً (اِلَيْهِ) کے معنی لوٹنا (بَآءَ بِهٖ) کے معنی لوٹانا۔

۹۰ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ :۔ رسوا کرنے والا عذاب۔ ذلیل کرنے والا عذاب۔ یعنی ایسا عذاب جس میں تکلیف اور رسوائی دونوں ہوں۔ (مُهِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر: اِهَانَةٌ.

۹۰ اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ :۔ تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا۔ (اِتَّخَذْتُمْ) فعل بافاعل (اَلْعِجْلَ) مفعول اول اس کا مفعول ثانی اِلٰهًا محذوف ہے اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ . عِجْلٌ کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ.

۹۲ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ :۔ ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو بلند کردیا۔ ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھا کر معلق کردیا۔ طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اُٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کردیا (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفْعٌ ہے۔ (اَلطُّوْرُ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)

۹۳ اُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ :۔ ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت پلادی گئی۔ ان

آیت نمبر کے دلوں میں گوسالہ (بچھڑا) پیوست ہوگیا۔ (اُشْرِبُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِشْرَابٌ. قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ عِجْلٌ کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ.

۹۴ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ :۔ تو تم لوگ موت کی تمنا کرو۔ تو تم لوگ موت کی آرزو کرو۔ (تَمَنَّوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَمَنِّیْ.

۹۶ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ :۔ ان میں کا ایک ایک (شخص) چاہتا ہے۔ ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے۔ (یَوَدُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، وَدَّ یَوَدُّ وَدًّا وِدًّا وُدًّا کے معنی چاہنا۔ خواہش کرنا۔

۹۶ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ:۔ ہزار سال عمر دیا جانا۔ لَوْ یُعَمَّرُ میں حرف لو، مصدریہ ہے (اسی کے اعتبار سے مصدر مجہول کا ترجمہ کیا گیا ہے) اور ترکیب نحوی میں لَوْ یُعَمَّرُ (ان یُّعَمَّرَ کے معنی میں ہوکر یَوَدُّ فعل مذکور کا مفعول بہ واقع ہوگا۔ (تفسیر جلالین) قاضی بیضاوی نے لَوْ کو لَیْتَ کے معنی میں قرار دیا ہے۔ اس کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر دی جائے۔ (یُعَمَّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعْمِیْرٌ.

۹۶ مَاهُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ :۔ عمر دیا جانا کسی کو عذاب سے بچانے والا نہیں ہے۔ (مُزَحْزِحٌ) باب فعللہ سے اسم فاعل واحد مذکر، زَحْزَحَ یُزَحْزِحُ زَحْزَحَةً کے معنی بچانا (اَنْ یُّعَمَّرَ) ترکیب نحوی میں۔ مُزَحْزِحٌ کا فاعل ہے۔ اسم فاعل بھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ (شرائط کی تفصیل علم نحو کی کتابوں میں دیکھئے)

۱۰۰ نَبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ :۔ ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو پھینک دیا۔ ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو توڑ دیا۔ یعنی جب وہ لوگ کوئی عہد کرتے ہیں ان میں سے ایک جماعت عہد کو توڑ دیتی ہے۔ (نَبَذَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، نَبَذَ، یَنْبُذُ نَبْذًا کے معنی پھینکنا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۰۲ اِتَّبَعُوْا :۔ان لوگوں نے پیروی کی۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّباعٌ.

۱۰۲ تَتْلُوْاالشَّیٰطِیْنُ :۔شیاطین پڑھتے ہیں (پڑھتے تھے۔)۔شیاطین چرچا کرتے ہیں (کرتے تھے)۔(تَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تِلَاوَۃٌ معنی پڑھنا، تلاوت کرنا۔

۱۰۲ سُلَیْمٰنُ :۔حضرت سلیمان علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائی تھیں۔ انسانوں کی طرح جن اور جانور بھی آپ کے فرمانبردار تھے۔ جس طرح چاہتے تھے ان سے خدمت لیتے تھے۔ بیت المقدس کی تعمیر میں جنوں نے کام کیا اور ہدہد نے ملکۂ سبا کے دربار میں پیام پہنچانے کی خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جانوروں کی بولی بھی سکھائی تھی۔ آپ جس طرح انسانوں کی بولی سمجھتے تھے۔ اسی طرح جانوروں کی بولی بھی سمجھتے تھے۔ چنانچہ وادئ نمل میں آپ کا گذر ہوا تو چیونٹیوں کے سردار نے چیونٹیوں کو حکم دیا کہ تم اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ یہ بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام ہنس پڑے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہوائی تخت پر سوار ہو کر یمن سے شام تک اور شام سے یمن تک جاتے۔ اور ایک مہینہ کا سفر آدھے دن میں طے کر لیتے تھے۔

۱۰۲ بَابِلَ :۔　عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔

۱۰۲ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ :۔　دو فرشتوں کے نام ہیں۔

۱۰۲ مَایُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ :۔وہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہیں ہیں (نہیں تھے)۔ (مَایُعَلِّمٰنِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر:

آیت نمبر تَعْلِیْمٌ.

۱۰۲ فِتْنَةٌ:۔ آزمائش، امتحان۔اس کی جمع فِتَنٌ ہے۔

۱۰۲ يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا:۔ وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے سیکھتے ہیں (سیکھتے تھے)۔ (يَتَعَلَّمُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَعَلُّمٌ (مِنْهُمَا) ھما ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع ہاروت اور ماروت ہیں۔

۱۰۲ مَنِ اشْتَرَاهُ:۔ جو شخص اس (جادو) کو اختیار کرے گا۔(اِشْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِشْتِرَاء معنی خریدنا۔ یہاں مراد اختیار کرنا ہے۔

۱۰۲ خَلَاق:۔ کے معنی حصہ۔اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۰۳ اِتَّقَوْا:۔ ان لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا۔باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّقَاءٌ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

۱۰۳ مَثُوْبَةٌ:۔ ثواب، بدلہ، معاوضہ۔ اس کا مادہ ثَوْبٌ ہے۔

۱۰۴ لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا:۔ تم لوگ (لفظ) رَاعِنَا مت کہو۔لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کیلئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔یہودیوں کو استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر ایمان والے بھی لفظ رَاعِنَا استعمال کرنے لگے تھے۔اسی سلسلے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ایمان والوں کو رَاعِنَا کہنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا۔اور اس کی جگہ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم فرمایا۔ عربی زبان میں رَاعِنَا کے معنی آپ ہماری رعایت فرمائیے اور اُنْظُرْنَا کے معنی آپ ہماری طرف نظر فرمائیے۔آپ ہمارے اوپر توجہ فرمائیے لفظ رَاعِنَا میں برے معنی کا احتمال تھا اس لئے ایمان والوں کو اس لفظ کے استعمال سے منع کیا گیا اور لفظ اُنْظُرْنَا میں برے معنی کا کوئی احتمال نہیں تھا۔اس لئے اس کی اجازت دی گئی۔(رَاعِ) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: مُرَاعَاةٌ مادہ (رَعْیٌ) اس کے آخر میں "نا" ضمیر

آیت نمبر متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۰۶ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا :۔ جو آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلا دیتے ہیں۔ (نَنْسَخْ) (مَا) شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: نَسْخٌ ہے۔ نسخ کے لغوی معنی زائل کرنا۔ اور اصطلاحی معنی میں اختلاف ہے۔ متقدمین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنی ایک آیت کے بعض اوصاف کو دوسری آیت کے ذریعہ زائل کرنا، جیسے عام کو خاص کرنا، مطلق کو مقید کرنا اور مجمل کی تفصیل کرنا وغیرہ۔ اور متاخرین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنی کسی شرعی حکم کی انتہا بیان کرنا ایسے شرعی طریقہ پر جو اس سے مؤخر ہو یہاں تک کہ پہلے شرعی حکم پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔ (نُنْسِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اِنْسَاءٌ. نُنْسِ اصل میں نُنْسِيْ یاء کے ساتھ ہے۔ (مَا) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی اور اس کے آخر میں ھَا ضمیر کا مرجع (آیة) ہے۔

۱۰۸ سَوَاءَ السَّبِيْلِ :۔ سیدھا راستہ۔ سَوَاءٌ کے معنی برابر۔ سَبِيْلٌ کے معنی راستہ جمع: سُبُلٌ. سَوَآءَ السَّبِيْلِ سے مراد سیدھا راستہ ہے۔

۱۰۹ تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ :۔ ان کے سامنے حق ظاہر ہو گیا۔ ان کے سامنے حق واضح ہو گیا۔ (تَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَبَيُّنٌ.

۱۰۹ اِصْفَحُوْا :۔ تم لوگ درگذر کرو۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: صَفْحٌ.

۱۱۱ هُوْداً :۔ یہودی لوگ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا

۱۱۱ واحد: هَائِدٌ. اور مصدر: هَوْدٌ ہے۔

۱۱۱ نَصٰرٰی :۔ نصرانی لوگ۔ عیسائی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِيٌّ ہے۔

۱۱۱ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ یہ ان کی آرزوئیں ہیں۔ یہ ان کی دل بہلانے کی باتیں ہیں۔ (اَمَانِيُّ) کے معنی آرزوئیں۔ تمنائیں۔ واحد: اُمْنِيَّةٌ.

آیت نمبر

۱۱۱ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ :۔ تم اپنی دلیل لاؤ۔ تم اپنی دلیل پیش کرو۔ (هَاتُوا) اصل میں اٰتُوْا ہے ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا۔ هَاتُوْا ہو گیا۔ هَاتُوْا اَصْلُهٗ اٰتُوا قُلِبَتْ الْهَمْزَةُ هَاءً. (تفسیر مظہری) (اٰتُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِيْتَاءٌ. بُرْهَانٌ کے معنی دلیل۔ جمع: بَرَاهِيْنُ.

۱۱۲ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ :۔ جو شخص اپنے چہرہ کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنالے۔ یہاں مجاز کے طور پر چہرہ بول کر پوری ذات کو مراد لیا گیا ہے۔ (اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْلَامٌ.

۱۱۴ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا :۔ اس نے مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کی۔ (سَعٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَعْيٌ. خَرَابٌ کے معنی ویرانی (ھا) ضمیر کا مرجع مساجد ہے۔

۱۱۵ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا :۔ تم لوگ جس طرف منہ کرو گے۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا شرط ہے۔ اور جواب شرط فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہے۔ (اَيْنَمَا) اسم شرط (تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوْلِيَةٌ ، تُوَلُّوْا اصل میں تُوَلُّوْنَ ہے۔ اَيْنَمَا کلمہ شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔

۱۱۶ قَانِتُوْنَ :۔ فرمانبرداری کرنے والے۔ تابعداری کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: قَانِتٌ ، قَنَتَ يَقْنُتُ قُنُوْتًا باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۷ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :۔ آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونہ کے بنانے والا۔ آسمانوں اور زمین کو انوکھا بنانے والا۔ ترکیب نحوی میں یہ هُوَ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔ (هُوَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) (بَدِيْعٌ) صفت مشبہ ہے اس کے معنی انوکھا بنانے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (سَمَاوَاتٌ) کا واحد: سَمَاءٌ. اَرْضٌ کی جمع: اَرْضُوْنَ ہے۔

۱۱۸ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ :۔ ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے۔ (تَشَابَهَتْ)

آیت نمبر باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تَشَابُہٌ۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۱۸ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ :۔ ہم نے دلیلیں بیان کر دی ہیں۔ ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں (بَیَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَبْیِیْنٌ۔ آیاتٌ کا واحد: اٰیَۃٌ معنی دلیل اور نشانی۔

۱۱۹ بَشِیْرًا :۔ خوش خبری دینے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (بَشِیْرٌ) باب سمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۱۱۹ نَذِیْرًا :۔ ڈرانے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نَذِیْرٌ) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۱۲۰ حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ :۔ یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے مذہب کی پیروی کریں۔ یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے دین کا اتباع کریں۔ (تَتَّبِعَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّبَاعٌ (تَتَّبِعَ) حتیٰ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ مِلَّۃٌ کے معنی دین، مذہب۔ جمع: مِلَلٌ۔

۱۲۴ اِبْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ :۔ ابراہیم (علیہ السلام) کا ان کے پروردگار نے چند باتوں میں امتحان لیا۔ جن باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ان سے مراد شریعت کے کچھ احکام ہیں جیسے حج کے افعال اور ختنہ اور حجامت اور مسواک وغیرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان احکام کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اخلاص کے ساتھ بجالائے اور سب کو پوری طرح ادا کیا جس پر لوگوں کے پیشوا بنائے گئے۔ (تفسیر عثمانی) مفتی محمد شفیع صاحب نے معارف القرآن میں لکھا ہے مضامین امتحان یعنی جن باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا ان میں سے چند اہم چیزیں یہ ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کو ذبح کرنے

آیت نمبر کا حکم دیا جانا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ اسی کے ساتھ بہت سے احکام واعمال کی پابندی آپ کے اوپر عائد کی گئی تھی ان میں سے دس خصائل فطرت کے نام سے موسوم ہیں جن کا تعلق بدن کی صفائی ستھرائی اور پاکی سے ہے۔ ان تمام باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش ہوئی اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم عالی کے مطابق ان پر عمل فرمایا۔ (تلخیص از معارف القرآن) (اِبْتَلیٰ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبْتِلَاءٌ معنیٰ امتحان لینا آزمانا۔ یہ اصل میں اِبْتِلَا وٌ ہے۔ واوٗ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۴ اِبْـرَاهِیْـمَ: ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔ آپ کا مبارک لقب خلیل اللہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپ کی پوری زندگی خدا پرستی، حق گوئی اور جاں نثاری کا بہترین نمونہ ہے۔ آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جانا۔ اپنے وطن کو چھوڑ دینا ان تمام باتوں میں آزمائش ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مکمل فرماں برداری اور اطاعت شعاری فرمائی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے پوتے ہیں ان سب حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں امام المتقین سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

۱۲۴ اَتَمَّهُنَّ: ۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے ان باتوں کو پورا فرمایا۔ (اَتَمَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِتْمَامٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ۔ اس کا مرجع کَلِمَاتٌ ہے۔

آیت نمبر ۱۲۴ لَايَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ :۔ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچے گا۔ اس آیت میں صالحین کو امامت کی بشارت دی گئی ہے اور ظالمین کو اس سے محروم کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ (لَايَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: نَيْلٌ. عَهْدٌ کے معنی عہد اور وعدہ۔ جمع: عُهُوْدٌ.

۱۲۵ مَثَابَةً لِلنَّاسِ :۔ لوگوں کیلئے اجتماع کی جگہ۔ لوگوں کیلئے ثواب کی جگہ۔ مَثَابَةٌ اسم ظرف ہے اور آخر میں تاء مبالغہ کیلئے ہے۔ یعنی زیادہ اجتماع کی جگہ اور زیادہ ثواب کی جگہ۔

۱۲۵ مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔ مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِىْ قَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ (تفسیر جلالین) (مَقَامٌ) قیامٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۵ مُصَلًّى :۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔ اسم ظرف، واحد مذکر، مصدر: تَصْلِيَةٌ ہے۔

۱۲۵ عَهِدْنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ :۔ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو حکم دیا۔ (عَهِدْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: عَهْدٌ. عَهِدَ الى فُلان کے معنی حکم دینا۔

۱۲۵ الطَّآئِفِيْنَ :۔ طواف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: طَائِفٌ. طَافَ يَطُوْفُ طَوَافًا باب نصر سے گھومنا، چکر لگانا۔

۱۲۵ الْعٰكِفِيْنَ :۔ اعتکاف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: عَاكِفٌ. عَكَفَ يَعْكُفُ عُكُوْفًا باب نصر سے معنی ٹھہرنا۔

۱۲۵ الرُّكَّعِ :۔ رکوع کرنے والے۔ واحد: رَاكِعٌ، رَكَعَ، يَرْكَعُ، رُكُوْعًا باب فتح سے معنی رکوع کرنا۔ جھکنا۔

۱۲۵ السُّجُوْدِ :۔ سجدہ کرنے والے۔ واحد: سَاجِدٌ. سَجَدَ، يَسْجُدُ، سُجُوْدًا باب نصر سے معنی سجدہ کرنا۔ عبادت کے لئے پیشانی زمین پر رکھنا۔

آیت نمبر

۱۲۶ اُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا :۔ میں اس کو تھوڑے دن فائدہ پہنچاؤں گا۔ (قَلِیْلًا) سے مراد زَمَنًا قَلِیْلًا ہے۔ (تھوڑا زمانہ، تھوڑے دن) اس سے مراد اس (کافر) کی زندگی کی مدت ہے۔ (اُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: تَمْتِیْعٌ آخر میں (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے اس ضمیر کا مرجع مَنْ کَفَرَ ہے جو پہلے مذکور ہے۔

۱۲۶ اَضْطَرُّهٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ :۔ میں اس کو دوزخ کے عذاب پر مجبور کروں گا۔ میں اس کو زبردستی دوزخ کے عذاب میں پہنچادوں گا۔ (اَضْطَرُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: اِضْطِرَارٌ۔

۱۲۷ اَلْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ :۔ کعبہ شریف کی بنیادیں۔ کعبہ شریف کی دیواریں۔ اَلْمُرَادُ بِالْقَوَاعِدِ الْاُسُسُ او الجُدُرُ (تفسیر جلالین) یعنی یہاں قواعد سے مراد بنیادیں یا دیواریں ہیں۔ (قَوَاعِدُ) کا واحد: قَاعِدَةٌ۔ (اَلْبَیْتِ) سے مراد بیت اللہ شریف ہے۔

۱۲۸ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا :۔ آپ ہم کو ہمارے حج کے احکام بتلادیجئے۔ آپ ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتلادیجئے۔ (مَنَاسِکَنَا اَیْ شَرَائِعَ عِبَادَتِنَا اَوْ حَجِّنَا (تفسیر جلالین) (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِرَاءَةٌ فعل امر کے آخر میں (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول اور مَنَاسِکَنَا مفعول ثانی ہے۔ (مَنَاسِکُ) حج کے احکام۔ عبادت کے طریقے واحد: مَنْسَکٌ ہے۔

۱۲۹ یُزَکِّیْهِمْ :۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (کفر و شرک سے) پاک وصاف کردیں۔ (یُزَکِّیْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَزْکِیَةٌ معنی پاک وصاف کرنا (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۰ اِبْرَاهِیْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۲۴ میں دیکھئے۔

۱۳۰ مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ :۔ جس نے اپنے آپ کو احمق بنایا۔ جو اپنی ذات سے احمق ہو۔ (سَفِهَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَفَهٌ۔ معنی احمق بنانا۔

۱۳۰ اِصْطَفَیْنٰهُ :۔ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو منتخب کیا۔ (اِصْطَفَیْنَا) باب افتعال سے

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اِصْطِفَاءٌ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے۔

۱۳۱ اَسْلِمْ: ۔تم فرماں برداری کرو۔تم فرماں بردار ہو جاؤ۔باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِسْلَامٌ.

۱۳۲ یَعْقُوْبُ: ۔حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔آپ کا لقب اسرائیل ہے۔آپ کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسل میں بہت نبیوں کو مبعوث فرمایا۔حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام۔ یہ سب انبیاء علیہم السلام آپ کی نسل سے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کے سلسلے میں آپ کو بڑی آزمائش پیش آئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے قلب کو مشغول رکھا اور پورے طریقے پر صبر جمیل کو اختیار فرمایا۔

۱۳۳ شُهَدَآءَ: ۔موجود، حاضر۔ اس کا واحد: شَهِيْدٌ. باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔

۱۳۴ خَلَتْ: ۔وہ گذر گئی۔باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: خُلُوٌّ وَخَلْوَةٌ وَخَلَاءٌ معنی گذرنا۔

۱۳۴ كَسَبَتْ: ۔اس نے عمل کیا۔باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: كَسْبٌ.

۱۳۵ هُوْدًا: ۔یہودی لوگ۔(حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: هَائِدٌ. اور مصدر هَوْدٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۵ نَصٰرٰى: ۔نصرانی لوگ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۱۳۵ تَهْتَدُوْا: ۔تم لوگ ہدایت پا جاؤ گے۔(تَهْتَدُوْا) اصل میں تَهْتَدُوْنَ ہے جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔باب افتعال سے فعل مضارع معروف،

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِهْتِدَاءٌ. یہ اصل میں اِهْتِدَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۳۵ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ: ۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا دین۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ۔ ملت ابراہیم سے مراد دین اسلام ہے۔

۱۳۵ حَنِيْفًا: ۔ ادیان باطلہ کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔ (مصباح اللغات) حَنْفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: حُنَفَاءُ. ہے۔ (حَنِيْفًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۳۶ اِبْرَاهِيْمَ: ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۲۴ میں پڑھیے۔

۱۳۶ اِسْمٰعِيْلَ: ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کے خاندان سے ہیں۔ آپ کا لقب ذبیح اللہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ہی کو قربانی کرنے کے واسطے لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھری کو کاٹنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لئے پوری کوشش کے باوجود چھری نہیں چلی۔ جب آزمائش پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک جانور بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی قربانی فرمائی۔ مکہ مکرمہ کی جگہ پہلے چٹیل میدان تھا وہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ یہاں تک کہ وہاں پینے کا پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو اسی چٹیل میدان میں چھوڑ دیا تھا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہاں زمزم کا چشمہ جاری فرمادیا۔ جس سے پوری دنیا کے مسلمان آج تک سیراب ہو رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

۱۳۶ اِسْحٰقَ: ۔ حضرت اسحاق علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ فرشتوں

آیت نمبر نے بڑھاپے میں آپ ہی کی پیدائش کی خوش خبری دی تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ ارشاد مبارک ہے (فَبَشَّرْنٰـهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ) سورۂ ہود۔ حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔جن کا لقب اسرائیل ہے۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

۱۳۶ **يَعْقُوْبَ** :۔حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۳۲ میں دیکھئے۔

۱۳۶ **الاسباط** :۔اولاد کی اولاد۔اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے۔لفظ سبط یہودیوں کے لئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔(مصباح اللغات، منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

۱۳۶ **عِيْسٰى** :۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا۔آپ کو بہت سے معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے جیسے کوڑھی کو اچھا کر دینا۔ پیدائشی اندھے کو ٹھیک کر دینا اور مردوں کو زندہ کر دینا۔ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اور آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس آسمان پر اٹھالیا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے۔اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کی دعوت دیں گے۔

۱۳۸ **صِبْغَةَ اللّٰه** :۔ہم نے اللہ کا رنگ قبول کرلیا۔ ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کرلیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔صِبْغَةَ اللّٰهِ ای دینَ اللّٰهِ (تفسیر مظہری) صِبْغَةَ اللّٰهِ فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔اس کی اصل عبارت صَبَغَنَا اللّٰهُ صِبْغَتَهٗ (تفسیر بیضاوی) اس آیت کریمہ میں نصرانیوں کی تردید ہے۔نصرانیوں نے ایک زرد رنگ کا پانی بنا رکھا تھا اور یہ دستور تھا کہ جب ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا یا کوئی شخص ان کے

آیت نمبر دین میں آتا تو اس کو اس رنگ میں غوطہ دے کر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ نصرانی ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مسلمانوں! کہو ہم نے خدا کا رنگ (دین حق) قبول کرلیا کہ اس دین میں آکر انسان سب طرح کی ناپاکی سے پاک ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی) دین کو رنگ کے لفظ سے بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے کپڑے میں رنگ کا اثر ظاہر ہوتا ہے ایسی ہی دین دار کے ہر کام میں دین کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔

۱۳۹ مُخْلِصُوْنَ :۔ خالص کرنے والے۔ سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔ کسی کو دکھلانے کیلئے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں۔ واحد: مُخْلِصٌ. مصدر: اِخْلَاصٌ.

۱۴۰ کَتَمَ شَهَادَةً :۔ اس نے گواہی چھپائی۔ یہاں گواہی سے مراد تورات اور انجیل میں اللہ تعالیٰ کا اس بات کی گواہی دینا کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) حنیف ہیں اور یہودیت اور نصرانیت سے بری ہیں۔ اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اور رسول ہیں۔ (تفسیر مظہری) (کَتَمَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: کِتْمَانٌ ہے۔ شَهَادَةٌ کے معنی گواہی۔ جمع: شَهَادَاتٌ. ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۱) مکمل ہوگیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَیَقُوْلُ السُّفَھَاءُ پارہ (۲) سورۂ بقرہ

آیت نمبر

۱۴۲ سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ: ۔اب بے وقوف لوگ کہیں گے۔ عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے۔ یہاں بے وقوف لوگوں سے مراد یہود و مشرکین ہیں۔ (تفسیر جلالین)
(سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔
(یَقُوْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ،
(السُّفَھَآءُ) کا واحد: سَفِیْہٌ معنی بے وقوف۔

۱۴۲ مَاوَلّٰھُمْ: ۔ان (نبی علیہ السلام اور ایمان والوں) کو کس چیز نے پھیر دیا۔ (مَا) استفہامیہ۔ (وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ. (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۴۲ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ: ۔سیدھا راستہ۔ مراد دین اسلام ہے۔ صِرَاطٌ کے معنی راستہ۔ جمع: صُرُطٌ. (مُسْتَقِیْمٌ) کے معنی سیدھا۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر۔ مصدر اِسْتِقَامَۃٌ ہے۔

۱۴۳ اُمَّۃً وَّسَطًا: ۔درمیانی جماعت۔ معتدل جماعت۔ ایسی جماعت جس میں عقائد اور اعمال ہر اعتبار سے اعتدال ہو۔ (اُمَّۃٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: اُمَمٌ. (وَسَطٌ) کے معنی درمیانی۔

۱۴۳ شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ: ۔لوگوں پر گواہی دینے والے۔ لوگوں کے مقابلہ میں گواہی دینے والے۔ شُھَدَآءُ کے معنی گواہی دینے والے۔ واحد: ۔ شَھِیْدٌ.
ایک روایت میں ہے کہ پہلی قومیں قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گی۔ تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے ارشاد فرمائیں گے۔ کہ اپنی تبلیغ کی دلیل پیش کرو (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں) تو امت محمدیہ پیش کی جائے گی۔ اور وہ گواہی دے گی۔ کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو تبلیغ فرمائی ہے۔ وہ قومیں پوچھیں

آیت نمبر گی کہ تم لوگوں کو ان کی تبلیغ کا علم کیسے ہوا؟ امت محمدیہ جواب دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ اور نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہم لوگوں کو خبر دی تھی۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور آپ سے امت کے متعلق سوال ہوگا۔ تو آپ اپنی امت کے عادل ہونے کے بارے میں گواہی دیں گے۔ (تفسیر بیضاوی)

۱۴۳ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ: ۔کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرے گا۔ کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرے گا۔ (يَتَّبِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ. (اَلرَّسُوْلُ) پیغمبر، جمع: رُسُلٌ. ''رسول'' وہ مقدس انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔ رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔ نبی وہ مبارک انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کیلئے مبعوث فرمایا ہو۔

۱۴۳ مَنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ: ۔کون الٹے پاؤں پھر جائے گا۔
یہاں الٹے پاؤں پھرنے سے مراد اسلام سے مرتد ہونا ہے۔ (يَنْقَلِبُ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ. (عَقِبَيْهِ) اس میں ترکیب اضافی ہے یہ اصل میں عَقِبَيْنِ (عَقِبٌ کا تثنیہ) ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ عَقِبٌ کے معنی ایڑی جمع: اَعْقَابٌ.

۱۴۳ رَءُ وْفٌ: ۔ بہت شفقت کرنے والا۔ بہت مہربان۔ (رَءُ وْفٌ) فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ اس کا مصدر رَأْفَةٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۳ رَحِيْمٌ: ۔ بہت رحم کرنے والا۔ بہت رحمت والا۔ اس کا مصدر رَحْمَةٌ ہے باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (رَحِيْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

آیت نمبر اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔

لَنُوَلِّيَنَّكَ :۔ہم ضرور آپ کو پھیر دیں گے۔ہم ضرور آپ کو متوجہ کر دیں گے۔ (لَنُوَلِّيَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْلِيَةٌ.

۱۴۴ وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ :۔تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف کرلو۔ تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیرلو۔ (وَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ. وُجُوْهٌ کے معنی چہرے۔ واحد: وَجْهٌ. شَطْرٌ کے معنی طرف، جانب، جمع: اَشْطُرٌ اور شُطُوْرٌ.

۱۴۵ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَ هُمْ :۔اگر آپ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے۔ اگر آپ ان کی خواہشات کا اتباع کریں گے۔ (اِتَّبَعْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (اَهْوَآءٌ) کے معنی خواہشات۔ واحد: هَوًى.

۱۴۶ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ :۔ وہ لوگ (اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانتے ہیں۔ جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ یعنی جیسے اپنے بیٹوں کے پہچاننے میں کوئی تردد نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح اہل کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے میں کوئی تردد نہیں تھا۔ اس کے باوجود تعصب اور سرکشی کی وجہ سے وہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے تھے۔

(يَعْرِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَعْرِفَةٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اَبْنَآءٌ کے معنی (بیٹے) واحد: اِبْنٌ.

۱۴۷ لَاتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ :۔آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔ (لَاتَكُوْنَنَّ) باب نصر سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَوْنٌ.

آیت نمبر (اَلْمُمْتَرِیْنَ) (شک کرنے والے) باب افتعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم مِنَ حرف جار کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۴۸ هُوَ مُوَلِّیْهَا:۔ وہ اس قبلہ کی طرف چہرہ کرنے والا ہے۔ (هُوَ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع لفظ (کُلٌّ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (مُوَلِّی) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع وِجْهَةٌ ہے اس کے معنی قبلہ ہیں۔

۱۴۸ اِسْتَبِقُوْا الْخَیْرَاتِ:۔ تم لوگ نیک کاموں میں آگے بڑھو۔ تم لوگ نیک کاموں میں سبقت کرو۔ (اِسْتَبِقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِبَاقٌ (اَلْخَیْرَاتُ) واحد: خَیْرَةٌ کے معنی بھلائی، نیکی۔

۱۵۲ اُذْکُرُوْنِیْ:۔ تم لوگ مجھ کو یاد کرو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بندوں کے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندوں پر ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں لگے رہیں (تفسیر جلالین) (اُذْکُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذِکْرٌ. (نِیْ) اس میں نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۲ اَذْکُرْکُمْ:۔ میں تم کو یاد رکھوں گا۔ میں تم کو یاد کروں گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ میں تم کو یاد کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو یاد کرنے کا ایک مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے پر ثواب عطا فرمائیں گے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو حقیقی طور پر یاد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے اس کو میں اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو شخص مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو اس کو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ (تفسیر جلالین) (اَذْکُرْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر ذِکْرٌ ہے۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (کُمْ)

آیت نمبر ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ: ۔تم لوگ صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو۔ تم لوگ صبر اور نماز سے مدد لو۔ صبر اور نماز سے مدد لینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آئے۔ تو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔ (اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَانَةٌ. (اَلصَّلٰوةُ) کے معنی نماز اس کی جمع صَلَوٰاتٌ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔

۱۵۴ اَمْوَاتٌ :۔ واحد: مَيِّتٌ معنی مردہ۔

۱۵۴ اَحْيَآءٌ :۔ واحد: حَيٌّ. معنی زندہ۔

۱۵۵ لَنَبْلُوَنَّكُمْ :۔ ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے۔ (لَنَبْلُوَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵۸ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ :۔ مکہ مکرمہ میں دو پہاڑیوں کے نام ہیں۔ جہاں طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

۱۵۸ شَعَآئِرِ اللّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں۔ اللہ تعالیٰ کی یادگاریں۔ (شَعَائِرُ) کا واحد: شَعِيْرَةٌ معنی علامت اور نشانی۔

۱۵۸ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ :۔ جو شخص بیت اللہ کا حج کرے۔ حج کے وقت میں حج کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی وغیرہ کرنے کو حج کہتے ہیں۔ (حَجَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَجٌّ.

۱۵۸ مَنِ اعْتَمَرَ :۔ جو شخص عمرہ کرے۔ عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف

آیت نمبر کا طواف، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اس کے بعد حلق یا قصر کرانے کو عمرہ کہتے ہیں۔ (اِعْتَمَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِمَارٌ. مَنْ شرطیہ پہلے مذکور ہے اس لئے فعل ماضی ہونے کے باوجود مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۵۸ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا :۔ کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے۔ کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگائے۔ یہاں صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے سے مراد سعی کرنا ہے۔ (يَطَّوَّفَ) اصل میں يَتَطَوَّفَ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطَّوُّفٌ جو اصل میں تَطَوُّفٌ ہے۔ اور (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع صفا اور مروہ ہے۔

۱۵۸ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا :۔ جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے۔ (تَطَوَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَوُّعٌ.

۱۶۰ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ :۔ میں ان لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں۔ میں ان لوگوں پر توجہ کرتا ہوں۔ (اَتُوْبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوْبَةٌ. (تَابَ) عَلٰی کے ساتھ استعمال ہو تو معنی توبہ قبول کرنا۔

۱۶۰ التَّوَّابُ :۔ بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ تَوْبَةٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۶۰ الرَّحِيْمُ :۔ بہت رحم فرمانے والا۔ رَحْمَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۶۲ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ :۔ ان لوگوں سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ (لَا يُخَفَّفُ) وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيْفٌ.

آیت نمبر

۱۶۲ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ :۔نہ ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔(لَایُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول منفی،صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ.

۱۶۳ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ :۔تمہارا معبود ایک معبود ہے۔(اِلٰهٌ) کے معنی معبود، جمع:اٰلِهَةٌ.

۱۶۴ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ :۔اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے۔ (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر بَثٌّ کے معنی پھیلانا۔(فیها)اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض ہے۔(دَآبَّةٌ) کے معنی چوپایہ،سواری کا جانور، بوجھ لادنے کا جانور جمع دَوَآبُّ.

۱۶۴ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ :۔ہواؤں کا بدلنا، ہواؤں کا پھیرنا۔(تَصْرِيْفِ) باب تفعیل کا مصدر ہے۔رِيَاحٌ کا واحد:رِيْحٌ.

۱۶۴ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ :۔زمین اور آسمان کے درمیان مقید بادل۔زمین اور آسمان کے درمیان معلق بادل۔(السَّحَاب) کے معنی بادل جس میں پانی ہو یا نہ ہو، جمع:سُحُبٌ۔بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں اس کی جمع سَحَائِبُ. (المعجم الوسیط)(الْمُسَخَّرُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر۔اس کا مصدر تَسْخِيْرٌ ہے

۱۶۵ اَنْدَادًا :۔معنی شریک،مقابل،برابر۔ واحد:نِدٌّ ہے۔

۱۶۶ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا :۔بے زار ہو گئے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی۔ جن لوگوں کی پیروی کی گئی وہ الگ ہو گئے۔(تَبَـــرَّاَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر تبرّیٔ.(اُتُّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول۔صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر اِتِّبَاعٌ.

۱۶۶ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ :۔ان کے تعلقات منقطع ہو گئے۔(تَقَطَّعَتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَطُّعٌ.

آیت نمبر (اَلْاَسْبَابُ) کے معنی تعلقات، روابط۔ واحد: سَبَبٌ.

۱۶۷ كَرَّةً: ۔ (دوبارہ زندہ ہوکر) دنیا کی طرف لوٹنا۔ (دوبارہ زندہ ہوکر) دنیا میں واپس ہونا۔ باب نصر سے مصدر کُرُوْرٌ ہے۔ معنی لوٹنا۔

۱۶۸ حَلٰلاً طَيِّبًا: ۔ حلال پاکیزہ۔ یہاں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (حَلَالٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ طَيِّبٌ باب ضرب سے صفت مشبہ ہے۔

۱۶۸ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ: ۔ تم لوگ شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو۔ تم شیطان کے طریقے کی پیروی نہ کرو۔ (لَاتَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (خُطُوَاتٌ) کا واحد: خُطْوَةٌ معنی قدم۔

۱۷۰ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا: ۔ ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ (اَلْفَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْفَاءٌ.

۱۷۱ يَنْعِقُ: ۔ وہ آواز دیتا ہے۔ وہ پکارتا ہے۔ (يَنْعِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَعْقٌ و نَعِيْقٌ و نُعَاقٌ ہے۔

۱۷۱ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ: ۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔ یہ تینوں کلمات مبتدا محذوف کی خبر ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے (هُمْ صُمٌّ بُكْمٌ، عُمْيٌ) (صُمٌّ) کے معنی بہرے واحد: اَصَمُّ. (بُكْمٌ) کے معنی گونگے۔ واحد: اَبْكَمُ. عُمْيٌ کے معنی اندھے۔ واحد: اَعْمٰى.

۱۷۳ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ: ۔ جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام پکارا جائے۔ جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا جائے۔ یعنی جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (اُهِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَالٌ.

۱۷۳ مَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ: ۔ جو شخص (بھوک سے بہت) بیتاب ہوجائے۔ اس حال میں کہ وہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو اور (قدر ضرورت سے) تجاوز

آیت نمبر

کرنے والا نہ ہو۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْطِرَارٌ. (بَاغٍ) بَغْیٌ مصدر (باب ضرب) سے اسم فاعل واحد مذکر۔ عَادٍ (باب نصر) عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر۔ (غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ) ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

۱۷۴ ثَمَنًا قَلِیْلًا: ۔تھوڑی قیمت۔تھوڑا معاوضہ۔(ثَمَنٌ قَلِیْلٌ) سے دنیا کا ساز وسامان مراد ہے۔جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ (ثَمَنٌ) کے معنی قیمت جمع: اَثْمَانٌ. (قَلِیْلٌ) کے معنی کم، تھوڑا، معمولی۔

۱۷۴ لَایُزَکِّیْهِمْ: ۔اللہ تعالیٰ (گناہ معاف کرکے) ان کو پاک صاف نہیں کریں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کے گناہ معاف نہیں فرمائیں گے۔(لَایُزَکِّی) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْکِیَةٌ.

۱۷۵ اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی: ۔ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کرلی۔(اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ . یہ اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے۔یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ معنی خریدنا مراد اختیار کرنا ہے ضَلَالَةٌ کے معنی گمراہی جمع: ضَلَالَاتٌ .

۱۷۵ مَآاَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ: ۔وہ لوگ دوزخ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں۔ (مَآاَصْبَرَهُمْ) یہ صَبْرٌ مصدر سے فعل تعجب ہے۔مَآاَفْعَلَهُمْ کے وزن پر ہے۔ نَارٌ کے معنی آگ۔مراد دوزخ کی آگ ہے۔اس کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔

۱۷۷ اَلْبِرُّ: ۔نیکی، بھلائی۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۷۷ الْمَلٰٓئِکَةِ: ۔فرشتے۔اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگے رہتے ہیں۔ اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔

۱۷۷ النَّبِیّٖنَ: ۔پیغمبروں، نبیوں (نبی) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ

آیت نمبر نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ خاص ہے یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ (اَلنَّبِيِّيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: نَبِيٌّ ہے۔

۱۷۷ ذَوِي الْقُرْبىٰ: ۔رشتہ داروں۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ اس کی جمع ذَوُوْنَ ہے۔ اور حالت نصب اور جر میں ذَوِيْنَ استعمال ہوتی ہے۔ یہاں حالت نصب میں ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (اَلْقُرْبىٰ) کے معنی رشتہ داری۔

۱۷۷ اَلْيَتٰمىٰ: ۔یتیموں۔ اس کا واحد: يَتِيْمٌ ہے۔ یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔

۱۷۷ اَلْمَسٰكِيْنَ: ۔ محتاجوں۔ اس کا واحد: مِسْكِيْنٌ ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال ہو مگر بقدر نصاب نہ ہو۔

۱۷۷ اِبْنَ السَّبِيْلِ: ۔مسافر۔ یعنی جس کے پاس سفر میں ضرورت پوری کرنے کیلئے مال نہ ہو۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ ابن السبیل سے مراد مہمان ہے (تفسیر مظہری)

۱۷۷ فِي الرِّقَابِ: ۔گردنوں میں۔ یعنی گردنوں کے چھڑانے میں۔ (الرِّقَابُ) سے مراد مکاتب (غلام ہوں یا باندی) اور قیدی ہیں۔ (تفسیر مظہری) اس کی اصل عبارت فی تخليص الرقاب او فی فكِّ الرِّقَابِ ہے۔ اس میں مضاف محذوف ہے۔ الرِّقَاب کا واحد: الرَّقَبَةُ ہے۔

۱۷۷ اَلْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ: ۔وہ لوگ جو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں۔ (اَلْمُوْفُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُوْفِي. مصدر: اِيْفَاءٌ. یہ اصل میں اِيْفَايٌ ہے۔ آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ عَهْدٌ کے معنی قول وقرار۔ جمع: عُهُوْدٌ.

۱۷۷ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ: ۔تنگ دستی اور بیماری میں صبر کرنے والے۔

آیت نمبر (الصّٰبِرِیْن) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔
(الصّٰبِرِیْنَ) مدح کی بناپر منصوب ہے۔اس کی اصل عبارت اَمْدَحُ الصّٰبِرِیْنَ ہے۔
اس کا واحد: صَابِرٌ . اور مصدر صَبْرٌ ہے۔(اَلْبَاْسَآءُ) کے معنی تنگ دستی۔اور
(الضَّرَّاءُ) کے معنی بیماری۔

۱۷۷ حِیْنَ الْبَاسِ :۔لڑائی کے وقت(صبر کرنے والے)بَاْسٌ کے معنی لڑائی۔

۱۷۸ الْقِصَاصُ :۔بدلہ، بدلہ لینا۔ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔

۱۷۸ الْقَتْلٰی :۔مقتول لوگ۔ واحد: قَتِیْلٌ.

۱۷۸ اِتِّبَاعٌ :۔کے معنی پیروی کرنا۔یہاں مراد مطالبہ کرنا ہے۔باب افتعال کا مصدر ہے۔

۱۷۸ مَنِ اعْتَدٰی :۔جو شخص زیادتی کرے۔(اِعْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی
معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَآءٌ. یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔واؤ کو
ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۷۹ یٰٓاُولِی الْاَلْبَاب :۔اے عقل مندو۔اے عقل والو۔(یَا) حرف ندا ہے۔ذُوْ کی
جمع خلاف قیاس اُولُوْ آتی ہے اور اس کو حالت نصب اور جر میں اُولِی استعمال کیا
جاتا ہے۔یہاں حالت نصب میں ہے۔قیاس کے مطابق ذُوْ کی جمع ذَوُوْنَ آتی
ہے۔ اَلْبَابٌ کا واحد لُبٌّ معنی عقل۔

۱۸۰ اِنْ تَرَكَ خَیْرًا :۔اگر اس نے مال چھوڑا ہو۔یہاں خیر سے مراد مال ہے۔
(تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكٌ. خَیْرٌ
کے معنی بھلائی، نیکی، مال، جمع: خُیُوْرٌ.

۱۸۲ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا :۔طرفداری یا گناہ (کا اندیشہ کرے) جَنَفٌ سے مراد غلطی سے
قانون وصیت کی خلاف ورزی کرنا۔اور اِثْمٌ سے مراد جان بوجھ کر قانون وصیت کی
خلاف ورزی کرنا۔(جَنَفًا) مَیْلًا عن الحق خطأً (اِثْمًا) ظُلْمًا عَمَدًا (تفسیر مظہری)
جَنِفَ جَنَفًا (باب سمع) معنی راستے سے ہٹ جانا۔اِثْمٌ کے معنی گناہ۔جمع: آثَامٌ .

آیت نمبر ۱۸۳ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ: ۔تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا۔ (صِيَامٌ) کے لغوی معنی رک جانا باب نصر سے مصدر ہے اور اصطلاحِ شرع میں روزہ کی نیت سے صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک کھانے، پینے اور جماع کرنے سے رک جانے کو صیام کہتے ہیں۔ (كُتِبَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَتْبٌ، كِتَابٌ اور كِتَابَةٌ ہے۔

۱۸۴ الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ: ۔جولوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ روزہ کی طاقت رکھنے والوں کے لئے روزہ نہ رکھنے پر فدیہ دینے کی رخصت ابتدائے اسلام میں تھی۔ بعد میں منسوخ ہوگئی۔ (يُطِيقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطَاقَةٌ۔

۱۸۴ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ: ۔فدیہ ایک مسکین کا کھانا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ان چیزوں کی قیمت ہے۔ اور ایک صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار شہر کے رائج غلہ میں سے ایک مد غلہ ہے۔ (مد) ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار اہل عراق کے نزدیک دو رطل اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل ہے۔ ایک رطل چالیس تولہ یعنی آدھا سیر کا ہوتا ہے۔ (فِدْيَةٌ) جو مال کسی چیز سے رہائی حاصل کرنے کیلئے دیا جائے۔ جمع فِدًى وَفِدْيَاتٌ. طَعَامٌ کے معنی کھانا۔ جمع: اَطْعِمَةٌ. مِسْكِيْنٌ کے معنی محتاج۔ جمع: مَسَاكِيْنُ. مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۱۸۴ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا: ۔جوشخص اپنی خوشی سے بھلائی کرے۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ مقررہ مقدار سے زیادہ فدیہ دے۔ (تَطَوَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَوُّعٌ. خَيْرٌ بھلائی، نیکی۔ جمع: خُيُوْرٌ.

۱۸۶ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ: ۔میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

آیت نمبر (اُجِیۡبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِجَابَۃٌ.

(دَعْوَۃٌ) باب نصر کا مصدر۔ معنی بلانا، پکارنا۔ (الدَّاعِ) دعا کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر اصل میں الدَّاعِیْ یا کے ساتھ ہے۔ یہاں پر قرآن کریم کے رسم الخط میں یاء کو حذف کردیا گیا ہے۔ اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۱۸۶ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا: ۔ تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں۔ تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم قبول کریں۔ (فاء) حرف عطف (لِيَسْتَجِيْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ.

۱۸۷ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ: ۔ اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا۔ اپنے بیویوں سے مشغول ہونا۔ (رَفَثٌ) کے لغوی معنی فحش گوئی کرنا۔ یہاں اس سے مراد اپنی بیوی سے جماع کرنا ہے۔ الرَّفَثُ كِنَايَۃٌ عَنِ الْجِمَاعِ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (الرَّفَثُ) باب سمع کا مصدر ہے معنی فحش گوئی کرنا۔ نِسَآءٌ کا واحد: اِمْرَأَۃٌ (خلاف قیاس) ہے۔

۱۸۷ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ: ۔ وہ (بیویاں) تمہارے لئے لباس ہیں۔

اس آیت کریمہ میں شوہر اور بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ غور کرنے سے لباس کے ساتھ تشبیہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے حق میں لباس کا ایک وصف امتیازی پردہ پوشی ہے۔ لباس جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اور اس کے حسن و خوبی کو ابھارتا ہے۔ اس تشبیہ سے خاص اسی وصف کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہر اسلامی خاندان میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پردہ پوش اور زینت بڑھانے والا ہونا چاہئے (تفسیر ماجدی) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع نِسَاءٌ ہے۔ لِبَاسٌ کے معنی کپڑا۔ جمع: اَلْبِسَۃٌ.

۱۸۷ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ: ۔ تم لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے۔

یہاں خیانت سے مراد رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا کچھ دیر سو کر بیدار ہونے کے بعد اپنی بیویوں سے جماع کرنا ہے۔ ابتدائے اسلام میں

آیت نمبر　عشاء کے بعد یا سونے کے بعد بیدار ہو کر کھانے، پینے اور جماع کرنے کی ممانعت تھی۔ اسلئے یہاں جماع کرنے کو خیانت کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔ (كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْتِيَانٌ۔

۱۸۷　اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ: ۔سفید خط، سفید دھاری۔ یہاں خیط ابیض سے مراد دن کی سفیدی یعنی صبح صادق ہے۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ) یعنی خیط ابیض سے مراد، دن کی سفیدی اور خیط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے۔

۱۸۷　اَلْخَيْطِ الْاَسْوَدِ: ۔سیاہ خط، سیاہ دھاری۔ خیط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں وضاحت کی گئی ہے۔

۱۸۷　تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ: ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ضابطے ہیں۔ (حُدُوْدٌ) کا واحد: حَدٌّ ہے۔ اس کے معنی الحاجز بین الشیئین یعنی دو چیزوں کے درمیان کی روک (المعجم الوسیط)

۱۸۸　تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّام: ۔تم لوگ ان (کے جھوٹے مقدمہ) کو حاکموں کے پاس نہ لے جاؤ۔ اس کا عطف لاتَاكُلُوا فعل نہی پر ہے اس لئے اس کا ترجمہ بھی فعل نہی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ قاضی بیضاوی نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے ای لَا تُلْقُوْا حُكُوْمَتَهَا اِلَى الْحُكَّامِ. (تفسیر بیضاوی) بِهَا میں هَا ضمیر کا مرجع اَلْاَمْوَالُ ہے اور اس کا مضاف محذوف ہے (یعنی حُكُوْمَةُ الْاَمْوَالِ) (لَا) تُدْلُوْا باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدْلَاءٌ. یہ اصل میں اِدْلَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ حُكَّامٌ کا واحد: حَاكِمٌ.

۱۸۹　يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ: ۔وہ لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ وہ لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ (يَسْئَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سُؤَالٌ. (كَ) ضمیر

آیت نمبر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ اَھِلَّۃٌ کا واحد: ھِلَالٌ. شروع مہینے کی سات راتوں اور چھبیسویں رات سے آخر تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں (چودھویں رات کا چاند بدر کہلاتا ہے) اس کے علاوہ تمام راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ (المعجم الوسیط)

۱۸۹ هِیَ مَوَاقِیْتُ: ۔ یہ مقررہ اوقات ہیں۔ یہ اوقات کے پہچاننے کے ذریعے ہیں۔ (هِیَ) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع اَھِلَّۃٌ ہے۔ مَوَاقِیْتُ کا واحد: مِیْقَاتٌ اس کے معنی مقررہ وقت، وقت کے پہچاننے کا ذریعہ۔

۱۹۰ لَاتَعْتَدُوْا: ۔ تم لوگ زیادتی مت کرو۔ تم لوگ تجاوز نہ کرو۔ (لَاتَعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ.

۱۹۱ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ: ۔ جہاں تم ان کو پاؤ۔ (لفظی ترجمہ) جہاں تم نے ان کو پایا۔ حَیْثُ ظرف مکان ہے۔ جو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔ (ثَقِفْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقَفٌ ہے معنی کامیاب ہونا۔ پالینا۔

۱۹۱ الْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ: ۔ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے۔ یہاں فتنہ سے مراد کفار مکہ کا اپنے کفر و شرک پر جمار ہنا اور مسلمانوں کو ادائے عبادت سے روکنا ہے۔ (معارف القرآن بحوالہ جصاص وقرطبی) فِتْنَۃٌ کی جمع: فِتَنٌ (اَشَدُّ) لفظ شِدَّۃٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

۱۹۴ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ: ۔ حرمتیں معاوضہ کی چیزیں ہیں۔ حرمت والی چیزوں میں برابری ہوتی ہے۔ قابل احترام چیزوں میں بدلہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ اگر حرمت والے مہینے کا احترام کریں اور تم سے نہ لڑیں تو تم بھی احترام کرو اور لڑائی سے اجتناب کرو اور اگر وہ احترام نہ کریں اور آمادۂ جنگ ہو جائیں تو تمہارے لئے بھی جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ (حُرُمَاتٌ) کا واحد: حُرْمَۃٌ، اس کے معنی قابل احترام چیز۔ (قِصَاصٌ) بدلہ، معاوضہ، برابری۔ یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے قِصَاصٌ کا مصدری ترجمہ (بدلہ لینا)

آیت نمبر

۱۹۴ مَنِ اعْتَدیٰ عَلَیْکُمْ: ۔جو شخص تمہارے اوپر زیادتی کرے۔(اِعْتَدیٰ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔

۱۹۴ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ: ۔تو تم اس پر زیادتی کرو۔

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن تمہارے اوپر زیادتی کرے یعنی حرمت والے مہینہ کا احترام نہ کرے اور تم سے جنگ شروع کر دے تو تم اس کے اوپر زیادتی کرو یعنی اس کا مقابلہ کرو اور اس سے جنگ کرو۔ یہاں مسلمانوں کی طرف سے جوابی اور دفاعی کاروائی کو مشابہت کی وجہ سے مجاز کے طور پر اعتداء (زیادتی) فرمایا گیا ہے ورنہ زیادتی کے جواب میں سزا کے طور پر جو کاروائی کی جائے۔ حقیقت کے اعتبار سے اس پر زیادتی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔(فاء) جزائیہ ہے۔(اِعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔

۱۹۵ لَاتُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ: ۔تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔(لَاتُلْقُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس کا مفعول اَنْفُسَکُمْ محذوف ہے۔اَیْدِیْ کا واحد: یَدٌ معنی ہاتھ تَھْلُکَۃٌ ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔ باب ضرب کا مصدر ہے۔

۱۹۶ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ: ۔پھر اگر تم روک دیئے جاؤ۔

یہاں احصار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا کسی بیماری کی وجہ سے افعال حج یا عمرہ ادا نہ کر سکے۔ (اُحْصِرْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَارٌ۔

۱۹۶ مَااسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ: ۔جو قربانی کا جانور میسر ہو۔(اِسْتَیْسَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِیْسَارٌ۔ ھَدْیٌ کے معنی (قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے) جمع: ھَدَایَا۔

۱۹۶ نُسُكٍ: ۔قربانی۔ باب ضرب کا مصدر ہے۔ معنی قربانی کرنا۔ یہاں بکری ذبح کرنا

آیت نمبر	
	مراد ہے۔
۱۹۶	فَاِذَآ اَمِنْتُمْ :۔ پھر جب تم امن کی حالت میں ہو۔ (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ اور اَمَنٌ ہے۔ معنی مطمئن ہونا۔ امن کی حالت میں ہونا۔
۱۹۶	لَمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ :۔ اس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں۔ یعنی تمتع اور قران اسی شخص کے لئے ہے جو مسجد حرام یعنی حرم مکہ کے اندر یا اس کے قریب نہ رہتا ہو بلکہ میقات سے باہر کا رہنے والا ہو اور جو حرم مکہ کا رہنے والا ہو وہ صرف حج افراد کرے۔ (لَمْ يَكُنْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْنٌ ہے۔ حَاضِرِی اصل میں حَاضِرِيْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ لَمْ يَكُنْ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۱۹۷	تَزَوَّدُوْا :۔ تم زادراہ لے لیا کرو۔ تم سفر خرچ لے لیا کرو۔ (تَزَوَّدُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَزَوُّدٌ ہے۔
۱۹۸	فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ :۔ پھر جب تم عرفات سے لوٹو، پھر جب تم عرفات سے واپس ہو۔ (اَفَضْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ ۔ (عَرَفَاتٌ) ایک میدان کا نام ہے۔ جہاں حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔ وقوف عرفات حج کا اہم فرض ہے۔
۱۹۸	عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ :۔ مشعر حرام کے پاس۔ مشعر حرام ایک پہاڑ کا نام ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے جہاں حجاج کرام دسویں ذی الحجہ کی رات میں وقوف کرتے ہیں۔ وقوف مزدلفہ واجب ہے۔ اس پہاڑ پر ٹھہرنا افضل ہے۔ وادیٔ محسّر کو چھوڑ کر پورے مزدلفہ میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے۔
۱۹۹	اَفِيْضُوْا :۔ تم لوگ واپس ہو۔ (اَفِيْضُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ.

۲۰۰ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ :۔ پھر جب تم حج کے اعمال پورے کر چکو۔ (قَضَيْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر قَضَاءٌ .
(مَنَاسِكُ) اعمال حج، افعال حج۔ واحد: مَنْسَكٌ ہے۔

۲۰۱ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔ آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔
(قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر وِقَايَةٌ اور مادہ وَقْیٌ ہے۔
(نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابَ النَّارِ مفعول ثانی ہے۔

۲۰۳ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ : ۔ گنے ہوئے دن۔ شمار کئے ہوئے دن۔ ایام معدودات سے مراد ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں ہیں۔ جن میں حج (وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ) سے فارغ ہو کر منیٰ میں قیام کا حکم ہے۔ ان دنوں میں کنکریوں کے مارنے کے وقت اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ اور دیگر اوقات میں بھی ان دنوں میں تکبیر اور ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہئے (تفسیر عثمانی)

۲۰۴ يُعْجِبُكَ قَوْلُهٗ :۔ اس کی بات آپ کو پسند آتی ہے۔ اس کی گفتگو آپ کو مزہ دار معلوم ہوتی ہے۔ (يُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ . (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ قَوْلٌ کے معنی بات، گفتگو۔ جمع: اَقْوَالٌ.

۲۰۴ اَلَدُّ الْخِصَامِ: ۔ بہت سخت جھگڑالو۔ بہت سخت مخالف۔ اَلَدُّ الْخِصَامِ سے مراد اَخنس بن شَرِیق منافق ہے۔ جو قسم کھا کر ایمان اور محبت کا دعویٰ کرتا تھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی مجلس مبارک میں قریب کر لیا کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے منافق کے دعویٰ کی تردید فرما دی (تفسیر جلالین)
(اَلَدُّ) بہت جھگڑنے والا، صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر جمع: لُدٌّ (باب سمع) اس کا مصدر لَدَدٌ ہے۔ (خِصَامٌ) باب مفاعلة کا مصدر ہے۔ اس کے معنی جھگڑنا۔

آیت نمبر

۲۰۵ اِذَا تَوَلّٰی : ۔جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے۔(یہ شرط ہے)(تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلّیٌ ہے۔

۲۰۵ سَعٰی فِی الْاَرْضِ : ۔وہ زمین میں دوڑتا پھرتا ہے۔وہ زمین میں دوڑ دھوپ کرتا ہے۔(سَعٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔معنی کوشش کرنا۔

۲۰۵ اَلْحَرْثَ: کھیتی۔حَرَثَ یَحْرُثُ حَرْثًا باب نصر سے معنی کھیتی کرنا۔

۲۰۵ النَّسْلَ: ۔خلق، اولاد، ذریت۔مراد جانور اور مویشی ہیں۔جمع :اَنْسَالٌ۔

۲۰۶ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ : ۔غرور نے اس کو گناہ پر آمادہ کیا۔(اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔مصدر اَخْذٌ، الْعِزَّةُ کے معنی غرور. اِثْمٌ کے معنی گناہ۔جمع :اٰثامٌ.

۲۰۶ بِئْسَ الْمِهَادُ: ۔وہ برا ٹھکانا ہے۔(بِئْسَ) فعل ذم (الْمِهَادُ) بِئْسَ فعل ذم کا فاعل ہے۔اس کا مخصوص بالذم ھِیَ ضمیر محذوف ہے مِهَادٌ کے معنی بچھونا، ٹھکانا، جمع :مُهُدٌ.

۲۰۷ یَشْرِیْ نَفْسَهٗ: ۔وہ اپنی جان کو بیچ دیتا ہے۔وہ اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے۔ یہاں جان کو بیچنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے اپنی جان قربان کرنا ہے۔یہ آیت کریمہ مشہور صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جنہوں نے مشرکین مکہ کے زیادہ تکلیف پہنچانے کی وجہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ (تفسیر جلالین)(یَشْرِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شِرَاءٌ. نَفْسٌ کے معنی جان جمع :نُفُوْسٌ.

۲۰۷ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ: ۔بندوں پر بہت مہربان۔(رَءُوْف) رَافَةٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔باب فتح سے استعمال ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔(عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ ہے اس کے معنی بندہ ہیں۔

آیت نمبر

۲۰۸ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ: ۔تم لوگ شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔تم لوگ شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو۔(لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (خُطُوَاتٌ) کا واحد: خُطْوَةٌ اس کے معنی قدم۔ چلنے کے وقت دوقدموں کے درمیان کا فاصلہ۔(شَيْطَانٌ) کے معنی سرکش، نافرمان، جمع: شَيَاطِيْنُ.

۲۰۹ فَاِنْ زَلَلْتُمْ: ۔تو اگر تم لغزش کرنے لگو۔تو اگر تم اعراض کرنے لگو۔(زَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر زَلٌّ، زَلَلٌ، زُلُوْلٌ. معنی لغزش کرنا، پھسل جانا، پھر جانا، اعراض کرنا۔

۲۰۹ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: ۔بہت زبردست، بہت حکمت والا۔یہ عِزَّةٌ.(باب ضرب) اور حِكْمَةٌ. (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۲۱۰ هَلْ يَنْظُرُوْنَ: ۔وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں۔(هَلْ) نافیہ ہے۔(يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ و نَظْرٌ معنی انتظار کرنا۔

۲۱۰ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ: ۔بادل کے سائبانوں میں۔(ظُلَلٌ) کا واحد: ظُلَّةٌ معنی سائبان۔(غَمَامٌ) کا واحد: غَمَامَةٌ معنی بادل۔

۲۱۱ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ: ۔ہم نے ان کو کتنی کھلی ہوئی نشانیاں دی ہیں۔ ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دی ہیں۔ کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔یہاں کم خبریہ ہے۔(اٰتَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔مِنْ زائدہ ہے۔اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ. كَمْ خبریہ کی تمیز ہے۔

۲۱۲ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: ۔وہ لوگ (یہودی) ایمان والوں پر ہنستے ہیں۔ وہ لوگ (یہودی) مسلمانوں سے مذاق کرتے ہیں۔(يَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے

آیت نمبر فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر سَخْرٌ، سَخَرٌ، سُخْرٌ، سُخْرِيَّةٌ. مذاق کرنا۔ ہنسی کرنا۔

۲۱۳ بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ : ۔اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا۔ (بَعَثَ) باب فَتَحَ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَعْثٌ بھیجنا۔ (النبیین) کا واحد نَبِیٌّ ہے۔ نبی ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئ شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ خاص ہے یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئ شریعت عطا فرمائی ہو۔ نبوت وہبی چیز ہے۔ کسبی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں نبوت عطا فرماتے ہیں۔

۲۱۳ بَغْيًا بَيْنَهُمْ : ۔آپس میں ضد کی وجہ سے۔ (بَغْیٌ) باب ضرب کا مصدر معنی نافرمانی کرنا۔ سرکشی کرنا، ظلم کرنا۔ یہاں مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۱۴ اَمْ حَسِبْتُمْ : ۔کیا تمہارا (یہ) خیال ہے۔ کیا تم نے (یہ) گمان کیا ہے۔ اَمْ منقطعہ استفہام کے معنی میں ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے۔ علامہ سیوطی کے قول کے مطابق (بل اَ) کے معنی میں ہے۔ (حَسِبْتُمْ) باب حسب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ گمان کرنا۔

۲۱۴ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ : ۔ان کو انتہائی محتاجی اور بیماری پیش آئی (جلالین) ان پر تنگی اور سختی واقع ہوئی (بیان القرآن) (مَسَّتْ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِیْسٌ ہے۔ معنی چھونا، پہنچنا، لاحق ہونا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب۔ (اَلْبَأْسَآءُ) کے معنی محتاجی، تنگی۔ (الضَّرَّاءُ) کے معنی بیماری، سختی۔

۲۱۴ زُلْزِلُوْا : ۔وہ لوگ ہلا دیئے گئے۔ ان لوگوں کو جنبشیں دی گئیں۔ (زُلْزِلُوْا) باب

آیت نمبر فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَلْزَلَةٌ ہے۔

۲۱۷ اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ: ۔حرمت والامہینہ، عظمت والامہینہ۔ شَهْرٌ کے معنی مہینہ۔ جمع: شُهُوْرٌ. (حرامٌ) کے معنی حرمت والا عظمت والا۔

حرمت والے چار مہینے ہیں: (۱) ذوالقعدہ، (۲) ذوالحجہ، (۳) محرم، (۴) رجب۔

ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور فقہاء کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینہ میں قتال ممنوع نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

۲۱۷ اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ: ۔فتنہ پردازی قتل سے بڑھ کر ہے۔ فتنہ سے مراد کفر وشرک ہے۔ (تفسیر جلالین) فِتْنَةٌ کے معنی فساد، بغاوت، شرارت۔ جمع: فِتَنٌ.

۲۱۷ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ: ۔تم میں سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔ تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے۔ (يَرْتَدِدْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، یہ شرط ہے۔ مَن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۲۱۷ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: ۔ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے۔ ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو جائیں گے۔ دنیا میں نیک اعمال کے ضائع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی شمار نہیں، اس لئے کہ دنیا میں مرتد کی جان و مال محفوظ نہیں رہتے ہیں۔ اور آخرت میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ (تفسیر مظہری)

(فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ) جواب شرط ہے حَبِطَتْ کے فعل ماضی ہونے کے باوجود مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ. اَعْمَالٌ کا واحد: عَمَلٌ.

۲۱۸ اَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا: ۔جن لوگوں نے ہجرت کی۔ ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلۃ سے

آیت نمبر فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر مُهَاجَرَةٌ.

۲۱۸ جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ: ۔ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔
دین کی سربلندی کے لئے کامل طریقہ پر کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہیں۔ جان و مال کی قربانی جہاد کا ایک بنیادی جز ہے۔ جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَیْ لِاِعْلَاءِ دِیْنِهٖ (تفسیر جلالین) (جَاهَدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر مُجَاهَدَةٌ.

۲۱۹ اَلْعَفْوَ: ۔ جو ضرورت سے زائد ہو(تفسیر جلالین) جو بچے اپنے خرچ سے (ترجمہ شیخ الہندؒ) جتنا آسان ہو (بیان القرآن) جو مال اپنی ضرورت اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت سے زائد ہو۔اس آیت کریمہ میں اس کے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حکم زکوٰۃ سے پہلے تھا۔آیت زکوٰۃ کے ذریعہ یہ حکم منسوخ ہوگیا۔(حاشیۂ جلالین بحوالہ تفسیر کمالین عربی)

۲۲۰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی: ۔لوگ آپ سے یتیم بچوں (کے خرچ علیحدہ یا شامل رکھنے) کا حکم پوچھتے ہیں۔(بیان القرآن)(یَسْئَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر سُؤَالٌ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
یَتَامٰی کا واحد:یَتِیْمٌ۔(یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مرگیا ہو)

۲۲۰ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ: ۔اگر تم ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ (ترجمہ شیخ الہند) اگر تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو (کوئی ڈر کی بات نہیں کیوں کہ) وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں (بیان القرآن) اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ شرط ہے، فَاِخْوَانُكُمْ جواب شرط ہے۔جواب شرط کی اصل عبارت فَهُمْ اِخْوَانُكُمْ ہے۔
(تُخَالِطُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر مُخَالَطَةٌ.
یہ اصل میں تُخَالِطُوْنَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔
(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔اِخْوَانٌ کا واحد:اَخٌ ہے۔ معنی: بھائی۔

آیت نمبر

۲۲۰ اَلْمُفْسِدَ: ۔خراب کرنے والا۔ یعنی یتیم کے مال کو خراب کرنے والا اور اس کی مصلحت کو ضائع کرنے والا۔ (مُفْسِدٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع: مُفْسِدُوْنَ.

۲۲۰ اَلْمُصْلِحِ: ۔درست رکھنے والا۔ یعنی یتیم کے مال کو درست رکھنے والا اور اس کی مصلحت کی رعایت رکھنے والا۔ (مُصْلِحٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع: مُصْلِحُوْنَ.

۲۲۰ لَوْشَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ: ۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (اس معاملہ میں سخت قانون مقرر کر کے) تم کو مصیبت میں ڈال دیتے۔ (بیان القرآن) لَوْشَآءَ اللّٰهُ شرط ہے۔ لَاَعْنَتَكُمْ جواب شرط ہے۔ (شَآءَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَيْئٌ اور مَشِيْئَةٌ ہے۔ لَاَعْنَتَ شروع میں لام تاکید، (اَعْنَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْنَاتٌ ہے۔

۲۲۰ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: ۔بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ (باب ضرب) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۲۱ وَلَوْاَعْجَبَتْكُمْ: ۔اگرچہ وہ تم کو بھلی معلوم ہو۔ اگرچہ وہ (کافر عورت اپنے مال و جمال کی وجہ سے) اچھی معلوم ہو۔ (لَوْ) وصلیہ ہے۔ (اَعْجَبَتْكُمْ) اَعْجَبَتْ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۲۱ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ: ۔تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں۔ تاکہ وہ لوگ نصیحت پر عمل کریں۔ (لَعَلَّ) حرف مشبہ بالفعل (برائے تعلیل) (يَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ. معنی نصیحت قبول کرنا،

آیت نمبر نصیحت پر عمل کرنا۔

۲۲۲ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ: ۔لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں (ترجمہ شیخ الہندؒ) لوگ آپ سے حیض (کی حالت میں صحبت وغیرہ کرنے) کا حکم پوچھتے ہیں (بیان القرآن) (مَحِيْضٌ) سے مراد حیض یا مکان حیض ہے (تفسیر جلالین) زمان حیض بھی مراد لینا درست ہے جیسا کہ علامہ سیوطیؒ نے آیت کریمہ (فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ) میں وقت حیض اور مکان حیض دونوں کو ذکر کیا ہے۔ (مَحِيْضٌ) اسم ظرف ہو تو مکان حیض یا زمان حیض کا ترجمہ کیا جائے گا۔اور اگر یہ مصدر ہو جیسا کہ قاضی بیضاویؒ کی رائے ہے۔ تو لفظ محیض کا ترجمہ (حیض) کیا جائے گا۔

حیض وہ خون ہے جو کسی بیماری کے بغیر ہر ماہ عادت کے مطابق عورت کے رحم سے نکلتا ہے۔ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ اگر تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو تو اس کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں۔

۲۲۲ فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ: ۔تو تم (حیض میں) عورتوں سے الگ رہو۔یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔(اِعْتَزِلُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِزَالٌ. نِسَآءٌ کا واحد: امرأۃٌ خلاف قیاس ہے۔

۲۲۲ لَاتَقْرَبُوْهُنَّ: ۔تم ان کے نزدیک نہ ہو۔تم ان سے قربت نہ کرو۔یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔ (یہ ماقبل کے جملہ کی تاکید ہے) (لَاتَقْرَبُوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قِرْبَانٌ ہے۔(هُنَّ) جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۲۲ تَطَهَّرْنَ: ۔جب وہ عورتیں خوب پاک ہو جائیں۔جب وہ عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔(تَطَهَّرْنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَطَهُّرٌ.

آیت نمبر

۲۲۳ نِسَآئُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ: ۔تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔تمہاری بیویاں تمہارے لئے (بمنزلہ) کھیت (کے) ہیں۔(نِسَآءٌ) کا واحد امرأۃٌ خلاف قیاس ہے۔ حَرْثٌ کے معنی کھیتی۔

۲۲۳ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ: ۔تم لوگ اپنے لئے پہلے بھیج دو۔(قَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ ۔ اَنْفُسٌ کا واحد نَفْسٌ معنی جان۔

۲۲۳ مُلٰقُوْہُ: ۔اس سے (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کرنے والے۔(مُلٰقُوْہُ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔حالت رفع میں ہے۔یہ اصل میں مُلٰقُوْنَہٗ ہے۔نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ مُلٰقُوْہُ ہو گیا۔مصدر مُلَاقَاۃٌ ہے۔

۲۲۴ لَاتَجْعَلُوْا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ: ۔تم لوگ اپنی قسمیں کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کو نشانہ مت بناؤ۔تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کو اپنی قسموں کے ذریعہ حجاب مت بناؤ (نیکی اور تقویٰ اور اصلاح کا کام کرنے سے) یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ قسم نہ کھاؤ کہ فلاں نیک کام نہیں کریں گے۔(لَاتَجْعَلُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر جَعْلٌ ۔ عُرْضَۃٌ کے معنی نشانہ، حجاب، آڑ۔اَیْمَانٌ کا واحد: یَمِیْنٌ اس کے معنی قسم۔

۲۲۴ اَنْ تَبَرُّوْا: ۔کہ تم نیک کام کرو گے۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر برٌّ معنی اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔اَنْ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔علامہ سیوطیؒ کے نزدیک اس میں لائے نفی مقدر ہے یعنی اصل عبارت اَنْ لَّاتَبَرُّوْا ہے۔(جلالین)

۲۲۵ لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ: ۔اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ تم پر دارو گیر نہیں فرمائیں گے۔ یہاں مواخذہ سے مراد سزا دینا ہے (تفسیر مظہری) (لَا یُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَاخَذَۃٌ ۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۲۲۵ بِـالـلَّـغْـوِ فِـيْٓ اَيْـمَـانِكُمْ : ۔تمہاری لغو قسموں پر۔تمہاری بے ہودہ قسموں پر۔ (لَغْوٌ) کے معنی بے کار، بے فائدہ، بے ہودہ۔اَيْمَانٌ کا واحد یَمِیْنٌ اس کے معنی قسم۔ اصطلاح میں قسم لغو کی تعریف یہ ہے کہ بے ارادہ قسم کا لفظ زبان سے نکل جائے۔یا گذشتہ واقعہ پر اپنے اعتبار سے صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو۔یہ دونوں صورتیں قسم لغو کی ہیں۔اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں نہ گناہ ہے اور نہ کفارہ ہے۔

۲۲۵ كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ : ۔تمہارے دلوں نے ارادہ کیا۔(كَسَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسْبٌ. معنی حاصل کرنا، طلب کرنا، کمائی کرنا۔یہاں پر مراد ارادہ کرنا ہے۔(تفسیر جلالین)

۲۲۵ حَلِيْمٌ : ۔بہت تحمل فرمانے والا۔بہت بردبار۔(حِلْمٌ) باب کرم سے معنی درگزر کرنا ، بردبار ہونا۔(حَلِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔یہ حِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔

۲۲۶ يُـؤْلُـوْنَ : ۔وہ لوگ قسم کھاتے ہیں۔یہاں قسم کھانے سے مراد چار مہینہ یا اس سے زیادہ مدت تک اپنی بیوی سے جماع نہ کرنے کی قسم کھانا ہے۔(تفسیر مظہری) (يُؤْلُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْلَاءٌ۔ اس کے معنی قسم کھانا۔

۲۲۶ تَرَبُّصُ : ۔انتظار کرنا۔(تَرَبُّصٌ) باب تفعل کا مصدر ہے۔اس کا مادہ رَبْصٌ ہے۔

۲۲۶ فَـاِنْ فَـآءُوْ : ۔پھر اگر وہ لوگ رجوع کرلیں۔پھر اگر وہ لوگ لوٹ آئیں۔اگر مدت ایلاء یعنی چار مہینہ کے اندر کوئی شخص اپنی قسم کو توڑ دے اور اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس قسم کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔لیکن قسم توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم ہو جائے گا۔اور اگر وہ شخص اپنی قسم پوری کرے اور اپنی قسم کے مطابق چار مہینہ تک جماع نہ کرے تو بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔(فَآءُوْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَیْءٌ کے معنی رجوع کرنا، لوٹنا۔

آیت نمبر

۲۲۷ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ :۔ اگر ان لوگوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ ان لوگوں نے چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔(عَزَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَزْمٌ۔

۲۲۸ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ :۔ وہ عورتیں انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو۔ وہ عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں۔ (یَتَرَبَّصْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب۔ مصدر تَرَبُّصٌ کے معنی انتظار کرنا۔

۲۲۸ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ :۔ تین حیض۔ (قُرُوْءٌ) کا واحد: قَرْءٌ . قَرْءٌ کے معنی حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں حیض کے معنی مراد ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں طہر کے معنی مراد ہیں۔

۲۲۸ فِیْ اَرْحَامِهِنَّ :۔ ان کے رحموں میں۔ (اَرْحَامٌ) کا واحد: (رِحْمٌ) معنی بچہ دانی (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع نِسَآءٌ ہے۔

۲۲۸ بُعُوْلَتُهُنَّ :۔ ان کے شوہر۔ ان کے خاوند۔ (بُعُوْلَةٌ) کا واحد: بَعْلٌ معنی شوہر۔

۲۲۸ دَرَجَةٌ :۔ فضلیت، فوقیت۔ جمع: دَرَجَاتٌ.

۲۲۸ عَزِیْزٌ :۔ بہت زبردست، بہت غالب۔ بہت عزت والا۔ عزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو، کسی سے مغلوب نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۸ حَکِیْمٌ :۔ بہت حکمت والا، بہت تدبر والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ انسانوں کی سمجھ میں وہ حکمت آئے یا نہ آئے۔ حِکْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے

۲۲۹ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ :۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔

آیت نمبر (طَلَاقٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے معنیٰ بیوی کو نکاح سے جدا کر دینا۔ یہاں طلاق سے مراد طلاق رجعی ہے۔ طلاق رجعی اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر شوہر کے لئے بیوی سے رجعت کرنا درست ہو۔ رجعت قول سے بھی ہوسکتی ہے اور فعل سے بھی ہوسکتی ہے۔ رجعت قولی یہ ہے کہ بیوی سے کہہ دے کہ میں نے تجھ سے رجعت کر لی۔ اور رجعت فعلی تقبیل اور جماع کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔ صریح لفظ میں ایک یا دو مرتبہ طلاق دینے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ مَرَّتَانِ تثنیہ ہے اس کا واحد: مَرَّةٌ ہے۔ اس کے معنیٰ (مرتبہ)

۲۲۹ اِمْسَاكٌ:۔ روکنا، باب افعال سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ (مَسْكٌ) ہے یہاں (اِمْسَاكٌ) سے مراد دو مرتبہ طلاق کے بعد عدت کے اندر رجعت کر کے بیوی کو روک لینا ہے۔

۲۲۹ تَسْرِيْحٌ:۔ چھوڑ دینا۔ (تَسْرِيْحٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ (سَرْحٌ) ہے۔ یہاں تَسْرِيحٌ یعنی چھوڑ دینے سے مراد ایک یا دو طلاق رجعی کے بعد بیوی سے عدت کے اندر رجعت نہ کرنا اور اسی حالت میں بیوی کو چھوڑ دینا ہے، طلاق رجعی کے بعد عدت کے اندر رجعت نہ کرنے سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے اور نکاح پورے طریقہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ پھر رجعت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

۲۲۹ فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ:۔ اس (مال) میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑائے۔ یعنی اگر عورت طلاق لینے کے لئے مال دے کر خلع کرنا چاہے تو عورت کے مال دینے اور شوہر کے مال لینے میں کوئی گناہ نہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو۔ (اِفْتَدَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِفْتِدَاءٌ۔ اس کا مادہ: فَدْيٌ ہے۔

۲۲۹ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ:۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ یہ خدائی ضابطے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ حُدُوْدٌ کا واحد: حَدٌّ ہے۔

آیت نمبر

۲۲۹ لَاتَعْتَدُوْهَا :۔ تم لوگ ان (احکام) سے تجاوز نہ کرو۔ تجاوز کرنے سے مراد اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی اور مخالفت کرنا ہے۔ (لَاتَعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ. اس کا مادہ عَدْوٌ ہے۔

۲۲۹ مَنْ يَّتَعَدَّ :۔ جو شخص تجاوز کرے گا۔ (يَتَعَدَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّی اس کا مادہ عَدْوٌ ہے۔ (يَتَعَدَّ) اصل میں يَتَعَدَّ ی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گرگئی۔ یَتَعَدَّ ہوگیا۔

۲۳۱ بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ :۔ وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی عدت گزرنے کے قریب ہوجائے۔ (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ. اَجَلٌ کے معنی عدت۔ وقت، مدت۔ جمع: آجَالٌ. (فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) شرط پر عطف ہے۔ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۳۱ لَاتُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا :۔ تم ان کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت روکو۔ تم ان کو تکلیف پہنچانے کے لئے مت روکو۔ (لَاتُمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (ضِرَارًا) باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ باب مفاعلۃ کا مصدر مفاعلۃ اور فِعَال دونوں وزن پر آتا ہے۔ ضِرَارًا مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۳۱ لَاتَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا :۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھیل مت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی ہنسی مت اڑاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت نہ کرو (تفسیر جلالین) (لَاتَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ. اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔ اٰيَاتٌ کا واحد: اٰيَةٌ . آيَاتٌ کے معنی دلائل، نشانیاں، احکام۔ (هُزُوٌ) مصدر ہے جو اسم مفعول یعنی مَهْزُوٌّ کے معنی میں ہے۔

۲۳۲ بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ :۔ وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ان کی عدت ختم ہوجائے۔ اور اس سے پہلی آیت (۲۳۱) میں بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ سے مراد یہ

آیت نمبر ہے کہ ان کی عدت ختم ہونے کے قریب ہوجائے (تفسیر بیضاوی وتفسیر جلالین)(بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ. اَجَلٌ کے معنی مدت، وقت، عدت۔ جمع: آجَالٌ . بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ شرط پر عطف ہے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۳۲ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ : ۔تم لوگ ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَاتَعْضُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضْلٌ .(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ اول ہے اس کا مفعول ثانی اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ہے۔

۲۳۳ اَلْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ : ۔مائیں دودھ پلائیں۔(يُرْضِعْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ. وَالِدَاتٌ کا واحد: وَالِدَةٌ. کے معنی ماں۔ يُرْضِعْنَ فعل مضارع معروف (لِيُرْضِعْنَ) فعل امر کے معنی میں ہے (تفسیر جلالین) یعنی لفظ کے اعتبار سے جملہ خبریہ اور معنی کے اعتبار سے جملہ انشائیہ ہے۔

۲۳۳ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ : ۔پورے دوسال۔ (حَوْلَيْنِ) حَوْل کا تثنیہ ہے۔اس کے معنی سال کے ہیں۔ حَوْلٌ کی جمع: اَحْوَالٌ ہے۔ كَامِلَيْنِ یہ حَوْلَيْنِ کی صفت ہے جو تاکید کے واسطے لائی گئی ہے۔

۲۳۳ اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ: ۔وہ شخص جس کا بچہ ہے مولودلہ سے مراد باپ ہے۔ (اَلْمَوْلُوْدُ) وِلَادَةٌ سے اسم مفعول ہے اور باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۳ رِزْقُهُنَّ و كِسْوَتُهُنَّ : ۔ان (ماؤں) کا کھانا اور ان کا کپڑا۔رِزْقٌ کے معنی کھانا۔روزی۔جمع: اَرْزَاقٌ. كِسْوَةٌ کپڑا،لباس۔جمع: كِسًى. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب ہے اس کا مرجع (الوَالِدَاتُ) ہے۔

۲۳۳ لَاتُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا: ۔کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچانا چاہئے اس کے بچے کی وجہ سے۔ (لَاتُضَارَّ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

آیت نمبر مُضَارَّةٌ وَ ضِرَارٌ. یہ فعل نہی ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ پہلی راء کو ادغام کی وجہ سے ساکن کر دیا گیا اور دوسری راء لائے نہی کی وجہ سے ساکن ہوگئی۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے آخر میں فتحہ دے دیا گیا جو سب سے آسان حرکت ہے۔

۲۳۳ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَالِكَ: ۔وارث پر اس کے مثل ہے۔ جس طریقہ سے دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا باپ کے ذمہ ہے۔ اسی طرح اگر باپ زندہ نہ ہو، تو بچے کا جو وارث ہو اس کے ذمہ دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا ہے۔ یعنی اگر بچہ مر جائے، اور اس کا مال ہو تو جو لوگ اس کے مال کے وارث ہوں گے۔ وہی لوگ باپ کے نہ ہونے کی حالت میں بچے کے نفقہ کے ذمہ دار ہوں گے اور اگر کئی وارث ہوں تو ہر ایک پر میراث کی مقدار کے مطابق ذمہ داری عائد ہوگی۔ (وَارِثٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر باب ضرب سے مصدر وِرَاثَةٌ . وَارِثٌ کی جمع: وَرَثَةٌ اور وُرَّاثٌ ہے۔

۲۳۳ اِنْ اَرَادَا فِصَالًا: ۔ اگر وہ دونوں (ماں باپ) دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں۔ (اَرَادَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِرَادَةٌ . فِصَالٌ کے معنی دودھ چھڑانا۔ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے اس کا مادہ فَصْلٌ ہے۔

۲۳۳ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا: ۔ اگر تم دودھ پلوانا چاہو۔ (اَرَدْتُّمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَادَةٌ. (تَسْتَرْضِعُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، (اَنْ) ناصبہ کی بنا پر آخر سے نون اعرابی گر گیا ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِرْضَاعٌ اور مادہ رَضْعٌ ہے۔

۲۳۳ اِذَا سَلَّمْتُمْ: ۔جب تم حوالے کر دو۔ (سَلَّمْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِيْمٌ.

۲۳۴ اَلَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ: ۔ جو لوگ وفات پا جائیں۔ (يُتَوَفَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَفِّي.

۲۳۴ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا: ۔وہ بیویوں کو چھوڑ جائیں۔ (يَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (وَزْرٌ) ہے۔اَزْوَاجٌ کے معنی شوہر اور بیوی۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔شوہراور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔یہاں اَزْوَاج سے بیویاں مراد ہیں۔

۲۳۵ عَرَّضْتُمْ :۔تم نے اشارہ میں کہا۔(عَرَّضْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْرِیْضٌ معنی اشارہ میں کوئی بات کہنا

۲۳۵ خِطْبَةِ النِّسَآءِ :۔عورتوں کونکاح کا پیغام دینا۔خَطَبَ یَخْطُبُ خَطْبًا وَخِطْبَةً (باب نصر) نکاح کا پیغام دینا۔(نِسَاءٌ) کاواحد:اِمْرأة ہے(خلاف قیاس)

۲۳۵ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ :۔تم نے اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھا۔(اَكْنَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِكْنَانٌ معنی چھپانا،پوشیدہ رکھنا۔

۲۳۵ لَاتُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا :۔تم ان سے نکاح کا وعدہ مت کرو۔(لَاتُوَاعِدُوْا) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر مُوَاعَدَةٌ.(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔(سِرٌّ) کے معنی بھیداورراز کے ہیں۔جمع اَسْرَارٌ . یہاں سِرٌّ سے مرادنکاح ہے۔(تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین)

۲۳۵ لَاتَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ :۔تم (فی الحال) تعلق نکاح کا ارادہ مت کرو۔ (لَاتَعْزِمُوْا) باب ضرب سے فعل نہی،صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر عَزْمٌ.(عُقْدَةٌ) کے معنی (گرہ) کے ہیں جمع:عُقَدٌ .یہاں پر عُقْدَةٌ سے مراد تعلق نکاح ہے۔(بیان القرآن)

۲۳۵ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ :۔یہاں تک کہ عدت اپنے مقررہ وقت کو پہنچ جائے۔ یعنی عدت ختم ہو جائے۔(يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر بُلُوْغ . یہاں الکتابُ سے مراد عدت ہے۔یعنی عدت وفات جو چارمہینہ دس دن ہے۔الْكِتٰبُ ای العدّة (تفسیر مظہری) اَجَلٌ کے معنی وقت، مدت،عدت جمع :آجالٌ .

۲۳۶ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ :۔تم نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔تم نے ان سے جماع نہیں کیا۔(لَمْ

آیت نمبر تَمَسُّوْهُنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَسٌّ۔ یہاں مَسٌّ سے مراد جماع کرنا ہے۔ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ ای لَمْ تُجَامِعُوْهُنَّ (تفسیر بیضاوی وتفسیر مظہری) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۳۶ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً :۔ تم نے ان کے لئے مہر مقرر نہیں کیا۔ اس کا عطف لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ پر ہے۔ اس لئے یہاں پر (لَمْ) مقدر ہے اور ماضی منفی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (لَمْ تَفْرِضُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَرْضٌ. اس کے معنی مقرر کرنا۔ فَرِيْضَةً کے معنی مقرر کیا ہوا۔ یہ اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہاں فَرِيْضَةً سے مراد مہر ہے ہے (تفسیر جلالین)

۲۳۶ مَتِّعُوْهُنَّ :۔ تم ان کو خرچ دو۔ تم ان کو فائدہ پہنچاؤ۔ یعنی جس عورت سے نہ صحبت ہوئی ہو اور نہ اس کا مہر مقرر ہو، ایسی حالت میں اس کو طلاق دی گئی تو مرد پر واجب

۲۳۶ ہے کہ اس عورت کو کچھ مال دے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مقدار کم از کم ایک جوڑا کپڑا ہے۔ مالدار پر اس کی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے۔ (مَتِّعُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِيْعٌ. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۳۶ الْمُوْسِعِ :۔ صاحب وسعت، مالدار۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِيْسَاعٌ اور مادہ وُسْعٌ. ہے۔

۲۳۶ اَلْمُقْتِرِ :۔ تنگ دست، غریب۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقْتَارٌ اور مادہ قَتْرٌ. ہے۔

۲۳۷ قَدَرُهٗ :۔ اس کی مقدار، اس کی حیثیت، اس کی گنجائش۔ (قَدَرُ) مضاف اور (ہٗ) ضمیر مضاف الیہ ہے اور قَدَرُهٗ کا لفظ یہاں پر دو مرتبہ استعمال کیا گیا ہے پہلے میں (ہٗ) ضمیر کا مرجع الْمُوْسِعُ ہے اور دوسرے میں (ہٗ) ضمیر کا مرجع (الْمُقْتِرُ) ہے۔

آیت نمبر
۲۳۷ یَعْفُوْنَ :۔ وہ عورتیں معاف کر دیں۔(یَعْفُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر عَفْوٌ معنی معاف کرنا۔ اگر بیوی خوش دلی سے مہر معاف کر دے تو شوہر کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

۲۳۷ یَعْفُوَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ :۔ وہ شخص رعایت کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق ہے۔ وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق رکھنا اور توڑنا ہے اس سے مراد شوہر ہے۔ اس کی تفسیر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے: وَلِیُّ عُقْدَۃِ النِّکَاحِ الزَّوْجُ (معارف القرآن بحوالہ دار قطنی وقرطبی) شوہر کے معاف کرنے کا مطلب رعایت کرنا ہے۔ یعنی مذکورہ صورت میں بیوی آدھے مہر کی مستحق ہے اگر شوہر رعایت کر کے پورا مہر دیدے۔ تو بیوی پورے مہر کی مالک ہو جائے گی۔ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ کے معنی نکاح کی گرہ اور اس سے مراد نکاح کا تعلق ہے (بیان القرآن) عُقْدَۃٌ کی جمع: عُقَدٌ ہے۔

۲۳۷ لَاتَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ :۔ تم لوگ آپس میں احسان کرنے کو نہ بھولو۔ تم لوگ آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو۔ (لَاتَنْسَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نِسْیَانٌ (بھولنا)

۲۳۸ بَصِیْرٌ :۔ بہت دیکھنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بَصَرٌ سے فعِیلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۸ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ :۔ تم لوگ سب نمازوں کی پابندی کرو۔(حَافِظُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَافَظَۃٌ. صَلَوٰاتٌ کا واحد: (صَلوٰۃٌ) معنی نماز۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رُخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی

آیت نمبر نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

۲۳۸ **الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی** :۔ درمیان والی نماز۔ بیچ والی نماز۔ درمیانی نماز کی تفسیر میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک نماز فجر اور بعض کے نزدیک نماز ظہر اور بعض کے نزدیک نماز مغرب مراد ہے۔ اور اس سلسلے میں سب سے راجح قول یہ ہے کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ (تفسیر مظہری) (صَلٰوۃ) کے معنی نماز جمع: صَلَوَاتٌ . (وُسْطٰی) اَوْسَطُ کی مؤنث ہے معنی درمیان والی۔

۲۳۸ **قٰنِتِیْنَ** :۔ فرمانبرداری کرنے والے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم میں ہر قنوت فرمانبرداری کے معنی میں ہے۔ (امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ نے یہ روایت ذکر کی ہے) قٰنِتِیْنَ کا دوسرا ترجمہ: خاموش رہنے والے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہم لوگ نماز میں بات چیت کر لیتے تھے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو ہم لوگوں کو نماز میں بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ بخاری اور مسلم نے یہ روایت ذکر کی ہے۔ (تفسیر جلالین) قٰنِتِیْنَ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کا واحد: قَانِتٌ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر قُنُوْتٌ معنی فرمانبرداری کرنا۔

۲۳۹ **رِجَالاً** :۔ پیدل چلنے والے۔ (رِجَالٌ) کا واحد: رَاجِلٌ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ (رِجَالاً) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۳۹ **رُکْبَانًا** :۔ سوار ہونے والے۔ اس کا واحد: رَاکِبٌ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر (رُکْبَانًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۰ **مَتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ** :۔ ایک سال تک فائدہ پہنچانا بغیر نکالے ہوئے۔ ایک سال تک خرچ دینا بغیر نکالے ہوئے۔ ابتدائے اسلام میں عدت وفات ایک سال تھی۔ اس لئے شریعت کی طرف سے مردوں کو حکم دیا گیا تھا کہ مرنے کے وقت

آیت نمبر وصیت کر جائیں کہ میرے مال سے بیوی کو ایک سال تک نان ونفقہ دیا جائے۔ اور سال بھر تک میرے گھر میں ان کو رہنے کا حق دیا جائے۔ پھر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ مَتَاعٌ کے معنی فائدہ پہنچانا مراد کھانا اور کپڑا دینا۔ حَوْلٌ کے معنی سال۔ جمع: اَحْوَالٌ ۔غَیْرَ اِخْرَاجٍ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۰ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ :۔ بہت زبردست۔ بہت حکمت والا۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّۃٌ اور حِکْمَۃٌ سے فعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ لفظ عِزَّۃٌ باب ضرب اور حِکْمَۃٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۴۱ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ :۔ طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ہے۔

طلاق دی ہوئی عورتوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اس آیت کریمہ میں مطلقہ عورتوں کو فائدہ پہنچانے کا حکم ہے۔ مطلقہ عورتوں کی چار صورتیں ہیں: (۱) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہوگئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو اس کا حکم یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیا جائے۔ (۲) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو آدھا مہر دیا جائے۔ (۳) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو اس کا حکم یہ ہے کہ پورا مہر دیا جائے۔ (۴) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو مہر مثل دیا جائے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۲۴۳ اَلَمْ تَرَ :۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں۔ اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کی ایک قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ واقعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہزاروں برس پہلے کا ہے۔ جس کو دیکھنے کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ تو یہاں اَلَمْ تَرَ فرمانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین نے فرمایا کہ ایسی جگہوں میں رویت سے رویت قلبی مراد ہوتی ہے۔ اور رویت قلبی کے معنی (علم) کے ہیں۔ یعنی ایسے مواقع میں (اَلَمْ تَرَ) اَلَمْ تَعْلَمْ کے معنی میں ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (اَلَمْ تَرَ) (اَ) ہمزہ استفہام تعجیب اور تشویق کے لئے ہے۔ (لَمْ تَرَ) فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب فتح سے مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔

۲۴۳ هُمْ اُلُوْفٌ :۔ وہ لوگ ہزاروں تھے۔ (اُلُوفٌ) کا واحد: اَلْفٌ۔ بعض حضرات نے کہا کہ وہ لوگ دس ہزار تھے۔ بعض نے کہا تیس ہزار تھے۔ اور بعض نے کہا ستر ہزار تھے (تفسیر بیضاوی)

۲۴۳ حَذَرَ الْمَوْتِ :۔ موت کے ڈر سے۔ یہ مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۳ مُوْتُوْا :۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تم لوگ مر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم فرماتے ہی وہ تمام لوگ مر گئے اور آٹھ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ان کے اوپر موت طاری رہی (تفسیر جلالین) (مُوْتُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ.

۲۴۳ اَحْيَاهُمْ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرما دیا۔ یعنی ان کے نبی حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی عطا فرما دی (تفسیر جلالین) (اَحْيَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ.
یہ اصل میں اِحْيَايٌ ہے۔ آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۴۵ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا :۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دے گا۔
قرض دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین) اور قرض حسن یعنی اچھے طور پر قرض دینے کا مطلب (حلال مال سے) اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین)
(يُقْرِضُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْرَاضٌ (قَرْضًا حَسَنًا) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

۲۴۵ يُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً :۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کو بڑھا کر بہت حصے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھا دیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو بہت زیادہ ثواب عنایت فرمائیں گے۔ (يُضَاعِفُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ. (اَضْعَافٌ) کا واحد: ضِعْفٌ کے معنی مثل اور دوگنا۔ اَضْعَافٌ کے معنی کئی گنا اور کئی مثل۔

۲۴۵ اَللّٰهُ يَقْبِضُ :۔ اللہ تعالیٰ تنگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کمی کرتے ہیں۔ (يَقْبِضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَبْضٌ.

۲۴۵ يَبْصُۜطُ :۔ اللہ تعالیٰ کشادگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراخی کرتے ہیں۔ (باب نصر) سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَصْۜطٌ

۲۴۵ اَلْمَلَاِ :۔ جماعت۔ سرداران قوم۔ اشرافِ قوم۔ (اَلْمَلَاُ) اسم جمع ہے۔ لفظ کے اعتبار سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس کی جمع اَمْلَاءٌ.

۲۴۶ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمْ :۔ ان لوگوں نے اپنے نبی (علیہ السلام) سے کہا۔
یہاں نبی سے مراد حضرت شمویل علیہ السلام ہیں (تفسیر جلالین) بعض مفسرین نے اس زمانہ کے نبی علیہ السلام کا نام اشموئیل لکھا ہے۔

۲۴۶ اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا :۔ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر فرمادیجئے۔ یہاں بادشاہ سے مراد حضرت طالوت ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا تھا۔ (اِبْعَثْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ . مَلِكٌ کے معنی بادشاہ جمع: مُلُوْكٌ.

۲۴۶ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا :۔ حالاں کہ ہم لوگ نکال دیئے گئے اپنے گھروں اور اپنے بیٹوں سے۔ حالاں کہ ہم لوگ اپنے گھروں اور اپنے فرزندوں سے جدا کردیئے گئے۔ گھروں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی کچھ بستیوں پر کافروں نے قبضہ کرکے ان کو گھروں سے نکال دیا۔ اور بیٹوں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ کافروں نے ان کے بیٹوں میں سے کچھ کو قید کرلیا اور کچھ کو قتل کردیا۔ (قَدْ اُخْرِجْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْرَاجٌ. (دِيَارٌ) کا واحد: دَارٌ کے معنی گھر۔ (اَبْنَآءٌ) کا واحد: اِبْنٌ کے معنی بیٹا۔

۲۴۶ تَوَلَّوْا :۔ ان لوگوں نے اعراض کیا۔ ان لوگوں نے منہ موڑلیا۔ (باب تفعل) سے

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ.

۲۴۶ عَلِیْمٌ:۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۷ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ (قَدْ بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی قریب معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ. مَلِكٌ کے معنی بادشاہ جمع: مُلُوْكٌ. (طَالُوت) طالوت ایک مومن بادشاہ کا نام ہے۔ لفظ طالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ حضرت شمویل علیہ السلام کے زمانہ میں جب ایک جالوت نامی کافر بادشاہ بنی اسرائیل پر مسلط ہو گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ یہ مالی اعتبار سے غریب تھے۔ لیکن علمی اور جسمانی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت فوقیت عطا فرمائی تھی اور تمام بنی اسرائیل میں بڑی امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت طالوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت کے بارے میں اختلاف کیا۔ پھر دلیل کے ظاہر ہونے کے بعد ان کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ اور ان کے ساتھ ہو کر کافر بادشاہ جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت طالوت اور ان کے ساتھیوں کو فتح عنایت فرمائی (تلخیص از قاموس القرآن)

۲۴۷ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو منتخب فرمایا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَآءٌ. اس کا مادہ صَفْوٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت طالوت ہیں۔

۲۴۷ اَللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ:۔ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت عطا فرماتے ہیں۔ (یُؤْتِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْتَآءٌ. مُلْكٌ کی جمع: اَمْلَاكٌ ہے۔

۲۴۷ وَاسِعٌ:۔ وسعت والا۔ وسعت دینے والا۔ وسیع فضل والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں

آیت نمبر سے ہے۔ سَعَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۷ عَلِیْمٌ :۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۸ التَّابُوْتُ :۔ کے معنی صندوق اس کی جمع :تَوَابِیْتُ ہے۔ بنی اسرائیل کے پاس لکڑی کا ایک صندوق تھا۔ جس پر سونے کا نقش ونگار تھا۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے کچھ تبرکات تھے۔ بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھتے تھے۔ اس صندوق کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو فتح عنایت فرماتے تھے۔ جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ غالب آیا تو اس نے اس صندوق پر قبضہ کرلیا۔ اور اس کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب وہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس پہنچانے کا ارادہ فرمایا۔ تو فرشتوں کو حکم فرمایا۔ انہوں نے وہاں سے صندوق اٹھا کر حضرت طالوت کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت طالوت کے پاس اس صندوق کا پہنچنا ان کی بادشاہت کی نشانی تھی اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا اور ان کی ماتحتی میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کی تیاری شروع کردی۔

۲۴۹ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَهَرٍ :۔ اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہارا امتحان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہاری آزمائش فرمائیں گے۔ آیت کریمہ میں جس نہر کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے مراد وہ نہر ہے جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں تھی۔ (تفسیر جلالین) (مُبْتَلِیْ) باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبْتِلَآء. معنی امتحان لینا۔ آزمائش کرنا۔ اس کا مادہ بَلْوٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

۲۴۹ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ :۔ جو شخص اس کو نہ چکھے۔ جو شخص اس کو زبان پر بھی نہ رکھے۔ یعنی جو شخص ذرا بھی اس نہر کا پانی نہ پیئے۔ (لَمْ یَطْعَمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر طَعْمٌ معنی چکھنا (ہٗ) ضمیر واحد

آیت نمبر مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع ماءٌ ہے۔

۲۴۹ مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً: ۔ جو ایک چلو پانی لے (یہ رخصت تھی) (اِغْتَرَفَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتِرَافٌ. غُرْفَةٌ کے معنی چلو جمع: غِرَافٌ.

۲۴۹ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ: ۔ تھوڑی جماعت۔ فِئَةٌ کے معنی جماعت۔ جمع: فِئَاتٌ. قَلِيْلَةٌ کے معنی تھوڑی، جمع: قَلِيْلَاتٌ اور قَلَائِلُ.

۲۵۰ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ: ۔ جب وہ لوگ (ایمان والے) جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے آ گئے۔ (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ معنی میدان کی طرف نکلنا۔ (جَالُوْتَ) ایک کافر بادشاہ کا نام ہے۔ لفظ جالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ جب بنی اسرائیل کے اعمال زیادہ خراب ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر جالوت نامی کافر بادشاہ کو مسلط فرما دیا۔ اس نے بنی اسرائیل پر قتل و غارت اور لوٹ و مار کے ذریعہ بڑے مظالم کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی مدد فرمائی۔ اور مصائب و آلام سے نجات دلانے کیلئے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت پر اعتراض کیا۔ پھر نشانی ظاہر ہونے کے بعد حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اور ان کی قیادت میں جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ اس مقابلہ میں ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے۔ ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔

۲۵۰ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا: ۔ آپ ہمارے اوپر استقامت نازل فرمایئے۔ آپ ہم کو صبر عطا فرما دیجئے۔ (اَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْرَاغٌ. معنی ڈالنا، بہانا۔ اِفْرَاغُ الصَّبْرِ عَلَيْهِ (صبر عطا کرنا)

آیت نمبر

۲۵۱ هَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ :۔ ان لوگوں (ایمان والوں) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان لوگوں کو شکست دے دی۔ یعنی طالوت والوں نے جالوت والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دے دی۔ (هَزَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَزْمٌ کے معنی شکست دینا۔ (هُمْ) ضمیر مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۲۵۱ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ :۔ داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا۔ (دَاوٗدُ) حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی اور رسول ہیں۔ جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ مسلط ہو گیا تھا۔ جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم و ستم کر رہا تھا۔ تو جالوت اور اسکی فوج سے مقابلہ آرائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ بنی اسرائیل نے طالوت بادشاہ کی قیادت میں جالوت اور اس کی فوج کا مقابلہ کیا۔ اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ اسی میدان مقابلہ میں حضرت داؤد علیہ السلام نے ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو قتل کر دیا۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے۔ جب حضرت شمویل علیہ السلام اور حضرت طالوت کی وفات ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام آپکے صاحبزادے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب زبور عطا فرمائی تھی۔ آپ زبور ایسی عمدہ آواز کے ساتھ پڑھتے تھے کہ اردگرد کے پرندے اور پہاڑ آپ کے تابع ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لوہے کو آپ کیلئے نرم فرما دیا تھا۔ جیسے چاہتے لوہے کو موڑتے اور اس سے زرہیں تیار کرتے تھے۔ ان تمام کاموں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پورا حق ادا فرماتے اور رات کا ایک بڑا حصہ شب بیداری میں گزارتے تھے اور ایک دن بیچ میں ناغہ کر کے ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سب سے پسندیدہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔

جالوت کا تذکرہ آیت (۲۵۰) پارہ (۲) میں دیکھئے۔

پارہ (۲) مکمل ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْكَ الرُّسُلُ پارہ (۳) سورۂ بقرہ

آیت نمبر

۲۵۳ تِلْكَ الرُّسُلُ :۔ یہ سب رسول۔ یہاں "تِلْكَ" اسم اشارہ "هٰذِهٖ" کے معنی میں ہے۔ (تِلْكَ) اسم اشارہ واحد مؤنث بعید کے لئے ہے۔ اس کا مشار الیہ (الرُّسُلُ) ہے اس سے اشارہ رسولوں کی اس جماعت کی طرف ہے جس کا ذکر (انك لَمِنَ المرسلين) میں ہو چکا ہے (تفسیر مظہری) (الرُّسُلُ) جمع مکسر ہے۔ جو واحد مؤنث کے حکم میں ہے۔ اس کا واحد "رَسُوْلٌ" ہے۔ (رسول) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔ رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔ نبی وہ مبارک انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کیلئے مبعوث فرمایا ہو

۲۵۳ كَلَّمَ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ (كَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْلِيْمٌ۔

۲۵۳ اٰتَيْنَا :۔ ہم نے دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْتَاءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَايٌ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۵۳ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۲۵۳ اَيَّدْنٰهُ :۔ ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) تائید فرمائی۔ ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) مدد فرمائی۔ (اَيَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَاْيِيْدٌ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۲۵۳ رُوْحِ الْقُدُسِ :۔ پاکیزہ روح۔ مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ رُوْحٌ کی جمع: اَرْوَاحٌ . (اَلْقُدُسُ) مقدس کے معنی میں ہے۔

۲۵۳ اَلْبَیِّنٰتُ :۔ واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ اس کا واحد: بَیِّنَةٌ ہے۔

۲۵۴ اَنْفِقُوْا :۔ تم لوگ خرچ کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ.

۲۵۴ رَزَقْنٰکُمْ :۔ ہم نے تم کو دیا۔ (رَزَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رِزْقٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵۴ خُلَّةٌ :۔ دوستی۔ یہ لفظ دوست کے معنی میں واحد تثنیہ جمع مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۴ شَفَاعَةٌ :۔ سفارش۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی سفارش کرنا۔

۲۵۵ اَلْحَیُّ :۔ زندہ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ حَیَاۃٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ اَلْقَیُّوْمُ :۔ بہت قائم رکھنے والا۔ بہت سنبھالنے والا۔ قِیَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ سِنَةٌ :۔ کے معنی اونگھ۔ باب سمع کا مصدر ہے معنی اونگھنا۔ اس کا مادہ وَسَنٌ ہے۔

۲۵۵ یَشْفَعُ :۔ وہ سفارش کرتا ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ.

۲۵۵ لَا یُحِیْطُوْنَ :۔ وہ لوگ احاطہ نہیں کر سکتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِحَاطَةٌ.

۲۵۵ وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ :۔ اس کی (اللہ تعالیٰ کی) کرسی وسیع ہے۔ (سب آسمانوں اور زمین کو) یعنی اللہ تعالیٰ کی کرسی اتنی بڑی ہے کہ اس نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔ (بیان القرآن) علامہ سیوطیؒ نے کرسی کا مطلب بیان کرتے ہوئے تین اقوال ذکر کئے ہیں:

(۱) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد ''علم'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا علم آسمانوں اور زمینوں

آیت نمبر

اوران کے اندر پائی جانے والی تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۲) بعض مفسرین نے کہا کرسی سے مراد "حکومت" ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت آسمانوں اور زمینوں اوران میں پائی جانے والی تمام چیزوں پر قائم ودائم ہے۔

(۳) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد بعینہ کرسی ہے۔ (لیکن اس کی حقیقت کا ادراک عقل انسانی سے بالاتر ہے) حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان اللہ تعالیٰ کی کرسی کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے سات درہم کسی ڈھال میں ڈال دیئے جائیں (تفسیر جلالین)

۲۵۵　**لَا یَـؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا**:۔ آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو تھکاتی نہیں ہے۔ آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو گراں نہیں گزرتی ہے۔ (لَا یَـؤُدُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر (اَوْدٌ) ہے۔

۲۵۵　**العَلِیُّ**:۔ بہت عالیشان۔ بہت بلند مرتبہ والا۔ عُلُوٌّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵　**العَظِیْمُ**:۔ بہت عظیم الشان۔ بہت عظمت والا۔ عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۶　**تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ**:۔ ہدایت گمراہی سے جدا ہوگئی۔ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہوگئی۔ (تَبَیَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ. (الرُّشْدُ) کے معنی ہدایت۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہدایت پانا۔

۲۵۶　**الطَّاغُوْتِ**:۔ سرکش، باغی۔ حد سے تجاوز کرنے والا۔ مراد شیطان ہے۔

۲۵۶　**اِسْتَمْسَكَ**:۔ اس نے تھام لیا۔ اس نے پکڑ لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْسَاكٌ.

۲۵۶　**العُرْوَةِ الْوُثْقیٰ**:۔ بہت مضبوط حلقہ۔ (عُرْوَةٌ) کے معنی قابل اعتماد چیز۔ (وُثْقیٰ) کے معنی بہت مضبوط۔ فُعْلیٰ کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ مضبوط حلقہ پکڑنے سے مراد دین اسلام کو اختیار کرنا ہے۔

آیت نمبر

۲۵۶ اِنْفِصَامَ:۔ٹوٹنا۔ (باب انفعال) سے مصدر ہے۔

۲۵۷ الظُّلُمٰتِ :۔تاریکیاں، اندھیرے۔اس کا واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔(النُّوْرِ) روشنی اس کی جمع اَنْوَارٌ. ظلمت اور نور کے سلسلے میں امام واقدی کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی ظلمت اور نور کا ذکر ہے، اس سے مراد کفر اور ایمان ہیں۔ سورۂ انعام اس ضابطہ سے مستثنیٰ ہے۔وہاں (جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ) سے مراد رات اور دن ہیں (تفسیر مظہری)

۲۵۸ بُهِتَ :۔وہ ہکا بکا رہ گیا۔وہ حیران رہ گیا۔باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَهْتٌ ہے۔

۲۵۹ كَالَّذِیْ مَرَّ :۔وہ شخص جو گزرے۔بقول علامہ سیوطی اس کے شروع میں لفظ کاف زائد ہے۔ (الذی) اسم موصول اور (مَرَّ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس کا مصدر مُرُوْرٌ ہے۔یہ فعل ماضی اسم موصول کا صلہ ہے۔روح المعانی میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا گیا ہے کہ یہاں گزرنے والے سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔

۲۵۹ قَرْيَةٍ :۔آبادی، بستی۔یہاں اس بستی سے مراد شہر بیت المقدس ہے۔(تفسیر جلالین) قَرْيَةٌ کی جمع: قُرًى

۲۵۹ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا :۔(وہ بستی) اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی۔یعنی اس بستی کے مکانات کی پہلے چھتیں گریں، پھر ان پر دیواریں گر گئیں۔مراد یہ ہے کہ وہ بستی بالکل ویران ہوگئی تھی وہاں کے سب آدمی مر گئے تھے۔(خَاوِيَةٌ) خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(عُرُوْشٌ) کا واحد عَرْشٌ معنی چھت۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔

۲۵۹ بَعَثَهُ اللّٰهُ:۔اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عزیر علیہ السلام کو) دوبارہ زندہ فرمایا۔(بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۲۵۹ لَمْ يَتَسَنَّهْ :۔وہ سڑا گلا نہیں، وہ خراب نہیں ہوا۔وہ بدبودار نہیں ہوا۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، نفی جحد بہ لم، مصدر تَسَنُّهٌ ہے۔

آیت نمبر

۲۵۹ كَيْفَ نُنْشِزُهَا :۔ہم کیسے ان (ہڈیوں) کو جوڑ دیتے ہیں۔(كَيْفَ) اسم استفہام ہے (نُنْشِزُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، جمع متکلم، مصدر اِنْشَازٌ ہے۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع (العِظَام) ہے۔

۲۵۹ نَكْسُوْهَا لَحْمًا :۔ہم ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ہم ان پر گوشت پہنا دیتے ہیں۔(نَكْسُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَسْوٌ (پہنانا) (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اول ہے اس کا مرجع (عظام) ہے جو جمع مکسر ہونے کی وجہ سے واحد مؤنث کے حکم میں ہے اور لَحْمًا مفعول ثانی ہے۔

۲۶۰ رَبِّ اَرِنِیْ :۔اے میرے پروردگار آپ مجھے دکھا دیجئے۔(رَبِّ) کی اصل يَارَبِّی ہے۔ شروع سے حرف نداء یا کو اور آخر سے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا (رَبِّ) ہو گیا۔(اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ارآءۃٌ (نی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۶۰ اَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ :۔چار پرندے۔یہاں پرندوں سے مراد مور، گدھ، کوا، اور مرغ ہیں۔(تفسیر جلالین) (طَيْر) کے معنی پرندہ جمع: طُيُوْرٌ ہے۔

۲۶۰ صُرْهُنَّ اِلَيْكَ :۔تم ان (پرندوں) کو اپنے سے مانوس کر لو۔تم ان (پرندوں) کو اپنے سے ہلا لو۔(صُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَوْرٌ ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۶۱ سَبْعَ سَنَابِلَ :۔سات بالیں۔سات خوشے۔(سَنَابِلُ) کا واحد: سُنْبُلَةٌ ہے۔

۲۶۱ يُضٰعِفُ :۔وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں۔باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ۔

۲۶۱ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ :۔(وَاسِعٌ) بہت وسعت والے۔سَعَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔(عَلِيْمٌ) بہت علم والے۔عِلْمٌ مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔اور باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

آیت نمبر

۲۶۳ لَا یُتْبِعُوْنَ :۔ وہ لوگ بعد میں نہیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ تابع نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ۔ (لَایُتْبِعُوْنَ مَآاَنْفَقُوْا مَنًّا) وہ لوگ خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتلاتے ہیں۔ (مَا) مصدریہ (اَنْفَقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِنْفَاقٌ یہ فعل ماضی مصدر کے معنی میں ہوکر مفعول اول اور (مَنًّا) مفعول ثانی ہے۔

۲۶۳ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ :۔ (غَنِیٌّ) بہت بے نیاز، وہ ذات جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ غِنیً مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حَلِیْمٌ) بہت تحمل فرمانے والا۔ حِلْمٌ مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۶۴ لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ :۔ تم اپنی خیرات کو برباد نہ کرو۔ تم اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ (لَاتُبْطِلُوْا) باب افعال سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْطَالٌ ۔ صَدَقَاتٌ کا واحد:۔ صَدَقَةٌ ہے۔ صدقہ وہ مال ہے جو ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔

۲۶۴ رِئَاءَ النَّاسِ :۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ (رِئَاءٌ) باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے مفعول لہ یا حال ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۶۴ صَفْوَانٌ :۔ چکنا پتھر۔ واحد: صَفْوَانَةٌ.

۲۶۴ وَابِلٌ :۔ تیز بارش۔ بڑی بوندوں والی بارش۔

۲۶۴ صَلْدًا :۔ صاف پتھر۔ جمع :۔ اَصْلَادٌ.

۲۶۴ کَسَبُوْا :۔ ان لوگوں نے عمل کیا، ان لوگوں نے کمائی کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَسْبٌ ہے۔

۲۶۵ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے۔ (اِبْتِغَاءٌ) باب افتعال کا مصدر ہے اس کے معنی حاصل کرنا۔ طلب کرنا۔ اس کا مادہ بَغْیٌ ہے ۔ مَرْضَاتٌ کے معنی رضامندی کے ہیں۔ اس کا مادہ رضی ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار

آیت نمبر سے (اِبْتِغَاءَ) مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۶۵ رَبْوَةٌ:۔ ٹیلہ۔ جمع: رُبیً.

۲۶۵ اٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ :۔ وہ اپنا پھل دو گنا لایا۔(اٰتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْتَآءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(اُكُلٌ) کے معنی پھل۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جَنَّةٌ ہے۔(ضِعْفَيْنِ) تثنیہ حالت نصب میں ہے اس کے معنی دو گنا اور دو مثل کے ہیں۔ اس کا واحد: ضِعْفٌ اور جمع اَضْعَافٌ ہے۔

۲۶۵ طَلٌّ :۔ ہلکی پھوار، ہلکی بارش۔

۲۶۶ يَوَدُّ :۔ وہ چاہتا ہے۔ وہ پسند کرتا ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ ، مَوَدَّةٌ ہے۔

۲۶۶ نَخِيْلٌ:۔ کھجور کا درخت۔ واحد: نَخِيْلَةٌ.

۲۶۶ اَعْنَابٌ:۔ انگور۔ واحد: عِنَبٌ. انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۲۶۶ الثَّمَرَاتِ:۔ پھل۔ واحد: ثَمَرَةٌ.

۲۶۶ اَصَابَهُ الْكِبَرُ :۔ اس کو بڑھاپا آ گیا۔(اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ معنی پہنچنا۔ لاحق ہونا۔ (كِبَرٌ) بڑھاپا۔

۲۶۶ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ :۔ کمزور اولاد (جو کمانے پر قادر نہ ہوں) (ذُرِّيَّةٌ) کے معنی اولاد۔ (ضُعَفَاءُ) کا واحد: ضَعِيْفٌ معنی کمزور۔

۲۶۶ اِعْصَارٌ :۔ بگولا۔ ہوا کا چکر۔ رِيْحٌ تَهُبُّ بِشِدَّةٍ وَتُثِيْرُ الْغُبَارَ وَتَرْتَفِعُ كَالْعَمُوْدِ اِلَى السَّمَاءِ (المعجم الوسيط) (ایسی تیز ہوا جو گرد و غبار اڑاتی ہوئی ستون کی طرح آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے)

۲۶۶ اِحْتَرَقَتْ:۔ وہ (باغ) جل گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْتِرَاقٌ ہے اس فعل میں ضمیر مرفوع مؤنث (هِیَ) کا مرجع جَنَّةٌ ہے۔ جو باغ

آیت نمبر کے معنی میں ہے۔اسی کے اعتبار سے ترجمہ مذکر کے صیغہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۶۷ لَاتَيَمَّمُوْا :۔تم لوگ ارادہ مت کرو۔باب تفعل سے فعل نہی،صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر تَيَمُّمٌ.

۲۶۷ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْه : کہ تم اس میں چشم پوشی کرو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، یہ اصل میں تُغْمِضُوْنَ ہے۔اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔اس کا مصدر اِغْمَاضٌ ہے۔

۲۶۷ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ :۔بہت بے نیاز، بہت لائق تعریف۔غِنیً اور حَمْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہیں۔یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۲۶۹ اَلْحِكْمَةَ: ۔دانائی، دانشمندی، عقل و فہم۔جمع: حِكَمٌ. علامہ سیوطی کے نزدیک یہاں حکمت سے مراد وہ علم نافع جو عمل صالح تک پہنچانے والا ہو۔ العِلْمُ النَّافِعُ الْمُوَدِّیْ اِلیٰ العَمَلِ (تفسیر جلالین)

۲۶۹ يَذَّكَّرُ :۔وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِذَّكُّرٌ ہے۔(یَذَّکَّرُ) اصل میں یَتَذَكَّرُ ہے۔تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اسی طرح اِذَّکُّرٌ اصل میں تَذَكُّرٌ ہے۔تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۲۶۹ اُولُوا الْاَلْبَاب:۔عقل مند لوگ۔عقل والے۔یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔
(اَلْبَابٌ) کا واحد: لُبٌّ ہے۔معنی عقل (اُولُوْا) ذُوْ کی جمع ہے (خلاف قیاس)

۲۷۰ اَنْصَار :۔مددگار لوگ۔مدد کرنے والے لوگ۔ واحد: نَصِيْرٌ.

۲۷۱ اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقٰتِ:۔اگر تم صدقات کو ظاہر کرو گے۔اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو گے۔ (تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِبْدَآءٌ . تُبْدُوْا اصل میں تُبْدُوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

آیت نمبر

۲۷۱ نِعِمَّا هِيَ :۔ یہ اچھی بات ہے۔اس کی اصل عبارت نِعْمَ مَاهِيَ ہے۔ (نِعْمَ) فعل مدح اس میں ضمیر مستتر ممیّز ہے۔(مَا) نکرہ موصوفہ شَيْئاً کے معنی میں تمیز ہے ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے۔(هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مخصوص بالمدح ہے۔فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جواب شرط واقع ہوگا۔

۲۷۳ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مقید ہو گئے۔وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رک گئے۔یعنی دین کے کام میں مقید ہو کر چلنے پھرنے اور کمانے سے رک گئے۔(تفسیر عثمانی)(اُحْصِرُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر اِحْصَارٌ ہے۔

۲۷۳ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ :۔ زمین میں چلنا۔ضَرْبٌ مصدر ہے۔اس کے ایک معنی چلنے کے بھی ہیں۔

۲۷۳ التَّعَفُّفِ:۔ سوال سے بچنا۔ باب تفعل کا مصدر ہے۔

۲۷۳ سِيْمَاهُمْ :۔ ان کی علامت۔ان کی ہیئت۔ان کی نشانی۔(سِيْمَا) کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔اس کا مادہ سَوْمٌ ہے۔(سِيْمَا) اصل میں سِوْمَا ہے۔واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے،اس لئے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۷۳ اِلْحَافًا:۔ لپٹ کر۔اصرار کرتے ہوئے۔(اِلْحَافٌ) باب افعال کا مصدر ہے۔اس کے معنی اصرار کرنا،لپٹنا۔ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

۲۷۴ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ :۔ ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔خَوْفٌ باب سمع سے مصدر ہے۔خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ (تفسیر بیضاوی)

۲۷۴ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ :۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔حزن ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔(يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر حُزْنٌ ہے۔

آیت نمبر
۲۷۵ يَتَخَبَّطُ :۔وہ خبطی بنا دیتا ہے۔وہ دیوانہ بنا دیتا ہے۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر تَخَبُّطٌ.

۲۷۵ الْمَسُّ :۔چھونا۔مراد جنون ہے۔الْمَسُّ الْجُنُونُ (جلالین)

۲۷۵ حَرَّمَ الرِّبٰوا :۔اس نے (اللہ تعالیٰ نے) سود کو حرام فرمایا۔(رِبٰوا) کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں۔جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو۔ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔الرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّيَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰيَةِ كُلُّ زِيَادَةٍ لَا يُقَابِلُهَا عِوَضٌ (احکام القرآن ص ۱۰۱ ج ۲)

امام رازی نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں۔ایک ادھار کا ربا۔دوسرے خرید و فروخت کا ربا۔زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنا مال مقررہ وقت کے لئے دوسرے کو قرض دیتے تھے اور اور ہر مہینہ اس کا نفع لیتے تھے۔اگر مقررہ وقت پر وہ قرض ادا نہ کر سکا تو ادائیگی کا وقت بڑھانے کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھا دیتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ادھار دے کر اس پر نفع لینے کا نام ربا (سود) ہے۔جس کو قرآن کریم کی آیت مذکورہ نے صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا کے مفہوم میں بیع و شرا کی چند صورتوں کو بھی داخل فرمایا ہے مثلاً چھ چیزوں کی خرید و فروخت میں یہ حکم فرمایا کہ اگر ان کا تبادلہ کیا جائے تو برابر سرابر اور دست بدست ہونا چاہئے۔ان میں کمی بیشی کی گئی یا ادھار معاملہ کیا گیا تو یہ ربا (سود) ہے۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) سونا (۲) چاندی (۳) گیہوں (۴) جو (۵) کھجور (۶) نمک۔

تلخیص از معارف القرآن (مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

۲۷۶ يَمْحَقُ :۔وہ (اللہ تعالیٰ) مٹا دیتے ہیں۔باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر مَحْقٌ.

۲۷۶ يُرْبِىْ :۔وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِرْبَاءٌ. اس کا مادہ رَبْوٌ ہے۔

آیت نمبر

۲۷۶ كَفَّارٍ :۔ بہت کفر کرنے والا۔ بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷۶ اَثِيْمٍ :۔ گناہ گار۔ گناہ کا کام کرنے والا۔ اِثْمٌ مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷۸ ذَرُوْا :۔ تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ وَذِرَ يَذَرُ وَذْراً معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ مستعمل نہیں ہے۔

۲۷۹ فَأْذَنُوْا :۔ تو تم لوگ جان لو۔ فاء جزائیہ ہے (أْذَنُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِذْنٌ ہے۔ اَذِنَ لَهُ فِي الشَّيْءِ معنی اجازت دینا۔ اَذِنَ بِالشَّيْءِ، معنی جاننا۔

۲۸۰ نَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ :۔ آسودگی ہونے تک مہلت دینا، فراخی ہونے تک انتظار کرنا۔ (نَظِرَةٌ) کے معنی مہلت، انتظار۔ (مَيْسَرَةٍ) کے معنی آسودگی، فراخی۔

۲۸۰ اَنْ تَصَدَّقُوْا :۔ تمہارا صدقہ کرنا۔ مراد معاف کرنا ہے۔ ان مصدریہ کی وجہ سے مصدر کے معنی میں ہوگیا۔ تَصَدَّقُوْا اصل میں تَتَصَدَّقُوْنَ ہے۔ تخفیف کیلئے شروع میں ایک تاء کو حذف کر دیا گیا اور ان ناصبہ کی وجہ سے آخر سے نون جمع ساقط ہوگیا۔ تَصَدَّقُوْا ہو گیا۔

۲۸۱ تُوَفّٰى :۔ اس کو پورا دیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ .

۲۸۲ اِذَا تَدَايَنْتُمْ :۔ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے قرض کا معاملہ کرو۔ (تَدَايَنْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تَدَايُنٌ .

۲۸۲ لَايَأْبَ كَاتِبٌ :۔ لکھنے والا انکار نہ کرے۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ. (يَأْبَ) اصل میں يَأْبٰى ہے۔ لائے نہی کی وجہ سے آخر کی یاء ساقط ہوگئی۔ (كَاتِبٌ) لکھنے والا، كِتَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ لِيُمْلِلْ :۔ چاہئے کہ وہ لکھوائے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر اِمْلَالٌ.

۲۸۲ لَا يَبْخَسْ :۔وہ نہ گھٹائے۔وہ کم نہ کرے۔باب فتح سے فعل نہی،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَخْسٌ.

۲۸۲ سَفِيْهًا :۔بے عقل۔ناسمجھ جمع: سُفَهَآءُ. اس کا مصدر سَفَهٌ ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ اِسْتَشْهِدُوْا :۔تم لوگ گواہ بنالو۔باب استفعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِسْتِشْهَادٌ.

۲۸۲ الشُّهَدَآءُ :۔گواہ لوگ۔ واحد :شَهِيْدٌ.

۲۸۲ لَاتَسْئَمُوْا :۔تم لوگ کاہلی نہ کرو۔تم لوگ نہ اکتاؤ۔باب سمع سے فعل نہی،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر سَئَآمَةٌ.

۲۸۲ اَقْسَطُ :۔زیادہ انصاف والا۔یہ قِسْطٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ اَقْوَمُ :۔زیادہ درست رکھنے والا۔زیادہ قائم رکھنے والا۔یہ قِيَامٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ تِجَارَةً حَاضِرَةً :۔نقد تجارت،ہاتھوں ہاتھ تجارت۔ تجارۃٌ باب نصر سے مصدر ہے۔

۲۸۲ تُدِيْرُوْنَهَا :۔تم اس کو گھماتے ہو۔مراد لین دین کرنا ہے۔(تُدِيْرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِدَارَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اور اس کا مرجع تِجَارَةٌ ہے۔

۲۸۲ اِذَا تَبَايَعْتُمْ :۔جب تم آپس میں خرید وفروخت کرو۔(تَبَايَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر تَبَايُعٌ .

۲۸۲ لَايُضَارَّ :۔اس کو تکلیف نہ دی جائے۔باب مفاعلۃ سے فعل نہی مجہول،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر مُضَارَّةٌ (لَا يُضَارَّ) کی اصل لَايُضَارَرُ ہے راء فعل نہی کی وجہ سے آخر

آیت نمبر میں جزم آ گیا، دوحرف ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے ادغام کرنے کے لئے پہلی رائے کوساکن کردیا، پھراجتماع ساکنین ہوگیا۔اس لئے دوسری راء کوفتحہ دے دیا۔جوسب سے آسان حرکت ہے۔ لَا یُضَارَّ ہوگیا۔

۲۸۳ رِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ :۔رہن رکھی ہوئی چیزیں جوقبضہ میں دی جائیں۔گروی رکھی ہوئی چیزیں جوقبضہ میں دی جائیں۔(رِهَانٌ) کاواحد رَهْنٌ یعنی گروی رکھی ہوئی چیز۔ (مَقْبُوْضَةٌ) قبضہ میں دی ہوئی چیز۔قَبْضٌ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۲۸۳ اُؤْتُمِنَ :۔اس کا اعتبار کیا گیا۔باب افتعال سے فعل ماضی مجہول،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِئْتِمَانٌ ۔

۲۸۴ اِنْ تُبْدُوْا :۔اگرتم ظاہر کروگے۔(تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِبْدَآءٌ۔اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے(تُبْدُوْا)اصل میں تُبْدُوْنَ ہےاِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا نون گر گیا ہے۔

۲۸۴ قَدِيْرٌ :۔بہت قدرت رکھنے والا۔ قُدْرَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۵ مَلٰٓئِكَتِهٖ :۔اس کے(اللہ تعالیٰ کے)فرشتے۔واحد: مَلَكٌ ہے۔(فرشتے)اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ان میں سے چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ (حضرت جبرئیل علیہ السلام ، حضرت میکائل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام ، حضرت عزرائیل علیہ السلام)

۲۸۵ غُفْرَانَكَ :۔ہم آپ سے آپ کی بخشش چاہتے ہیں۔فعل محذوف کی وجہ سے (غُفْرَانَكَ) مصدر منصوب ہے۔اس کی اصل عبارت نَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ ہے۔ (تفسیر جلالین) (غُفْرَانٌ) مصدر مضاف اور(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر،مضاف الیہ ہے۔

۲۸۶ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ :۔اللہ تعالیٰ مکلف نہیں بناتے ہیں۔اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتے ہیں۔

آیت نمبر (لَا یُکَلِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تکْلِیفٌ.

۲۸۶ لَا تُؤَاخِذْنَا:۔ آپ ہماری پکڑ نہ فرمائیے۔ آپ ہم پر داروگیر نہ فرمائیے۔
(لَاتُؤَاخِذْ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُؤَاخَذَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶ لَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا :۔ آپ ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ ڈالئے۔ آپ ہمارے اوپر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے۔ (لَاتَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ۔ (اِصْرٌ) بھاری بوجھ مراد سخت حکم ہے۔ جمع :آصَارٌ.

۲۸۶ لَاتُحَمِّلْنَا: ۔ آپ ہمارے اوپر نہ لادیئے۔ آپ ہمارے اوپر بار نہ ڈالئے۔ (لَاتُحَمِّلْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْمِیْلٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۲۸۶ اُعْفُ عَنَّا:۔ آپ ہم سے درگذر فرمادیجئے۔ آپ ہم کو معاف فرمادیجئے۔ (اُعْفُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر عَفْوٌ.

۲۸۶ اَنْتَ مَوْلٰنَا :۔ آپ ہمارے مالک ہیں۔ آپ ہمارے کارساز ہیں۔ (مَوْلٰنَا) مضاف اور مضاف الیہ ہیں۔ (مَوْلٰی) کے معنی آقا، مالک اور کارساز۔ جمع مَوَالِیْ ہے۔

۲۸۶ اُنْصُرْنَا :۔ آپ ہماری مدد فرمائیے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَصْرٌ و نُصْرَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶ الْکٰفِرِیْنَ :۔ کفر کرنے والے۔ کافر لوگ۔ کُفْرٌ مصدر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ واحد: کَافِرٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

سورۂ بقرہ مکمل ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ آل عمران

سورۂ آل عمران قرآن کریم کی تیسری سورت ہے۔ جو مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دوسو آیتیں ہیں۔ اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا ایک وفد حاضر ہوا تھا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور ابنیت کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عقیدہ کی تردید فرمائی اور بہت مضبوط دلائل بیان فرمائے۔ جن سے تمام عیسائیوں کو خاموش ہونا پڑا۔ اسی موقع پر یہ مبارک سورت نازل ہوئی۔ اس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے مبارک اوصاف اور توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات ذکر کئے گئے ہیں۔ (حضرت عمران) حضرت مریم کے والد ماجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بزرگوار نانا ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ آل عمران ہے۔

آیت نمبر ۲ — **اَلْحَيُّ** :۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ حَيَاةٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۲ — **اَلْقَيُّوْمُ** :۔ بہت قائم رکھنے والا۔ بہت سنبھالنے والا۔ قِيَامٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳ — **نَزَّلَ عَلَيْكَ** :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ پر (کتاب) نازل فرمائی۔ (نَزَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْزِيْلٌ.

۳ — **مُصَدِّقًا** :۔ تصدیق کرنے والی (کتاب) لفظی ترجمہ، تصدیق کرنے والا۔ باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تصدیق، حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۳ — **التَّوْرٰةَ** :۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

آیت نمبر

۳ اَلْاِنْجِیْلَ :۔آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴ اَلْفُرْقَانَ :۔حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیزیں۔اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں۔(بیان القرآن) (فُرْقَانٌ) مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ عَزِیْزٌ :۔بہت زبردست، بہت غلبہ والا۔(عِزَّةٌ) مصدر سے صیغہ مبالغہ، واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۴ ذُوْ انْتِقَامٍ :۔بدلہ لینے والا۔یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔(اِنْتِقَامٌ) باب افتعال کا مصدر ہے۔

۷ مُحْکَمٰتٌ :۔باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔اس کا واحد: مُحْکَمَةٌ اور مصدر اِحْکَامٌ ہے۔محکم ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر ہوں۔

۷ اُمُّ الْکِتٰبِ :۔اصل کتاب، کتاب کی اصل۔اس سے مراد وہ آیتیں ہیں کہ جن پر احکام کا دارومدار ہے۔علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔اُمُّ الْکِتٰبِ اَصْلُهُ الْمُعْتَمَدُ عَلَیْهِ فِی الْاَحْکَامِ (تفسیر جلالین)

۷ مُتَشٰبِهٰتٌ :۔اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔، واحد: مُتَشَابِهَةٌ . اور مصدر تَشَابُهٌ ہے۔متشابہ ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر نہ ہوں۔

۷ زَیْغٌ :۔کجی، ٹیڑھاپن، شک و شبہ، حق سے انحراف۔باب ضرب سے مصدر ہے۔

۷ تَشَابَهَ :۔وہ مشتبہ ہوگیا، وہ متشابہ ہوگیا۔باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَشَابُهٌ .

۷ اِبْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ :۔اس کی (غلط) تفسیر تلاش کرنے کے لئے۔(اِبْتِغَاءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔اس کے معنی تلاش کرنا۔طلب کرنا۔(تَاْوِیْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے اس کے معنی تفسیر کرنا۔(ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔اس کا مرجع متشابہ ہے۔

۷ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ :۔مضبوط علم والے۔جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں۔

آیت نمبر (الرَّاسِخُوْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: رَاسِخٌ اور مصدر رُسُوْخٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ یَذَّکَّرُ :۔ وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ (یَذَّکَّرُ) اصل میں یَتَذَکَّرُ ہے تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۷ اُولُوا الاَلْبَابِ :۔ عقل مند لوگ، اہل عقل۔ یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔ (اُولُوْا) ذُوْ کی جمع ہے (خلاف قیاس) اَلْبَابٌ کا واحد: لُبٌّ معنی عقل۔

۸ لَاتُزِغْ قُلُوبَنَا :۔ آپ ہمارے دلوں کو نہ پھیریئے۔ آپ ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے۔ (لَا تُزِغْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِزَاغَةٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۸ هَدَيْتَنَا :۔ آپ نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی۔ (هَدَيْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هِدَايَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۸ هَبْ لَنَا :۔ آپ ہم کو عطا فرما دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔ (لَنَا) لام حرف جر (نَا) ضمیر جمع متکلم مجرور ہے۔

۸ الوَهَّابُ :۔ بہت زیادہ عطا فرمانے والا۔ بہت زیادہ دینے والا۔ وَهْبٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔ (لَايُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْلَافٌ. (الْمِيْعَادَ) کے معنی وعدہ۔ جمع مَوَاعِيْدُ.

۱۰ لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ :۔ وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کے کام نہیں آئیں گے۔ وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ (لَنْ تُغْنِىَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَآءٌ.

آیت نمبر

۱۰ وَقُوْدُ النَّارِ :۔آگ کا ایندھن۔ (وَقُوْدٌ) کے معنی ایندھن۔ (النّار) کے معنی آگ۔

۱۱ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ :۔فرعون کے متعلقین کی حالت کی طرح۔فرعون کے متعلقین کی عادت کی طرح ۔(كَ)حرف جر مثل کے معنی میں ہے۔ (دَاْبٌ) کے معنی عادت اور حالت۔اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۱ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا :۔ان لوگوں (کافروں) نے ہماری آیتوں کوجھٹلایا۔ (كَذَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر تکْذِیْبٌ .

۱۱ شَدِيْدُ الْعِقَابِ :۔سخت سزا دینے والا۔(شَدِيْدٌ) کے معنی سخت۔ عِقَابٌ کے معنی سزا۔ عِقَابٌ باب مفاعلة کا مصدر ہے معنی سزا دینا۔

۱۲ تُحْشَرُوْنَ :۔تم لوگ جمع کئے جاؤ گے۔باب نصر سے فعل مضارع مجہول،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر حَشْرٌ .

۱۲ المِهَادُ:۔ٹھکانا۔ جمع: اَمْهِدَةٌ .

۱۳ اِلْتَقَتَا :۔وہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔باب افتعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ تثنیہ مؤنث غائب،مصدر اِلْتِقَاءٌ .اس کا مادہ لَقْیٌ ہے۔

۱۳ يُؤَيِّدُ :۔وہ (اللہ تعالیٰ) قوت دیتے ہیں۔باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر تائِیْدٌ .

۱۳ عِبْرَةٌ :۔عبرت،نصیحت۔ جمع:عِبَرٌ .

۱۳ اُولِى الْاَبْصَارِ :۔دیکھنے والے۔(اُولِیْ)حالت جر میں ہے۔(اُولُوْا)خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ اَبْصَارٌ کا واحد بَصَرٌ ہے۔معنی آنکھ اور نگاہ۔

۱۴ الشَّهَوَاتِ:۔مرغوب چیزیں۔پسندیدہ چیزیں۔ واحد: شَهْوَةٌ .

۱۴ النِّسَاءِ:۔عورتیں۔ واحد: إمرأةٌ (خلاف قیاس)

۱۴ القَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ :۔جمع کئے ہوئے خزانے۔(القَنَاطِيْرُ) کا واحد: قِنْطَارٌ .معنی خزانہ،مال کثیر۔ (مُقَنْطَرَةٌ) جمع کی ہوئی۔باب بعثر سے اسم مفعول واحد مؤنث،

آیت نمبر مصدر قَنْطَرَةٌ.

۱۴ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ :۔ نشان لگائے ہوئے گھوڑے۔ (الخیلُ) کے معنی گھوڑے جمع: خُيُوْلٌ (الْمُسَوَّمَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَسْوِيْمٌ .

۱۴ الْاَنْعَام :۔ چوپائے۔ مویشی (پالتو جانور) واحد: نَعَمٌ .

۱۴ حُسْنُ الْمَاٰبِ :۔ اچھا ٹھکانا۔ اس سے مراد جنت ہے (جلالین) (الْمَاٰبُ) اٰبَ يَئُوْبُ اَوْبًا . باب نصر سے ظرف مکان ہے۔

۱۵ اَ ؤُ نَبِّئُكُمْ :۔ کیا میں تم کو خبر دوں۔ (اَ) برائے استفہام۔ (ؤُنَبِّئُكُمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵ جَنّٰتٌ :۔ باغات۔ جنتیں۔ واحد: جَنَّةٌ. جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دارالثواب)

۱۵ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ :۔ پاک صاف بیویاں۔ (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ ہے۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اَزواج سے مراد بیویاں ہیں۔ (مُطَهَّرَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تطهيرٌ ہے۔

۱۵ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ :۔ بندوں کو دیکھنے والا۔ (بَصِيْرٌ) معنی دیکھنے والا۔ (بَصَرٌ) سے صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس کی جمع بُصَرآءُ ہے۔ (اَلْعِبَادُ) کے معنی بندے، واحد: عَبْدٌ ہے۔

۱۶ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔ آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَايَةٌ مادہ وَقْيٌ ہے۔ (نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابَ النَّارَ مفعول ثانی ہے۔

۱۷ الْقٰنِتِيْنَ :۔ فرمانبرداری کرنے والے، اطاعت کرنے والے۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد قَانِتٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷ اَلْمُنْفِقِيْنَ :۔ (نیک کاموں میں اپنا مال) خرچ کرنے والے۔ باب افعال سے اسم

آیت نمبر　فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد: مُنْفِقٌ اور مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

۱۷　اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ:۔ مغفرت طلب کرنے والے۔ معافی مانگنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے واحد مُسْتَغْفِرٌ اور مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔

۱۸　اُولُوْا الْعِلْمِ:۔ علم والے۔ اہل علم۔ یہاں اہل علم سے مراد انبیاء علیہم السلام اور مؤمنین ہیں۔ (تفسیر جلالین) (اُوْلُوا) خلاف قیاس ذُو کی جمع ہے۔

۱۸　اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ:۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ (اَلْعَزِیْزُ) عِزَّۃٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اور (اَلْحَکِیْمُ) حِکْمَۃٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۰　اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ:۔ میں نے اپنے چہرے کو فرمانبردار بنایا۔ میں نے اپنے چہرے کو تابع دار بنایا۔ (اَسْلَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْلَامٌ (وَجْھِیَ) اس میں وَجْہٌ کی اضافت یائے متکلم کی طرف ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ واقع ہے۔

۲۰　اَلْاُمِّیّٖنَ:۔ ان پڑھ لوگ۔ مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد: اُمِّیٌّ ہے۔

۲۰　اِھْتَدَوْا:۔ ان لوگوں نے سیدھی راہ پائی۔ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِھْتِدَآءٌ اور مادہ ھُدًی ہے۔

۲۰　تَوَلَّوْا:۔ ان لوگوں نے اعراض کیا۔ ان لوگوں نے روگردانی کی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّی.

۲۱　بَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ:۔ آپ ان (کافروں) کو دردناک عذاب کی خوش خبری دیدیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ تَبْشِیر کے معنی خوش خبری دینا۔ یہ لفظ اچھی چیز کی خبر دینے کے لئے آتا ہے۔ اور یہاں دردناک عذاب کی خبر دینے کے لئے تہکم کے طور پر استعمال

آیت نمبر کیا گیا ہے۔تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے اس لئے یہاں (تبشیر) انذار یعنی ڈرانے کے معنی میں ہے۔

۲۲ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ :۔ان کے (نیک) اعمال ضائع ہو گئے۔ان کے (نیک) اعمال غارت ہو گئے۔(حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ. (اَعْمَالُ) مضاف اس کا واحد عَمَلٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل واقع ہے۔

۲۳ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِنْهُمْ :۔ان میں سے ایک جماعت پیٹھ پھیر لیتی ہے۔(يَتَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔مصدر تَوَلِّى. فَرِيْقٌ کے معنی جماعت جمع اَفْرِقَاءُ اور اَفْرِقَةٌ اور فُرُوْقٌ ہے۔ فِرْقَةٌ سے بڑی جماعت کے لئے فَرِيْقٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۴ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ :۔ہرگز ہم کو آگ نہیں لگے گی۔ہرگز ہم کو آگ نہیں پہنچے گی۔ (لَنْ تَمَسَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۴ غَرَّهُمْ :۔اس نے (ان کی تراشی ہوئی باتوں نے) ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔(غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ (هم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۵ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ :۔ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔یہ بدلہ آخرت میں دیا جائے گا۔ لیکن اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کیلئے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (وُفِّيَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ اور مادہ وَفْىٌ ہے۔

۲۶ تُؤْتِى الْمُلْكَ :۔آپ ملک عطا فرماتے ہیں۔آپ حکومت عطا فرماتے ہیں۔ (تُؤْتِى) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ (مُلْكٌ) کے معنی حکومت اور سلطنت، جمع: مَمَالِكُ.

آیت نمبر

۲۶ تَنْزِعُ الْمُلْكَ:۔آپ ملک چھین لیتے ہیں۔آپ حکومت چھین لیتے ہیں۔
(تنزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر حاضر،مصدر نَزْعٌ.

۲۶ تُعِزُّ :۔آپ عزت عطا فرماتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر حاضر،مصدر اِعْزَازٌ.

۲۶ تُذِلُّ :۔آپ ذلیل فرماتے ہیں۔آپ پست کردیتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر حاضر،مصدر اِذْلَالٌ.

۲۷ تُوْلِجُ اللَّيْلَ:۔آپ رات کو(دن میں) داخل فرماتے ہیں۔(تُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر حاضر اور مصدر اِیْلَاجٌ ہے۔

۲۷ تُوْلِجُ النَّهَارَ :۔آپ دن کو(رات میں) داخل فرماتے ہیں۔(تُوْلِجُ) کی تحقیق لغوی ماقبل میں گزر چکی ہے۔

۲۷ اَلْحَیَّ:۔زندہ،جاندار،جمع اَحْيَآءٌ.

۲۷ اَلْمَيِّتِ:۔مردہ،بے جان۔جمع:مَيِّتُوْنَ.مَوْتٰی۔

۲۸ اَوْلِيَاءَ :۔دوست۔ واحد: وَلِیٌّ.

۳۰ مُحْضَرًا :۔حاضر کیا ہوا۔سامنے لایا ہوا۔باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر،مصدر اِحْضَارٌ.

۳۰ تَوَدُّ: ۔(ہر شخص) تمنا کرے گا۔(ہر شخص) آرزو کرے گا۔باب سمع سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ ، مَوَدَّةٌ.

۳۰ اَمَدًا بَعِيْدًا :۔دور دراز کی مسافت،دور دراز کا فاصلہ۔اَمَدٌ کے معنی غایت،مدت۔جمع: آمَادٌ.

۳۰ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ: ۔اللہ تعالیٰ تم کو(اپنی ذات پاک سے) ڈراتے ہیں۔(يُحَذِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر تَحْذِيْرٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۳۰ رَءُوْفٌ :۔ بہت مہربان، نہایت مہربان۔ رَأفَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۱ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ :۔ تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ (تُحِبُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْبَابٌ.

۳۱ فَاتَّبِعُوْنِي :۔ تو تم میری پیروی کرو۔ تو تم میرا اتباع کرو۔ (فاء) جزائیہ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ (نِـیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۲ فَاِنْ تَوَلَّوْا :۔ پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ.

۳۳ اِصْطَفٰی :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) منتخب فرمایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) نے پسند فرمایا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَآءٌ.

۳۴ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ :۔ بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں۔

۳۵ اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ :۔ عمران کی بیوی۔ ان کا نام حضرت حنّہ ہے۔ (تفسیر جلالین) یہ حضرت مریم کی والدہ صاحبہ ہیں۔ اپنے زمانہ کی بہت نیک اور بزرگ خاتون ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ مجھے ایک بچہ عنایت فرما دیجئے۔ جب ان کو حمل ٹھہر گیا تو انہوں نے نذر مانی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے آزاد کردوں گی۔ بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکے ہی کو آزاد کیا جاتا تھا۔ اور ان کو پوری امید تھی کہ لڑکے کی پیدائش ہوگی۔ لیکن حکمت خداوندی سے لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام انہوں نے مریم رکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے پروردگار اس کو میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔ یہی حضرت مریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔

۳۵ مُحَرَّرًا :۔ آزاد کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر، مصدر تَحْرِيْرٌ۔

آیت نمبر

۳۶　**سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ** :۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا۔(سَمَّيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد متکلم،مصدر تَسمِيةٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب،مفعول اول (مَرْيَمَ) مفعول ثانی ہے۔

۳۶　**اُعِيذُهَا بِكَ** :۔ میں اس کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔(اُعِيذُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد متکلم،مصدر اِعَاذَةٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷　**اَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا** :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو اچھی طرح بڑھایا۔اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو عمدہ طور پر نشو ونما دیا۔(اَنْبَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِنْبَات. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے (نَبَاتًا حَسَنًا) موصوف صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۳۷　**كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا**:۔اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زکریا (علیہ السلام) کو ان کا سرپرست بنادیا۔ (كَفَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر تَكْفِيلٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷　**اَلْمِحْرَاب** :۔ مکان، کمرہ، گھر کی اچھی جگہ، امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ جمع: مَحَارِيْبُ.

۳۸　**دَعَا زَكَرِيَّا**: ۔زکریا (علیہ السلام) نے (اپنے پروردگار سے) دعا کی۔(دَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ. یہ اصل میں دُعَاوٌ ہے۔واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۸　**زَكَرِيَّا**:۔حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں، بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں آیا ہے۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اپنے معاش کے لئے بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔آپ حضرت مریم کے خالو ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی پرورش کے لئے آپ کو سرپرست بنایا تھا۔حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک مخصوص کمرہ میں

آیت نمبر حضرت مریم کو رکھ دیا تھا۔ جس میں وہ عبادت کرتی تھیں، جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے تو طرح طرح کے بے موسم کے پھل ان کے پاس دیکھ کر انہیں حیرت ہوتی اور حضرت مریم سے پوچھتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آ گئے؟ تو حضرت مریم بہت اطمینان کے ساتھ جواب دیتیں۔ یہ پھل اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں۔ بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

۳۸ هَبْ لِيْ :۔ آپ مجھ کو عطا فرما دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ (لِيْ) ضمیر مجرور متصل، واحد متکلم ہے۔

۳۸ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً :۔ اچھی اولاد، پاکیزہ اولاد۔ ذُرِّيَّةٌ کی جمع: ذُرِّيَّاتٌ اور ذَرَارِيُّ. (طَيِّبَةٌ) طِيْبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۹ نَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ :۔ ان کو فرشتوں نے پکارا۔ (نَادَتْ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُنَادَاةٌ. (الْمَلٰئِكَةُ) کا واحد: مَلَكٌ، معنی فرشتہ۔

۳۹ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى :۔ (اللہ تعالیٰ) آپ کو یحییٰ (علیہ السلام) کی خوش خبری دیتے ہیں۔ (يُبَشِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِيْرٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳۹ يَحْيٰى :۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طریقہ پر ہوئی۔ بڑھاپے کی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ اولاد کی دعا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری عطا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کا نام تجویز فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہم نے یہ نام اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔

۳۹ حَصُوْرًا :۔ اپنے کو عورتوں سے بہت روکنے والا۔ عورتوں کے پاس نہ جانے والا۔ فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مادہ حصر ہے۔ اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عورتوں سے اپنے کو دور رکھیں گے۔ اسی حالت میں

آیت نمبر انھوں نے پوری زندگی بسر فرمائی۔

۴۰ عَاقِرٌ :۔ بانجھ عورت۔ جو بچہ جننے کے قابل نہ ہو۔ جمع: عُقَّرٌ ، عَوَاقِرُ.

۴۱ رَمْزًا :۔ اشارہ۔ باب نصر سے مصدر، معنی اشارہ کرنا۔

۴۱ الْعَشِيِّ :۔ شام۔ رات کا ابتدائی حصہ، واحد: عَشِيَّةٌ۔

۴۱ الْإِبْكَارِ :۔ صبح، دن کا ابتدائی حصہ۔ باب افعال سے مصدر اِبْكَارٌ کے معنی صبح کے وقت آنا۔

۴۲ اِصْطَفٰكِ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو منتخب فرمایا۔ (اِصْطَفٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ. اور مادہ صَفْوٌ ہے۔ (كِ) ضمیر واحد مؤنث حاضر مفعول بہ ہے۔ اس میں حضرت مریم کو خطاب ہے۔ اس لئے واحد مؤنث حاضر کی ضمیر لائی گئی ہے۔

۴۳ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ :۔ اے مریم تم (اپنے پروردگار کی) اطاعت کرتی رہو۔ (اُقْنُتِيْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر مصدر قُنُوْتٌ.

۴۳ مَرْيَمُ :۔ حضرت مریم بہت مشہور خاتون ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت عمران ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت حنّہ ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے خالو ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا۔ اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو ان کے زمانے میں دنیا بھر کی تمام عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔

۴۴ يَكْفُلُ :۔ وہ پرورش کرے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ.

۴۴ يَخْتَصِمُوْنَ :۔ وہ لوگ جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (کر رہے تھے) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ.

۴۵ وَجِيْهًا :۔ مرتبہ والا۔ باب کرم سے صفت مشبہ، مصدر وَجَاهَةٌ.

۴۶ الْمَهْدِ :۔ ماں کی گود، گہوارہ۔ جمع: مُهُوْدٌ.

آیت نمبر

۴۶ كَهْلًا :۔ بڑی عمر میں۔ادھیڑ عمر میں۔تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہولت کہلاتی ہے۔جمع: كُهُوْلٌ اور كَهْلُوْنَ ہے۔

۴۷ لَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ :۔ مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا۔ مجھے کسی انسان نے نہیں چھوا۔ (لَمْ يَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِيْسٌ. (نِیْ) اس میں نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۷ اِذَا قَضٰىٓ اَمْرًا :۔ جب (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ فرماتے ہیں۔(قَضٰىٓ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ. اَمْرٌ کے معنی کام۔جمع: اُمُوْرٌ.

۴۹ اُبْرِئُ :۔ میں اچھا کر دیتا ہوں۔باب افعال سے فعل مضارع معروف۔صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْرَآءٌ.

۴۹ اَلْاَكْمَهَ :۔ پیدائشی اندھا، مادرزاد اندھا۔ جمع: كُمْهٌ.

۴۹ اَلْاَبْرَصَ :۔کوڑھی، برص کی بیماری والا۔ جمع: بُرْصٌ.

۴۹ اُحْيِ الْمَوْتٰى :۔ میں مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔(اُحْيِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْيَآءٌ. (اَلْمَوْتٰى) مردے، اس کا واحد: مَيِّتٌ ہے۔

۴۹ اُنَبِّئُكُمْ :۔ میں تم کو خبر دیتا ہوں۔ (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۹ تَدَّخِرُوْنَ :۔تم لوگ جمع کرتے ہو۔باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّخَارٌ یہ اصل میں اِذْتِخَارٌ ہے افتعال کی تاء کو دال سے بدل دیا۔پھر ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا۔اِدِّخَارٌ ہو گیا۔

۵۲ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ :۔حواریوں نے کہا۔یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور حواریین کی تعداد بارہ (۱۲) تھی۔(تفسیر جلالین) اس کا واحد: حَوَارِيٌّ ہے۔

آیت نمبر

۵۲ اَنْصَارُ اللّٰهِ :۔اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار۔اس کی اصل عبارت اَنْصَارُ دِیْنِ اللّٰہِ ہے۔اَنْصَارٌ کا واحد نَصِیْرٌ ہے۔اس میں اَنْصَارُ کے بعد لفظ دِیْنٌ محذوف ہے۔

۵۳ اِتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ :۔ہم نے رسول کا اتباع کیا۔ہم نے رسول کی پیروی کی۔

(اِتَّبَعْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ. (الرَّسُوْلَ) کے معنی پیغمبر، جمع: رُسُلٌ ۔یہاں رسول سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۵۴ مَکَرُوْا :۔ان لوگوں نے تدبیر کی۔باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ.

۵۴ مَکَرَ اللّٰهُ :۔اللہ تعالیٰ نے تدبیر فرمائی۔باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ.

۵۵ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ :۔(۱) میں لے لوں گا تجھ کو (ترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ) (۲) میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔(ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ)

(مُتَوَفِّیْ) باب تفعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر (تَوَفِّیْ) اس کے معنی پورا پورا لینا اور وفات دینا۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

(۱) پہلے ترجمہ کے اعتبار سے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف دشمن یہودی طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو پورے طور پر یعنی جسم اور روح دونوں کے ساتھ لے لوں گا۔اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ آپ کو زندہ ہونے کی حالت میں آسمان پر اپنے پاس بلا لوں گا۔آپ کے دشمن نہ آپ کو سولی دے سکتے ہیں۔اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔اس تفسیر کے اعتبار سے (تَوَفِّی) پورا پورا لینے کے معنی میں ہے۔

(۲) دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

آیت نمبر عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کے لئے ارشاد فرمایا کہ سازش کرنے والے دشمن یہودی آپ کو قتل کر سکتے ہیں اور نہ سولی دے سکتے ہیں۔ میں آپ کو مقررہ وقت پر طبعی موت سے وفات دوں گا۔ اس تفسیر کے اعتبار سے (تَوَفِّیْ) وفات دینے کے معنی میں ہے۔ لیکن وقوع کی حیثیت سے الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی رفع کا وقوع پہلے ہے اور وفات کا وقوع بعد میں ہے جیسا کہ درمنثور میں اس آیت کریمہ کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مقررہ وقت مشہور ہے۔ جیسا کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہونے کی حالت میں موجود ہیں۔ قیامت کے قریب ایک عادل حکمران بن کر اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ خود بھی اسلام کے مطابق عمل فرمائیں گے۔ اور دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دیں گے۔ اور چالیس سال اس دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ پھر طبعی طور پر آپ کی وفات ہوگی۔

۵۵ رَافِعُكَ اِلَیَّ:۔ (۱) میں اپنی طرف اٹھالوں گا تجھ کو۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

(۲) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس کی اصل عبارت (اِنِّی رَافِعُكَ اِلَیَّ) ہے اسی لئے متکلم کے صیغہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔ (رَافِعُكَ) رَافِعُ باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

(تشریح) اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ میں آپ کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔ اور ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صرف روح کا نام نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اس لئے رفع سے صرف روحانی رفع مراد لینا غلط ہے۔ اور رفع کو بلندیٔ مرتبہ کیلئے استعمال کرنا مجاز ہے۔ اس لئے معنی حقیقی کو چھوڑ کر معنی مجازی مراد لینا درست نہیں ہے۔ ان تمام دلائل کے پیش نظر اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اور جسم کے ساتھ اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۵۷ یُوَفِّیهِمْ اُجُوْرَهُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان (کے نیک کاموں) کا پورا ثواب دیں گے۔

آیت نمبر (یُوَفِّی) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَوْفِیَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول (اُجُوْرَهُمْ) اُجُوْرٌ کا واحد، اَجْرٌ معنی ثواب۔ اُجُوْرَ مضاف، هُم ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ پھر دونوں مل کر مفعول ثانی واقع ہوگا۔

۵۸ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ :۔ حکمت آمیز مضمون، حکمت والا مضمون، پر حکمت بیان۔ (الذِّكْرُ) باب نصر سے مصدر (الْحَكِيْمُ) حِكْمَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ الْمُمْتَرِيْنَ :۔ شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُمْتَرِیْ مصدر اِمْتِرَاءٌ اور مادہ مَرْیٌ ہے۔

۶۱ مَنْ حَاجَّكَ :۔ جو شخص آپ سے جھگڑا کرے۔ جو شخص آپ سے بحث کرے۔ (حَاجَّ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۶۱ تَعَالَوْا :۔ تم لوگ آؤ۔ باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَالِی. اس معنی میں صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔

۶۱ نَبْتَهِلْ :۔ ہم لوگ دل سے دعا کریں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبْتِهَالٌ معنی عاجزی کرنا۔ گڑگڑانا۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۲ الْقَصَصُ الْحَقُّ :۔ سچا بیان (اَلْقَصَصُ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی بیان کرنا۔

۶۵ التَّوْرٰةُ :۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۶۵ الْاِنْجِیْلُ :۔ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۶۶ لِمَ تُحَاجُّوْنَ :۔ تم لوگ کیوں جھگڑا کرتے ہو۔ (تُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَاجَّةٌ.

۶۷ يَهُوْدِيًّا :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا۔ جمع: يَهُوْدُ.

۶۷ نَصْرَانِيًّا :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا۔ جمع: نصرانیون اور نصاریٰ

آیت نمبر ۶۷ حَنِیۡفًا :۔ دین حق کو اختیار کرنے والا۔ ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے والا۔ حَنۡفٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ وَدَّتۡ طَآئِفَةٌ :۔ ایک جماعت نے خواہش کی، ایک جماعت نے چاہا۔ (وَدَّتۡ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ. طَائِفَةٌ کے معنی جماعت، جمع: طَوَائِفُ.

۶۹ مَا یُضِلُّوۡنَ :۔ وہ لوگ گمراہ نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِضۡلَالٌ . اس میں (مَا) نفی کے لئے ہے۔

۶۹ مَا یَشۡعُرُوۡنَ :۔ وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شُعُوۡرٌ۔ اس میں (مَا) نفی کیلئے ہے۔

۷۰ تَشۡهَدُوۡنَ :۔ تم لوگ اقرار کرتے ہو۔ تم لوگ گواہی دیتے ہو۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَهَادَةٌ.

۷۱ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ :۔ تم لوگ ملاتے ہو سچ میں جھوٹ۔ تم لوگ حق کو ناحق کے ساتھ ملاتے ہو۔ (تَلۡبِسُوۡنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَبۡسٌ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی باتیں اور باطل سے مراد اہل کتاب کی گڑھی ہوئی باتیں ہیں۔

۷۳ مَآ اُوۡتِیۡتُمۡ :۔ جو تم کو دیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر اِیۡتَآءٌ (مَا) اسم موصول ہے اور (اُوۡتِیۡتُمۡ) اس کا صلہ ہے۔

۷۳ یُحَآجُّوۡکُمۡ :۔ وہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے۔ (یُحَآجُّوۡا) اَنۡ ناصبہ کے تحت ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ.

۷۳ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ (یُؤۡتِیۡ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیۡتَاءٌ . اس

آیت نمبر میں (ہٗ) مفعول اول ہے اس کا مرجع فَضْلٌ ہے۔ (مَنْ یَّشَآءُ) مفعول ثانی ہے۔ (یَشَاءُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شیئٌ و مَشِیْئَۃٌ و مَشَاءَۃٌ۔

۷۵ اِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ :۔ اگر تم اس کے پاس بہت مال امانت رکھو۔ (تَامَنْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مَنْ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ قِنْطَارٌ کے معنی بہت مال، جمع قَنَاطِیْرُ ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ پورا جملہ شرط ہے۔

۷۵ یُؤَدِّهٖ اِلَیْكَ :۔ وہ تم کو ادا کر دے گا۔ (یُؤَدِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَأْدِیَۃٌ۔ (یُؤَدِّ) اصل میں یُؤَدِّی ہے یہاں جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قِنطَارٌ ہے۔

۷۵ الْاُمِّیّٖنَ :۔ ان پڑھ لوگ۔ مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد: اُمِّیٌّ ہے۔

۷۶ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ :۔ اس شخص نے اپنا عہد پورا کیا۔ (اَوْفٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْفَاءٌ۔ اس کا مادہ وَفْیٌ ہے۔ (عَهْدٌ) کے معنی پختہ وعدہ، قول وقرار، جمع: عُهُوْدٌ۔ (عہد) اس قول کا نام ہے جو فریقین کے درمیان باہمی بات چیت سے طے ہو جائے۔

۷۷ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں خریدتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔ (یَشْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ۔ اس کا مادہ شَرْیٌ ہے۔ یہاں عہد سے مراد نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور امانت کی ادائیگی ہے (تفسیر جلالین)

۷۷ لَایُزَكِّیْهِمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کافروں کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے۔ (لَایُزَكِّی) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِیَۃٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۸ یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ :۔ وہ لوگ اپنی زبانوں کو کج کرتے ہیں۔ وہ لوگ اپنی زبانوں کو

آیت نمبر مروڑ کر پڑھتے ہیں۔(یَلْوٗنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر (لَیٌّ) (اَلْسِنَةٌ) زبانیں اس کا واحد: لِسَانٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۹ کُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ: ۔تم لوگ اللہ والے ہو جاؤ۔یعنی ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہو جاؤ۔ (کُوْنُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَوْنٌ (رَبَّانِيِّيْنَ) جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔اس کا واحد رَبَّانِيٌّ ہے۔

۷۹ کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ: ۔تم لوگ سکھلاتے تھے۔باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْلِيْمٌ۔

۷۹ کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ: ۔تم لوگ پڑھتے تھے۔باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ۔

۸۰ اَلْمَلٰئِكَةَ: ۔فرشتے۔اس کا واحد مَلَكٌ ہے۔فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔کسی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔(لَايَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ)

۸۰ اَلنَّبِيِّيْنَ: ۔انبیاء علیہم السلام۔ واحد: نَبِيٌّ۔ (نبی کی تعریف) نبی وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔نبی کا لفظ عام ہے۔اور رسول کا لفظ خاص ہے۔ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

۸۱ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ: ۔تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے۔تمہارے پاس کوئی رسول آئے۔ رَسُوْلٌ کے معنی پیغمبر، جمع رُسُلٌ. رسول کی تعریف: رسول وہ مبارک انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۸۲ مَنْ تَوَلّٰى: ۔جو شخص اعراض کرے، جو شخص روگردانی کرے۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ.

آیت نمبر

۸۲ اَلْفٰسِقُوْنَ :۔ نافرمانی والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد فَاسِقٌ. اور مصدر فِسْقٌ ہے۔

۸۳ یَبْغُوْنَ :۔ وہ لوگ طلب کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، جمع مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ.

۸۳ طَوْعًا وَّ کَرْهًا :۔ خوشی اور ناخوشی۔ (طَوْعًا) باب نصر سے مصدر ہے معنی فرمانبردار ہونا۔ یہ مصدر اسم فاعل طَائِعِیْنَ کے معنی میں حال ہے۔ (کَرْهًا) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی ناپسند کرنا، یہ مصدر کَارِهِیْنَ کے معنی میں حال ہے۔

۸۴ اِبْرٰهِیْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔

۸۴ اِسْمٰعِیْلَ :۔ حضرت اسماعیل السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۴ اِسْحٰقَ :۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۴ یَعْقُوْبَ :۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔

۸۴ الْاَسْبَاطَ :۔ اولاد کی اولاد۔ اس کا واحد: سِبْطٌ ہے۔ اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے۔ جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے۔ لفظ سبط یہودیوں کیلئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

۸۴ مُوْسٰی :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۸۴ عِیْسٰی :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۵ مَنْ یَّبْتَغِ :۔ جو شخص طلب کرے گا۔ یعنی اختیار کرے گا۔ (یَبْتَغِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ. یَبْتَغِ اصل میں یَبْتَغِی ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔

۸۶ جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ :۔ ان کے پاس نشانیاں آ گئیں۔ ان کے پاس دلائل آ گئے۔ (جَاءَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَیْئٌ او [illegible] جَیْئٌ اور جَیْئَةٌ

آیت نمبر ہے۔ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اَلْبَيِّنٰتُ کا واحد بَيِّنَةٌ بمعنی دلیل، نشانی۔

۸۸ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ :۔ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا۔(لَا يُخَفَّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيْفٌ.

۸۸ لَا هُمْ يُنظَرُوْنَ :۔ان لوگوں کو مہلت نہیں دی جائے گی۔(يُنظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ.

۹۰ اِزْدَادُوْا كُفْرًا :۔وہ لوگ کفر کے اعتبار سے بڑھ گئے۔وہ لوگ کفر میں بڑھتے رہے۔ یعنی کفر پر دوام رکھا، ایمان نہیں لائے۔(اِزْدَادُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِزْدِيَادٌ۔جو اصل میں اِزْتِيَادٌ ہے۔تاء افتعال کو دال سے بدل دیا گیا اِزْدِيَادٌ ہو گیا، اس کا مادہ زَيْدٌ ہے۔

۹۱ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا :۔زمین بھر سونا۔(مِلْءُ) باب فتح سے مصدر ہے معنی بھرنا۔ (اَلْاَرْضُ) زمین، جمع اَلْاَرْضُوْنَ اور اَلْاَرَاضِی ہے۔ ذَهَبٌ کے معنی سونا، جمع اَذْهَابٌ اور ذُهُوْبٌ ہے۔

۹۱ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ:۔اگرچہ وہ شخص زمین بھر سونا فدیہ دے۔اگرچہ وہ شخص زمین بھر سونا بدلہ میں دے۔ (لَوْ) وصلیہ ہے جس کا ترجمہ اگرچہ کیا جاتا ہے۔(اِفْتَدٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِفْتِدَاءٌ۔اس کا مادہ فِدْیٌ ہے۔(بِهٖ) جار مجرور مل کر فعل مذکور سے متعلق ہو جائے گا۔(ہ) ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا ہے۔

۹۱ نّٰصِرِيْنَ :۔مددگار، مدد کرنے والے۔باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے اس کا واحد: نَاصِرٌ . اور مصدر نَصْرٌ و نُصْرَةٌ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۳) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ پارہ (۴) سورۂ آل عمران

آیت نمبر

۹۲ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ: ۔تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کرسکو گے۔(لَنْ تَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی تاکید مستقبل بہ لن، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، نَیْلٌ (الْبِرَّ) کے معنی نیکی اور بھلائی۔ یہاں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

۹۲ تُحِبُّوْنَ: ۔تم لوگ محبت کرتے ہو۔تم لوگ پسند کرتے ہو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْبَابٌ.

۹۳ حِلًّا: ۔حلال، باب ضرب سے مصدر ہے۔معنی حلال ہونا۔

۹۳ بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ: ۔(بنی) اصل میں بَنِیْنَ ہے۔یہ حالت جر میں ہے حالت رفع میں بَنُوْنَ آتا ہے۔اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ (اِسْرَآءِ یْلَ) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔جس کے معنی عبداللہ کے ہیں۔ (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) (تفسیر مظہری) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے۔ اور ان کی نسل سے بارہ قبیلے ہوئے۔ اسی لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔لفظ (اسرائیل) علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۹۳ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ: ۔تو تم لوگ تورات لاؤ۔فاء عطف کے لئے ہے (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، اِتْیَانٌ ۔معنی آنا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔معنی لانا (التَّوْرَاۃ) ایک کتاب الٰہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۹۳ فَاتْلُوْھَا: ۔پھر تم لوگ اس (تورات) کو پڑھو۔ (فاء) حرف عطف ہے۔(اُتْلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، تِلَاوَۃٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔اس کا مرجع التَّوْرَاۃُ ہے۔

آیت نمبر

۹۴ اِفْتَرٰی :۔اس نے جھوٹ باندھا۔اس نے تہمت لگائی۔باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر، اِفْتِرَاءٌ . اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

۹۵ اِتَّبِعُوْا :۔تم لوگ اتباع کرو۔تم لوگ پیروی کرو۔باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ۔

۹۵ اِبْرٰهِيْمَ :۔پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پڑھیے۔لفظ ''ابراہیم'' علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۹۵ حَنِيْفًا :۔دین حق کو اختیار کرنے والا۔حَنْفٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر، جمع، حُنَفَاء، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔معنی جھکنا، مائل ہونا۔

۹۶ بَكَّةَ :۔مکہ مکرمہ۔مکہ میں ایک لغت بکّہ بھی ہے۔مکہ کو بکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ شہر سرکشوں کی گردنیں توڑ دیتا ہے (تفسیر جلالین) بَكٌّ کے معنی توڑنا۔استعمال کیا جاتا ہے بَكَّ عُنُقَهٗ اس نے اس شخص کی گردن توڑ دی۔

۹۷ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ :۔کھلی ہوئی نشانیاں، واضح نشانیاں۔(اٰيٰتٌ) کا واحد: اٰيَةٌ . معنی نشانی۔ (بَيِّنٰتٌ) کا واحد بَيِّنَةٌ . معنی واضح اور کھلی ہوئی۔

۹۷ مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ :۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔(تفسیر جلالین) (مَقَامٌ) قِيَامٌ مصدر سے اسم ظرف ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔(اِبْرٰهِيْمَ) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت نمبر (۱۲۴) میں دیکھیے۔

۹۷ غَنِيٌّ :۔بے نیاز۔جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔غِنًى مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔غَنِيٌّ کی جمع اَغْنِيَاءُ . باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۸ شَهِيْدٌ :۔مطلع۔واقف۔نگراں۔باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اللہ

آیت نمبر تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ شَهِيْدٌ کی جمع شُهَدَآءُ . اس کا مصدر شُهُوْدٌ اور شَهَادَةٌ ہے۔

۹۹ تَصُدُّوْنَ :۔ تم لوگ روکتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَدٌّ.

۹۹ تَبْغُوْنَهَا :۔ تم لوگ اس میں (کجی) ڈھونڈتے ہو۔ تم لوگ اس میں (کجی) تلاش کرتے ہو۔ (تَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغْيٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (سَبِيْلٌ) ہے۔

۹۹ عِوَجًا :۔ کجی۔ ٹیڑھاپن، عیب۔ باب سمع سے مصدر ہے معنی ٹیڑھا ہونا۔

۹۹ شُهَدَآءُ :۔ مطلع، واقف، واحد: شَهِيْدٌ. باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر شَهَادَةٌ اور شُهُوْدٌ ہے۔

۱۰۰ يَرُدُّوْكُمْ :۔ وہ لوگ تم کو لوٹا دیں گے۔ (يَرُدُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اصل میں يَرُدُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ :۔ تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں۔ تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) پڑھی جاتی ہیں۔ (تُتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ۔

۱۰۱ مَنْ يَعْتَصِمْ :۔ جو شخص مضبوط پکڑے۔ (يَعْتَصِمْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِصَامٌ . مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۰۲ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ :۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہئے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو (جیسا) ڈرنے کا حق ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ادنیٰ تقویٰ پر اکتفا مت کرو۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس میں تمام گناہوں سے پرہیز کرنا ہوتا ہے۔ اس کی تفسیر جناب رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے آپ نے

آیت نمبر ارشاد فرمایا حَقَّ تُقَاتِهٖ هُوَ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصىٰ وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسىٰ (تفسير جلالين) حق تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر کام میں کی جائے۔ کسی کام میں نافرمانی نہ کی جائے۔ ہمیشہ اس کو یاد رکھا جائے، کبھی بھولا نہ جائے۔، ہمیشہ اس کا شکر ادا کیا جائے، کبھی ناشکری نہ کی جائے۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقِیٌّ ہے۔

۱۰۳ اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد قرآن کریم ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے (تفسیر ابن کثیر) (اِعْتَصِمُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِصَامٌ. حَبْلٌ کے معنی رسی جمع: حِبَالٌ.

۱۰۳ لَاتَفَرَّقُوْا :۔ تم لوگ متفرق نہ ہو، تم لوگ نااتفاقی مت کرو۔ (لَا تَفَرَّقُوْا) اصل میں لَاتَتَفَرَّقُوْا ہے ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَرُّقٌ .

۱۰۳ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ (اَلَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَـــالِيْفٌ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰۳ شَفَا حُفْرَةٍ :۔ گڑھے کا کنارہ۔ شَفَا کے معنی کنارہ، اس کا تثنیہ: شَفَوَانِ اور جمع اَشْفَاءٌ ہے۔ (حُفْرَةٌ) کے معنی گڑھا، جمع: حُفَرٌ ہے۔

۱۰۳ اَنْقَذَكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات عطا فرمائی۔ (اَنْقَذَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۴ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ :۔ وہ لوگ بھلائی کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ لوگ بھلائی کی دعوت دیتے ہیں۔ (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ.

آیت نمبر

۱۰۴ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ :۔ وہ لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں۔ (يَأْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَمْرٌ . (اَلْمَعْرُوْفُ) معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں۔ جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ معروف کے معنی جانی پہچانی ہوئی چیز۔

۱۰۴ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ :۔ وہ لوگ برے کاموں سے روکتے ہیں۔ (يَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْیٌ (الْمُنْكَرِ) منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں شامل ہیں، جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ منکر کے معنی انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔

۱۰۵ تَفَرَّقُوْا :۔ وہ لوگ متفرق ہوگئے۔ ان لوگوں نے تفریق کرلی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تفرُّقٌ .

۱۰۵ اَلْبَيِّنٰتُ :۔ واضح نشانیاں، واضح دلائل۔ اس کا واحد بَيِّنَةٌ .

۱۰۶ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ :۔ کچھ چہرے سفید (روشن) ہوں گے۔ (تَبْيَضُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْيِضَاضٌ. وُجُوْهٌ کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۱۰۶ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ :۔ کچھ چہرے سیاہ (تاریک) ہوں گے۔ (تَسْوَدُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْوِدَادٌ

۱۰۶ اِسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ :۔ ان کے چہرے سیاہ ہوگئے۔ (اِسْوَدَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْوِدَادٌ. وُجُوْهٌ کا واحد: وَجْهٌ ہے۔ معنی چہرہ

۱۰۶ ذُوْقُوا الْعَذَابَ :۔ تم لوگ سزا چکھو (ذُوْقُوْا) باب نصر سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ.

۱۰۷ اِبْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ :۔ ان کے چہرے سفید (روشن) ہوگئے۔ (اِبْيَضَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْيِضَاضٌ.

۱۰۸ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ :۔ ہم ان کو (اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو) آپ کے سامنے پڑھتے ہیں۔ (نَتْلُوْ)

آیت نمبر باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تِلَاوَۃٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (آیَاتُ اللّٰہِ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۱۰ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ :۔ وہ لوگوں کے لئے نکالی گئی۔ وہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی۔ (اُخْرِجَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْرَاجٌ.

۱۱۰ تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ :۔ تم لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو۔ (تَأْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ (اَلْمَعْرُوْفُ) اس کے معنی جانی پہچانی ہوئی چیز۔ لفظ معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں، جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔

۱۱۰ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ :۔ تم لوگ برے کاموں سے روکتے ہو۔ (تَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَهْيٌ (اَلْمُنْكَر) اس کے معنی انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔ لفظ منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں داخل ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔

۱۱۱ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ :۔ وہ لوگ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (لَنْ يَّضُرُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَرٌّ اور ضُرٌّ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۱۱ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ :۔ وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر لیں گے :۔ وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ (يُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ (يُوَلُّوْا) اصل میں يُوَلُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور اَلْاَدْبَارَ مفعول ثانی ہے۔ اَدْبَارٌ کا واحد دُبُرٌ. معنی پچھلا حصہ۔ پیٹھ۔

۱۱۲ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ :ان (یہودیوں) پر رسوائی ماردی گئی۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی مسلط کردی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

آیت نمبر ضَرْبٌ (الذِّلَّةُ) کے معنی رسوائی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مصدری معنی۔ ذلیل ہونا۔

۱۱۲ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْا :۔ وہ لوگ جہاں پائے جائیں (ثُقِفُوْا) باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقَفٌ.

۱۱۲ حَبْلٍ مِّنَ اللّٰـهِ :۔ اللہ تعالیٰ کا عہد۔ اس آیت کریمہ میں یہودیوں کے متعلق دائمی ذلت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عہد کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون میں امن دے دیا ہے۔ جیسے نابالغ بچے، عورتیں یا ایسے عبادت گذار جو مسلمانوں سے لڑتے نہیں، وہ یہودی ذلت وخواری سے محفوظ رہیں گے۔ (معارف القرآن)

حَبْلٌ کے معنی عہد جمع: حِبَالٌ ہے۔

۱۱۲ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ :۔ لوگوں کا عہد۔ لوگوں کے عہد کا مطلب معاہدۂ صلح ہے۔ یعنی مسلمانوں یا غیر مسلموں سے یہودی معاہدۂ صلح کرلیں تو ذلت وخواری سے محفوظ ہوسکتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں (النَّاس) کا لفظ ہے۔ جو مومن اور کافر دونوں کو شامل ہے۔ حَبْلٌ کے معنی عہد جمع: حِبَالٌ.

۱۱۲ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے، وہ لوگ غضب الٰہی کے مستحق ہوگئے۔ (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَوْءٌ .

۱۱۲ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ :۔ ان پر پستی ماردی گئی۔ ان پر پستی مسلط کردی گئی۔ ان پر محتاجی لازم کردی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَرْبٌ (اَلْمَسْكَنَةُ) پستی محتاجی۔

۱۱۲ عَصَوْا :۔ ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ. اور مادہ عَصْیٌ ہے۔

۱۱۲ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ :۔ وہ لوگ تجاوز کرتے تھے۔ وہ لوگ حد سے نکل جاتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ.

آیت نمبر

۱۱۳ اٰنَآءَ الَّیْلِ :۔رات کے اوقات۔یہ ترکیب اضافی ہے۔(اٰنَآءٌ) کا واحد: اَنیٌ اور اِنْیٌ ہے۔معنی وقت۔(اَلَّیلُ) کے معنی رات۔جمع: (اَلَّیَالِی)

۱۱۴ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ :۔وہ لوگ نیک کاموں میں دوڑتے ہیں۔(یُسَارِعُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُسَارَعَۃٌ (خَیْرَاتٌ) کا واحد خَیْرَۃٌ معنی نیکی اور بھلائی۔

۱۱۷ صِرٌّ :۔تیز سردی، پالا۔استعمال کیا جاتا ہے۔رِیْحٌ صِرٌّ سخت ٹھنڈی ہوا۔

۱۱۸ لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً :۔تم لوگ دلی دوست نہ بناؤ۔تم لوگ بھیدی نہ بناؤ۔(لَاتَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ. اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔(بِطَانَۃٌ) کے معنی۔دلی دوست، خصوصی دوست، بھیدی۔راز دار۔

۱۱۸ لَا یَأْلُوْنَکُمْ خَبَالًا :۔وہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے ہیں۔وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔(لَا یَأْلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلْوٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور (خَبَالًا) مفعول ثانی ہے۔خَبَالٌ کے معنی فساد، خرابی۔

۱۱۸ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ :۔انہوں نے تمہاری تکلیف کی تمنا کی۔انہوں نے تمہاری مشقت کی خواہش کی۔(وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّۃٌ بھی خواہش کرنا۔چاہنا۔لفظ (ما) مصدر یہ ہے (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ معنی مشقت میں پڑنا۔

۱۱۸ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ :۔یقیناً دشمنی ظاہر ہوگئی۔(قَدْ بَدَتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر بُدُوٌّ (اَلْبَغْضَآءُ) کے معنی دشمنی، بغض۔

۱۱۸ تُخْفِی صُدُوْرُھُمْ :۔ان کے دل چھپاتے ہیں۔(تُخْفِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْفَاءٌ، معنی چھپانا۔اس کا مادہ خَفْیٌ ہے۔صُدُوْرٌ کا واحد: صَدْرٌ، معنی سینہ۔مراد دل ہے۔

آیت نمبر

۱۱۹ اِذَا خَلَوْا :۔ جب وہ لوگ الگ ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں۔
(خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ و خَلَاءٌ.

۱۱۹ عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ :۔ وہ لوگ تمہارے اوپر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ (عَضُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَضٌّ. معنی دانت سے پکڑنا، کاٹنا۔ (اَلْاَنَامِلُ) انگلیاں واحد: اَنْمِلَةٌ.

۱۱۹ ذَاتِ الصُّدُوْرِ :۔ دلوں کی باتیں۔ لفظی ترجمہ: دلوں والی (باتیں) (ذَاتٌ) ذُوْ کی مؤنث ہے۔ ذَاتٌ کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ ذُوْ کے معنی والا، ذَاتٌ کے معنی: والی۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد: صَدْرٌ. معنی سینہ، مراد دل ہے۔

۱۲۰ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ :۔ اگر کوئی اچھی حالت تم کو پہنچتی ہے۔ اگر کوئی اچھی حالت تم کو پیش آتی ہے۔ (تَمْسَسْكُمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ. اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ حَسَنَةٌ کے معنی بھلائی مراد اچھی حالت ہے۔ جمع حَسَنَاتٌ.

۱۲۰ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ :۔ اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پہنچتی ہے۔ اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پیش آتی ہے۔ (تُصِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَةٌ. (تُصِبْ) اصل میں تُصِيْبُ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ سَيِّئَةٌ کے معنی برائی۔ مراد بری حالت، ناگوار حالت، جمع: سَيِّئَاتٌ.

۱۲۰ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ :۔ ان کی تدبیر تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (لَا يَضُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرٌّ اور ضُرٌّ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ كَيْدٌ کے معنی تدبیر، حیلہ، مکر وفریب۔

۱۲۰ مُحِيْطٌ :۔ احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۲۱ اِذْ غَدَوْتَ :۔ جب آپ صبح کے وقت نکلے۔ (غَدَوْتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غُدُوٌّ ہے۔

۱۲۱ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ :۔ آپ ایمان والوں کو ٹھہرا رہے ہیں۔ (ٹھہرا رہے تھے) (تُبَوِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر تَبْوِئَةٌ.

۱۲۱ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ :۔ لڑائی کے مقامات۔ لڑائی کے ٹھکانے۔ (مَقَاعِدُ) کا واحد: مَقْعَدٌ معنی جگہ، مقام، ٹھکانا۔ قِتَالٌ کے معنی لڑائی۔ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ معنی لڑائی کرنا۔

۱۲۲ هَمَّتْ طَآئِفَتٰنِ :۔ دو جماعتوں نے ارادہ کیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ. (طَآئِفَتٰنِ) طَآئِفَةٌ کا تثنیہ، اس کی جمع طَوَائِفُ ہے۔

۱۲۲ اَنْ تَفْشَلَا :۔ کہ وہ دونوں ہمت ہار دیں۔ (تَفْشَلَا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر فَشَلٌ. تَفْشَلَا اصل میں تَفْشَلَانِ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

۱۲۳ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ :۔ اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی۔ (نَصَرَ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَصْرٌ وَنُصْرَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔ (بَدْرٍ) بدر ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تین منزل کی مسافت پر ہے۔ جہاں ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان سب سے پہلی سخت لڑائی ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ مسلمانوں کی خصوصی مدد فرمائی تھی۔

۱۲۳ اَذِلَّةٌ :۔ کمزور، بے سروسامان۔　　اس کا واحد: ذَلِيْلٌ ہے۔

۱۲۴ مُنْزَلِيْنَ :۔ اتارے ہوئے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مصدر، اِنْزَالٌ. حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۲۵ مُسَوِّمِيْنَ :۔ نشان لگانے والے۔ نشان بنانے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر تَسْوِيْمٌ. حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

آیت نمبر

۱۲۶ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ :۔ تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔ (تَطْمَئِنَّ) باب افعیلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِطْمِیْنَانٌ . لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ، معنی دل۔

۱۲۷ لِیَقْطَعَ طَرَفًا :۔ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) کاٹ دیں ایک حصہ کو۔ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایک گروہ کو ہلاک فرمادیں۔ (یَقْطَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَطْعٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲۷ یَكْبِتَهُمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ذلیل و خوار کر دیں۔ (یَكْبِتَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَبْتٌ. لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲۷ یَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ :۔ وہ لوگ ناکام لوٹ جائیں گے۔ (یَنْقَلِبُوْا) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ، یَنْقَلِبُوْا اصل میں یَنْقَلِبُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (خَآئِبِیْنَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم اس کا واحد: خَائِبٌ اور مصدر خَیْبَةٌ ہے، (خَآئِبِیْنَ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۰ لَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰوٓا :۔ تم لوگ سود مت کھاؤ۔ (لَا تَاْكُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْلٌ. (الرِّبٰوا) کے معنی سود۔ ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو۔ ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ اَلرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّیَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰیَةِ كُلُّ زِیَادَةٍ لَا یُقَابِلُهَا عِوَضٌ (معارف القرآن بحوالہ احکام القرآن ج۲ص۱۰۱)

۱۳۰ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً :۔ کئی حصے بڑھا کر۔ کئی حصے زیادہ کر کے۔ (اَضْعَافٌ) کا واحد: ضِعْفٌ، معنی دوگنا (مُضَاعَفَةً) باب مفاعلة سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۱۳۱ اُعِدَّتْ :۔ وہ (آگ) تیار کی گئی ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر اِعْدَادٌ.

۱۳۲ تُرْحَمُوْنَ :۔تم لوگ رحم کئے جاؤ گے۔تمہارے اوپر رحم کیا جائے گا۔باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَحْمَةٌ .

۱۳۳ سَارِعُوْا :۔تم لوگ دوڑو، تم لوگ جلدی کرو۔باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، مُسَارَعَةٌ.

۱۳۳ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ :۔اس (جنت) کی وسعت آسمان اور زمین ہیں۔ یعنی جنت کی وسعت ساتوں آسمان اور زمین کے برابر ہے۔(عَرْضٌ) کے معنی وسعت، چوڑائی (السَّمٰوٰتُ) کا واحد: السَّمَاءُ معنی آسمان۔اَلْاَرْضُ کے معنی زمین، جمع: اَرْضُوْنَ.

۱۳۴ السَّرَّآءِ :۔فراخی، خوشحالی۔

۱۳۴ الضَّرَّآءِ :۔تکلیف، تنگی۔

۱۳۴ اَلْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ :۔غصہ کو ضبط کرنے والے۔(اَلْكَاظِمِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔اس کا واحد: اَلْكَاظِمُ اور مصدر كَظْمٌ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔غَيْظٌ کے معنی غصہ۔باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۳۴ اَلْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ :۔لوگوں سے درگذر کرنے والے۔لوگوں کو معاف کرنے والے۔ (الْعَافِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد (اَلْعَافِيْ) اور مصدر عَفْوٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۷ قَدْخَلَتْ :۔یقیناً (طریقے) گزر چکے ہیں۔باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ.

۱۳۷ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ :۔تم لوگ زمین پر چلو پھرو۔(سِيْرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر سَيْرٌ.

۱۳۹ لَاتَهِنُوْا :۔تم لوگ ہمت نہ ہارو۔باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر وَهْنٌ .

۱۳۹ لَاتَحْزَنُوْا :۔ تم لوگ غم نہ کرو۔ تم لوگ غمگین نہ ہو۔ باب سمع سے فعل نہی۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزْنٌ.

۱۴۰ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ :۔ اگر تم کو زخم پہنچ جائے۔ (يَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ. اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ قَرْحٌ کے معنی زخم، جمع: قُرُوْحٌ .

۱۴۰ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ :۔ ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ (نُدَاوِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُدَاوَلَةٌ . (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۴۱ لِيُمَحِّصَ اللّٰهُ :۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پاک صاف کردیں۔ (يُمَحِّصَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْحِيْصٌ. لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۱ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ :۔ (تاکہ) اللہ تعالیٰ کافروں کو مٹادیں۔ (يَمْحَقَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحْقٌ. (يَمْحَقَ) لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۳ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ :۔ تم لوگ موت کی تمنا کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ) باب تفعل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّيّ، (تَمَنَّوْنَ) اصل میں (تَتَمَنَّوْنَ) ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔

۱۴۴ مُحَمَّدٌ :۔ اس لفظ کے لغوی معنی تعریف کیا ہوا۔ یہ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر تَحْمِيْدٌ اور مادہ حَمْدٌ ہے۔ لفظ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام المتقین، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہے۔ آپ کی تاریخ ولادت میں علماء

کرام کا اختلاف ہے، مشہور قول یہ ہے کہ ۱۲/ربیع الاول ۱ عام الفیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، اور بعض حضرات نے آپ کی تاریخ پیدائش ۹/ربیع الاول لکھی ہے۔ لیکن جمہور محدثین اور مؤرخین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ ۸/ربیع الاول ۱ عام الفیل کو دو شنبہ کے دن صبح صادق کے وقت امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ راجح قول سیرۃ المصطفی جلد اول ص/۵۱ میں مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ یہی وہ مبارک تاریخ ہے جس میں فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بے مثال حسن وجمال سے اس دنیا کو منور فرمایا۔ اور آپ کی برکات وحسنات سے پورا عالم معطر ہو گیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔ جب خود قرآن کریم آپؐ کی رفعت شان کا اعلان کر رہا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) تو پورے طور پر آپؐ کی عظمت شان کو بھلا کون بیان کر سکتا ہے؟ یہی وہ مقدس موضوع ہے جس میں بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء کی زبانیں لکنت کرنے لگتی ہیں۔ اور مشہور ومعروف ادباء اور شعراء بھی عاجز وحیران نظر آتے ہیں۔ مشہور شاعر میر انیس لکھنوی نے کیا خوب کہا ہے۔

میں کیا ہوں میری مدح کیا ہے اے شہِ شاہاں ☆ حسان وفرزدق ہیں یہاں عاجز وحیراں
شرمندہ زمانے سے گئے وائل وسحباں ☆ قاصر ہیں سخن فہم وسخن سنج وسخن داں
کیا مدح کفِ خاک سے ہو نورِ خدا کی ☆ لکنت یہیں کرتی ہیں زبانیں فصحاء کی

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل دونوں جہاں میں سعادت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے آپؐ کے مختصر پاکیزہ حالات لکھ کر اپنی محبت وعقیدت کا نذرانہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ ہے، آپؐ کے دادا کا نام حضرت عبد المطلب اور نانا کا نام حضرت وہب ہے، آپؐ کی دادی کا نام حضرت فاطمہ اور نانی کا نام حضرت برّہ ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کی وفات ہو گئی، آپؐ کی ولادت

باسعادت کے بعد سب سے پہلے والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے سات روز آپ کو دودھ پلایا، پھر حضرت ثُوَیبہ نے سات روز دودھ پلایا، اس کے بعد دو سال تک دودھ پلانے کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصہ میں آئی۔

جب آپ کی عمر مبارک چار یا چھ سال ہوئی، تو آپ کی والدہ ماجدہ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اور آپ کے دادا حضرت عبد المطلب نے کفالت کا شرف حاصل کیا، جب عمر شریف تقریباً آٹھ سال ہوئی تو حضرت عبد المطلب کا بھی انتقال ہوگیا اور آپ کے چچا ابوطالب نے کفالت کی سعادت حاصل کی، جب آپ کی عمر مبارک بارہ سال کی تھی تو پہلی مرتبہ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا، قافلۂ تجارت کے ساتھ ملک شام پہنچنے سے پہلے ہی ایک عیسائی عالم بحیرا راہب کی نظر آپ پر پڑ گئی، اس نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر پہچان لیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور خلاف معمول پورے قافلے کی دعوت کی، پھر ابوطالب سے کہا کہ آپ ان کو آگے نہ لے جائیں، ورنہ ملک شام کے یہودیوں سے ان کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ دوسری مرتبہ حضرت خدیجہؓ کی طرف سے تجارت کے لیے حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا، اس مرتبہ ملک شام پہنچے اور ایک گرجا کے پاس قیام فرمایا، وہاں بھی نسطورا راہب نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر گواہی دی کہ آپ ہی نبی آخر الزماں ہیں۔ جب آپ کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو حضرت خدیجہؓ نے نکاح کا پیغام بھیجا، اور ابوطالب نے اس کو خوشی کے ساتھ منظور کرلیا، پھر اہل خاندان کے سامنے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی، خطبۂ نکاح میں ابوطالب نے یہ جملہ بھی کہا تھا کہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ ایسے ہیں کہ دنیا میں کوئی شخص ان کے برابر نہیں ہے، اگر چہ ان کے پاس مال کم ہے مگر مال ایک عارضی چیز ہے۔ حضرت خدیجہؓ آپ کے نکاح میں تقریباً پچیس سال رہیں، ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ سے چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت فاطمہؓ اور دو صاحبزادے حضرت قاسمؓ اور

حضرت عبد اللہؓ پیدا ہوئے۔ حضرت قاسمؓ کے نام پر آپ ؐ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ اور حضرت عبد اللہؓ کا لقب طیب و طاہر ہے، آپ کے تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ ہیں جو آپ ؐ کی باندی حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مبارک نام یہ ہیں:

(۱) ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔ (۲) ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔ (۳) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ (۴) ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ (۵) ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ (۶) ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا۔ (۷) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ (۸) ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ (۹) ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما۔ (۱۰) ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا۔ (۱۱) ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

جب آپ ؐ کی عمر شریف چالیس سال ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو وہ لازوال نعمت عطا فرمائی جو روز ازل سے آپ ؐ کے لیے مقرر ہو چکی تھی، جس کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی تھی، اور جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو نبوت اور رسالت کا مبارک تاج عطا فرمایا۔ اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے پوشیدہ طور پر تبلیغ کا حکم دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے علی الاعلان تبلیغ کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی طرف سے بہت تکلیفیں اٹھائیں، مگر فریضۂ تبلیغ کو مسلسل انجام دیتے رہے اور ایمان و یقین کی روشنی سے پورے عالم کو منور فرمایا۔ نبوت کے بعد تیرہ سال آپ ؐ نے مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا، راجح قول کے مطابق نبوت کے گیارہویں سال ۲۷ رجب کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج کا شرف عطا فرمایا۔ آپ ؐ بیداری کی حالت میں اسی جسم اطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے، جنت اور دوزخ دکھائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور حق جل مجدہ سے کلام فرمایا۔ نبوت کے

چودہویں سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، راستے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال خدمات انجام دیں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر دس سال قیام فرمایا، کل تئیس سال کی قلیل مدت میں آپ کی برکت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی جن کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عالم قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے، ان میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو اب تک ہمارے ہاتھوں میں ہے اور قیامت تک رہے گا۔ قرآن عظیم ایسا معجزہ ہے جو ہزاروں معجزات کو شامل ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال حسن و جمال عطا فرمایا تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپؐ جیسا حسین نہ میں نے آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ جس راستے سے گزر جاتے، دیر تک اس راستہ سے خوشبو آتی تھی، صحابہ کرامؓ اس خوشبو سے پہچان لیتے تھے کہ اس راستہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن، چاشت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم فانی سے پردہ فرمایا اور رفیق اعلیٰ جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں سکونت اختیار فرمائی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْراً .

۱۴۴ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ :۔ تم لوگ الٹے پاؤں پھر گئے۔ (اِنْقَلَبْتُمْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْقِلَابٌ. اَعْقَابٌ کا واحد: عَقِبٌ، معنی ایڑی۔

آیت نمبر

۱۴۵ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا :۔لکھاہوامقررہ وقت۔(كِتٰبًا) مصدر ہے جو مَكْتُوْبًا کے معنی میں ہے یعنی لکھاہوا۔(مُؤَجَّلًا) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر معنی مقررہ وقت۔

۱۴۶ رِبِّيُّوْنَ :۔اللہ والے،رب والے۔ اس کا واحد: رِبِّيٌّ ہے۔

۱۴۶ مَاوَهَنُوْا :۔ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری۔ان لوگوں نے بزدلی نہیں کی۔باب ضرب سے فعل ماضی منفی،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر وَهْنٌ ۔

۱۴۶ مَااسْتَكَانُوْا :۔وہ لوگ دبے نہیں۔وہ لوگ عاجز نہیں ہوئے۔باب استفعال سے فعل ماضی منفی،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر اِسْتِكَانَةٌ معنی عاجز ہونا۔اس کا مادہ كَوْنٌ اور كَيْنٌ ہے۔

۱۴۷ اِسْرَافَنَا :۔ہمارے تجاوز کرنے کو(بخش دیجئے)(اِسْرَاف) باب افعال سے مصدر مضاف اور (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۴۷ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا :۔آپ ہمارے قدموں کو ثابت رکھئے۔آپ ہم کو ثابت قدم رکھئے۔(ثَبِّتْ) باب تفعیل سے فعل امر،صیغہ واحد مذکر حاضر،مصدر،تَثْبِيْتٌ. اَقْدَامٌ کا واحد: قَدَمٌ معنی پیر۔

۱۴۹ يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ :۔وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں لوٹا دیں گے۔وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔(يَرُدُّوْا) اصل میں يَرُدُّوْنَ ہے۔جواب شرط کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا۔باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب۔مصدر رَدٌّ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔(اَعْقَابٌ) کا واحد عَقِبٌ معنی ایڑی۔

۱۵۰ اَللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ :۔اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے۔(مَوْلٰىكُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔مَوْلٰى کے معنی،مددگار،کارساز۔جمع مَوَالِي.

۱۵۰ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ :۔مدد کرنے والوں میں سب سے بہتر۔سب سے بہتر مدد کرنے والا۔(خَيْرٌ) اسم تفضیل کا صیغہ اَخْيَرُ کا مخفف ہے۔(نٰصِرِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔اس کا واحد نَاصِرٌ ہے۔اور مصدر نُصْرَةٌ ہے۔

۱۵۱ سُلْطَانًا :۔دلیل۔

آیت نمبر

۱۵۱ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ :۔ان کا ٹھکانا آگ ہے۔(مَاْوٰی) کے معنی ٹھکانا۔جمع مَآوِیْ .
(مَاْوٰهُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

۱۵۱ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ :۔ظالموں کا ٹھکانا۔یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔مَثْوٰی کے معنی ٹھکانا،جمع مَثَاوِیْ.

۱۵۲ تَحُسُّوْنَهُمْ :۔تم لوگ ان (کافروں) کو قتل کرتے ہو۔(قتل کرتے تھے)
(تَحُسُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر حَسٌّ،(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب،مفعول بہ ہے۔

۱۵۲ اِذَا فَشِلْتُمْ :۔جب تم ہمت ہار گئے۔جب تم کمزور ہو گئے۔(فَشِلْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر فَشَلٌ.

۱۵۲ تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ :۔تم نے حکم میں اختلاف کیا۔(تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر تَنَازُعٌ.

۱۵۲ صَرَفَكُمْ :۔اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پھیر دیا۔(صَرَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر صَرْفٌ.

۱۵۲ لِیَبْتَلِیَكُمْ :۔تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرمائیں۔تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں۔
(یَبْتَلِیَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِبْتِلَاءٌ.لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔(كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر،مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ تُصْعِدُوْنَ :۔تم لوگ چڑھے چلے جاتے ہو۔(چڑھے چلے جاتے تھے) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِصْعَادٌ.

۱۵۳ لَاتَلْوٗنَ عَلٰیٓ اَحَدٍ :۔تم لوگ کسی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے ہو (نہیں دیکھتے تھے) تم لوگ کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہو (نہیں ہوتے تھے)
(لَاتَلْوٗنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر لَیٌّ.

۱۵۳ اَثَابَكُمْ :۔اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو بدلہ میں دیا۔اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو

آیت نمبر عوض میں دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَةٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۴ اَمَنَةً :۔ اطمینان، چین، سکون۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۱۵۴ نُعَاسًا :۔ اونگھ، ابتدائی نیند۔ نیند کا ابتدائی حصہ۔

۱۵۴ یَغْشٰی :۔ وہ (اونگھ) چھا رہی ہے (چھا رہی تھی)۔ وہ (اونگھ) ڈھانک رہی ہے (ڈھانک رہی تھی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ.

۱۵۴ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ :۔ ان کو فکرمند بنا دیا۔ ان کو فکر میں ڈال دیا۔ (قَدْ اَهَمَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْمَامٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۵۴ مَضَاجِعِهِمْ :۔ ان کی جگہیں۔ ان کے مقامات۔ یہاں پر مراد ان کے مرنے کی جگہیں ہیں۔ (مَضَاجِعُ) کا واحد مَضْجَعٌ معنی خواب گاہ، سونے کی جگہ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۴ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ :۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائش فرمائیں۔ (یَبْتَلِیَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ۔ اور مادہ بَلْوٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۵۴ لِیُمَحِّصَ :۔ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک صاف فرمادیں۔ (یُمَحِّصَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْحِیْصٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۵۵ تَوَلَّوْا :۔ ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ.

۱۵۵ اِلْتَقَی الْجَمْعٰنِ :۔ دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (اِلْتَقٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ اور مادہ لَقْیٌ ہے۔ (اَلْجَمْعَانِ) جَمْعٌ کا تثنیہ۔ اس کی جمع جُمُوْعٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۵۵ اِسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ :۔شیطان نے ان سے لغزش کرادی۔شیطان نے ان کو بہکا دیا۔(اِسْتَزَلَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِزْلَالٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۵۶ غُزًّى:۔جہاد کرنے والے۔ اس کا واحد: غازٍ (غَازِیٌ) ہے۔

۱۵۸ لَئِنْ مُّتُّمْ :۔اگر تم مرگئے۔اگر تمہیں موت آ گئی۔(مُتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ.

۱۵۹ لِنْتَ :۔آپ نرم ہو گئے۔آپ نرم رہے۔(لِنْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لِيْنٌ.

۱۵۹ فَظًّا:۔بدخلق، بدمزاج، تندخو، اس کی جمع اَفْظَاظٌ.

۱۵۹ غَلِيْظَ الْقَلْبِ:۔سخت دل، سخت طبیعت، غَلِيْظٌ کے معنی سخت، غِلْظَةٌ سے صفت مشبہ ہے۔باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔قَلْبٌ کے معنی دل۔جمع :قُلُوْبٌ.

۱۵۹ لَانْفَضُّوْا :۔وہ لوگ منتشر ہو جاتے۔وہ لوگ متفرق ہو جاتے۔لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔(اِنْفَضُّوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف۔صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ۔ترکیب نحوی میں یہ جواب شرط ہے۔

۱۵۹ اَلْمُتَوَكِّلِيْنَ :۔اعتماد کرنے والے۔باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد: اَلْمُتَوَكِّلُ اور مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔

۱۶۰ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ :۔اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد نہ کریں۔اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد چھوڑ دیں۔(يَخْذُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَذْلٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے، یہاں پر فعل مضارع اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶۱ مَنْ يَّغْلُلْ :۔جو شخص خیانت کرے گا۔(يَغْلُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُلُوْلٌ یہاں پر فعل مضارع مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت

آیت نمبر جزم میں ہے۔

۱۶۱ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ :۔ ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (تُوَفّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ.

۱۶۲ مَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ :۔ جو شخص غضب الٰہی کا مستحق ہو جائے۔ (بَآءَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَوْءٌ۔ اس کو حرف جر (اِلیٰ) کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو اس کے معنی لوٹنا، اور حرف جر (باء) کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو اس کے معنی لوٹانا ہیں۔ سَخَطٌ کے معنی غضب اور غصہ۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۱۶۴ مَنَّ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ (مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ.

۱۶۴ يُزَكِّيْهِمْ :۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو پاک کرتے ہیں (شرک وغیرہ سے) (يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۴ يُعَلِّمُهُمْ :۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو سکھاتے ہیں۔ (يُعَلِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْلِيْمٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ اِلْتَقَى الْجَمْعٰنِ :۔ دو گروہ ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ (اِلْتَقٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ اور مادہ لَقْیٌ ہے۔ (اَلْجَمْعَانِ) جَمْعٌ کا تثنیہ، اس کی جمع جُمُوْعٌ ہے۔

۱۶۷ نَافَقُوْا :۔ وہ لوگ منافق ہوئے۔ منافق ایسے شخص کو کہتے ہیں جو زبان سے ایمان کو ظاہر کرے اور دل میں کفر کو چھپائے۔ (نَافَقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَافَقَةٌ.

۱۶۸ فَادْرَءُوْا :۔ تو تم لوگ ہٹاؤ۔ اس میں فائے عاطفہ ہے۔ (اِدْرَءُوْا) باب فتح سے فعل

آیت نمبر امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْءٌ.

۱۶۹ اَمْوَاتًا:۔ مردہ۔ مرے ہوئے۔ واحد: مَيِّتٌ.

۱۶۹ اَحْيَآءٌ:۔ زندہ۔ واحد: حَيٌّ.

۱۷۰ يَسْتَبْشِرُوْنَ:۔ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ.

۱۷۲ اِسْتَجَابُوْا:۔ ان لوگوں نے حکم مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۱۷۲ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ:۔ ان لوگوں کو زخم لگا۔ ان لوگوں کو زخم پہنچا۔ (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (اَلْقَرْحُ) کے معنی زخم۔ جمع: قُرُوْحٌ.

۱۷۳ حَسْبُنَا اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہیں۔ (حَسْبُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ کافی کے معنی میں ہے۔

۱۷۳ اَلْوَكِيْلُ:۔ کارساز۔ کام بنانے والا۔ وَكَلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۷۸ لَا يَحْسَبَنَّ:۔ وہ ہرگز گمان نہ کرے۔ وہ ہرگز خیال نہ کرے۔ باب حسب سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ، معنی گمان کرنا۔

۱۷۸ نُمْلِيْ لَهُمْ:۔ ہم ان کو مہلت دیتے ہیں۔ (نُمْلِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْلَآءٌ.

۱۷۸ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ:۔ رسوا کرنے والا عذاب، توہین آمیز سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ. (مُهِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِهَانَةٌ.

۱۷۹ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ:۔ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) مسلمانوں کو چھوڑ دیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑیں گے کہ مومن اور منافق کے درمیان امتیاز نہ ہو۔

آیت نمبر (لِیَذَرَ) یہاں پر لام مکسور لام جحد ہے۔ اسی لام جحد کی وجہ سے فعل مضارع پر نصب ہے
(یَذَرَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔
اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۱۷۹　یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ناپاک کو پاک سے جدا کردیں گے۔
یہاں ناپاک سے مراد منافق اور پاک سے مراد مومن ہے (تفسیر جلالین) (یَمِیْزَ) باب
ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَیْزٌ. یہاں پر فعل مضارع
حتیٰ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷۹　لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ :۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع کردیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو
غیب پر آگاہ کردیں۔ (یُطْلِعَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر
غائب، مصدر اِطْلَاعٌ. لام جحد کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۱۷۹　یَجْتَبِیْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) منتخب فرما لیتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف،
صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ. اس کا مادہ جَبْوٌ اور جَبْیٌ ہے۔

۱۸۰　سَیُطَوَّقُوْنَ :۔ عنقریب ان لوگوں کو طوق پہنایا جائے گا۔ اس طوق پہنائے جانے کی
کیفیت صحیح بخاری کی حدیث شریف میں آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا
ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا وہ مال قیامت کے دن زہریلے سانپ کی شکل میں بنا کر
اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال
ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت
فرمائی۔ اس میں (سین) مستقبل قریب کے معنی کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ (یُطَوَّقُوْنَ)
باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطْوِیْقٌ.

۱۸۱　عَذَابَ الْحَرِیْقِ :۔ آگ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع اَعْذِبَةٌ.
(حَرِیْقٌ) کے معنی آگ۔

آیت نمبر ۱۸۲ قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ :۔تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا۔ (قَدَّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر تَقْدِيْمٌ.

۱۸۳ عَهِدَ اِلَيْنَا :۔(اللہ تعالیٰ نے) ہم سے عہد لیا،(اللہ تعالیٰ نے) ہم کو حکم فرمایا۔ (عَهِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر عَهْدٌ.

۱۸۳ قُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ :۔ایسی قربانی جس کو آگ کھا جائے۔بنی اسرائیل کے بعض انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں یہ معجزہ ظاہر ہوا تھا کہ جاندار یا غیر جاندار کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر نکال کر کسی میدان میں یا کسی پہاڑ پر رکھ دی جاتی،پھر اگر وہ قربانی اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوتی تو آسمان سے ایک آگ ظاہر ہوتی،اور قربانی کے طور پر پیش کی ہوئی چیز کو جلا دیا کرتی تھی۔(قُرْبَانٌ) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے جاندار ہو یا غیر جاندار۔(تَاْكُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر اَكْلٌ.(اَلنَّارُ) کے معنی آگ،جمع:نِيْرَانٌ.

۱۸۴ البَيِّنٰتِ :۔واضح دلائل۔مراد معجزات ہیں۔ واحد:بَيِّنَةٌ.

۱۸۴ الزُّبُرِ :۔صحیفے،کتابیں۔ واحد:الزَّبُوْرُ.

۱۸۵ مَنْ زُحْزِحَ :۔جو شخص بچالیا جائے۔(زُحْزِحَ) باب فعللة سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر زَحْزَحَةٌ.

۱۸۶ لَتُبْلَوُنَّ :۔تمہاری آزمائش ہوگی۔تم کو آزمایا جائے گا۔فعل مضارع مجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر بَلَآءٌ ہے۔اللہ کی طرف سے آزمائش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جانی اور مالی حوادث واقع ہوں گے۔اسی کو مجاز کے طور پر آزمائش کہا گیا ہے۔ ورنہ آزمانے کے حقیقی معنی سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔کیوں کہ وہ عالم الغیب ہے۔

۱۸۶ عَزْمِ الْاُمُوْرِ :۔تاکیدی احکام۔ضروری احکام۔یہاں پر (عَزْمٌ) مصدر اسم مفعول مَعْزُوْمٌ کے معنی میں ہے۔اس اعتبار سے (عَزْمِ الْاُمُوْرِ) کی اصل عبارت (مَعْزُوْمَاتِ الْاُمُوْرِ) ہے۔مَنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ای مِنْ مَعْزُوْمَاتِهَا الَّتِىْ يُعْزَمُ عَلَيْهَا

آیت نمبر لغوجوبھا (تفسیر جلالین)

۱۸۷ نَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ :۔ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنے پس پشت ڈال دیا۔یعنی اس پر عمل نہیں کیا۔ (نَبَذُوْهُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر نَبْذٌ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب،مفعول بہ ہے۔اس ضمیر کا مرجع مِیْثَاقٌ ہے جو عہد کے معنی میں ہے۔(وَرَآءَ) کے معنی پیچھے (ظُهُوْرٌ) کا واحد: ظَهْرٌ معنی پیٹھ۔

۱۸۷ ثَمَنًا قَلِيْلًا :۔تھوڑی قیمت،تھوڑا معاوضہ۔(ثَمَنٌ قَلِيْلٌ) سے دنیا کا ساز وسامان مراد ہے۔جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ثَمَنٌ کے معنی قیمت۔جمع: اَثْمَانٌ، قَلِيْلٌ کے معنی کم،تھوڑا،معمولی۔

۱۸۸ لَاتَحْسَبَنَّ :۔آپ ہرگز خیال نہ کریں۔آپ ہرگز گمان نہ کریں۔باب حسب سے فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ۔صیغہ واحد مذکر حاضر،مصدر حِسْبَانٌ.

۱۸۸ مَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ :۔عذاب سے نجات کی جگہ۔عذاب سے حفاظت کی جگہ۔(مَفَازَةٌ) کے معنی نجات کی جگہ،کامیابی کی جگہ،جمع :مَفَازَاتٌ. استعمال ہوتا ہے فَازَ مِنَ الْمَكْرُوْهِ اس نے ناپسندیدہ چیز سے نجات پائی۔

۱۹۱ قِيَامًا :۔کھڑے ہوئے۔کھڑے ہونے والے۔حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔واحد:قَائِمٌ.

۱۹۱ قُعُوْدًا :۔بیٹھے ہوئے، بیٹھنے والے۔حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد:قَاعِدٌ.

۱۹۱ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ :۔اپنے پہلوؤں پر۔ جُنُوْبٌ کا واحد:جَنْبٌ معنی پہلو۔

۱۹۱ بَاطِلًا :۔بے فائدہ،بےکار۔ناحق۔بُطْلَانٌ مصدر سے اسم فاعل (بَاطِلٌ) کی جمع: اَبَاطِيْلُ.

۱۹۱ سُبْحٰنَكَ :۔آپ کی ذات پاک ہے۔ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔(سُبْحَانٌ)

آیت نمبر مصدر ہے اور نُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔اور یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۱۹۱ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔(قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَایَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۲ قَدْ اَخْزَیْتَهٗ :۔واقعی آپ نے اس کو رسوا کر دیا۔(قَدْ اَخْزَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ. یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے۔یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(ۃ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۹۳ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا :۔آپ ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دیجئے۔آپ ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجئے۔(کَفِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَکْفِیْرٌ، (سَیِّاٰتٌ) کے معنی برائیاں واحد :سَیِّئَةٌ.

۱۹۳ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ :۔آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات دیجئے۔(تَوَفَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّیْ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔اَبْرَار کا واحد :بَرٌّ معنی نیک۔

۱۹۴ اٰتِنَا :۔آپ ہم کو عطا فرما دیجئے۔(اٰتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْتَآءٌ .(نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۴ لَا تُخْزِنَا :۔آپ ہم کو رسوا نہ کیجئے۔(لَا تُخْزِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے۔یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۴ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ :۔آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔(لَا تُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْلَافٌ (الْمِیْعَادُ) کے معنی وعدہ، جمع :مَوَاعِیْدُ.

آیت نمبر

۱۹۵　اِسْتَجَابَ لَهُمْ :۔ اس نے (پروردگار نے) ان کی درخواست منظور فرمالی۔ اس نے (پروردگار نے) نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ (اِسْتَجَابَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ۔

۱۹۵　اَلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا :۔ جن لوگوں نے ہجرت کی۔ جن لوگوں نے وطن چھوڑا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ۔

۱۹۵　اُوْذُوْا :۔ ان لوگوں کو ستایا گیا۔ ان لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْذَآءٌ۔

۱۹۶　لَا یَغُرَّنَّكَ :۔ وہ آپ کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے۔ وہ ہرگز آپ کو دھوکا نہ دے۔ (لَا یَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۹۶　تَقَلُّبُ :۔ چلنا پھرنا، آنا جانا۔ باب تفعل سے مصدر ہے۔

۱۹۷　مَتَاعٌ قَلِیْلٌ :۔ (یہ) تھوڑا فائدہ (ہے)۔ (چند روزہ بہار ہے) اس کی اصل عبارت هُوَ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ہے۔ (هُوَ) مبتدا محذوف اور (مَتَاعٌ قَلِیْلٌ) موصوف صفت سے مل کر خبر ہے۔

۱۹۹　خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔ (خُشُوْعٌ) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۲۰۰　صَابِرُوْا :۔ تم لوگ مقابلہ میں صبر کرو۔ تم لوگ مقابلہ میں مضبوط رہو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُصَابَرَةٌ۔

۲۰۰　رَابِطُوْا :۔ تم لوگ (مقابلہ کیلئے) مستعد رہو۔ تم لوگ (مقابلہ کے لئے) آمادہ رہو۔ تم لوگ مداومت کرو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُرَابَطَةٌ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ نساء

سورۂ نساء قرآن کریم کی چوتھی سورت ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں بہت سے ضروری احکام کے علاوہ خاص طور پر عورتوں کے متعلق تفصیلی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے۔ اور کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔ کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید۔ شوہر پر بیوی کے حقوق، اور بیوی پر شوہر کے حقوق، اور زوجین کے درمیان اختلافات میں اصلاح اور تصفیہ کا طریقہ اور مہر کے ضروری مسائل وغیرہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کو سورۂ نساء کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۱ اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ:۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔

۱ خَلَقَكُمْ: اس نے (پروردگار نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (خَلَقَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ:۔ ایک جان، ایک جاندار۔ یہاں پر (نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ نَفْسٌ کے معنی جان، جمع نُفُوْسٌ ہے۔

۱ زَوْجَهَا:۔ اس کا جوڑا۔ (زَوْجٌ) کے معنی شوہر، بیوی، ساتھی، جوڑا۔ لفظ (زوج) اضداد میں سے ہے اس کا استعمال شوہر اور بیوی دونوں معنی میں ہوتا ہے۔ یہاں زَوْجٌ سے مراد بیوی یعنی حضرت حواء ہیں۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٌ ہے۔

۱ بَثَّ:۔ اس (پروردگار) نے پھیلایا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ۔

آیت نمبر

۱ تَسَآءَ لُوْنَ :۔تم لوگ آپس میں سوال کرتے ہو۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسَآءُ لُ (تَسَآءَ لُوْنَ) اصل میں تَتَسَاءَ لُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۱ اَلْاَرْحَامَ :۔قرابت داری، رشتہ داری۔ جمع: رَحْمٌ. اور رِحْمٌ ہے۔

۱ رَقِیْبًا :۔نگہبان، نگراں، خبر رکھنے والا۔ رَقَابَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ اَلْیَتٰمٰی :۔یتیم بچے۔ اس کا واحد: یَتِیْمٌ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۲ لَا تَتَبَدَّلُوْا :۔تم لوگ نہ بدلو۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَدُّلٌ.

۲ حُوْبًا کَبِیْرًا :۔بڑا گناہ۔ حَابَ یَحُوْبُ حَوْبًا وَحُوْبًا باب نصر سے معنی گناہ گار ہونا۔

۳ اَلَّا تُقْسِطُوْا :۔کہ تم انصاف نہ کرو گے۔ کہ تم انصاف نہ کر سکو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تُقْسِطُوْا ہے۔ نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳ اَلَّا تَعْدِلُوْا :۔کہ تم انصاف نہ کرو گے، کہ تم انصاف نہ کر سکو گے۔ کہ تم برابری نہ کرو گے، کہ تم برابری نہ کر سکو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تَعْدِلُوْا ہے نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدْلٌ ہے۔

۳ اَلَّا تَعُوْلُوْا :۔کہ تم لوگ زیادتی نہ کرو گے۔ کہ تم لوگ ظلم نہ کرو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تَعُوْلُوْا ہے۔ نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْلٌ معنی ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔

آیت نمبر

۴ صَدُقَاتِهِنَّ:۔ان کا مہر۔ (صَدُقَاتٌ، کا واحد: صَدُقَةٌ معنی مہر۔

۴ نِحْلَةً:۔خوش دلی۔ نَحَلَ يَنْحَلُ نَحْلًا باب فتح سے معنی دینا (نِحْلَةٌ) کے معنی عطیہ جمع: نِحَلٌ.

۴ هَنِيْئًا:۔مزے دار۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر هَنَاءٌ ہے۔

۴ مَرِيْئًا:۔خوش گوار۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر مَرَاءَةٌ ہے۔

۵ قِيٰمًا:۔قائم رہنے کا ذریعہ۔ گذر بسر کا ذریعہ۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۶ اِبْتَلُوْا:۔تم لوگ آزمالیا کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِلَاءٌ.

۶ اِنْ اٰنَسْتُمْ:۔اگر تم دیکھو۔ (اٰنَسْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اِيْنَاسٌ. معنی دیکھنا۔

۶ رُشْدًا:۔ہوشیاری، سمجھ داری۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہدایت پانا۔

۶ اِسْرَافًا:۔فضول خرچی کرتے ہوئے۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ بِدَارًا:۔جلدی کرتے ہوئے۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ باب مفاعلة کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ لِيَسْتَعْفِفْ:۔چاہئے کہ بچا رہے۔ چاہئے کہ رکا رہے۔ باب استفعال سے فعل امر۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْفَافٌ.

۶ حَسِيْبًا:۔حساب لینے والا۔ باب نصر سے صفت مشبہ ہے اور مصدر حَسْبٌ و حِسَابٌ و حُسْبَانٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۷ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا:۔مقررہ کیا ہوا حصہ۔ (نَصِيْبٌ) کے معنی حصہ اس کی جمع: اَنْصِبَةٌ اور نُصُبٌ ہے۔ (مَفْرُوْضٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر فَرْضٌ.

۹ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا:۔کمزور اولاد، چھوٹے بچے۔ ذُرِّيَّةٌ کے معنی اولاد، جمع: ذُرِّيَّاتٌ. ضِعَاف کا واحد ضَعِيْفٌ معنی کمزور۔

آیت نمبر

۹ قَوْلًا سَدِيْدًا :۔درست بات، موقع کی بات۔ موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

۱۰ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا :۔وہ لوگ عنقریب جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ (سین) مستقبل قریب کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلْي. (سَعِيْرٌ) کے معنی جلتی ہوئی آگ، دہکتی ہوئی آگ۔

۱۱ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ :۔اللہ تمہیں حکم فرمارہے ہیں۔ (يُوْصِى) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْصَاءٌ.

۱۱ الذَّكَرِ :۔لڑکا جمع: ذُكُوْرٌ.

۱۱ حَظٌّ :۔حصہ۔ جمع: حُظُوْظٌ.

۱۱ الْاُنْثَيَيْنِ :۔دولڑکیاں۔ اس کا واحد: اُنْثٰی، اور جمع: اِنَاثٌ ہے۔

۱۱ ثُلُثَا مَا تَرَكَ :۔ترکہ کا دوتہائی حصہ۔ (ثُلُثَا) اصل میں ثُلُثَانِ ہے۔ جو ثُلُثٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

۱۲ السُّدُسُ :۔چھٹا حصہ۔ جمع: اَسْدَاسٌ.

۱۲ الرُّبُعُ :۔چوتھائی حصہ۔ جمع: اَرْبَاعٌ.

۱۲ الثُّمُنُ :۔آٹھواں حصہ۔ جمع: اَثْمَانٌ.

۱۲ كَلٰلَةً :۔وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول وفروع نہ ہوں۔ یعنی اس کے باپ، دادا، اور بیٹے، پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)

۱۲ غَيْرَ مُضَارٍّ :۔اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔ (مُضَارٌّ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر مُضَارَّةٌ (غَيْرَ مُضَارٍّ) ترکیب میں حال واقع ہے۔

۱۳ حُدُوْدُ اللّٰهِ :۔اللہ تعالیٰ کے احکام، خداوندی ضابطے۔ حُدُوْدٌ کا واحد: حَدٌّ اس کے معنی، دو چیزوں کے درمیان کی روک۔

۱۴ مَنْ يَّعْصِ :۔جو شخص نافرمانی کرے۔ (يَعْصِ) اصل میں يَعْصِىْ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

آیت نمبر صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصْیَانٌ. اور مادہ عَصْیٌ ہے۔

۱۴ مَنْ یَّتَعَدَّ :۔ جو شخص تجاوز کرے۔ (یَتَعَدَّ) اصل میں یَتَعَدّٰی ہے۔ من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء جو الف کی صورت میں ہے۔ گر گئی ہے۔ یَتَعَدّٰی باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّی.

۱۵ اَلْفَاحِشَةَ :۔ بے حیائی کا کام۔ اس سے مراد زنا ہے۔ اس کی جمع : فَوَاحِش .

۱۵ اِسْتَشْهِدُوْا :۔ تم لوگ گواہ بنالو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِشْهَادٌ

۱۵ اَمْسِكُوْهُنَّ :۔ تم ان (عورتوں) کو مقید رکھو۔ (اَمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ :۔ موت ان (عورتوں) کا خاتمہ کردے۔ (یَتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّی، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶ تَوَّابًا رَّحِیْمًا :۔ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا۔ بہت زیادہ رحم فرمانے والا۔ یہ تَوبة باب نصر اور رحمة باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۷ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ :۔ وہ لوگ قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں۔ قریب وقت کا مطلب یہ ہے کہ عالم برزخ کی چیزیں نظر آنے یعنی نزع کی کیفیت شروع ہونے سے پہلے جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ (یَتُوْبُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْبَةٌ . مِنْ قَرِیْبٍ کی اصل عبارت مِنْ زَمَنٍ قَرِیْبٍ ہے۔

۱۷ عَلِیْمًا حَکِیْمًا :۔ بہت جاننے والا۔ بہت حکمت والا۔ یہ عِلْمٌ باب سمع سے اور حِکْمَةٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۸ اَعْتَدْنَا :۔ ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ.

۱۹ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ :۔ تم ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَا تَعْضُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضْلٌ، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۹ عَاشِرُوْهُنَّ :۔تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی گزارو۔تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی بسر کرو۔(عَاشِرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاشَرَۃٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۰ قِنْطَارًا :۔مال کثیر، بہت سامال۔　　جمع: قَنَاطِیْرُ.

۲۰ بُهْتَانًا:۔تہمت لگا کر۔ باب فتح سے مصدر ہے معنی تہمت لگانا۔ بہتان لگانا، بہتان کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

۲۰ اِثْمًا مُّبِیْنًا:۔صریح گناہ کے طور پر۔کھلے ہوئے گناہ کے طور پر۔(اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: اٰثَامٌ. (مُبِیْنٌ) کے معنی، واضح، صریح، کھلا ہوا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَۃٌ.

۲۱ اَفْضٰی بَعْضُكُمْ اِلٰی بَعْضٍ:۔تم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو۔ بے حجابانہ ملنے سے مراد صحبت یا خلوت صحیحہ ہے۔(اَفْضٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْضَاءٌ.

۲۲ مِیْثَاقًا غَلِیْظًا :۔پختہ عہد، مضبوط عہد۔مِیْثَاقٌ کے معنی عہد جمع: مَوَاثِیْقُ ، غَلِیْظٌ کے معنی، سخت اور مضبوط جمع: غِلَاظٌ.

۲۲ قَدْسَلَفَ:۔وہ گزر گیا ہے، وہ پہلے ہو چکا ہے۔باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلَفٌ وَسُلُوْفٌ.

۲۲ فَاحِشَۃً :۔بے حیائی کا کام۔　　جمع: فَوَاحِشُ.

۲۲ مَقْتًا:۔(اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی کا سبب۔باب نصر سے مصدر ہے معنی بغض رکھنا، ناپسند کرنا۔

۲۳ حُرِّمَتْ :۔وہ حرام کی گئی۔باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَحْرِیْمٌ.

۲۳ اُمَّهٰتُكُمْ:۔تمہاری مائیں۔　(اُمَّهَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنی ماں۔

۲۳ بَنٰتُكُمْ:۔تمہاری بیٹیاں۔　(بَنَاتٌ) کا واحد: بِنْتٌ معنی بیٹی۔

آیت نمبر

۲۳ اَخَوٰتُکُمْ :۔ تمہاری بہنیں۔ (اَخَوَاتٌ) کا واحد: اُخْتٌ معنی بہن۔

۲۳ عَمّٰتُکُمْ :۔ تمہاری پھوپھیاں۔ (عَمَّاتٌ) کا واحد: عَمَّةٌ معنی پھوپھی۔ (باپ کی بہن)

۲۳ خٰلٰتُکُمْ :۔ تمہاری خالائیں۔ (خَالَاتٌ) کا واحد: خَالَةٌ معنی خالہ (ماں کی بہن)

۲۳ بَنٰتُ الْاَخِ :۔ بھتیجیاں۔ (بھائی کی بیٹیاں)

۲۳ بَنٰتُ الْاُخْتِ :۔ بھانجیاں۔ (بہن کی بیٹیاں)

۲۳ اَرْضَعْنَکُمْ :۔ ان عورتوں نے تمہیں دودھ پلایا۔ (اَرْضَعْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ۔

۲۳ اُمَّھٰتُ نِسَآئِکُمْ :۔ تمہاری بیویوں کی مائیں (جن کو ساس اور خوش دامن بھی کہتے ہیں) (اُمَّهَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنی ماں۔ (نِسَآءٌ) کے معنی عورتیں مراد بیویاں ہیں۔ اس کا واحد خلاف قیاس اِمْرَأَةٌ ہے۔

۲۳ رَبَآئِبُکُمْ :۔ تمہاری بیویوں کی بیٹیاں۔ (رَبَائِبُ) کا واحد: رَبِیْبَةٌ کے معنی سوتیلی لڑکی، یعنی تمہاری بیوی کی وہ لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہو۔

۲۳ فِیْ حُجُوْرِکُمْ :۔ تمہاری پرورش میں۔ تمہاری گود میں۔ (حُجُوْرٌ) کا واحد: حِجْرٌ کے معنی گود مراد پرورش ہے۔

۲۳ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمْ :۔ تمہارے بیٹوں کی بیویاں۔ (حَلَائِلُ) کا واحد: حَلِیْلَةٌ معنی بیوی۔ (اَبْنَآءٌ) کا واحد: اِبْنٌ معنی بیٹا۔

۲۳ مِنْ اَصْلَابِکُمْ :۔ تمہاری پشت سے۔ تمہاری نسل سے۔ (اَصْلَابٌ) کا واحد: صُلْبٌ معنی پشت۔

۲۳ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا :۔ بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ یہ دونوں مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

پارہ (۴) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْمُحْصَنٰتُ پارہ (۵) سورۂ نسآء

آیت نمبر

۲۴　اَلْمُحْصَنٰتُ:۔ شوہر والی عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۴　اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ :۔ کہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو۔ یعنی نکاح میں مہر کا ہونا ضروری ہے۔ (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۴　مُحْصِنِيْنَ:۔ نکاح کرنے والے (اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْصِنٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۴　غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ:۔ نہ زنا کرنے والے (اس حال میں کہ تم زنا کرنے والے نہ ہو) (مُسَافِحِيْنَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ. ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۴　اِسْتَمْتَعْتُمْ :۔ تم نے فائدہ حاصل کیا، تم نے فائدہ اٹھایا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ.

۲۴　تَرَاضَيْتُمْ:۔ تم آپس میں رضامند ہو گئے ہو۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَاضِیْ.

۲۴　عَلِيْمًا حَكِيْمًا:۔ بہت جاننے والا۔ بہت حکمت والا۔ یہ دونوں عِلْمٌ (باب سمع) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

آیت نمبر

۲۵ طَوْلًا :۔قدرت، طاقت۔اس کے معنی فضل اور بخشش کے بھی آتے ہیں۔

۲۵ فَتَیٰتِکُمْ :۔تم لوگوں کی باندیاں۔ (فَتَیَاتٌ) کا واحد:فَتَاۃٌ ہے۔

۲۵ مُحْصَنٰتٍ :۔نکاح کی ہوئی عورتیں (اس حال میں کہ ان سے نکاح کیا گیا ہو) باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد:مُحْصَنَۃٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔(قاعدہ) جمع مؤنث سالم پر حالت نصب میں جر آتا ہے۔

۲۵ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ :۔نہ زنا کرنے والی عورتیں (اس حال میں کہ زنا کرنے والی نہ ہوں) یعنی علانیہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں۔(مُسَافِحَاتٌ) باب مفاعلۃ سے جمع مؤنث سالم، اس کا واحد:مُسَافِحَۃٌ اور مصدر مُسَافَحَۃٌ ہے۔حال ہونے کی وجہ سے لفظ غیر پر نصب ہے۔

۲۵ مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ :۔(نہ) دوست بنانے والی عورتیں۔(نہ) خفیہ آشنائی کرنے والی عورتیں۔یعنی پوشیدہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں۔(مُتَّخِذٰتٌ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُتَّخِذَۃٌ اور مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔(اَخْدَانٌ) کا واحد:خِدْنٌ معنی دوست۔

۲۵ اِذَآ اُحْصِنَّ :۔جب ان (باندیوں) کا نکاح کر دیا جائے۔(اُحْصِنَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ.

۲۵ اَلْمُحْصَنٰتِ آزاد عورتیں۔باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَۃٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۵ اَلْعَنَتَ :۔مشقت، تکلیف یہاں مراد ''زنا'' ہے۔(تفسیر جلالین)

۲۵ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ :۔بہت بخشنے والا، بہت رحمت فرمانے والا۔یہ دونوں مَغْفِرَۃٌ باب ضرب اور رَحْمَۃٌ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۹ لَا تَأْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ :۔تم اپنے مالوں کو نہ کھاؤ (ناحق طور پر) یعنی تم آپس میں ایک

آیت نمبر دوسرے کے مالوں کو ناحق طور پر نہ کھاؤ۔ (لَاتَأْكُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْلٌ . (اَمْوَالٌ) کا واحد: مَالٌ معنی مال و دولت۔

۲۹ لَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ :۔ تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ (لَاتَقْتُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَتْلٌ . اَنْفُسٌ کا واحد: نَفْسٌ، معنی جان۔

۳۰ عُدْوَانًا :۔ حد سے گزرتے ہوئے۔ حد سے تجاوز کرتے ہوئے۔ باب نصر سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۰ نُصْلِيْهِ :۔ ہم اس کو داخل کریں گے۔ (نُصْلِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَآءٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۱ اِنْ تَجْتَنِبُوْا :۔ اگر تم بچتے رہو گے۔ (تَجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ . اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳۱ مُدْخَلًا كَرِيْمًا :۔ عزت کی جگہ، عزت کا مقام۔ (مُدْخَلًا) باب افعال سے ظرف مکان ہے۔ اسی لئے یہاں جگہ اور مقام کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (كَرِيْمًا) كَرَمٌ سے صفت مشبہ معنی عزت والا، معزز۔

۳۲ لَاتَتَمَنَّوْا :۔ تم لوگ تمنا نہ کرو۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنّیٌ.

۳۲ اِكْتَسَبُوْا :۔ ان لوگوں نے کمایا، ان لوگوں نے عمل کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ.

۳۲ اِكْتَسَبْنَ :۔ ان عورتوں نے کمایا۔ ان عورتوں نے عمل کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ.

۳۳ مَوَالِيَ :۔ ورثہ۔ وارث ہونے والے۔ میت کے ترکہ میں میراث پانے والے لوگ۔ اس کا واحد: مَوْلیٰ ہے۔ اس کے بہت سے معانی میں سے ایک معنی وارث کے بھی ہیں،

آیت نمبر اور یہی معنی یہاں مراد ہیں۔

۳۳ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ :۔تمہارے ہاتھوں نے معاہدہ کیا۔یعنی تم نے معاہدہ کیا۔
(عَقَدَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَقْدٌ.
(اَیْمَانٌ) کا واحد: یَمِیْنٌ معنی دایاں ہاتھ۔

۳۳ شَهِیْدًا :۔مطلع، واقف۔جمع: شُهَدَآءُ ۔باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۴ قَوّٰامُوْنَ:۔حاکم، سرپرست۔ قِیَامٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔اس کا واحد: قَوَّامٌ ہے۔

۳۴ قٰنِتٰتٌ:۔فرماں بردار عورتیں۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔اس کا واحد: قَانِتَةٌ اور مصدر قُنُوْتٌ ہے۔

۳۴ نُشُوْزَهُنَّ:۔ان کی نافرمانی۔ان کی بد دماغی، ان کی سرکشی۔(نُشُوْزٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

۳۴ عِظُوْهُنَّ:۔تم ان عورتوں کو نصیحت کرو۔ (عِظُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَعْظٌ اور عِظَةٌ ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۴ اُهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ :۔تم ان عورتوں کو سونے کی جگہوں میں جدا کرو۔تم ان عورتوں کو لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو۔(اُهْجُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ اور هِجْرَانٌ ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
(اَلْمَضَاجِعِ) اس کا واحد: مَضْجَعٌ معنی سونے کی جگہ، لیٹنے کی جگہ، ظرف مکان ہے۔

۳۴ لَاتَبْغُوْا:۔تم تلاش نہ کرو۔باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغْیٌ.

۳۴ عَلِیًّا کَبِیْرًا :۔بہت بلندی والا، بہت بڑائی والا۔یہ دونوں عُلُوٌّ باب نصر سے اور کِبَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۵ شِقَاقٌ:۔اختلاف، ضد۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

آیت نمبر

۳۵ حَكَمًا:۔ فیصلہ کرنے والا۔ واحد اور جمع دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵ يُوَفِّقِ اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ موافقت فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا فرمادیں گے۔ (يُوَفِّقْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيْقٌ جواب امر کی وجہ سے ساکن ہے۔ لفظ (اَللّٰه) سے ملا کر پڑھنے کے لئے (يُوَفِّقْ) کے آخر میں کسرہ دیا گیا ہے۔

۳۵ عَلِيْمًا خَبِيْرًا:۔ بہت جاننے والا۔ بہت خبر رکھنے والا۔ یہ دونوں عِلْمٌ باب سمع سے اور خُبْرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۶ اَلْيَتٰمىٰ:۔ یتیم بچے۔ اس کا واحد: يَتِيْمٌ ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۳۶ الْمَسٰكِيْنِ:۔ غریب لوگ محتاج لوگ۔ اس کا واحد: مِسْكِيْنٌ ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۳۶ الْجَارِ ذِي الْقُرْبىٰ:۔ رشتہ دار پڑوسی۔ جَارٌ کے معنی پڑوسی، جمع: جِيْرَانٌ . قُربیٰ کے معنی رشتہ داری اور ذُوالْقُرْبىٰ کے معنی رشتہ دار۔ یعنی رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

۳۶ الْجَارِ الْجُنُبِ:۔ اجنبی پڑوسی۔ جَارٌ کے معنی پڑوسی، جمع: جِيْرَانٌ. جُنُبٌ کے معنی اجنبی، یعنی غیر رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرو۔

۳۶ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ:۔ پہلو کا ساتھی۔ پاس بیٹھنے والا۔ ہم مجلس۔ صَاحِبٌ کے معنی ساتھی جمع: اَصْحَابٌ. جَنْبٌ کے معنی پہلو۔ جمع: اَجْنَابٌ. یعنی ہم مجلس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو (خواہ وہ مجلس دائمی ہو جیسے سفر طویل کی رفاقت اور کسی مباح کام میں شرکت۔ یا وہ مجلس عارضی ہو جیسے سفر قصیر یا اتفاقی جلسہ میں شرکت۔ (بیان القرآن)

۳۶ اِبْنِ السَّبِيْلِ:۔ مسافر، راہ گیر۔ جمع: اَبْنَاءُ السَّبِيْلِ.

۳۶ مُخْتَالًا:۔ تکبر کرنے والا۔ اپنے کو بڑا سمجھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر

آیت نمبر مصدر اِخْتِیَالٌ.

۳۶ فَخُوْرًا:۔ بہت فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔ یہ فَخْرٌ باب فتح سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۳۷ اَعْتَدْنَا :۔ ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر اِعْتَادٌ. اس میں تاء اصلی ہے۔

۳۷ عَذَابًا مُّهِيْنًا :۔ رسوا کن عذاب، اہانت آمیز سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی، سزا، تکلیف، جمع: اَعْذِبَةٌ. (مُهِيْنٌ) ذلیل کرنے والا۔ رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر۔ مصدر اِهَانَةٌ.

۳۸ قَرِيْنًا:۔ ساتھی۔ جمع: قُرَنَاءُ.

۴۰ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ:۔ ذرہ برابر۔ (مِثْقَالٌ) کی جمع: مَثَاقِيْلُ . (ذَرَّةٌ) کی جمع: ذَرَّاتٌ.

۴۲ يَوَدُّ :۔ وہ آرزو کرے گا۔ وہ خواہش کرے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِدٌّ ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ.

۴۲ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ :۔ کاش ان کو (زمین کے) برابر کر دیا جائے۔ کاش وہ زمین کے پیوند ہو جائیں۔ (لَوْ) تمنی کے لئے ہے۔ (تُسَوّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ.

۴۳ سُكَارٰى :۔ نشہ میں مدہوش، نشہ میں مست۔ وہ شخص جو نشہ میں ہو۔ اس کا واحد: سَكْرَانُ ہے۔

۴۳ جُنُبًا :۔ جنابت کی حالت میں۔ جنابت والے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جُنُبٌ کے معنی ناپاک۔ یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے۔

۴۳ عَابِرِيْ سَبِيْلٍ :۔ مسافر، سفر کرنے والے لوگ۔ (عَابِرِيْ) اصل میں عَابِرِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۴۳ مَرْضٰى :۔ بیمار۔ اس کا واحد: مَرِيْضٌ.

آیت نمبر ۴۳ الْغَآئِطِ :۔ پست زمین۔ قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضائے حاجت کی جگہ۔ یہاں پر مراد قضائے حاجت کی جگہ ہے۔ هُوَ الْمَكَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جلالین) حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے (غائطٌ) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے۔ جائے ضرور کا مطلب قضائے حاجت کی جگہ ہے۔

۴۳ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ :۔ تم نے بیویوں سے قربت کی ہو۔ مُلَامَسَةٌ کے معنی چھونا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد جماع کرنا ہے۔ (لٰمَسْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُلَامَسَةٌ. (النِّسَاءَ) کے معنی عورتیں مراد بیویاں ہیں۔ خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَأَةٌ ہے۔

۴۳ تَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا :۔ تم لوگ پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ (تَيَمَّمُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمُّمٌ. (صَعِيْدٌ) کے معنی مٹی۔ زمین کا بلند حصہ (طَيِّبٌ) کے معنی پاک۔ تیمّم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے اور نہ گلے۔ لیکن چونا اس سے مستثنیٰ ہے۔ باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے لیکن اس سے تیمّم درست ہے۔ اور راکھ اس طرح مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے۔ مگر پھر بھی اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں۔ غسل اور وضو کا تیمّم ایک ہی طرح ہے۔ صرف نیت الگ الگ ہے۔ اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ (بیان القرآن)

۴۴ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ :۔ وہ لوگ گمراہی اختیار کرتے ہیں۔ (يَشْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَآءٌ. اس کے حقیقی معنی خریدنا، مراد اختیار کرنا ہے۔ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو۔ اس اعتبار سے آیت کریمہ میں اشتراء یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ ضَلَالَةٌ کے معنی گمراہی، جمع: ضَلَالَاتٌ.

۴۶ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ :۔ وہ لوگ (یہودی تورات کے) کلام کو بدل دیتے ہیں۔

آیت نمبر (یُحَرِّفُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْرِیْفٌ.

۴۶ رَاعِنَا :۔آپ ہماری رعایت فرمائیے۔لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کے لئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے لفظ (رَاعِنَا) استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔(رَاعِ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُرَاعَاۃٌ ہے۔اس کے آخر میں (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۶ لَیًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ :۔اپنی زبانوں کو موڑ کر۔اپنی زبانوں کو پھیر کر۔اپنی زبانوں کو موڑتے ہوئے۔اپنی زبانوں کو پھیرتے ہوئے۔(لَیًّا) باب ضرب سے مصدر ہے۔اس کے معنی موڑنا۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔(اَلْسِنَۃٌ) کا واحد: لِسَانٌ. معنی زبان۔

۴۷ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا :۔کہ ہم چہروں کو مٹادیں۔یعنی ہم چہروں کے نقش ونگار آنکھ ناک وغیرہ کو مٹادیں۔(نَطْمِسَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔(وُجُوْهًا) کا واحد: وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۴۷ اَصْحٰبَ السَّبْتِ :۔ہفتہ والے۔سنیچر والے۔(اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ معنی ساتھی۔یہاں (والا) کے معنی میں ہے۔(سَبْتٌ) کے معنی ہفتہ، سنیچر (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) (اصحاب سبت) سے مراد ''ایلہ'' کے رہنے والے یہودی ہیں۔جن کو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن خاص طور پر عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن مچھلی کا شکار کرنے کو حرام کردیا گیا تھا۔لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کیا۔تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کی صورتوں کو مسخ کرکے ان کو بندر بنادیا تھا۔پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مرگئے تھے۔(اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں۔(آمین)

۴۹ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ :۔وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاکیزہ کہتے ہیں۔وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاک قرار دیتے ہیں۔وہ لوگ ((یہودی) اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں۔

آیت نمبر (یُزَکُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزْکِیَۃٌ

۴۹ لَایُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا :۔ ان لوگوں پر تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ یعنی ان لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ (لَا یُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُلْمٌ (فَتِیْلًا) کے معنی کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا۔ جمع: فَتَائِلُ.

۵۰ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ (یَفْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ. اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

۵۰ اِثْمًا مُّبِیْنًا :۔ صریح گناہ۔ کھلا ہوا گناہ۔ (اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَۃٌ.

۵۱ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ :۔ بت اور شیطان۔ (جِبْتٌ) کے معنی بت۔ (طَاغُوْتٌ) کے معنی شیطان، جمع: طَوَاغِیْتُ.

۵۳ نَقِیْرًا :۔ کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ کھجور کی گٹھلی کا شگاف۔ یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔

۵۵ صَدَّ عَنْہُ :۔ اس نے ان سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) اعراض کیا۔ (صَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صُدُوْدٌ.

۵۵ سَعِیْرًا :۔ بھڑکتی ہوئی آگ۔ دہکتی ہوئی آگ۔

۵۶ نُصْلِیْھِمْ :۔ ہم ان کو داخل کریں گے۔ (نُصْلِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ. اور مادہ صَلْیٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۶ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ :۔ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی۔ (نَضِجَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نُضْجٌ بمعنی پکنا۔ یہاں مراد جلنا ہے۔ (جُلُوْدٌ) کا واحد: جِلْدٌ. معنی کھال۔

۵۶ عَزِیْزًا حَکِیْمًا :۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ یہ دونوں عِزَّۃٌ باب ضرب سے

آیت نمبر اور حِكْمَةٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۷ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ :۔ پاک صاف بیویاں۔(اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ. معنی شوہر، بیوی ۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں بیوی کے معنی میں ہے۔ (مُطَهَّرَةٌ) کے معنی پاک کی ہوئی، صاف کی ہوئی۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَطْهِيْرٌ.

۵۷ ظِلًّا ظَلِيْلًا :۔ گنجان سایہ، گھنی چھاؤں۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، چھاؤں۔ جمع: ظِلَالٌ. (ظَلِيْلٌ) فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ، ظِلٌّ کی تاکید کیلئے ہے۔ جیسے شَمْسٌ شَامِسٌ، لَيْلٌ لَيْلٌ وغیرہ۔ حضرت ربیع بن انس نے فرمایا۔ اس سے مراد عرش کا سایہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

۵۸ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا :۔ کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو۔ کہ حقوق اہل حقوق کو پہنچادو۔ (تُؤَدُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَأْدِيَةٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (الْاَمٰنٰتُ) کے معنی امانتیں، حقوق، اس کا واحد: اَمَانَةٌ.

۵۸ سَمِيْعًا بَصِيْرًا :۔ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا۔ یہ دونوں سَمْعٌ باب سمع سے اور بَصَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۹ اُولِی الْاَمْرِ ۔ اہل حکومت۔ اولی الامر لغت میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے ہاتھ میں کسی چیز کا انتظام ہو۔ اسی لئے حضرت ابن عباسؓ، حضرت حسن بصریؒ اور حضرت مجاہدؒ وغیرہ مفسرین قرآن نے اولی الامر کا مصداق علماء اور فقہاء کو قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ اور دین کا نظام ان سے متعلق ہے۔ اور مفسرین کی ایک جماعت نے فرمایا۔ جن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں کہ اولی الامر سے مراد حکام اور امراء ہیں۔ جن کے ہاتھ میں حکومت کا نظام ہوتا ہے۔ اور تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ لفظ دونوں طبقوں کو شامل ہے یعنی علماء اور فقہاء کو بھی

آیت نمبر اور امراء اور حکام کو بھی۔ کیوں کہ نظام امران ہی دونوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ (معارف القرآن)

۵۹ اِنْ تَنَازَعْتُمْ :۔ اگر تم اختلاف کرو۔ (تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَازُعٌ.

۵۹ تَاْوِیْلًا :۔ انجام کے اعتبار سے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۰ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا :۔ کہ وہ اپنے مقدمے لے جائیں۔ (یَتَحَاکَمُوْا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَاکُمٌ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۶۱ یَصُدُّوْنَ :۔ وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صُدُوْدٌ.

۶۲ تَوْفِیْقًا :۔ موافقت پیدا کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۳ عِظْهُمْ :۔ آپ ان کو نصیحت فرماتے رہئے۔ (عِظْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَعْظٌ اور عِظَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۳ قَوْلًا بَلِیْغًا :۔ موثر بات۔ موثر بات کہنا۔ (قَوْلًا) موصوف، (بَلِیْغًا) صفت، یہ دونوں مل کر مفعول مطلق ہے۔

۶۴ تَوَّابًا رَّحِیْمًا :۔ بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ بہت رحمت فرمانے والا۔ یہ دونوں تَوْبَةٌ باب نصر سے اور رَحْمَةٌ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۵ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ :۔ یہاں تک کہ وہ لوگ آپ سے فیصلہ کرائیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو حکم بنائیں۔ (یُحَکِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْکِیْمٌ. (حَتّٰی) کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۶۵ شَجَرَ بَیْنَهُمْ :۔ ان کے درمیان اختلاف ہوا۔ ان کے درمیان جھگڑا ہوا۔ (شَجَرَ)

آیت نمبر باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَجْرٌ و شُجُوْرٌ۔

۶۹ النَّبِیّنَ:۔ انبیاء (علیہم السلام) اس کا واحد: نَبِیٌّ ہے۔ (نبی) وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔

۶۹ الصِّدِّیْقِیْنَ:۔ صدیقین۔ اس کا واحد: صِدِّیْقٌ ہے۔ یہ صدق سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کے معنی، بہت سچا، سچائی میں کامل (صدیقین کا مطلب) انبیاء علیہم السلام کے صحابہ میں سب سے زیادہ فضیلت والے۔ اَفَاضِلُ اَصْحَابِ الْاَنْبِیَآءِ (تفسیر جلالین)

۶۹ الشُّھَدَآءِ:۔ شہید ہونے والے لوگ۔ اس کا واحد: شَھِیْدٌ ہے۔ (شہید) وہ شخص ہے جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کر دی ہو۔

۶۹ الصّٰلِحِیْنَ:۔ نیک لوگ۔ اس کا واحد: صَالِحٌ ہے۔ (صالح) وہ شخص ہے جو پورے طریقہ پر شریعت کا اتباع کرے۔

۷۱ خُذُوْا حِذْرَکُمْ:۔ تم اپنی احتیاط رکھو۔ تم اپنا بچاؤ کرلو۔ (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ (حِذْرٌ) احتیاط، بچاؤ۔

۷۱ اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ:۔ تم لوگ متفرق طور پر نکلو۔ (اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ (ثُبَاتٍ) کا واحد: ثُبَۃٌ معنی متفرق جماعت۔

۷۲ لَیُبَطِّئَنَّ:۔ یقیناً وہ دیر لگائے گا۔ یقیناً وہ ٹال مٹول کرے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْطِئَۃٌ۔

۷۴ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا:۔ وہ لوگ دنیوی زندگی کو بیچتے ہیں (آخرت کے بدلے) بعض حضرات مفسرین نے کہا کہ یہاں شِرَاء خریدنے یعنی اختیار کرنے کے معنی میں ہے۔ (یَشْرُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شِرَآءٌ۔ لفظ شِرَاء بیچنے اور خریدنے دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ:۔ کمزور لوگ، مغلوب لوگ۔ باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر

آیت نمبر سالم ہے۔اس کا واحد: مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔

۷۶　اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ :۔شیطان کے ساتھی۔شیطان کے دوست۔(اَوْلِيَاءُ) کا واحد: وَلِيٌّ معنی دوست، ساتھی۔

۷۷　كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ:۔تم لوگ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو، تم لوگ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو۔ (كُفُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَفٌّ. (اَيْدِىْ) کا واحد: يَدٌ معنی ہاتھ۔

۷۷　لَوْلَآ اَخَّرْتَنَا :۔آپ نے ہم کو مہلت کیوں نہیں دے دی۔　(اَخَّـرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاخِيْرٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۷　لَا تُـظْـلَـمُـوْنَ فَتِيْلًا :۔ تمہارے اوپر تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔یعنی تمہارے اوپر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔(لَا تُـظْـلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ظُلْمٌ. (فَتِيْلٌ) کے معنی کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا، جمع: فَتَائِلُ.

۷۸　بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ :۔مضبوط قلعے۔(بُرُوْجٌ) کا واحد: بُرْجٌ معنی قلعہ۔(مُشَيَّدَةٌ) مضبوط کی ہوئی۔باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تَشْيِيْدٌ.

۸۱　اِذَا بَرَزُوْا :۔جب وہ نکلتے ہیں۔جب وہ باہر جاتے ہیں۔(بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ، معنی ظاہر ہونا۔نکلنا۔

۸۱　بَيَّتَ طَآئِفَةٌ :۔ایک جماعت رات میں مشورہ کرتی ہے۔یہ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے معنی میں ہے۔(بَيَّـتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْيِيْتٌ. (طَآئِفَةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، جمع: طَوَائِفُ.

۸۲　اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ :۔کیا وہ لوگ غور نہیں کرتے۔　(لَا يَتَـدَبَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَدَبُّرٌ.

۸۳　اَذَاعُـوْا بِـهٖ :۔وہ لوگ اس (خبر) کو مشہور کر دیتے ہیں۔یہ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل

آیت نمبر مضارع کے معنی میں ہے۔(اَذَاعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَاعَةٌ (بِهٖ) میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (اَمْرٌ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے اور خبر کے معنی میں ہے۔

۸۳ اُوْلِی الْاَمْرِ:۔ اہل حکومت۔ اس کا مطلب سورۂ نساء آیت (۵۹) میں گزر چکا ہے۔

۸۳ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ:۔ وہ لوگ اس (خبر) کی تحقیق کر لیتے ہیں۔ (یَسْتَنْبِطُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْبَاطٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ جس کا مرجع (اَمْرٌ) ہے جو خبر کے معنی میں ہے۔

۸۴ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ:۔ آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔ آپ مسلمانوں کو آمادہ کیجئے۔ (حَرِّضْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْضٌ.

۸۴ بَاْسًا:۔ جنگ، لڑائی۔

۸۴ تَنْکِیْلًا:۔ سزا دینا، عذاب دینا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۸۵ مَنْ یَّشْفَعْ:۔ جو شخص سفارش کرے۔ (یَشْفَعْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ. (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۸۵ مُقِیْتًا:۔ قدرت رکھنے والا۔ نگہبان۔ اَقَاتَ، یُقِیْتُ، اِقَاتَةً باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸۶ اِذَا حُیِّیْتُمْ:۔ جب تم کو سلام کیا جائے۔ جب تم کو کوئی سلام کرے۔ (حُیِّیْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِیَّةٌ.

۸۶ حَیُّوْا:۔ تم سلام کرو۔ یعنی سلام کا جواب دو۔ (حَیُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِیَّةٌ.

۸۶ حَسِیْبًا:۔ حساب کرنے والا، حساب لینے والا۔ باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر حَسَبٌ اور حُسْبَانٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸۸ اَللّٰهُ اَرْکَسَهُمْ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوٹا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پھیر دیا ہے۔

آیت نمبر (اَرْكَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْکَاسٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۰ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ :۔ان کے دل تنگ ہو گئے۔(حَصِرَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَصَرٌ (صُدُوْرٌ) کا واحد: صَدْرٌ معنی سینہ، اس سے مراد دل ہے۔ یہ جملہ ترکیب کے اعتبار سے حال ہے۔اس کے شروع میں لفظ قَدْ محذوف ہے۔

۹۰ اِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ :۔اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں۔اگر وہ تم سے الگ تھلگ ہو جائیں۔یعنی اگر وہ لوگ تم سے لڑائی نہ کریں۔(اِعْتَزَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِزَالٌ ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۱ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ :۔ جہاں تم نے ان کو پایا (جہاں تم ان کو پاؤ) یہ مستقبل کے معنی میں ہے۔(ثَقِفْتُمُوْا) اس کے آخر میں واؤ صلہ ہے جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقَفٌ.

۹۲ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ:۔مسلمان غلام یا باندی۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن اس سے مراد پوری ذات ہے یعنی غلام یا باندی۔جمع: رِقَابٌ (مُؤْمِنَةٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث مصدر اِيْمَانٌ.

۹۲ دِيَةٌ:۔دیت، خوں بہا۔جمع: دِيَاتٌ .(دِيَةٌ) اصل میں وَدْيٌ ہے۔شروع کا واؤ حذف کر دیا گیا۔اور اس کے عوض میں آخر میں تاء بڑھا دی گئی۔واؤ کو حذف کرنے کے بعد دال ساکن ہے۔اس کو کسرہ اور یاء کو فتحہ دے دیا گیا۔دِيَةٌ ہو گیا۔جیسے عِدَةٌ اور زِنَةٌ ہے۔ (دیت) شرعی اعتبار سے وہ مال ہے جو قتل کے عوض میں مقتول کے وارثوں کو دیا جائے۔ دیت کی مقدار، سو اونٹ، یا ایک ہزار دینار، یا دس ہزار درہم ہیں۔

۹۲ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا :۔کہ وہ لوگ معاف کر دیں۔(يَصَّدَّقُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصَّدُّقٌ. (يَصَّدَّقُوْا) اصل میں يَتَصَدَّقُوْنَ ہے۔

آیت نمبر تاء کو صاد سے بدل دیا گیا۔ پھر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ یَصَّدَّقُوْنَ ہو گیا۔ اور اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ یَصَّدَّقُوْا ہو گیا ہے۔ (اِصَّدُّقٌ) مصدر بھی اصل میں تَصَدُّقٌ ہے۔ اس میں بھی مذکورہ بالا تبدیلی ہوئی ہے۔ یعنی تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۹۳ اَعَدَّلَهٗ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس کے لئے تیار فرمایا (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ.

۹۴ اِذَا ضَرَبْتُمْ :۔ جب تم لوگ سفر کیا کرو۔ (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرْبٌ. (یہاں سفر کرنے کے معنی میں ہے)

۹۴ تَبَيَّنُوْا :۔ تم لوگ تحقیق کر لیا کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَيُّنٌ.

۹۴ تَبْتَغُوْنَ :۔ تم لوگ طلب کرتے ہو۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر، اِبْتِغَآءٌ. اور مادہ بَغْیٌ ہے۔

۹۴ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا :۔ دنیوی زندگی کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان، جمع: اَعْرَاضٌ.

۹۴ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ :۔ بہت غنیمتیں، بہت مال غنیمت۔ (مَغَانِمُ) کا واحد: مَغْنَمٌ، معنی غنیمت۔ (غنیمت) وہ مال ہے جو جنگ کے ذریعہ کافروں سے حاصل ہو۔

۹۵ اُولِي الضَّرَرِ :۔ عذر والے لوگ۔ (اُولِی) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (اُولُوْا) استعمال ہوتا ہے۔ (ضَرَرٌ) کے معنی عذر، تنگی، سختی، نقصان، بدحالی، جمع: اَضْرَارٌ.

۹۷ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ :۔ فرشتوں نے ان کو وفات دی۔ فرشتوں نے ان کی جان نکالی۔ فرشتے ان کو وفات دیتے ہیں۔ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں۔ (تَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب یا فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَفِّیْ یہاں پر لفظ تَوَفّٰی میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا احتمال ہے، فعل

آیت نمبر مضارع کی صورت میں اس کی اصل تَتَوفّیٰ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری) (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْمَلٰٓئِكَةُ) فاعل ہے۔ اس کے معنی فرشتے، واحد: مَلَكٌ.

۹۷ مُسْتَضْعَفِيْنَ :۔ کمزور لوگ، مغلوب لوگ۔ باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ حالت نصب میں ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر: اِسْتِضْعَافٌ ہے۔

۹۷ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً :۔ وہ لوگ کوئی تدبیر نہیں کر سکتے ہیں۔ (لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِطَاعَةٌ (حِيْلَةٌ) کے معنی تدبیر، جمع: حِيَلٌ.

۹۹ عَفُوًّا غَفُوْرًا :۔ بہت معاف فرمانے والا۔ بہت مغفرت فرمانے والا۔ یہ دونوں عَفْوٌ باب نصر سے اور مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۰ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے۔ (يُهَاجِرْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ، (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ. ہجرت ابتدائے اسلام میں فرض تھی۔ اور ثبوت اسلام کے لئے شعار کے طور پر لازم تھی، لیکن حالت عذر میں اس کی فرضیت اور شعاریت ساقط ہو جاتی تھی۔

۱۰۰ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا :۔ بہت جگہ (مُرَاغَمًا) باب مفاعلۃ سے اسم ظرف صیغہ واحد ہے۔ مصدر مُرَاغَمَةٌ معنی ہجرت کرنا۔ اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ: ہجرت کرنے کی جگہ ہے۔ اور یہاں پر مراد (جگہ) ہے۔

۱۰۰ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ :۔ اس کو موت آ پہنچے، اس کو موت آ پکڑے۔ اس کو موت آ جائے۔ (يُدْرِكْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاكٌ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۰۱ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ :۔ جب تم زمین میں سفر کرو۔ (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ ضَرْبٌ فی الْاَرْضِ کے معنی زمین میں سفر کرنا۔

۱۰۱ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ :۔ کہ تم لوگ نماز میں سے کچھ کم کر دو۔ (تَقْصُرُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَصْرٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ سفر شرعی کی صورت میں نماز میں قصر ہوتا ہے۔ قصر یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھی جاتی ہے سفر شرعی کی کم از کم مقدار تین دن اور تین رات کی مسافت ہے۔ حضرات فقہاء نے اس کی تعیین اڑتالیس میل سے کی ہے۔

۱۰۲ یَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ :۔ وہ لوگ تمہارے اوپر حملہ کر دیں۔ (یَمِیْلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَیْلٌ.

۱۰۲ خُذُوْا حِذْرَکُمْ :۔ تم اپنا بچاؤ لے لو۔ (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ (حِذْرٌ) باب سمع سے مصدر ہے معنی بچانا، پرہیز کرنا، یہاں مراد بچاؤ کا سامان ہے۔

۱۰۳ اِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ :۔ جب تم لوگ نماز (خوف) پڑھ چکو۔ جب تم لوگ نماز (خوف) ادا کر چکو۔ (قَضَیْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءٌ. معنی ادا کرنا، پورا کرنا۔ (الصَّلٰوۃُ) کے معنی نماز، جمع: صَلَوَاتٌ.

۱۰۳ قِیَامًا :۔ کھڑے ہونے کی حالت میں۔ کھڑے ہوئے۔ اس کا واحد: قَائِمٌ ہے۔ جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۳ قُعُوْدًا :۔ بیٹھنے کی حالت میں۔ بیٹھے ہوئے۔ اس کا واحد: قَاعِدٌ ہے جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے۔

۱۰۳ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا :۔ (نماز) مقرر وقت میں فرض کی ہوئی۔ (نماز) معین وقت میں فرض

آیت نمبر کی ہوئی۔ (کِتَابًا) مصدر اسم مفعول مَکْتُوبًا کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی فرض کیا ہوا (مَوْقُوْتًا) وَقْتٌ سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کے معنی وقت مقرر کیا ہوا۔

۱۰۴ لَاتَهِنُوْا :۔ تم لوگ ہمت نہ ہارو۔ باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَهْنٌ۔

۱۰۴ اِبْتِغَآءِ الْقَوْمِ :۔ قوم کا تعاقب کرنا۔ قوم کا پیچھا کرنا۔ (اِبْتِغَآءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔

۱۰۴ تَاْلَمُوْنَ :۔ تم لوگ دردمند ہوتے ہو، تم لوگ تکلیف پاتے ہو۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَلَمٌ۔

۱۰۴ یَاْلَمُوْنَ :۔ وہ تکلیف پاتے ہیں۔ وہ لوگ دردمند ہوتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلَمٌ۔

۱۰۴ عَلِیْمًا حَکِیْمًا :۔ بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ یہ عِلْمٌ اور حِکْمَۃٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع اور حِکْمَۃٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۰۵ خَصِیْمًا :۔ جھگڑنے والا۔ (طرف داری کرنے والا) صفت مشبہ واحد مذکر، مصدر خَصْمٌ۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ :۔ وہ لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں، یعنی اپنے نفسوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (یَخْتَانُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِیَانٌ۔

۱۰۷ خَوَّانًا :۔ بہت خیانت کرنے والا۔ باب نصر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ مصدر خِیَانَۃٌ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ اَثِیْمًا :۔ بہت گناہ کرنے والا۔ باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، مصدر اَثْمٌ۔ اور اِثْمٌ ہے۔

۱۰۸ یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ :۔ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں۔ وہ لوگوں سے پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ (یَسْتَخْفُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر　مصدر اِسْتِخْفَآءٌ. اور مادہ خَفْیٌ ہے۔

۱۰۸　يُبَيِّتُوْنَ :۔ وہ لوگ رات میں مشورہ کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْيِيْتٌ.

۱۰۹　مَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ :۔ کون جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ سے کون جواب دہی کرے گا۔ (يُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ.

۱۰۹　وَكِيْلًا :۔ کارساز، کفایت کرنے والا۔ فعیل کے وزن پر وَكْلٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (وَكِيْلٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۱۲　يَرْمِ بِهٖ :۔ وہ اس کی تہمت لگا دے۔ (يَرْمِ) اصل میں يَرْمِيْ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے یاء ساقط ہوگئی ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَمْيٌ.

۱۱۲　بَرِيْئًا :۔ بے گناہ، بے قصور۔　　جمع: اَبْرِيَآءُ.

۱۱۲　اِحْتَمَلَ بُهْتَانًا :۔ اس نے بہتان اٹھایا۔ اس نے تہمت اٹھائی۔ اس نے اپنے اوپر بہتان لادا، اس نے اپنے اوپر تہمت لادی۔ (اِحْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ. (بُهْتَانٌ) کے معنی تہمت، باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی تہمت لگانا۔ بہتان کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

۱۱۳　هَمَّتْ طَآئِفَةٌ :۔ ایک جماعت نے ارادہ کرلیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ. (طَآئِفَةٌ) جماعت، جمع: طَوَائِفُ.

۱۱۴　نَجْوٰىهُمْ :۔ ان کی سرگوشی۔ نَجْوٰى کے معنی سرگوشی، باب نصر سے مصدر ہے معنی سرگوشی کرنا۔

۱۱۵　مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ :۔ جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے۔ (يُشَاقِقْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُشَاقَّةٌ.

آیت نمبر (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (رَسُوْلٌ) کے معنی پیغمبر ''رسول'' وہ مقدس انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۱۵ تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی :۔اس کے سامنے ہدایت ظاہر ہوگئی۔ (تَبَیَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ.

۱۱۵ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰی :۔ہم اس کو حوالہ کردیں گے اس چیز کے جو اس نے اختیار کی ہے۔ ہم اس کو کرنے دیں گے جو کچھ وہ کرے۔ (نُــوَلِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم۔ یہ اصل میں نُوَلِّیْ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ.

۱۱۵ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ :۔ہم اس کو جہنم میں داخل کردیں گے۔ (نُصْلِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ اور مادہ صَلْیٌ ہے۔ یہ اصل میں نُصْلِیْ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (مَنْ) ہے۔ (جَهَـنَّمَ) دوزخ، اس مقام کو کہتے ہیں جس میں مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب) یہ تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے محفوظ رکھیں آمین)

۱۱۷ اِنٰثًا :۔عورتیں، زنانی چیزیں۔ اس کا واحد: اُنْثٰی ہے۔ اس سے مراد مونث بت ہیں۔ جیسے لات، عزیٰ اور منات (تفسیر جلالین) زنانی چیزوں سے مراد بعضے بت ہیں۔ جن کے نام اور صورتیں عورتوں کی سی تھیں۔ اور ان کو زیور وغیرہ بھی پہناتے تھے۔ جیسا کہ روح المعانی میں حضرت حسن سے منقول ہے کہ ہر قبیلہ میں ایسے بہت سے بت تھے جو اُنثیٰ بنی فلاں کے لقب سے مشہور تھے۔ (بیان القرآن)

۱۱۷ مَرِیْدًا :۔سرکش، نافرمان۔ جمع: مُرَدَاءُ.

آیت نمبر

۱۱۸ مَفْرُوْضًا :۔ مقرر کیا ہوا۔ فَرْضٌ سے اسم مفعول واحد مذکر (باب ضرب)

۱۱۹ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ :۔ میں ضرور ان کو امیدیں دلاؤں گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر (تَمْنِيَةٌ)

۱۱۹ لَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ :۔ وہ لوگ ضرور چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے۔ وہ لوگ ضرور جانوروں کے کانوں کو چیریں گے۔ (لَيُبَتِّكُنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْتِيْكٌ. (اٰذَانٌ) کا واحد: اُذُنٌ معنی کان۔ (اَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ معنی اونٹ، چوپایہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

۱۱۹ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا :۔ صریح نقصان۔ (خُسْرَانٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی نقصان اٹھانا۔ (مُبِيْنًا) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ "خُسْرَانًا مُّبِيْنًا" موصوف صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۱۲۰ غُرُوْرًا :۔ دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی دھوکا دینا۔

۱۲۱ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ :۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (مَاْوٰى) کے معنی ٹھکانا۔ جمع: مَاوِیٰ. (جَهَنَّمُ) دوزخ، ایسے مقام کو کہتے ہیں، جس میں مرنے کے بعد نافرمانوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب) تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (اللہ تعالیٰ جہنم سے ہم سب کو محفوظ رکھیں آمین)

۱۲۱ مَحِيْصًا :۔ چھٹکارے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ (حَيْصٌ) مصدر سے ظرف مکان ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۲ جَنّٰتٍ :۔ باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ "جنت" ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب) اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائیں۔ آمین

۱۲۳ اَمَانِيِّكُمْ :۔ تمہاری تمنائیں، تمہاری امیدیں۔ (اَمَانِيُّ) کا واحد: اُمْنِيَّةٌ. اس کے معنی

آیت نمبر　تمنا، امید، آرزو۔

۱۲۴　لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا :۔ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔(لَا يُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُلْمٌ. (نَقِيْرًا) کے معنی کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔اس لئے آیت کریمہ میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا گیا ہے۔

۱۲۵　مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ :۔جو شخص اپنے چہرہ کو فرمانبردار بنالے۔ یہاں پر چہرہ سے پوری ذات مراد ہے۔مجاز کے طور پر جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔(اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ. (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ، جمع: وُجُوْهٌ.

۱۲۵　هُوَ مُحْسِنٌ:۔وہ نیک کام کرنے والا ہے۔　ترکیب میں یہ جملہ اسمیہ حال واقع ہے۔(مُحْسِنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحْسَانٌ.

۱۲۵　حَنِيْفًا :۔باطل کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔(حَنْفٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۷　يَسْتَفْتُوْنَكَ :۔وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔(يَسْتَفْتُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَآءٌ. اور مادہ فَتْوٌ ہے۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲۷　اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ :۔اللہ تعالیٰ تمھیں حکم فرماتے ہیں۔(يُفْتِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَآءٌ. اور مادہ فَتْوٌ ہے۔

۱۲۷　الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ :۔کمزور بچے۔(الْمُسْتَضْعَفِيْنَ) باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔ وِلْدَانٌ کا واحد: وَلَدٌ معنی بچہ۔

۱۲۸　خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا :۔(کوئی) عورت اپنے شوہر کی طرف سے اندیشہ کرے۔ (خَافَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَوْفٌ.

آیت نمبر (بَعْلٌ) کے معنی شوہر، جمع: بُعُوْلٌ و بِعَالٌ و بُعُوْلَةٌ.

۱۲۸ نُشُوْزًا :۔ لڑائی، نفرت، بد دماغی، سرکشی۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۱۲۸ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ :۔ نفسوں میں حرص کو حاضر کر دیا گیا ہے۔ دلوں میں حرص موجود ہے۔ (اُحْضِرَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْضَارٌ (اَلْاَنْفُسُ) کا واحد: نَفْسٌ. معنی جان، مراد دل ہے۔ (الشُّحُّ) کے معنی حرص، بخل۔

۱۲۹ لَاتَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ :۔ تم پورے طور پر مائل نہ ہو جاؤ۔ (لَاتَمِیْلُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَیْلٌ.

۱۲۹ فَتَذَرُوْهَا کَالْمُعَلَّقَةِ :۔ کہ تم اس کو لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو۔ یعنی ایک بیوی کی طرف پورے طور پر مائل ہو کر دوسری بیوی کی حق تلفی نہ کرو۔ (تَذَرُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ یہاں فعل نہی پر عطف کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۱ لَقَدْ وَصَّیْنَا :۔ یقیناً ہم نے حکم دیا ہے۔ شروع میں لام تاکید ہے۔ (قَدْ وَصَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِیَةٌ.

۱۳۱ غَنِیًّا حَمِیْدًا :۔ بہت بے نیاز، بہت قابل تعریف، غِنًی اور حَمْدٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۳۲ وَکِیْلًا :۔ کارساز، کام بنانے والا۔ (وَکْلٌ) سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳۳ قَدِیْرًا :۔ بہت قدرت رکھنے والا۔ (قُدْرَةٌ) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳۴ سَمِیْعًا بَصِیْرًا :۔ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا۔ سَمْعٌ اور بَصَرٌ سے مبالغہ کے

آیت نمبر صیغے ہیں، باب سمع اور باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۳۵ قَوَّامِیْنَ بِالْقِسْطِ :۔ انصاف پر خوب قائم رہنے والے۔ (قَوَّامِیْنَ) قِیَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: قَـوَّامٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر (کُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (قِسْطٌ) کے معنی انصاف۔

۱۳۵ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دینے والے۔ (شُهَدَآءُ) کا واحد: شَهِیْدٌ معنی گواہی دینے والا۔

۱۳۵ لَاتَتَّبِعُوْا الْهَوٰی :۔ تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ (لَاتَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاع. (اَلْهَوٰی) کے معنی خواہش جمع: اَهْوَآءٌ.

۱۳۵ اِنْ تَلْوٗا :۔ اگر تم کج بیانی کرو گے، یعنی اگر تم گواہی بدلو گے۔ (تَلْوٗا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَیٌّ یہ اصل میں تَلْوٗنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۱۳۵ خَبِیْرًا :۔ پوری خبر رکھنے والا۔ (خُبْـــرٌ) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۸ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ :۔ آپ منافقوں کو خوش خبری سنا دیجئے (دردناک عذاب کی) (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ. (اَلْمُنٰفِقِیْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُنَـافِقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے جو دل میں کفر کو چھپائے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرے۔ آیت کریمہ میں تبشیـــــر کا لفظ تہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے۔ اس لئے یہاں "تَبْشِیْرٌ"، بول کر اِنْذَار کو مراد لیا گیا ہے۔ یعنی آپ منافقوں کو ڈرائیے۔

۱۴۰ حَتّٰی یَخُوْضُوْا :۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مشغول ہو جائیں۔ (یَـخُوْضُوْا) باب نصر

آیت نمبر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ.

۱۴۱ یَتَرَبَّصُوْنَ :۔ وہ لوگ انتظار کرتے ہیں۔ وہ لوگ منتظر رہتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔

۱۴۱ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ :۔ کیا ہم تم پر غالب نہیں آگئے (تھے) شروع میں (اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (لَمْ نَسْتَحْوِذْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم مصدر اِسْتِحْوَاذٌ.

۱۴۲ هُوَ خَادِعُهُمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو چالبازی کی سزا دینے والے ہیں۔

(خَادِعٌ) کے حقیقی معنی، دھوکا دینے والا، چالبازی کرنے والا، لیکن یہاں پر اس سے مراد چالبازی کی سزا دینے والا ہے۔ اس لئے کہ یہاں پر معنی حقیقی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوسکتی۔ (خَادِعٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر خَدْعٌ بمعنی دھوکا دینا۔

۱۴۲ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ :۔ وہ لوگوں سے ریاکاری کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ (يُرَآءُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاءَاةٌ وَ رِئَآءٌ.

۱۴۳ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ :۔ وہ لوگ اس کے درمیان تردد میں پڑے ہوئے ہیں۔ (وہ لوگ) اس کے درمیان معلق ہو رہے ہیں۔ (مُذَبْذَبِيْنَ) باب بَعْثَرَ سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُذَبْذَبٌ اور مصدر ذَبْذَبَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۴۵ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ :۔ سب سے نیچے درجے میں۔ سب سے نیچے طبقے میں۔ (الدَّرْكُ) کے معنی درجہ، طبقہ، جمع: اَدْرَاكٌ. (اَلْاَسْفَلُ) سب سے نیچا۔ یہ اسم تفضیل ہے۔ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ نیچے والی منزل کے لئے دَرَكَةٌ اور اوپر والی منزل کے لئے دَرَجَةٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۶ اَصْلَحُوْا :۔ ان لوگوں نے (اپنی) اصلاح کرلی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْلَاحٌ.

آیت نمبر

۱۴۶ اَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ:۔ ان لوگوں نے اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول عمل وہی ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے۔ اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے کرے۔ اس میں کوئی دوسری غرض شامل نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ مخلص کون شخص ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مخلص وہ شخص ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عمل کرے، اور اس بات کو پسند نہ کرے کہ لوگ اس کے عمل کی تعریف کریں۔ (تفسیر مظہری)

(اَخْلَصُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِخْلَاصٌ.

۱۴۶ اِعْتَصَمُوْا بِاللّٰہِ:۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑ لیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ (اِعْتَصَمُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِعْتِصَامٌ.

۱۴۷ شَاكِرًا عَلِيْمًا:۔ بہت قدر کرنے والا، بہت جاننے والا۔ (شَاكِرٌ) شُكْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَلِيْمٌ) عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ (عَلِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۵) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَایُحِبُّ اللّٰہُ پارہ (٦) سورہ نسآء

آیت نمبر

۱۴۸ **لَایُحِبُّ اللّٰہُ:**۔ اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے ہیں۔
(لَایُحِبُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْبَابٌ.

۱۴۸ **اَلْجَھْرَ بِالسُّوْءِ:**۔ برائی ظاہر کرنا، برائی بیان کرنا۔ (اَلْجَھْرُ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی ظاہر کرنا، اعلان کرنا۔

۱۴۸ **سَمِیْعاً عَلِیْماً:**۔ بہت سننے والے، بہت جاننے والے۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۴۹ **اِنْ تُبْدُوْا خَیْراً:**۔ اگر تم نیک کام کو ظاہر کرو گے، اگر تم نیک کام علانیہ کرو گے۔ (تُبْدُوْا) اصل میں تُبْدُوْنَ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَاءٌ . یہ اصل میں ابداوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (خَیْرٌ) معنی بھلائی، نیکی، اس کی جمع خُیُوْرٌ.

۱۴۹ **عَفُوّاً قَدِیْراً:**۔ بہت معاف فرمانے والے، بہت قدرت والے۔ عَفْوٌ اور قُدْرَۃٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، عَفْوٌ باب نصر سے اور قُدْرَۃٌ باب ضرب سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۱۵۳ **مُوْسٰی:**۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ ۱ آیت ۵۱ میں دیکھئے۔

۱۵۳ **اَرِنَا اللّٰہَ:**۔ آپ ہم کو اللہ تعالیٰ کو دکھلا دیجئے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ . (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول اول اور لفظ (اللّٰہَ) مفعول ثانی ہے۔

۱۵۳ **جَھْرَۃً:**۔ کھلم کھلا، آمنے سامنے۔ باب فتح سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۵۳ **اَخَذَتْھُمُ الصّٰعِقَۃُ:**۔ ان (یہودیوں) کو بجلی نے پکڑ لیا، ان (یہودیوں) پر بجلی آپڑی۔
(اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ . (ھُمْ)

آیت نمبر ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(اَلصَّاعِقَۃُ) کے معنی بجلی، جمع: صَوَاعِقُ .

۱۵۴ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ :- ہم نے طور پہاڑ کو ان کے اوپر بلند کر دیا، ہم نے کوہ طور کو اٹھا کر ان کے اوپر معلق کر دیا۔(بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا، انھوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔(تفسیر بیضاوی اور مظہری)۔(رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفْعٌ .(اَلطُّوْرَ) جزیرہ نمائے سینا میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔(تفسیر ماجدی)۔

۱۵۴ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّداً :- تم لوگ دروازہ میں سر جھکائے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ (اُدْخُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُخُوْلٌ .(سُجَّداً) کے معنی سجدہ کرنے والے، یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے،(تفسیر جلالین اور مظہری) اس کا واحد: سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۴ لَاتَعْدُوْا فِي السَّبْتِ :- تم لوگ ہفتہ کے بارے میں تجاوز مت کرو۔(لَاتَعْدُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ .(اَلسَّبْتِ) ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)۔حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں مقام ''ایلہ'' کے رہنے والے یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے کو حرام کیا گیا تھا لیکن ان لوگوں نے حکم الٰہی سے تجاوز کرتے ہوئے شکار کیا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عذاب کے طور پر بندر بنا دیا گیا، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔آمین۔

۱۵۴ مِيْثَاقاً غَلِيْظاً :- پختہ عہد، سخت عہد۔(مِيْثَاقٌ) کے معنی عہد جمع: مَوَاثِيْقُ، مِيْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے، اس میں واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہے، اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا مِيْثَاقٌ ہو گیا۔اس کا مادہ وَثَقٌ ہے۔(غَلِيْظٌ) کے معنی سخت، جمع: غِلَاظٌ ہے۔باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۵ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ :- ہمارے دل محفوظ ہیں، ہمارے دلوں پر غلاف ہے، یعنی ہمارے دلوں پر

آیت نمبر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (غُلْفٌ) کے معنی وہ چیز جس پر غلاف ہو اس کا واحد: اَغْلَفُ۔

۱۵٦ بُهْتَاناً عَظِیْماً:- بڑا بھاری بہتان۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) زنا کی تہمت لگائی تھی۔ (بُهْتَانٌ) کے معنی تہمت۔ بہتان کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں ایسی برائی بیان کرنا جس سے اس کا دامن پاک ہو۔

۱۵۷ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ ع۱ آیت ع۱۳٦ میں دیکھئے۔

۱۵۷ مَا صَلَبُوْهُ:- ان لوگوں نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) سولی پر نہیں چڑھایا۔ (مَاصَلَبُوْا) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلْبٌ۔

۱۵۷ شُبِّـهَ لَهُـمْ:- ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا، ان کو اشتباہ ہوگیا۔ (شُبِّـهَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَشْبِیْهٌ۔

۱۵۸ رَفَعَهُ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) اٹھالیا۔ جب یہودیوں نے معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور سولی دینے کا ناپاک ارادہ کیا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم اور روح کے ساتھ اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا، اور یہودیوں میں سے ایک شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا، پھر اسی شخص کو سُولی دی گئی اور قتل کیا گیا۔ اور اسی وجہ سے یہودیوں کو اشتباہ ہوگیا۔ بہت سی آیتوں اور روایتوں کی روشنی میں تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہونے کی حالت میں موجود ہیں، قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے، یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے، اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے، اور تمام لوگوں کو اسی کی دعوت دیں گے۔ (رَفَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَفْعٌ۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع (عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ) ہیں۔

آیت نمبر

۱۶۰ الَّذِیْنَ هَادُوْا:- جولوگ یہودی ہوئے۔(هَادُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَوْدٌ.

۱۶۰ طَیِّبٰتٍ:- پاکیزہ چیزیں، اس کا واحد: طَیِّبَةٌ.

۱۶۱ الرِّبٰوا:- سود، ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو، ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے: الرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّیَادَةُ، وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰیَةِ کُلُّ زِیَادَةٍ لَا یُقَابِلُهَا عِوَضٌ.
(معارف القرآن بحوالہ احکام القرآن ص/۱۰۱، ج/۲)

۱۶۲ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ:- نماز کی پابندی کرنے والے۔(الْمُقِیْمِیْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مدح کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔اس کا واحد: الْمُقِیْمُ اور مصدر اِقَامَةٌ ہے۔(الصَّلٰوةُ) نماز، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے یہ مختلف ارکان (تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ) کے مجموعہ کا نام ہے۔(صَلٰوةٌ) کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۶۲ الْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ:- زکوۃ دینے والے۔(الْمُؤْتُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے۔اس کا واحد: الْمُؤْتِیْ اور مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(الزَّکٰوةُ) زکوۃ ایک مالی عبادت ہے۔صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض ہے کہ سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے غریب مسلمانوں پر خرچ کریں۔(زَکٰوةٌ) کی جمع: زَکَوَاتٌ ہے۔

۱۶۳ نُوْحٍ:- حضرت نوح علیہ السلام ایک مشہور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔یہ حضرت آدم علیہ السلام کی نویں پشت میں تھے، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگ بت پرستی میں مبتلا تھے آپ نے ان کو ہر طرح سمجھایا، بت پرستی سے منع فرمایا اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن ایک چھوٹی سی جماعت یعنی چالیس مرد وعورت کے علاوہ کسی نے آپ

آیت نمبر کے پیغام حق کو قبول نہیں کیا اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہونچاتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکشی کرتے ہوئے ان لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب سے آپ ہم کو ڈرا رہے ہیں وہ عذاب ہم پر لے آئیے، حضرت نوح علیہ السلام کو جب وحی الٰہی سے معلوم ہو گیا کہ اب ان کافروں میں سے کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے تو آپ نے ان کی ہلاکت کے لیے بد دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی درخواست قبول فرمائی، اور ایک کشتی بنانے کا حکم فرمایا۔ حکم الٰہی کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار فرمائی، پھر پانی کے طوفان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا، آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگی، اور زمین سے بھی پانی ابلنے لگا یہاں تک کہ خشک زمین سمندر میں تبدیل ہو گئی اور اس میں پہاڑوں کی طرح موجیں اٹھنے لگیں اسی طوفان میں اس زمانہ کے تمام کافر ہلاک کر دیئے گئے، صرف حضرت نوح علیہ السلام اور ایمان والے جو کشتی میں سوار تھے وہی باقی رہے، اور انہیں کی نسل سے دنیا نئے سرے سے آباد ہوئی۔

۱٦۳ **اِبْرٰھِیْمَ**:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۲۴ میں دیکھئے۔

۱٦۳ **اِسْمٰعِیْلَ**:- حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳٦ میں دیکھئے۔

۱٦۳ **اِسْحٰقَ**:- حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳٦ میں دیکھئے۔

۱٦۳ **یَعْقُوْبَ**:- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳۲ میں دیکھئے۔

۱٦۳ **اَلْاَسْبَاطِ**:- قبیلے، یہودیوں کے قبیلے، یہودیوں کے لیے لفظ اسباط قبیلے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (المعجم الوسیط) پوتے اور نواسے کے معنی میں بھی آتا ہے، یہاں پر اسباط کا ترجمہ "اولاد" کیا جائے گا۔

۱٦۳ **عِیْسٰی**:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳٦ میں دیکھئے۔

۱٦۳ **اَیُّوْبَ**:- حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں، آپ صبر و شکر میں بہت مشہور ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو پہلے بڑی آسودگی اور خوشحالی عطا فرمائی تھی، دولت، کھیت، جانور، غلام، لونڈی، نیک بیوی اور نیک

آیت نمبر اولاد وغیرہ، تمام نعمتوں سے نوازا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا
کرتے ہوئے ان نعمتوں میں زندگی بسر کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں کے ذریعہ
ان کی آزمائش فرمائی، چنان چہ کھیت جل گئے، جانور مر گئے، اولاد بھی دب کر ختم ہوگئی،
صرف آپ کی زوجہ محترمہ باقی رہ گئیں۔ پھر آپ سخت بیمار ہوئے تو آپ کی وفا شعار بیوی
خدمت گزاری میں لگی رہیں، ایسی حالت میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا
دامن نہیں چھوڑا، اور برابر اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہے، جب آزمائش کا دور ختم ہوا تو اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ زمین میں پاؤں مارو، چنان چہ پاؤں مارتے ہی ایک ٹھنڈے پانی کا چشمہ
جاری ہوگیا۔ اسی سے نہاتے اور اسی کو پیتے، چند روز میں حضرت ایوب علیہ السلام پورے طور پر صحت
مند ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

۱۶۳ **یُوْنُسَ**:— حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہر نینوا والوں
کی طرف ان کو مبعوث فرمایا تھا، انھوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ایمان کی دعوت دی،
لیکن ان کی سرکشی بڑھتی چلی گئی تو حضرت یونس علیہ السلام نے ان کے لیے عذاب کی بددعا
فرمائی اور زیادہ ناراضگی کی حالت میں حکم الٰہی کا انتظار کیے بغیر شہر سے چلے گئے ان کے
جانے کے بعد شہر پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے، اور ان کو عذاب کا یقین ہوگیا، تو ان
لوگوں نے سچے دل سے کفر و شرک سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ
نے ان کے ساتھ فضل و کرم کا معاملہ فرمایا اور جس عذاب کے آثار ان کے اوپر ظاہر ہوئے
تھے، اس سے ان کو نجات عطا فرمادی۔ حضرت یونس علیہ السلام سفر کے لیے ایک کشتی میں
سوار ہوگئے، اور انھوں نے یہ گمان کیا کہ ان کا یہ اقدام صحیح ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ان پر کوئی باز پرس نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کے طور پر آزمائش ہوئی، وہ
کشتی ابھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ وہ سمندر میں ہچکولے کھانے لگی، اس زمانہ کے خیال
کے مطابق کشتی کے کپتان نے اعلان کیا کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر کشتی میں سوار
ہوگیا ہے، اس کو چاہئے کہ خود اپنے بارے میں بتادے ورنہ سارے مسافر غرق ہوجائیں

آیت نمبر گے، حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی لغزش کا احساس ہوا، اور سوچا کہ ایسا غلام میں ہی ہو سکتا ہوں، اور اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور آپ کے بہت اصرار پر کشتی والوں نے آپ کو سمندر میں ڈال دیا، سمندر میں ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا، مگر حکم الٰہی سے آپ اس کے پیٹ میں صحیح وسالم رہے، اسی حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا، اور استغفار کرتے ہوئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے سمندر کے کنارے آ کر اگل دیا، بے حد کمزوری کی وجہ سے کچھ دنوں تک سمندر کے کنارے ٹھہرے رہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر سایہ کے لیے ایک بیل دار درخت اگا دیا تھا۔ صحت بحال ہونے کے بعد دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، وہ لوگ آپ کے منتظر تھے، آپ کو اچانک دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرتے رہے، انبیاء علیہم السلام کی کسی اجتہادی غلطی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر کوئی آزمائش ہوتی ہے تو اس سے انبیاء علیہم السلام کی شان میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس سے اُن کی جلالت شان اور عظمت مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے، کہ وہ تقرب الٰہی کے اس بلند مقام پر فائز ہیں، جہاں ادنی تغافل بھی باعث ناراضگی ہے۔

۱٦۳ **هٰرُوْنَ**:- حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ اور اس کے متعلقین کی ہدایت کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، کہ اے اللہ میرے اس عظیم کام میں میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرما دیا، پھر حضرت ہارون علیہ السلام پوری زندگی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت شعاری میں لگے رہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے،

آیت نمبر　تو بنی اسرائیل کی نگرانی کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا، سامری کے کہنے پر جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی، تو حضرت ہارون علیہ السلام نے بہت سمجھایا اور بچھڑے کی عبادت سے منع فرمایا، لیکن ان لوگوں نے ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دی، اور بچھڑے کی عبادت سے باز نہیں آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور سے تشریف لائے اور بنی اسرائیل کو شرک میں مبتلا دیکھا، تو بنی اسرائیل پر بہت ناراض اور غمگین ہوئے، اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی سے یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہیں، ان کے اوپر بھی بہت ناراض ہوئے، حضرت ہارون علیہ السلام کے بتانے پر حقیقت حال معلوم ہوئی، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے اور حضرت ہارون علیہ السلام کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی۔

۱۶۳　**سُلَیْمٰنَ**:- حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ع۱ آیت ع۱۰۲ میں دیکھئے۔

۱۶۳　**دَاوٗدَ**:- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ع۲ آیت ع۲۵۱ میں دیکھئے۔

۱۶۳　**زَبُوْراً**:- ایک آسمانی کتاب الٰہی کا نام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۶۵　**رُسُلاً**:- پیغمبر، اس کا واحد: "رسول" ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۶۵　**مُبَشِّرِیْنَ**:- خوش خبری دینے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُبَشِّرٌ اور مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔

۱۶۵　**مُنْذِرِیْنَ**:- ڈرانے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْذِرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۱۶۵　**عَزِیْزاً حَکِیْماً**:- بہت غالب، بہت حکمت والے۔ عِزَّةٌ اور حِکْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب اور حِکْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۷۱　**لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ**:- تم لوگ اپنے دین میں حد سے مت نکلو، تم لوگ اپنے دین میں

آیت نمبر حد سے تجاوز نہ کرو، یہود ونصاریٰ دونوں فرقے غلو فی الدین (دین میں حد سے تجاوز) کے شکار ہیں کیوں کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے میں غلو کیا کہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تیسرا خدا بنا دیا، اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے میں غلو کیا، کہ معاذ اللہ ان کے رسول ہونے کا انکار کیا، اور ان کے نسب پر عیب لگایا۔ (لَاتَغْلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: غُلُوٌّ . (دِیْنٌ) کے معنی مذہب، جمع: اَدْیَانٌ.

۱۷۱ کَلِمَتُہٗ:- اللہ تعالیٰ کا کلمہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ کے واسطہ کے بغیر کلمہ کن سے پیدا فرمایا تھا۔ (کَلِمۃٌ) کے معنی بات، جمع: کَلِمَاتٌ.

۱۷۲ لَنْ یَّسْتَنْکِفَ:- وہ (مسیح علیہ السلام) ہرگز عار نہیں کریں گے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْکَافٌ.

۱۷۳ اِسْتَنْکَفُوْا:- ان لوگوں نے عار کی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْکَافٌ.

۱۷۵ بُرْھَانٌ:- دلیل، سند۔ جمع: براھینُ۔ یہاں پر برہان سے مراد ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے'' (تفسیر جلالین اور بیان القرآن)

۱۷۵ نُوْراً مُبِیْناً:- واضح روشنی، کھلی ہوئی روشنی۔ (نُوْرٌ) کے معنی روشنی، جمع: اَنْوَارٌ . (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَۃٌ. یہاں پر نور مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔

۱۷۷ یَسْتَفْتُوْنَکَ:- وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔ (یَسْتَفْتُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ. (کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۷۷ اَللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ:- اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں۔ (یُفْتِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَاءٌ . (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۷۷ اَلْکَلَالَۃ:- کلالہ، وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول اور فروع نہ ہوں، یعنی اس کے باپ، دادا اور بیٹے، پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ مائدہ

سورہ مائدہ قرآن کریم کی پانچویں سورت ہے۔ یہ بالاتفاق مدنی سورت ہے، اور مدنی سورتوں میں سب سے آخری سورت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ سورۂ مائدہ نزول کے اعتبار سے قرآن پاک کی سب سے آخری سورت ہے، اس میں جو چیزیں حلال کی گئی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے حلال سمجھو، اور جو چیزیں حرام کی گئی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے حرام سمجھو، اس لیے کہ اس میں نسخ کا احتمال نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سورۂ مائدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے، نزول وحی کے وقت غیر معمولی بوجھ ہوگیا تھا، یہاں تک کہ اونٹنی عاجز ہوگئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نیچے اتر آئے۔ اس سورت کو سورۂ مائدہ اس لیے کہتے ہیں کہ مائدہ کے معنی ہیں وہ دستر خوان جس پر کھانا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریین نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست فرمادیجئے کہ مائدہ (دستر خوان جس پر کھانا ہو) نازل فرمادیں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریین کو منع فرمایا، پھر ان لوگوں نے اپنے مقاصد بیان کیے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا فرمائی، اس سورت میں مذکورہ واقعہ کو بیان کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس کو سورۂ مائدہ کہتے ہیں۔ مائدہ آسمان سے نازل ہوا یا نہیں؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین کا اختلاف ہے۔ لیکن اکثر مفسرین اس کے نزول کے قائل ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اپنی کتاب تفسیر مظہری میں اس سلسلے میں اختلاف کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ صحیح قول وہی ہے جو اکثر حضرات نے کہا کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ اس کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ) بے شک میں تمہارے اوپر مائدہ کو اتاروں گا، اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی میں وعدہ خلافی نہیں ہوسکتی۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رحمت دوعالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور تابعین سے اس کے بارے میں متواتر روایتیں موجود ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ترمذی کی ایک حدیث شریف میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مائدہ آسمان سے نازل ہوا، اس میں روٹی اور گوشت تھا، اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے (یعنی ان میں سے بعض نے) خیانت کی، اور اگلے دن کے لیے اٹھا کر رکھا، پس بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ ہوئے۔ (**نعوذ باللہ من غضب اللہ**) (بیان القرآن)۔

علامہ سیوطیؒ نے بھی تفسیر جلالین میں نزول مائدہ کے سلسلے میں دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ اس تفصیل سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء پر مائدہ (دستر خوان جس پر کھانا ہو) کا نازل ہونا راجح قول ہے۔ (**واللہ اعلم بحقیقۃ الحال**).

آیت نمبر

۱ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ:- تم لوگ عہدوں کو پورا کرو، لفظ عقود میں تمام قسمیں داخل ہیں، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا عہد انسانوں کے ساتھ ہو یا ایک انسان کا عہد دوسرے انسان کے ساتھ ہو۔ یعنی تمام شرعی احکام اور آپسی معاہدات کا پورا کرنا ضروری ہے (تفسیر مظہری)۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیفَاءٌ. اس کا مادہ وَفْیٌ ہے۔ (عُقُوْدٌ) کے معنی عہدوں کے ہیں۔ واحد: عَقْدٌ.

۱ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ:- مویشی، چوپائے۔ (بَهِيْمَةٌ) کے معنی چوپایہ جانور، اس کی جمع: بَهَائِمُ ہے۔ (اَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ ہے اس کے معنی پالتو جانور، جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری۔ (یہ نر اور مادہ مل کر آٹھ قسمیں ہیں، جیسا کہ آیت کریمہ "ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ" میں ہے)۔ بَهِيْمَة کا لفظ عام تھا، انعام کے لفظ نے اس کو خاص کر دیا، آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ گھریلو جانوروں کی آٹھ قسمیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں۔ (معارف القرآن)۔

۱ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ:- شکار کو حلال نہ سمجھنے والے، اس حال میں کہ (تم) شکار کو حلال نہ سمجھنے والے ہو۔ (مُحِلِّي) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ یہ اصل میں (مُحِلِّيْنَ) ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے، اس کا مصدر اِحْلَالٌ ہے۔ (صَيْدٌ) کے معنی شکار، جمع: صُيُوْدٌ.

آیت نمبر ۲ **لَاتُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ:**— تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔(**لَاتُحِلُّوْا**) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْلَالٌ. (**شَعَآئِرُ**) کے معنی نشانیاں۔ واحد: شَعِیْرَۃٌ.

۲ **اَلشَّھْرَ الْحَرَامَ:**— حرمت والا مہینہ، ادب والا مہینہ، محترم مہینہ۔ حرمت والے چار مہینے ہیں۔ (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں کسی سے جنگ کرنا شرعاً حرام تھا، جمہور علماء کے نزدیک یہ حکم بعد میں منسوخ ہوگیا۔

۲ **اَلْھَدْیَ:**— حرم میں قربانی ہونے والا جانور۔ اس کی جمع: ھَدَایَا ہے۔

۲ **اَلْقَلَآئِدَ:**— وہ جانور جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں، یعنی وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ڈال کر حرم میں قربانی کرنے کے واسطے لے جائیں۔ اس کا واحد: قِلَادَۃٌ.

۲ **آٰمِّیْنَ:**— ارادہ کرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد آمٌّ ہے۔

۲ **اِذَا حَلَلْتُمْ:**— جب تم لوگ (احرام سے) حلال ہوجاؤ، جب تم احرام سے فارغ ہوجاؤ۔ (حَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَلَالٌ.

۲ **اِصْطَادُوْا:**— تم لوگ شکار کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْطِیَادٌ اس کی اصل اِصْتِیَادٌ ہے اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ صَیْدٌ ہے۔

۲ **لَایَجْرِمَنَّکُمْ:**— تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ (لَایَجْرِمَنَّ) باب ضرب سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرْمٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳ **مَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ:**— جو (جانور) غیر اللہ کے نام زد کردیا گیا ہو۔ یعنی جو جانور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کردیا گیا ہو۔ (مَا) اسم موصول۔ (اُھِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِھْلَالٌ.

۳ **اَلْمُنْخَنِقَۃُ:**— جو جانور گلا گھٹنے سے مرجائے۔ باب انفعال سے اسم فاعل صیغہ

آیت نمبر واحد مؤنث، مصدر اِنْخِنَاقٌ.

۳ اَلْمَوْقُوْذَةُ:— جو جانور چوٹ لگنے سے مرجائے۔ باب ضرب سے اسم مفعول، صیغہ واحد مؤنث، مصدر وَقْذٌ معنی مہلک ضرب لگانا۔

۳ اَلْمُتَرَدِّيَةُ:— جو جانور اونچے سے گر کر مرجائے۔ باب تفعل سے اسم فاعل، صیغہ واحد مؤنث، مصدر تَرَدِّيْ، معنی اونچے سے گرنا۔

۳ النَّطِيْحَةُ:— جو جانور کسی کی ٹکر لگنے سے مرجائے۔ باب فتح اور ضرب سے صفت مشبہ، صیغہ واحد مؤنث، فَعِيْلَةٌ کے وزن پر مَفْعُوْلَةٌ کے معنی میں ہے، مصدر نَطْحٌ معنی سینگوں سے مارنا۔

۳ مَا ذَكَّيْتُمْ:— جس کو تم نے ذبح کرلیا۔ (مَا) اسم موصول۔ (ذَكَّيْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذْكِيَةٌ یہ فعل ترکیب میں اسم موصول کا صلہ ہے۔

۳ النُّصُبُ:— پرستش گاہیں، بتوں کے استھان، نصب کی ہوئی چیزیں، کھڑی کی ہوئی چیزیں۔ (نُصُبٌ) کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ لفظ جمع ہے یا واحد، جمع ہونے کی صورت میں اس کا واحد نِصَابٌ ہے۔ جیسے کُتُبٌ کا واحد کِتَابٌ اور واحد ہونے کی صورت میں اس کی جمع اَنْصَابٌ جیسے عُنُقٌ کی جمع اَعْنَاقٌ حضرت مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے کہ کعبہ شریف کے آس پاس تین سو ساٹھ پتھر (بت) نصب کر رکھے تھے، زمانۂ جاہلیت کے لوگ ان کی عبادت اور تعظیم کرتے تھے، اور ان کے پاس اپنے جانوروں کو ذبح کیا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

۳ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ:— یہ کہ تم تقسیم کرو قرعہ کے تیروں کے ذریعہ، یہ کہ تم تقسیم کرو جوئے کے تیروں کے ذریعہ۔ (اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقْسَامٌ. (اَزْلَامٌ) کے معنی قرعہ کے تیر، جوئے کے تیر۔ اس کا واحد: زَلَمٌ ہے۔ اہل عرب کی عادت تھی کہ چند آدمی شریک ہو کر اونٹ وغیرہ ذبح کرتے تھے، اور اس کا گوشت جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم کرتے تھے جس میں کسی کو بہت زیادہ حصہ، اور کسی کو بہت کم حصہ ملتا اور کوئی بالکل محروم رہتا تھا، اس لیے آیت کریمہ میں اس طریقۂ کار کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

آیت نمبر

۳ مَنِ اضْطُرَّ:- جو شخص بے تاب ہو جائے، جو شخص مجبور ہو جائے۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْطِرَارٌ۔ یہ اصل میں اِضْتِرَارٌ ہے، اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضَرَرٌ ہے۔

۳ مَخْمَصَةٍ:- بھوک، سخت بھوک۔

۳ مُتَجَانِفٍ لِاِّثْمٍ:- گناہ کی طرف مائل ہونے والا۔ (مُتَجَانِفٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، مصدر تَجَانُفٌ. (اِثْمٌ) کے معنی گناہ جمع: آثَامٌ.

۳ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ:- بہت مغفرت فرمانے والے، بہت رحمت فرمانے والے۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں۔

۳ الطَّيِّبٰتُ:- پاکیزہ چیزیں۔ واحد: طَيِّبَةٌ. طِيْبٌ. مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ الْجَوَارِحِ:- شکاری جانور جیسے کتا، چیتا، باز، شکرہ، شاہین وغیرہ۔ اس کا واحد: جَارِحَةٌ ہے۔

۴ مُكَلِّبِيْنَ:- شکار پر چھوڑنے والے، شکار پر بھیجنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر تَكْلِيْبٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۵ الْمُحْصَنٰتُ:- پاک دامن عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۵ اُجُوْرَهُنَّ:- ان کے مہر (نکاح میں مہر اگرچہ شرط نہیں مگر واجب ہے) اُجُوْرٌ کا واحد اَجْرٌ معنی بدلہ، معاوضہ، یہاں پر مہر مراد ہے۔

۵ مُحْصِنِيْنَ:- نکاح کرنے والے، یعنی اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْصِنٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۵ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ:- نہ زنا کرنے والے یعنی اس حال میں کہ تم (علانیہ) زنا کرنے والے نہ ہو۔

آیت نمبر (مُسَافِحِيْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ یہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اور لفظ غیر کا نصب حال ہونے کی وجہ سے ہے اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ ہے۔

۵ مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَان:- (نہ) دوست بنانے والے، (نہ) دوستی کرنے والے، (نہ) خفیہ آشنائی کرنے والے، یعنی تم پوشیدہ طور پر زنا کرنے والے نہ ہو۔ (مُتَّخِذِيْ) اصل میں مُتَّخِذِيْنَ ہے، باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (اَخْدَانٌ) کے معنی دوست، ساتھی، مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: خِدْنٌ ہے۔

۶ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ:- اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک (دھوؤ) اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت (دھوؤ) (اَيْدِيْ) کے معنی ہاتھ، واحد: يَدٌ. (اَلْمَرَافِقُ) کے معنی کہنیاں۔ واحد: مِرْفَقٌ .

۶ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ:- اپنے پیروں کو ٹخنوں تک (دھوؤ) اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت (دھوؤ) (اَرْجُلٌ) کے معنی پیر، واحد: رِجْل. (كَعْبَيْنِ) کے معنی ٹخنے، (كَعْبٌ) کا تثنیہ ہے، اس کی جمع: كُعُوْبٌ اور كِعَابٌ ہے۔

۶ اِنْ كُنْتُمْ جُنُباً:- اگر تم جنابت کی حالت میں ہو۔ (جُنُبٌ) کے معنی ناپاک، جنبی (جس پر غسل کرنا لازم ہو) یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اِطَّهَّرُوْا- تم خوب پاکی حاصل کرو، تم (پورا بدن) پاک کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِطَّهُّرٌ جو اصل میں تَطَهُّرٌ ہے۔ (اِطَّهَّرُوْا) اصل میں تَطَهَّرُوْا ہے، تاء کو طاء سے بدل دیا گیا، پھر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا، اِطَّهَّرُوْا ہوگیا۔

۶ اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى:- اگر تم بیمار ہو۔ (مَرْضٰى) کے معنی بیمار، واحد: مَرِيْضٌ .

۶ عَلٰى سَفَرٍ:- سفر میں (ہو) یہاں سفر سے سفر شرعی مراد ہے، جس کی مسافت تین دن اور تین رات ہے۔ جس کی تعیین حضرات فقہاء نے اڑتالیس میل کے ذریعہ کی ہے۔

آیت نمبر (سَفَرٌ) کی جمع: اَسْفَارٌ ۔

۶ **الْغَائِطِ:** — پست زمین، قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضائے حاجت کی جگہ، یہاں پر مراد قضائے حاجت کی جگہ ہے۔ ھُوَ الْمَکَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جلالین) اسی وجہ سے شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ نے (غَائِطٌ) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے، جائے ضرور کا مطلب قضائے حاجت کی جگہ ہے۔

۶ **لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ:** — تم نے بیویوں سے قربت کی ہو۔ (لٰمَسْتُمْ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُلَامَسَةٌ معنی چھونا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں پر اس سے مراد جماع کرنا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ (النِّسَاءُ) کے معنی عورتیں یہاں پر مراد بیویاں ہیں، خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَأَةٌ ہے۔

۶ **تَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا:** — تم پاک زمین سے تیمّم کرو، تم پاک مٹی سے تیمّم کرو۔ (تَیَمَّمُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَیَمُّمٌ۔ (صَعِیْدٌ) کے معنی مٹی، زمین کا بلند حصہ۔ (طَیِّبٌ) کے معنی پاک۔ تیمّم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو، اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے نہ گلے، لیکن چونا اس سے مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے، لیکن اس سے تیمّم درست ہے اور راکھ اس طرح مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے، مگر پھر بھی اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں۔ غسل اور وضو کا تیمّم ایک ہی طرح ہے، صرف نیت الگ الگ ہے، اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے، اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ (بیان القرآن)۔

۷ **وَاثَقَکُمْ:** — اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم سے معاہدہ کیا۔ (وَاثَقَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَاثَقَةٌ معنی معاہدہ کرنا۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۸ **قَوّٰامِیْنَ لِلّٰہِ:** — اللہ تعالیٰ کے لیے پوری پابندی کرنے والے، اللہ تعالیٰ کے لیے بہت قائم

آیت نمبر رہنے والے۔ (قَوَّامِیْنَ) قِیَامٌ مصدر سے مبالغہ جمع مذکر ہے۔ اس کا واحد: قَوَّامٌ۔ (کُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ **شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ:** — انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے۔ (شُهَدَاءُ) کے معنی گواہی دینے والے، اس کا واحد: شَهِیْدٌ ہے یہ شَهَادَةٌ سے صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ **لَایَجْرِمَنَّكُمْ** — تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ باب ضرب سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرْمٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲ **بَعَثْنَا:** — ہم نے مقرر کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ۔

۱۲ **نَقِیْباً:** — سردار، باب نصر، سمع، کرم سے صفت مشبہ، جمع: نُقَبَاءُ مصدر نَقَبٌ اور نَقَابَةٌ ہے۔

۱۲ **عَزَّرْتُمُوْهُمْ:** — تم ان کی مدد کرو گے، تم ان کی مدد کرتے رہو گے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (عَزَّرْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْزِیْرٌ۔ فعل ماضی میں میم جمع کے بعد واؤ صلہ ہے۔ جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲ **جَنّٰتٍ:** — جنتیں، باغات، واحد: جَنَّةٌ (جنت) ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)۔

۱۳ **قَاسِیَةً:** — سخت۔ باب نصر سے اسم فاعل، واحد مؤنث، اس کی جمع: قَاسِیَاتٌ اور مصدر قَسْوٌ، قَسْوَةٌ اور قَسَاوَةٌ ہے۔

۱۳ **ذُكِّرُوْا:** — ان لوگوں کو نصیحت کی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْكِیْرٌ۔

۱۳ **لَاتَزَالُ تَطَّلِعُ:** — آپ ہمیشہ مطلع ہوتے رہتے ہیں، آپ کو برابر اطلاع ہوتی رہتی ہے۔ (لَا تَزَالُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زَیْلٌ۔ (تَطَّلِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۳ اِصْفَحْ:- آپ درگذر کیجئے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ

۱۴ نَصٰرٰی:- نصرانی لوگ، عیسائی لوگ۔ اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۱۴ اَغْرَیْنَا:- ہم نے ڈال دی۔ باب افعال سے ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْرَاءٌ.

۱۴ اَلْبَغْضَاءُ:- کینہ، نفرت۔

۱۵ کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ:- تم لوگ چھپاتے تھے۔ باب افعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر اِخْفَاءٌ.

۱۵ یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ:- وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بہت سی چیزوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ وہ بہت سی چیزوں سے درگذر کر دیتے ہیں۔ (یَعْفُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَفْوٌ.

۱۵ نُوْرٌ:- روشنی، روشن چیز، جمع: اَنْوَارٌ.

اس آیت کریمہ میں نور سے مراد قرآن مجید ہے (تفسیر بیضاوی اور بیان القرآن)۔ اس کی قوی دلیل ایک دوسری آیت کریمہ (اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا) ہے یعنی ہم نے تمھاری طرف واضح نور نازل کیا۔ اس آیت مبارکہ میں تمام مفسرین کے نزدیک نور مبین سے مراد قرآن کریم ہے۔ اسی طرح اس آیت کریمہ میں بھی نور سے قرآن مجید کو مراد لینا زیادہ راجح ہے۔ اس کے بارے میں حضرات مفسرین کا دوسرا قول یہ ہے کہ نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمت دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفر وشرک اور ضلالت وگمراہی کی تاریکیوں میں ہدایت کا نور ہیں، پوری دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہدایت کی روشنی پھیلی ہے۔ لفظ "نور" سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو مراد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرنا کھلی ہوئی گمراہی ہے۔

۱۸ اَلْمَصِیْرُ:- لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ باب ضرب سے مصدر میمی اور ظرف دونوں ہوسکتا ہے۔

۱۹ فَتْرَةٍ:- انقطاع، دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ، یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اقدس

آیت نمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ مراد ہے۔جمع :فَتَرَاتٌ.

۱۹ بَشِيْرٍ :- خوش خبری دینے والا۔باب نصر سے صفت مشبہ واحد مذکر،اس کا مصدر بِشْرٌ . ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک صفاتی ناموں میں سے ہے۔

۱۹ نَذِيْرٍ :- ڈرانے والا۔باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔اس کے معنی ،ڈرانے والا اس کی جمع :نُذُرٌ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک صفاتی ناموں میں سے ہے۔

۲۰ اَنْبِيَآءَ :- پیغمبر۔اس کا واحد :نَبِيٌّ ہے۔(نبی) وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں تک پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو ، اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔اور ''رسول'' وہ مقدس انسان ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۲۰ مُلُوْكًا :- بادشاہ۔اس کا واحد :مَلِكٌ ہے۔

۲۱ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ :- پاک زمین، متبرک زمین، یہاں پر (ارض مقدس) سے مراد ملک شام ہے۔(تفسیر جلالین اور تفسیر عثمانی) قاضی بیضاوی نے اس سلسلے میں مختلف اقوال ذکر کیے ہیں، بیت المقدس، دمشق، فلسطین اور شام وغیرہ۔

۲۱ لَاتَرْتَدُّوْا :- تم واپس مت چلو۔باب افتعال سے فعل نہی ،صیغہ جمع مذکر حاضر ،مصدر اِرْتِدَادٌ .

۲۲ قَوْمًا جَبَّارِيْنَ :- زبردست قوم، بڑے زبردست لوگ۔(۱) ان سے مراد قوم عاد کے باقی ماندہ لوگ ہیں جو بہت لمبے اور بڑے طاقتور تھے۔(تفسیر جلالین)۔(۲) ان سے مراد عمالقہ ہیں، جو ایک زبردست طاقت ور قوم تھی۔(تفسیر عثمانی)۔(قَوْمٌ) کے معنی ،لوگوں کی جماعت، جمع :اَقْوَامٌ. (جَبَّارِيْنَ) جَبْرٌ سے مبالغہ ،صیغہ جمع مذکر سالم ،حالت نصب میں ہے ،اس کا واحد :جَبَّارٌ ہے۔

۲۶ يَتِيْهُوْنَ :- حیران پھریں گے، بھٹکتے پھریں گے۔باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تِیۡہٌ ہے۔

۲۶ **لَاتَاسَ**:- آپ غم نہ کریں، آپ غمگین نہ ہوں۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَسًی۔

۲۷ **اُتۡلُ عَلَیۡهِمۡ**:- آپ ان (اہل کتاب) کے سامنے پڑھ کر سنا دیجئے، آپ ان (اہل کتاب) کے سامنے بیان کر دیجئے۔ (اُتۡلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَۃٌ۔

۲۷ **اِبۡنَیۡ اٰدَمَ**:- آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹے۔ یہاں پر مراد حضرت آدم علیہ السلام کے صلبی اور حقیقی بیٹے ہیں ایک کا نام ہابیل تھا، اور دوسرے کا نام قابیل تھا۔

۲۷ **قَرَّبَا قُرۡبَانًا**:- ان دونوں نے ایک قربانی پیش کی۔ (قَرَّبَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب مصدر تَقۡرِیۡبٌ۔ (قُرۡبَانٌ) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے ذبیحہ ہو، یا غلہ وغیرہ۔

۲۹ **اَنۡ تَبُوۡءَ**:- کہ تو حاصل کرے۔ کہ تو جمع کرلے۔ (تَبُوۡءَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَوۡءٌ۔

۳۰ **طَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ**:- اس کے نفس نے اس کو آمادہ کیا، اس کے نفس نے اس کو راضی کیا۔ (طَوَّعَتۡ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَطۡوِیۡعٌ۔

۳۱ **کَیۡفَ یُوَارِیۡ**:- وہ کیسے چھپائے۔ (کَیۡفَ) اسمائے استفہام میں سے ہے۔ (یُوَارِیۡ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَارَاۃٌ۔

۳۱ **سَوۡاَۃَ اَخِیۡهِ**:- اس کے بھائی کی لاش (اپنے بھائی کی لاش)۔ (سَوۡاَۃَ) بری عادت، شرم گاہ، یہاں پر لاش مراد ہے۔ اس کی جمع: سَوۡءَاتٌ۔ (یُوَارِیۡ) کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۳ **یُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ**:- وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑائی کرتے ہیں، یہاں پر مراد مسلمانوں سے لڑائی کرنا ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے یُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ بِمُحَارَبَةِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ (یُحَارِبُوۡنَ) باب مفاعلۃ سے فعل

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَارَبَةٌ.

۳۳ يُصَلَّبُوْا:- وہ لوگ سولی دیئے جائیں، ان لوگوں کو سولی دی جائے۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْلِيْبٌ.

۳۳ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ:- وہ لوگ زمین میں مقید کر دیئے جائیں، وہ لوگ ملک میں قید کر دئے جائیں۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (يُنْفَوْا) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَفْيٌ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں "نَفْيٌ" سے مراد قید کرنا ہے۔

۳۴ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ:- کہ تم لوگ ان پر قابو پاؤ، کہ تم لوگ ان کو گرفتار کر لو۔ (تَقْدِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قُدْرَةٌ۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳۵ اتَّقُوْا اللّٰهَ:- تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یعنی گناہوں سے بچتے رہو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَآءٌ مادہ وَقْيٌ ہے۔ یہ اصل میں اِوْتِقَایٌ ہے۔ واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا۔ اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۵ اِبْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ:- اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرتے رہو، اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ (اِبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ. (اَلْوَسِيْلَةَ) کے معنی قرب، ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری۔ (اَلْوَسِيْلَةُ) مَايُقَرِّبُكُمْ اِلَيْهِ (اِلَى اللّٰهِ) مِنْ طَاعَتِهٖ . (تفسیر جلالین)۔

۳٦ عَذَابٌ اَلِيْمٌ:- دردناک عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ . (اَلِيْمٌ) اَلَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۳۷ عَذَابٌ مُّقِيمٌ :- دائمی عذاب، دائمی سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَۃٌ. (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَۃٌ.

۳۸ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ :- چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت (چوری کا مطلب کسی محفوظ جگہ سے پوشیدہ طریقہ پر دس درہم یعنی تقریباً ڈھائی تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر کسی دوسرے شخص کا مال لینے پر شرعی اعتبار سے چوری کا اطلاق ہوگا۔ اور اسلامی حکومت کی طرف سے اس پر چوری کی سزا (ہاتھ کا کاٹا جانا) جاری ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ (اَلسَّارِقُ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر سَرِقَۃٌ (اَلسَّارِقَۃُ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مؤنث، مصدر سَرِقَۃٌ.

۳۸ نَكَالًا :- عبرت، سزا، عبرت ناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

۴۲ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ :- غلط باتوں کے بہت سننے والے۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: سَمَّاعٌ ہے۔

۴۲ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ :- بڑے حرام کھانے والے۔ (اَكّٰلُوْنَ) اَكْلٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: اَكَّالٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ سُحْتٌ کے معنی حرام۔ ہر وہ کمائی جو ناحق طریقہ پر حاصل ہو، اور اس سے عار لازم آئے۔ اس کو عربی میں سُحْتٌ کہتے ہیں۔ جمع: اَسْحَاتٌ.

۴۲ اَلْمُقْسِطِيْنَ :- انصاف کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُقْسِطٌ اور مصدر اِقْسَاطٌ ہے۔

۴۳ يُحَكِّمُوْنَكَ :- وہ لوگ (یہودی) آپ سے فیصلہ کراتے ہیں۔ (يُحَكِّمُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر تَحْكِيْمٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۴۳ اَلتَّوْرٰىۃُ :- تورات، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴۳ يَتَوَلَّوْنَ :- وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر تَوَلّی۔

۴۴ النَّبِيُّوْنَ: ۔ انبیاء (علیہم السلام) واحد: نَبِيٌّ (نبی) وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام اور رسول کا لفظ خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

۴۴ الرَّبَّانِيُّوْنَ: ۔ اللہ والے، اہل اللہ، خدا پرست، مشائخ۔ واحد: رَبَّانِيٌّ

۴۴ اَلْاَحْبَارُ: ۔ علماء۔ واحد: حَبْرٌ ، حِبْرٌ.

۴۵ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ: ۔ زخموں کا بدلہ ہے۔ (جُرُوْحٌ) کے معنی زخم۔ واحد: جُرْحٌ. (قِصَاصٌ) کے معنی بدلہ، قصاص لینا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۴۵ مَنْ تَصَدَّقَ: ۔ جو شخص معاف کر دے۔ (تَصَدَّقَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصَدُّقٌ معنی صدقہ دینا مراد معاف کرنا ہے۔

۴۵ كَفَّارَةٌ: ۔ کفارہ، جو کام کسی گناہ کی تلافی کے لیے کیا جاتا ہے۔ جمع: كَفَّارَاتٌ.

۴٦ قَفَّيْنَا عَلٰى اٰثَارِهِمْ: ۔ ہم نے ان کے پیچھے بھیجا۔ (قَفَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تَقْفِيَةٌ . (آثَارٌ) کا واحد: اَثَرٌ اس کے معنی "بعد" کے ہیں جیسا کہ استعمال ہوتا ہے۔ (خَرَجَ فِيْ اَثَرِهٖ) یعنی وہ اس کے بعد نکلا۔

۴٦ التَّوْرٰىةِ: ۔ تورات، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴٦ الْاِنْجِيْلِ: ۔ انجیل، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴۸ مُهَيْمِناً: ۔ محافظ، نگراں۔ باب فعللۃ سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر هَيْمَنَةً معنی نگہبان ہونا۔

۴۸ شِرْعَةً: ۔ شریعت، دستور۔ جمع: شِرْعٌ.

۴۸ مِنْهَاجاً: ۔ طریقت، راستہ، کشادہ راستہ۔ باب فتح سے اسم آلہ ہے۔ جمع: مَنَاهِجُ.

۴۸ لِيَبْلُوَكُمْ: ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں، تاکہ اللہ تعالیٰ تمھاری آزمائش فرمائیں۔ (لِيَبْلُوَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَاءٌ لام تعلیل

آیت نمبر کی وجہ سے منصوب ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۸ اِسْتَبِقُوْا الْخَیْرَاتِ:— تم لوگ نیک کاموں کی طرف دوڑو، تم لوگ بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔ (اِسْتَبِقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِبَاقٌ. اور مادہ سبقٌ ہے۔ (اَلْخَیْرَاتُ) بھلائیاں، نیکیاں۔ واحد: خَیْرَۃٌ.

۴۹ لَاتَتَّبِعْ اَھْوَآءَ ھُمْ:— آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ (لَا تَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (اَھْوَاءٌ) کے معنی خواہشات۔ واحد: ھَوًی.

۵۱ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ:— جو شخص ان (یہود و نصاریٰ) سے دوستی کرے گا۔ (یَتَوَلَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ. (یَتَوَلَّ) اصل میں یتولّیٰ ہے مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف (جو اصل میں یاء ہے) ساقط ہو گیا۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۲ اَنْ تُصِیْبَنَا دَائِرَۃٌ:— کہ ہم پر کوئی گردش آجائے، کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑ جائے۔ (تُصِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَۃٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔ (دَائِرَۃٌ) مصیبت، گردش، حادثہ۔ جمع: دَوَائِرُ.

۵۲ اَسَرُّوْا:— ان لوگوں نے چھپایا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ.

۵۳ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ:— ان کے اعمال غارت ہو گئے، ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ. (اَعْمَالٌ) کا واحد: عَمَلٌ معنی کام۔

۵۴ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ:— مسلمانوں پر مہربان، مسلمانوں پر نرم دل۔ (اَذِلَّۃٍ) کا واحد: ذَلِیْلٌ معنی نرم دل، مہربان۔

۵۴ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ:— کافروں پر سخت، کافروں پر سختی کرنے والے۔ (اَعِزَّۃٍ) کا واحد: عَزِیْزٌ معنی سخت، غالب، زبردست۔

آیت نمبر

۵۶ مَنْ یَتَوَلَّ:- جو شخص (اللہ تعالیٰ کو) دوست رکھے گا۔(یَتَوَلَّ) اصل میں یَتَوَلّٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف (جو اصل میں یاء ہے) ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلّٰی.

۵۸ اِذَا نَادَیْتُمْ:- جب تم لوگ پکارتے ہو، جب تم لوگ اعلان کرتے ہو۔(نَادَیْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُنَادَاۃٌ.

۵۹ هَلْ تَنْقِمُوْنَ:- تم لوگ معیوب نہیں سمجھتے ہو، تم لوگ انکار نہیں کرتے ہو۔(هَلْ) یہاں پر نفی کیلئے ہے۔(تَنْقِمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقْمٌ.

۶۰ هَلْ اُنَبِّئُکُمْ:- کیا میں تم کو خبر دوں، کیا میں تم کو بتلاؤں۔(هَلْ) استفہام کے لیے ہے۔ (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَۃٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ مَثُوْبَۃً:- بدلہ، معاوضہ، پاداش۔ اس کا مادہ ثَوْبٌ ہے۔

۶۰ الْقِرَدَۃَ:- بندر۔ اس کا واحد: قِرْدٌ ہے۔

۶۰ الْخَنَازِیْرَ:- سور۔ اس کا واحد: خِنْزِیْرٌ ہے۔

۶۰ الطَّاغُوْتَ:- شیطان۔ اس کی جمع: طَوَاغِیْتُ ہے۔

۶۲ الْعُدْوَانِ:- ظلم، زیادتی، سرکشی۔ باب نصر سے مصدر ہے

۶۲ السُّحْتَ:- حرام، ہر وہ کمائی جو ناحق طریقہ پر ہو، اور اس سے عار لازم آئے۔ جمع: اَسْحَاتٌ.

۶۳ الرَّبّٰنِیُّوْنَ:- اللہ والے، اہل اللہ، خدا پرست، مشائخ۔ واحد: رَبَّانِیٌّ.

۶۳ الْاَحْبَارُ:- علماء۔ مراد یہودی علماء ہیں۔ واحد: حَبْرٌ، حِبْرٌ.

۶۴ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَۃٌ:- (بدبخت یہودیوں نے کہا تھا) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ یہ کلام بخل سے کنایہ ہے، اس کے ذریعہ سے یہودیوں نے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور بہت بلند و برتر ہے۔(یَدٌ) کے معنی ہاتھ۔ جمع: اَیْدِیْ. (مَغْلُوْلَۃٌ) کے معنی بندھی ہوئی۔ باب نصر سے اسم

آیت نمبر مفعول واحد مؤنث، مصدر غَلٌّ.

۶۴ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ:- ان کے ہاتھ بند ہو جائیں (تمام قسم کی بھلائیوں سے)۔ یہ جملہ یہودیوں کیلئے بد دعاء کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (غُلَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَلٌّ. (اَيْدِيْ) کے معنی ہاتھ، اس کا واحد يَدٌ ہے۔

۶۴ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتٰنِ:- اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ بڑے سخی اور کریم ہیں۔ (يَدَاهُ) يَدٌ کا تثنیہ مضاف ہے۔ اور (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے یہ اصل میں يَدَان ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

۶۴ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا:- جب بھی وہ لوگ (لڑائی کی آگ) بھڑکاتے ہیں، جب بھی وہ لوگ (لڑائی کی آگ) جلاتے ہیں۔ (اَوْقَدُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْقَادٌ. یہ اصل میں اِوْقَادٌ ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

۶۴ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ اس (آگ کو بجھا دیتے ہیں)۔ (اَطْفَاَ) یہ جواب شرط ہے، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطْفَآءٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع (نَارًا) ہے۔

۶۵ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ:- نعمت کی جنتیں، نعمت کے باغات۔ واحد: جَنَّةٌ ۔ ''جنت'' ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)۔

۶۶ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوْا:- اگر یہ لوگ (یہود و نصاریٰ) پابندی کرتے۔ (لَوْ) شرطیہ برائے امتناع۔ (اَقَامُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ.

۶۶ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ:- راہ راست پر چلنے والی جماعت۔ (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: اُمَمٌ. (مُقْتَصِدَةٌ) کے معنی اعتدال والی، سیدھے راستے پر چلنے والی۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

۶۷ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ:- اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں گے۔ (يَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصْمٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۶۸ **لَا تَاْسَ**:- آپ غم نہ کریں۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَسًی۔

۶۹ **اَلصّٰبِئُوْنَ**:- صابئین، ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے، ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔ حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ صابئین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں، جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے، زبور کی تلاوت کرتے تھے، اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے (تفسیر مظہری) (اَلصّٰبِئُوْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: صَابِیٌٔ.

۶۹ **لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ**:- نہ ان لوگوں پر کوئی ڈر ہوگا، نہ ان لوگوں کو کوئی اندیشہ ہوگا۔ (خَوْفٌ) "خوف" ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے، اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ . (تفسیر بیضاوی)۔

۶۹ **لَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ**:- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ۔ "حزن" ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۷۰ **لَاتَهْوٰى اَنْفُسُهُمْ**:- ان کے دل نہ چاہتے تھے۔ (لَاتَهْوٰى) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوًى۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ.

۷۱ **فِتْنَةٌ**:- آزمائش، فساد، خرابی، رسوائی، عذاب، یہاں پر عذاب مراد ہے۔ جمع: فِتَنٌ.

۷۱ **عَمُوْا**:- وہ لوگ اندھے ہوگئے، وہ لوگ اندھے بن گئے، باب سمع سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمًی بمعنی اندھا ہونا، یہاں پر اس سے مراد راہِ حق سے اندھا ہونا ہے۔

۷۱ **صَمُّوْا**:- وہ لوگ بہرے ہوگئے، وہ لوگ بہرے بن گئے۔ باب سمع سے فعل ماضی

۷۳ معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَمٌّ، صَمَمٌ بمعنی بہرا ہونا۔ یہاں پر اس سے مراد "حق بات" سننے سے بہرا ہونا ہے۔

۷۵ **ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ**:- تین میں کا ایک، (تین میں کا تیسرا) عیسائیوں کا ایک فرقہ معاذ اللہ تین خداؤں

آیت نمبر کا قائل ہے، ایک اللہ تعالیٰ، دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے حضرت مریم۔ (تفسیر جلالین)

۷۵ **اَلْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ**:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ع۱ آیت ع ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۷۵ **صِدِّيْقَةٌ**:- بہت سچی، ولی عورت۔ صِدْقٌ سے اسم مبالغہ، صیغہ واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ **اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ**:- وہ لوگ کہاں الٹے جارہے ہیں۔ (اَنّٰى) اسم استفہام ہے۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ۔

۷۶ **اَلسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ**:- بہت سننے والے، بہت جاننے والے۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۷۷ **لَاتَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ**:- تم لوگ اپنے دین میں غلومت کرو، تم لوگ اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ یہود و نصاریٰ دونوں فرقے غلو فی الدین (دین میں حد سے تجاوز) کے شکار ہیں کیوں کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے میں غلو کیا کہ معاذ اللہ ان کو خدا، یا خدا کا بیٹا یا تیسرا خدا بنادیا۔ اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے میں غلو کیا کہ معاذ اللہ ان کے رسول ہونے کا انکار کیا۔ اوران کے نسب پر عیب لگایا۔ (لَاتَغْلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُلُوٌّ۔ (دِیْنٌ) کے معنی مذہب۔ جمع: اَدْیَانٌ۔

۷۸ **دَاوٗدَ**:- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ع۲ آیت ع۲۵۱ میں دیکھئے۔

۷۸ **عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ**:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ع۱ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے

۷۸ **كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ**:- وہ لوگ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اعتداوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۸۲ **قِسِّيْسِيْنَ**:- علماء، عیسائی علماء، پادری۔ واحد: قِسِّيْسٌ۔

۸۲ **رُهْبَانًا**:- تارکین دنیا، درویش۔ واحد: رَاهِبٌ۔ اس کا مصدر رَهْبَةٌ رَهْبٌ اور رَهَبٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

پارہ (۶) مکمل ہوگیا

آیت نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَاسَمِعُوْا پارہ (۷) سورۂ مائدہ

۸۳ اِذَا سَمِعُوْا:- جب وہ لوگ سنتے ہیں۔ (سَمِعُوْا) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَمْعٌ۔ یہ آیت کریمہ نجاشی بادشاہ کے وفد کے بارے میں ہے، جو حبشہ سے آیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے سورۂ یٰس پڑھی تھی۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۳ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ:- وہ (آنکھیں) آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ وہ (آنکھیں) آنسوؤں سے ابلتی ہیں۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ آیت کریمہ میں مبالغہ کے لیے قلب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کہ آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ (تَفِيْضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر، فَيْضٌ وَفُيُوْضٌ وَفَيْضَانٌ (دَمْعٌ) کے معنی آنسو۔ جمع: دُمُوْعٌ.

۸۴ نَطْمَعُ:- ہم امید رکھتے ہیں۔ ہم امید رکھیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمَعٌ.

۸۵ اَثَابَهُمُ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ میں دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۵ جَنّٰتٍ :- جنتیں، باغات۔ واحد: جَنَّةٌ. "جنت" ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۸۶ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ :- دوزخ والے۔ دوزخ میں رہنے والے۔ (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ معنی ساتھی۔ یہاں "والا" کے معنی میں ہے۔ (اَلْجَحِيْمُ) دوزخ۔ "دوزخ" ایسے مقام کو کہتے ہیں، جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب)

آیت نمبر

۸۷ لَاتَعْتَدُوْا :- تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِعْتِدَاءٌ .

۸۸ حَلٰلًا طَيِّبًا :- حلال پاکیزہ۔ یہ موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (حَلٰلًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (طَيِّبًا) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۹ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ تم سے مؤاخذہ نہیں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرماتے ہیں۔ یعنی کفارہ واجب نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا يُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَاخَذَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۸۹ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ :- تمہاری قسموں میں لغو قسم پر۔ (اَللَّغْوُ) کے معنی بے ہودہ، بے فائدہ۔ (اَيْمَانٌ) کا واحد: يَمِيْنٌ معنی قسم۔ "لغو قسم" کا مطلب یہ ہے کہ کسی گذشتہ واقعہ پر صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو، یا بے ارادہ زبان سے قسم کا لفظ نکل جائے۔ ان دو صورتوں پر "قسم لغو" کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں کوئی کفارہ اور گناہ نہیں ہوتا ہے۔

ایک دوسری قسم "قسم غموس" ہے۔ اس میں گناہ ہے کفارہ نہیں ہے۔

قسم غموس کا مطلب یہ ہے کہ کسی گذشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔

۸۹ عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ :- تم لوگوں نے قسموں کو مضبوط کر دیا۔ تم لوگوں نے قسموں کو مستحکم کر دیا۔ (عَقَّدْتُّمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْقِيْدٌ. (اَيْمَانٌ) کا واحد: يَمِيْنٌ، معنی قسم۔ اس میں قسم منعقدہ کا ذکر ہے۔

"قسم منعقدہ" کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے۔

۹۰ اَلْخَمْرُ :- شراب۔ جمع: خُمُوْرٌ .

۹۰ اَلْمَيْسِرُ :- جوا۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

آیت نمبر

۹۰ اَلْاَنْصَابُ :- بت۔ واحد: نُصُبٌ .

۹۰ اَلْاَزْلَامُ :- قرعہ کے تیر۔ واحد: زَلَمٌ.

۹۰ رِجْسٌ :- گندا، ناپاک۔ جمع: اَرْجَاسٌ .

۹۲ اِحْذَرُوْا :- تم لوگ ڈرو، تم لوگ احتیاط رکھو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَذَرٌ.

۹۲ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ :- اگر تم اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّیْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلّی.

۹۳ جُنَاحٌ :- گناہ۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۹۴ لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ :- اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری آزمائش فرمائیں گے۔ (لَیَبْلُوَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَلَاءٌ.

۹۴ تَنَالُہٗ اَیْدِیْکُمْ :- اس (شکار) کو تمہارے ہاتھ پہنچ جائیں گے۔ (تَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَیْلٌ معنی پانا، حاصل کرنا۔

۹۴ رِمَاحُکُمْ :- تمہارے نیزے۔ (رِمَاحٌ) کا واحد رُمْحٌ، بمعنی نیزہ۔

۹۴ مَنِ اعْتَدٰی :- جو شخص حد سے تجاوز کرے گا۔ (اِعْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ. یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے

۹۵ اَلنَّعَمُ :- چوپایہ، مویشی۔ جمع: اَنْعَامٌ .

۹۵ ھَدْیاً :- قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔ جمع: ھَدَایَا .

۹۵ کَفَّارَۃٌ :- ہر وہ کام جو کسی گناہ کی تلافی کے طور پر کیا جائے۔ جمع: کَفَّارَاتٌ .

۹۵ ذَوَا عَدْلٍ :- دو عادل شخص، دو انصاف کرنے والے۔ (ذَوَا) اصل میں ذَوَانِ ہے جو ذُو کا تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۹۵ عَدْلُ ذٰلِكَ :- اس کے برابر، اس کے مثل (عَدْلٌ) کے معنی مثل برابر، انصاف بدلہ جمع:

آیت نمبر اَعْدَالٌ.

۹۵ ذُوْ انْتِقَامٍ :- بدلہ لینے والا۔ (اِنْتِقَامٍ) باب افتعال سے مصدر ہے۔

۹۶ اَلسَّیَّارَۃِ :- مسافر لوگ، سفر کرنے والے لوگ، قافلہ۔ جمع: سَیَّارَاتٌ.

۹۶ مَادُمْتُمْ حُرُماً :- جب تک احرام میں رہو۔ جب تک تم حالت احرام میں ہو۔ (مَادُمْتُمْ) فعل ناقص، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ (حُرُماً) احرام باندھنے والے۔ اس کا واحد: حَرَامٌ ہے، جو مُحْرِمٌ کے معنی میں ہے۔

۹۷ قِیَاماً :- قائم رہنے کا ذریعہ، قائم رہنے کا سبب۔ مصدر ہے جو باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی اصل قِوَامٌ ہے۔ واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ قِیَامٌ ہوگیا۔

۹۷ الشَّھْرِ الْحَرَامِ :- حرمت والا مہینہ، عزت والا مہینہ، بزرگی والا مہینہ۔ (شَھْرٌ) کے معنی مہینہ، (حَرَامٌ) کے معنی حرمت والا۔ حرمت والے مہینے چار ہیں: (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک بعد میں یہ حرمت منسوخ ہوگئی ہے۔

۹۷ اَلْھَدْیَ :- حرم میں قربانی ہونے والا جانور۔ جمع: ھَدَایَا.

۹۷ الْقَلَآئِدَ :- وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ڈال دیئے گئے ہوں۔ یعنی جن جانوروں کے گلے میں پٹے ڈال کر قربانی کے لیے حرم میں لے جائیں۔ اس کا واحد: قِلَادَۃٌ ہے۔

۱۰۰ لَایَسْتَوِیْ :- وہ برابر نہیں ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر اِسْتِوَآءٌ.

۱۰۰ اَلْخَبِیْثُ :- ناپاک، اس سے مراد حرام ہے۔ (تفسیر جلالین) جمع: خُبُثٌ.

۱۰۰ اَلطَّیِّبُ :- پاک، اس سے مراد حلال ہے۔ (تفسیر جلالین) طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۱۰۰ لَوْ اَعْجَبَکَ :- اگرچہ آپ کو تعجب میں ڈال دے، اگرچہ آپ کو بھلی معلوم ہو۔ (لَوْ) وصلیہ ہے۔ (اَعْجَبَکَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر اِعْجَابٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ اِنْ تُبْدَلَكُمْ :- اگر وہ (چیزیں) تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں۔ (تُبْدَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، یہ اصل میں تُبْدیٰ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف جو اصل میں واؤ ہے ساقط ہوگیا ہے۔ اس کا مصدر اِبْدَآءٌ ہے۔ جو اصل میں اِبْدَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۰۱ تَسُؤْكُمْ :- وہ (چیزیں) تم کو بری لگیں گی، تم کو ناگوار معلوم ہوں گی، تم کو غمگین کردیں گی۔ (تَسُؤْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوْءٌ معنی غمگین کرنا۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۳ بَحِيْرَةٍ :- بخاری شریف میں حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، اور حامی میں سے ہر ایک کی تعریف منقول ہے۔

"بحیرہ" وہ اونٹنی جس کا دودھ بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا، پھر کوئی شخص اس کا دودھ نہیں دوہتا تھا۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع: بَحَائِرُ ہے۔

۱۰۳ سَائِبَةٍ :- وہ اونٹنی ہے جس کو بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا، پھر سواری کرنے اور بوجھ لادنے کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع: سَوَائِبُ ہے۔

۱۰۳ وَصِيْلَةٍ :- وہ اونٹنی جس سے پہلی مرتبہ مادہ بچہ پیدا ہوا ہو، پھر دوبارہ بھی مادہ بچہ ہو، درمیان میں کوئی نر بچہ پیدا نہ ہو، ایسی اونٹنی کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع: وَصَائِلُ ہے۔

۱۰۳ حَامٍ :- وہ نر اونٹ جو اہل عرب کی مقرر کی ہوئی تعداد میں وطی کر چکا ہو۔ (یعنی اس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو چکے ہوں) اہل عرب ایسے اونٹ کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے، اس پر نہ تو بوجھ لادتے اور نہ سوار ہوتے تھے۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع: حَوَامِیْ آتی ہے۔

آیت نمبر

۱۰۵ عَلَيْكُمْ اَنفُسَكُمْ :- تم پر لازم ہے اپنی جانوں کی فکر، یعنی تم اپنی فکر کرو۔ (عَلَيْكُمْ) اَلْزِمُوْا فعل امر کے معنی میں اسم فعل ہے۔ (اَنفُسَكُمْ) "اسم فعل" کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد نَفْسٌ معنی جان۔

۱۰۶ اِنْ ارْتَبْتُمْ :- اگر تم کو شک ہو۔ (اِرْتَبْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اِرْتِيَابٌ ۔

۱۰۶ اَلْاٰثِمِيْنَ :- گنہ گار لوگ۔ اِثْمٌ سے اسم فاعل جمع مذکر حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد آثِمٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ اِنْ عُثِرَ :- اگر اس کو خبر دی جائے، اگر اس کو اطلاع دی جائے۔ (عُثِرَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَثْرٌ اور عُثُوْرٌ ہے۔

۱۰۷ اِسْتَحَقَّا اِثْماً :- وہ دونوں مرد گناہ کے مستحق ہوئے، یعنی وہ دونوں مرد گناہ کے مرتکب ہوئے۔ (اِسْتَحَقَّا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْقَاقٌ. (اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ.

۱۰۸ الْفٰسِقِيْنَ :- نافرمان لوگ، نافرمانی کرنے والے لوگ۔ فِسْقٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: فَاسِقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ مَاذَا اُجِبْتُمْ :- تم کو کیا جواب دیا گیا۔ (مَا) اسم استفہام مبتدا ہے۔ (ذَا) اسم موصول (اُجِبْتُمْ) اس کا صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر ہے، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہو گیا۔ (اُجِبْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجَابَةٌ .

۱۰۹ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ :- تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا، یہ صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ (عَلَّامٌ) بہت جاننے والا۔ عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (غُيُوْبٌ) پوشیدہ باتیں۔ اس کا واحد: غَيْبٌ ہے۔

۱۱۰ اَيَّدْتُّكَ :- میں نے تمہاری مدد کی۔ (اَيَّدْتُّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ

آیت نمبر　واحد متکلم، مصدر تَائِیْدٌ . (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱۰　رُوحِ الْقُدُسِ :- پاکیزہ روح، مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (رُوْحٌ) کی جمع: اَرْوَاحٌ . (اَلْقُدُس) مقدس کے معنی میں ہے۔

۱۱۰　اَلْمَهْدِ :- ماں کی گود، گہوارہ۔ جمع: مُهُوْدٌ .

۱۱۰　كَهْلًا :- بڑی عمر میں، ادھیڑ عمر میں، یہ صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہولت کہلاتی ہے۔ جمع: كُهُـوْلٌ اور كَهْلُوْنَ ہے۔

۱۱۰　تُبْرِئُ :- تم اچھا کردیتے ہو۔ (تم اچھا کردیتے تھے)۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، یہ ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ اس کا مصدر اِبْراۤءٌ ہے جو اصل میں اِبْرَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱۰　اَلْاَكْمَهَ :- پیدائشی اندھا، صفت مشبہ واحد مذکر۔ جمع: كُمْهٌ . اس کا مصدر كَمَهٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰　اَلْاَبْـرَصَ :- کوڑھی، برص کی بیماری والا۔ صفت مشبہ واحد مذکر۔ جمع: بُـرْصٌ . اس کا مصدر بَرَصٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰　اَلْمَوْتیٰ :- مردے۔ واحد: مَيِّتٌ .

۱۱۲　اَلْـحَـوَارِيُّوْنَ :- مددگار لوگ، خیر خواہ لوگ۔ اس کا واحد: حَـوَارِيٌّ ہے۔ (حواریین) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے، ان کی تعداد بارہ (۱۲) تھی۔ (تفسیر جلالین)

۱۱۲　مَائِدَةً :- کھانا، دسترخوان جس پر کھانا رکھا ہوا ہو۔ اس کی جمع: مَوَائِدُ اور مَائِدَاتٌ ہے۔ حواریین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی، کہ اللہ تعالیٰ سے مائدہ کے نازل کرنے کی دعا فرمادیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سلسلے میں دعا فرمائی تھی اس واقعہ کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورہ مائدہ ہے۔

آیت نمبر

۱۱۴ اَنْزِلْ عَلَيْنَا :- آپ ہمارے اوپر نازل فرما دیجئے۔ (اَنْزِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْزَالٌ ۔

۱۱۴ اُرْزُقْنَا :- آپ ہم کو عطا فرما دیجئے۔ (اُرْزُق) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رِزْقٌ ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۱۶ سُبْحٰنَكَ :- آپ کی ذات پاک ہے۔ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ یہ فعل محذوف سے مفعول مطلق ہے یعنی (اُسَبِّحُ سُبْحٰنَكَ)۔

۱۱۷ شَهِيْداً :- مطلع، واقف۔ شَهَادَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: شُهَدَاءُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۷ تَوَفَّيْتَنِىْ :- آپ نے مجھ کو اٹھا لیا۔ (تَوَفَّيْتُ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّی ۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱۷ الرَّقِيْبَ :- نگہبان، محافظ۔ رَقَابَةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۸ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ انعام

سورۂ انعام قرآن کریم کی چھٹی سورت ہے، یہ سورت مکی ہے اس سورت کی خصوصیت یہ ہے کہ چھ آیتوں کے علاوہ بیک وقت پوری سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اور اس وقت کیفیت یہ تھی کہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تسبیح وتحمید یعنی سبحان اللہ والحمد للہ پڑھتے ہوئے آئے تھے۔

چھ آیتیں جو مستثنیٰ ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں سے تین آیتیں:
(وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) سے كُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ تک ہیں۔اور تین آیتیں (قُلْ تَعَالَوْا) سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تک ہیں۔ یہ چھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں، باقی پوری سورت مکہ مکرمہ میں یکبارگی نازل ہوئی، یہ سورت توحید کے تمام اصول وقواعد پر مشتمل ہے، اس میں توحید کے روشن دلائل تفصیل کے ساتھ بیان کے گئے ہیں، اس سورت میں انعام (چوپائے) کا ذکر کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ انعام ہے۔

آیت نمبر ۱ السَّمٰوٰتِ :- آسمان اس کا واحد السَّمَاءُ ہے۔
آسمانوں کی تعداد سات ہے، اور ساتوں آسمان اپنی ماہیت وحقیقت اور شکل وصورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس وجہ سے آیت کریمہ میں (السَّمٰوٰتِ) جمع کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۱ اَلْاَرْضَ :- زمین۔ اس کی جمع :اَرْضُوْنَ ہے۔
زمینوں کی تعداد بھی سات ہے، لیکن ساتوں زمینیں اپنی ماہیت اور حقیقت اور شکل وصورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں، اس لیے ساتوں زمینوں کو ایک عدد کی طرح قرار دے کر اس کے لیے (اَلْاَرْضَ) واحد کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۱ الظُّلُمٰتِ :- تاریکیاں۔ اس کا واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔ یہاں پر ظلمت سے مراد گمراہی ہے،

آیت نمبر اور گمراہی متعدد ہوتی ہے۔ (یعنی گمراہی کے اسباب بہت سے ہیں) اس لیے (ظُلُمَاتْ) کا لفظ جمع استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی) ظلمت سے رات بھی مراد ہو سکتی ہے، جیسا کہ امام واقدی کا قول ہے۔

۱ اَلنُّوْرَ :- روشنی۔ اس کی جمع: اَنْوَارٌ ہے۔

یہاں پر نور سے مراد ہدایت ہے، اور راہ ہدایت یعنی راہ حق ایک ہے، اس لیے نور کا لفظ واحد استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ نور سے دن بھی مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ امام واقدی کا قول ہے۔

۱ یَعْدِلُوْنَ :- وہ لوگ برابر قرار دیتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ.

۲ قَضٰی اَجَلاً:- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ایک وقت مقرر فرمایا۔ (قَضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ . (اَجَلٌ) کے معنی، وقت۔ جمع: آجَالٌ.

۲ تَمْتَرُوْنَ :- تم لوگ شک کرتے ہو۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِرَاءٌ . یہ اصل میں اِمْتِرَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳ تَکْسِبُوْنَ:- تم لوگ عمل کرتے ہو، تم لوگ کام کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَسْبٌ .

۵ اَنْبٰؤُ :- خبریں۔ اس کا واحد: نَبَأٌ ہے۔

۶ قَرْنٌ:- جماعت۔ اس کی جمع: قُرُوْنٌ ہے۔

۶ مَکَّنّٰهُمْ :- ہم نے ان کو قوت دی۔ (مَکَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶ مِدْرَاراً :- لگاتار برسنے والا، موسلا دھار برسنے والا۔ (دَرٌّ) سے مفعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ لفظ (سماء) سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر اور

آیت نمبر　ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶　اَنْشَاْنَا :- ہم نے پیدا کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ .

۷　قِرْطَاسٍ :- کاغذ۔ جمع: قَرَاطِیْسُ.

۷　لَمَسُوْهُ:- وہ لوگ اس (کاغذ) کو چھو لیتے۔ (لَمَسُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَمْسٌ . (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع "قِرْطَاسٌ" ہے۔

۹　لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ :- البتہ ہم ان پر شبہ ڈال دیتے، البتہ ان کو ہم شبہ میں ڈال دیتے۔ یہاں پر فعل ماضی (لو) شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ شروع میں لام مفتوح برائے تاکید ہے۔ (لَبَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَبْسٌ .

۱۰　حَاقَ بِهِمْ :- ان کا احاطہ کر لیا، ان کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ .

۱۱　سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ :- تم لوگ زمین پر چلو پھرو۔ (سِيْرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَيْرٌ .

۱۴　وَلِيًّا :- معبود۔ اَلْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ الْمَعْبُوْدُ (تفسیر بیضاوی)۔ وِلَايَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: اَوْلِيَاءُ ہے۔

۱۴　فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :- آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ (فَاطِرٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَطْرٌ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (السَّمٰوٰتِ) کے معنی آسمان اس کا واحد: سَمَاءٌ ہے۔ (الْاَرْضِ) کے معنی زمین۔ اس کی جمع: اَرْضُوْنَ ہے۔

۱۶　مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ :- جس سے وہ (عذاب) دور کر دیا جائے، جس سے وہ (عذاب) ہٹا دیا جائے۔ (يُصْرَفْ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرْفٌ . (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

آیت نمبر

۱۷ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ :- اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائیں۔(یَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِیْسٌ معنی چھونا، پہنچنا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ معنی پہنچانا۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (ضُرٌّ) کے معنی تکلیف، تنگی، سختی، بدحالی۔ جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۱۷ كَاشِفَ :- دور کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر، مصدر كَشْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اَلْقَاهِرُ :- غالب، زبردست۔ اسم فاعل واحد مذکر، مصدر قَهْرٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ :- بہت حکمت والا، بہت خبر رکھنے والا۔ حِكْمَةٌ اور خُبْرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حِكْمَةٌ اور خُبْرٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۲ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ :- تم لوگ دعوی کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ.

۲۳ فِتْنَتُهُمْ :- ان کی معذرت۔ علامہ سیوطیؒ نے یہاں فتنہ کا ترجمہ (معذرت) کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت قتادہؒ سے یہی معنی منقول ہیں۔ (فِتْنَةٌ) کے معنی آزمائش، گمراہی، کفر، رسوائی، عذاب۔ جمع: فِتَنٌ.

۲۵ اَكِنَّةً :- پردے۔ اس کا واحد: كِنَانٌ.

۲۵ وَقْرًا :- بہرا پن، ڈاٹ۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی بوجھل ہونا، بہرا ہونا۔

۲۵ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ :- پہلے لوگوں کی کہانیاں، پہلے لوگوں کے افسانے (اَسَاطِيْرُ) کا واحد: اُسْطُوْرَةٌ۔ (الْاَوَّلِيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: "اَلْاَوَّلُ" ہے۔

۲۶ يَنْهَوْنَ عَنْهُ :- وہ لوگ اس سے روکتے ہیں۔ (يَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ.

آیت نمبر

۲۶ يَنْئَـوْنَ عَنْهُ :- وہ لوگ اس سے دور رہتے ہیں۔ (يَنْئَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَأْیٌ ہے۔

۲۸ بَدَا لَهُمْ :- ان کے لیے ظاہر ہو گیا، ان کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ.

۲۸ لَعَادُوْا :- البتہ وہ لوگ لوٹیں گے، البتہ وہ لوگ دوبارہ کریں گے۔ شروع میں لام تاکید ہے۔ (عَادُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَوْدٌ. (لَوْ) شرطیہ کی وجہ سے یہ فعل ماضی مستقبل کے معنی میں ہے۔

۲۹ مَبْعُوْثِيْنَ :- دوبارہ زندہ کیے ہوئے۔ اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعْثٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ ذُوْقُوْا :- تم لوگ چکھو۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ.

۳۱ فَرَّطْنَا :- ہم نے کوتاہی کی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْرِيْطٌ.

۳۱ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ :- وہ لوگ اپنے بوجھ لادے ہوں گے، وہ لوگ اپنے گناہ لادے ہوں گے۔ (يَحْمِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ. (اَوْزَارٌ) کے معنی گناہ، بوجھ۔ اس کا واحد: وِزْرٌ. ہے۔

۳۱ يَزِرُوْنَ :- وہ لوگ بوجھ اٹھائیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔

۳۵ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقاً :- کہ آپ کوئی سرنگ تلاش کرلیں۔ (تَبْتَغِيَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ. یہ اصل میں اِبْتِغَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (نَفَقٌ) کے معنی سرنگ، جمع: اَنْفَاقٌ.

۳۵ سُلَّماً :- سیڑھی، جمع: سَلَالِمُ.

۳۶ يَسْتَجِيْبُ :- وہ قبول کرتا ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۳۶ اَلْمَوْتٰی:- مردے۔ اس کا واحد مَیِّتٌ ہے۔

۳۶ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔
(یَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۸ دَابَّةٍ:- زمین پر چلنے والا، جمع: دَوَابُّ.

۳۸ طٰٓئِرٍ:- پرندہ، جمع: طَیْرٌ اور طُیُوْرٌ.

۳۸ یَطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ:- وہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتا ہے۔
(یَطِیْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَیْرٌ اور طَیَرَانٌ ہے۔ (جَنَاحَیْهِ) یہ اصل میں جَنَاحَیْنِ جَنَاحٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہوگیا۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۸ مَا فَرَّطْنَا:- ہم نے چھوڑا نہیں۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (فَرَّطْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْرِیْطٌ.

۳۸ یُحْشَرُوْنَ:- وہ لوگ جمع کیے جائیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَشْرٌ.

۳۹ صُمٌّ بُکْمٌ:- بہرے اور گونگے۔ (صُمٌّ) کا واحد: اَصَمٌّ ہے۔ اور (بُکْمٌ) کا واحد: اَبْکَمُ ہے۔ صَمَمٌ اور بَکَمٌ سے صفت مشبہ ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۴۰ اَرَئَیْتَکُمْ:- تم دیکھو، تم بتلاؤ۔ تم مجھے بتلاؤ۔ (اَرَئَیْتَکُمْ) اَخْبِرُوْنِیْ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اَ) ہمزہ استفہام۔ (رَءَیْتَ) فعل بافاعل۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر (تَ) ضمیر بارز مرفوع کی تاکید کے لیے ہے، اور (تَ) ضمیر مفرد اور (کُمْ) ضمیر جمع میں کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ جمع میں مفرد پایا جاتا ہے۔ (رَءَیْتَ) فعل کے دونوں مفعول محذوف ہیں، اس کی اصل عبارت یہ ہے۔ اَرَءَیْتَکُمْ آلِهَتَکُمْ اَنْ تَنْفَعَکُمْ (تفسیر مظہری)

آیت نمبر

۴۲ **اَلْبَاْسَآءِ**:- تنگ دستی محتاجی۔

۴۲ **اَلضَّرَّآءِ**:- بیماری، پریشانی۔

۴۲ **یَتَضَرَّعُوْنَ** :- وہ لوگ عاجزی کریں، وہ لوگ گڑگڑائیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرُّعٌ۔

۴۳ **تَضَرَّعُوْا**:- ان لوگوں نے عاجزی کی، وہ لوگ گڑگڑائے۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرُّعٌ۔

۴۳ **قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ**:- ان کے دل سخت ہو گئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر قَسْوٌ، قَسْوَةٌ اور قَسَاوَةٌ ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۴۴ **مُبْلِسُوْنَ**:- مایوس ہونے والے، ناامید ہونے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد مُبْلِسٌ اور مصدر اِبْلَاسٌ ہے۔

۴۶ **اَرَءَیْتُمْ** :- کیا تم نے دیکھا، تم دیکھو، تم بتلاؤ۔ (اَ) ہمزہ استفہام، (رَءَیْتُمْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَةٌ۔

۴۶ **یَصْدِفُوْنَ**:- وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدْفٌ ہے۔

۴۷ **اَرَءَیْتَکُمْ**:- تم دیکھو، تم مجھے بتلاؤ۔ اَخْبِرُوْنِیْ کے معنی میں ہے (تفسیر جلالین) اس کی تحقیق آیت ۴۰/ میں دیکھئے۔

۴۸ **لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ**:- نہ ان پر کوئی ڈر ہوگا، نہ ان کو کوئی اندیشہ ہوگا۔ (خَوْفٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ (خوف) ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے لاحق ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ، عَلَی الْمُتَوَقَّعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۴۸ **لَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ** :- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (یَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ. (حزن) ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت

آیت نمبر کے پیش آنے کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ . (تفسیر بیضاوی)

۴۹ لَايَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ :- ان کو عذاب نہیں چھوئے گا، ان کو عذاب نہیں پہنچے گا۔ (لَايَمَسُّ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ.

۵۱ اَنْذِرْ- آپ ڈرائیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ.

۵۲ لَا تَطْرُدْ:- آپ دور نہ کیجئے، آپ نہ نکالئے۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر طَرْدٌ.

۵۲ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ:- وہ لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔ (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَعْوٌ، دَعْوَةٌ، دُعَاءٌ.

۵۲ الْغَدٰوةِ:- صبح۔ جمع: غَدَوَاتٌ ہے۔

۵۲ الْعَشِيِّ:- شام۔ واحد: عَشِيَّةٌ.

۵۳ فَتَنَّا:- ہم نے آزمایا، ہم نے آزمائش میں ڈال دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ و فُتُوْنٌ.

۵۳ مَنَّ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ (مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ.

۵۳ لِتَسْتَبِيْنَ:- تاکہ وہ ظاہر ہو جائے، تاکہ وہ واضح ہو جائے۔ (تَسْتَبِيْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِبَانَةٌ.

۵۵ تَسْتَعْجِلُوْنَ:- تم لوگ جلدی طلب کرتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ.

۵۷ يَقُصُّ الْحَقَّ :- وہ (اللہ تعالیٰ) حق بات بیان فرماتے ہیں۔ (يَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَصَصٌ.

۵۷ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ:- غیب کے خزانے، غیب کی کنجیاں۔ اگر (مَفَاتِحُ) کا واحد: مَفْتَحٌ ہو تو اس کے معنی خزانہ، اور اگر مَفَاتِحُ کا واحد: مِفْتَحٌ ہو تو اس کے معنی کنجی کے ہیں۔

آیت نمبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مفاتح غیب پانچ چیزیں ہیں، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے:
(۱) رحم میں کیا ہے۔ (۲) آئندہ کل کیا ہوگا۔ (۳) بارش کب ہوگی۔ (۴) موت کہاں آئے گی۔ (۵) موت کب آئے گی۔ ان پانچ چیزوں کا یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۹ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ:— واضح کتاب، اگر کتاب مبین سے مراد علم الٰہی ہے تو یہ استثناء ماقبل سے بدل کل ہے، اور اگر کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے تو یہ استثناء ماقبل سے بدل اشتمال ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (کِتٰبٌ) مصدر مَکْتُوْبٌ کے معنی میں ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ.

۶۰ یَتَوَفّٰکُمْ:— وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قبض کر لیتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قبضہ میں لے لیتا ہے۔ یہاں توفی سے مراد سُلانا ہے (تفسیر مظہری)۔ (یَتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّیْ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ جَرَحْتُمْ:— تم نے کام کیا، تم نے عمل کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَرْحٌ.

۶۰ یَبْعَثُکُمْ:— وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اٹھا دیتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو جگا دیتے ہیں۔ (یَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی:— تاکہ مقررہ مدت (دنیوی زندگی) پوری کر دی جائے، تاکہ مقررہ وقت پورا کر دیا جائے۔ (یُقْضٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ. (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ جمع: آجَالٌ. (مُسَمًّی) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر تَسْمِیَةٌ.

۶۰ یُنَبِّئُکُمْ:— وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں خبر دیں گے، وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں بتلا دیں گے۔

(یُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ اَلْقَاهِرُ:- زبردست، غالب۔ (قَهْرٌ) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۶۱ حَفَظَةً:- حفاظت کرنے والے، نگہبانی کرنے والے، نگرانی کرنے والے۔ اس کا واحد: حَافِظٌ ہے۔ یہاں پر (حَفَظَةٌ) سے مراد فرشتے ہیں، جو لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں اور انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

۶۱ لَا يُفَرِّطُوْنَ:- وہ لوگ (فرشتے) کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفْرِيْطٌ.

۶۳ يُنَجِّيْكُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات دیتے ہیں۔ (يُنَجِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْجِيَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۳ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ :- خشکی اور دریا کے اندھیرے۔ یہاں پر ظُلُمٰتٌ سے مراد پریشانیاں اور سختیاں ہیں۔ (ظُلُمٰتٌ) کا واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔ (الْبَرُّ) کے معنی: خشکی، خشک زمین۔ جمع: بُرُوْرٌ. (الْبَحْرُ) کے معنی دریا۔ جمع: اَبْحُرٌ وَ بُحُوْرٌ وَ بِحَارٌ.

۶۳ تَضَرُّعًا :- گریہ وزاری کرتے ہوئے، عاجزی کرتے ہوئے۔ باب تفعل سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۳ خُفْيَةً:- پوشیدہ ہونے کی حالت میں، پوشیدہ طور پر، چپکے چپکے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۴ كَرْبٍ:- غم، سختی، پریشانی۔ جمع: كُرُوْبٌ.

۶۵ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بھڑادیں (لڑادیں) مختلف جماعتیں بنا کر، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بھڑادیں مختلف فرقے بنا کر۔ (يَلْبِسَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَبْسٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ ان

آیت نمبر ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (شِیَعٌ) کا واحد: شِیْعَۃٌ معنی جماعت۔

۶۵ **نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ**:— ہم آیتوں کو بیان کرتے ہیں، ہم دلائل کو بیان کرتے ہیں۔
(نُصَرِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِیْفٌ.
(اَلْاٰیٰتُ) کا واحد: آیَۃٌ معنی آیت، دلیل، نشانی۔

۶۶ **وَکِیْلٌ**:— ذمہ دار، نگہبان، داروغہ۔ وَکْلٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷ **مُسْتَقَرٌّ**:— واقع ہونے کا وقت۔ اِسْتِقْرَارٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔

۶۸ **اَلَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا**:— جو لوگ ہماری آیتوں میں مشغول ہوتے ہیں (تکذیب اور استہزاء کے ساتھ)۔ یعنی جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں (تفسیر مظہری) جو لوگ ہماری آیتوں میں عیب جوئی کرتے ہیں۔ (بیان القرآن)
(یَخُوْضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ.

۶۸ **یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ**:— (اگر) شیطان تجھ کو بھلادے۔ (یُنْسِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف بانون ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسَآءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِنْسَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۰ **ذَرْ**:— تو چھوڑ دے، تو کنارہ کش ہو جا۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر و نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۷۰ **غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا**:— دنیوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۰ **اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ**:— کہ گرفتار نہ ہو جائے کوئی شخص (عذاب میں) کہ پھنس نہ جائے کوئی شخص (عذاب میں)۔ (تُبْسَلَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث

آیت نمبر غائب، مصدر اِبْسَالٌ . ان ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔اس میں لائے نفی مقدر ہے، اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

۷۰ اُبْسِلُوْا :-وہ لوگ گرفتار ہو گئے، وہ لوگ پھنس گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْسَالٌ .

۷۱ حَمِيْمٍ:- سخت گرم پانی، تیز کھولتا ہوا پانی۔ حَمٌّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۱ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا:- (کیا) ہم الٹے پاؤں پھر جائیں، یعنی کیا معاذ اللہ ہم دین اسلام سے پھر جائیں۔ (نُرَدُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَدٌّ. (اَعْقَابٌ) کا واحد: عَقِبٌ معنی ایڑی۔

۷۱ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ:- اس شخص کی طرح جس کو (شیطانوں نے) بے راہ کر دیا ہو۔ (اِسْتَهْوَتْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِهْوَاءٌ. یہ اصل میں اِسْتِهْوَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا فاعل شیاطین جمع مکسر ہے، اسی کے اعتبار سے واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع الَّذِى ہے۔

۷۱ اِئْتِنَا:- تو ہمارے پاس آ جا۔ (اِئْتِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۱ لِنُسْلِمَ:- تاکہ ہم فرماں برداری کریں۔ (نُسْلِمَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْلَامٌ. شروع میں لام مکسور تعلیل کے لیے ہے۔

۷۲ تُحْشَرُوْنَ:- تم لوگ جمع کیے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَشْرٌ.

۷۳ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ:- صور میں پھونک ماری جائے گی، صور پھونکا جائے گا۔ (يُنْفَخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ. (صُوْرٌ) کے معنی

آیت نمبر نرسنگھا، سینگ کی طرح ایک چیز ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ جمع :اَصْوَارٌ.

۷۴ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ:-- چھپی ہوئی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا۔(عَالِمٌ) باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر۔(اَلْغَیْبُ) چھپی ہوئی چیزیں۔ باب ضرب سے مصدر ہے، اسم فاعل غَائِبٌ کے معنی میں ہے۔(الشَّهَادَةُ) کھلی ہوئی چیزیں۔ باب سمع سے مصدر ہے، اسم مفعول مَشْهُوْدٌ کے معنی میں ہے۔

۷۴ اَلْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ:-- بہت حکمت والا، بہت خبر رکھنے والا۔ حِكْمَةٌ اور خُبْرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حِكْمَةٌ اور خُبْرٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۷۶ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ:-- آسمانوں اور زمین کے عجائبات، آسمانوں اور زمین کی مخلوقات۔(مَلَكُوْتُ) یہ ملک سے مشتق ہے، مبالغہ کے لیے واؤ اور تاء کو بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے معنی حکومت اور سلطنت کے بھی آتے ہیں۔

۷۷ جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ:-- ان پر (حضرت ابراہیم علیہ السلام پر) رات چھا گئی۔(جَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَنٌّ.

۷۷ كَوْكَبًا:-- ایک ستارہ، جمع: كَوَاكِبُ. یہاں پر ستارہ سے مراد زہرہ یا مشتری ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۷ اَفَلَ:-- وہ غائب ہو گیا، وہ غروب ہو گیا۔ باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُفُوْلٌ.

۷۷ الْاٰفِلِیْنَ:-- غائب ہونے والے، غروب ہونے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: آفِلٌ اور مصدر اُفُوْلٌ ہے باب ضرب اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۸ الْقَمَرَ:-- چاند۔ جمع :اَقْمَارٌ

۷۸ بَازِغًا:-- چمک دار، چمکنے والا، چمکتا ہوا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر بَزْغٌ اور بُزُوْغٌ

آیت نمبر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۰ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ :- میں نے اپنے چہرہ کو متوجہ کرلیا، میں نے اپنا رخ کرلیا۔ (وَجَّهْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوْجِيْهٌ. (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ.

۸۰ فَطَرَ :- اس نے پیدا فرمایا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ.

۸۰ حَنِيْفاً :- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنْفٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۱ حَاجَّهُ قَوْمُهُ :- ان کی قوم نے ان سے حجت کی، ان کی قوم نے ان سے بحث کی۔ (حَاجَّ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ . (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت۔ جمع: اَقْوَامٌ

۸۲ سُلْطَاناً :- دلیل۔ جمع: سَلَاطِيْنُ.

۸۳ لَمْ يَلْبِسُوْا :- ان لوگوں نے نہیں ملایا۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبْسٌ.

۸۳ ظُلْمٍ :- ظلم، شرک۔ یہاں پر ظلم سے مراد شرک ہے، جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو یہ حکم مسلمانوں پر بہت شاق گذرا، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کون شخص ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا ہے۔ یعنی ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم لوگوں نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہی تھی: يَابُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ . (متفق علیہ)

آیت نمبر

۸۴ **اِبْرَاهِيْمَ**:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۱ آیت/۱۲۴ میں دیکھئے۔

۸۴ **حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ**:- بہت حکمت والا، بہت علم والا۔ حِكْمَةٌ اور عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغے کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حِكْمَةٌ باب کرم سے اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۸۵ **وَهَبْنَا** :- ہم نے عطا کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ۔

۸۵ **اِسْحٰقَ**:- حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۵ **يَعْقُوْبَ**:- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔

۸۵ **هَدَيْنَا**:- ہم نے ہدایت دی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر هُدًى وَهِدَايَةٌ۔

۸۵ **نُوْحًا**:- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۵ **دَاوٗدَ**:- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۲) آیت (۲۵۱) میں دیکھئے۔

۸۵ **سُلَيْمٰنَ**:- حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۰۲) میں دیکھئے۔

۸۵ **اَيُّوْبَ**:- حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۵ **يُوْسُفَ**:- حضرت یوسف علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۲) سورہ یوسف کے شروع میں دیکھئے۔

۸۵ **مُوْسٰى**:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۸۵ **هٰرُوْنَ**:- حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۶ **زَكَرِيَّا** :- حضرت زکریا علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۳) آیت (۳۸) میں دیکھئے۔

۸۶ **يَحْيٰى**:- حضرت یحیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۳) آیت (۳۹) سورۂ آل عمران میں دیکھئے۔

۸۶ **عِيْسٰى**:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

آیت نمبر ۸۶ اِلْیَاسَ :- حضرت الیاس علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں، بعض علماء کا قول ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام بن متی بن فخاص بن عیزار بن حضرت ہارون علیہ السلام۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، آپ کے دو نام ہیں ایک نام حضرت الیاس علیہ السلام اور دوسرا نام حضرت ادریس علیہ السلام ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

یہ ملک شام کے ایک شہر بعلبک کی طرف بھیجے گئے تھے، بعلبک کے رہنے والے بعل نامی بت کی پوجا کرتے تھے، اور اسی بت کے نام پر انہوں نے اپنے شہر کا نام رکھا تھا، حضرت الیاس علیہ السلام نے بعلبک والوں کو بت پرستی سے منع فرمایا، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، اور ان لوگوں کو بت پرستی کا انجام بتایا، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا، حضرت الیاس علیہ السلام ان کو برابر سمجھاتے رہے، مگر وہ نافرمانی کرتے رہے، اور آخر کار تباہ و برباد ہوئے۔

۸۷ اِسْمٰعِیْلَ :- حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۷ اَلْیَسَعَ :- حضرت یسع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہین، آپ کے والد صاحب کا نام اخطوب بن عجور رہے۔ (تفسیر مظہری)۔

لفظ یسع کے عربی اور عجمی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے، تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ ایک عجمی علم ہے، جس پر الف لام داخل کر دیا گیا ہے، علامہ سیوطیؒ نے الاتقان میں ایک قول نقل کیا ہے کہ الیسع ذوالکفل کا دوسرا نام ہے، اور دوسرا قول یہ نقل کیا ہے کہ حضرت الیسع نے حضرت ذوالکفل کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔

(قاموس القرآن بحوالہ الاتقان)

۸۷ یُوْنُسَ :- حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۷ لُوْطًا :- حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی حضرت ہاران کے

آیت نمبر صاحب زادے ہیں، یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم معاذ اللہ کفر وشرک کے ساتھ بدفعلی (لواطت) کے گناہ میں مبتلا تھی، حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، اور کفر وشرک اور بدفعلی کے گناہ سے بہت تاکید کے ساتھ منع فرمایا، اور نافرمانی کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے ڈرایا، لیکن وہ لوگ سرکشی کرتے رہے، اور کسی طرح نافرمانی سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے اوپر سخت عذاب آیا، اور اس کے ذریعہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

۸۸ اِجْتَبَیْنٰھُمْ :- ہم نے ان کو منتخب کیا۔ اِجْتَبَیْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجْتِبَاءٌ یہ اصل میں اِجْتِبَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۹۰ وَكَّلْنَا :- ہم نے مقرر کیا، باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْكِيْلٌ.

۹۱ بِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ :- آپ ان کے طریقہ پر چلیے۔ (ھُدیٰ) کے معنی طریقہ۔ یہ مضاف ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، یہ مضاف الیہ ہے۔ (اِقْتَدِ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِقْتِدَاوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اِقْتَدِہْ) کی ھاء کے بارے میں پہلا قول یہ ہے کہ اس کے آخر میں ھاء سکتہ ہے، اس لیے اس کا کوئی مرجع نہیں ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ضمیر ہے اور اس کا مرجع مصدر ہے، اس کی اصل عبارت اِقْتَدِ الْاِقْتِدَاءَ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ اَلْاِقْتِدَاءَ مصدر اس صورت میں تاکید کے لیے ہے۔

۹۲ مَاقَدَرُوا اللّٰہَ :- ان لوگوں (یہودیوں) نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کی، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں۔ (مَاقَدَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ.

۹۲ قَرَاطِیْسَ :- متفرق اوراق، مختلف اوراق۔ واحد: قِرْطَاسٌ .

آیت نمبر ۹۲ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ :- آپ ان کو ان کے مشغلہ میں چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے

فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۹۳　لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی:- تا کہ آپ مکہ والوں کو ڈرائیں۔(تُنْذِرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ. لام تعلیل کی وجہ سے آخر میں نصب آ گیا ہے۔

۹۴　غَمَرٰتِ الْمَوْتِ:- موت کی سختیاں۔(غَمَرَاتٌ) کا واحد: غَمْرَةٌ ہے۔

۹۴　بَاسِطُوْا اَیْدِیْهِمْ:- اپنے ہاتھوں کو بڑھانے والے۔(بَاسِطُوْا) بَسْطٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (اَیْدِیْ) کا واحد: یَدٌ معنی ہاتھ۔

۹۴　عَذَابَ الْهُوْنِ:- ذلت کا عذاب، رسوائی کا عذاب۔ ایسا عذاب جس میں تکلیف جسمانی بھی ہو اور ذلت روحانی بھی ہو۔(عَذَابٌ) کے معنی تکلیف۔ جمع: اَعْذِبَةٌ. (هُوْنٌ) کے معنی رسوائی اور ذلت۔

۹۴　كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ:- تم لوگ تکبر کرتے تھے۔ باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْبَارٌ.

۹۵　فُرَادٰی:- اکیلے اکیلے، تنہا تنہا اس کا واحد: فَرْدٌ ہے۔ فَرْدٌ کی جمع فُرَادٰی خلاف قیاس ہے، قیاس کے اعتبار سے فَرْدٌ کی جمع اَفْرَادٌ آتی ہے۔ لفظ فُرَادٰی ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال ہے۔

۹۵　خَوَّلْنٰكُمْ:- ہم نے تم کو دیا، ہم نے تم کو عطا کیا۔(خَوَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَخْوِیْلٌ. (كُمْ) ضمیر مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۵　شُفَعَاءَ كُمْ:- تمہاری سفارش کرنے والے۔(شُفَعَاءُ) کا واحد: شَفِیْعٌ ہے۔(كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۵　زَعَمْتُمْ:- تم نے گمان کیا، تم نے دعویٰ کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ.

آیت نمبر

۹۵ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ :- آپس میں قطع تعلق ہوگیا، تمہارا آپس میں تعلق ختم ہوگیا۔(تَقَطَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَطُّعٌ.

۹۵ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ :- تم لوگ دعوی کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ.

۹۶ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى :- دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا۔(فَالِقٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَلْقٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(اَلْحَبُّ) کا واحد: حَبَّةٌ معنی دانہ۔(النَّوٰى) کا واحد: نَوَاةٌ معنی گٹھلی۔

۹۶ اَلْحَيُّ :- زندہ، جاندار۔ جمع: اَحْيَاءٌ ، حَيَاةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۹۶ اَلْمَيِّت :- مردہ، بے جان۔ جمع: مَيِّتُوْنَ. اور موتیٰ۔

۹۶ تُؤْفَكُوْنَ :- تم الٹے چلے جارہے ہو، تم لوگ (حق سے) پھرے جارہے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْكٌ، اُفُوْكٌ.

۹۷ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ :- صبح کو نکالنے والا۔(فَالِقٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَلْقٌ، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۷ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ :- بہت زبردست، بہت جاننے والے کا مقرر کیا ہوا۔(تَقْدِيْرٌ) باب تفعیل سے مصدر اسم مفعول مُقَدَّرٌ کے معنی میں ہے۔(اَلْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ) عِزَّةٌ اور عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۹۹ اَنْشَاَكُمْ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔(اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ .(كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۹ مُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ :- (مُسْتَقَرٌّ) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ (مراد زیادہ رہنے کی جگہ)۔ اِسْتِقْرَارٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔(مُسْتَوْدَعٌ) امانت رکھنے کی جگہ (مراد کم رہنے کی جگہ) اِسْتِيْدَاعٌ، (اِسْتِوْدَاعٌ) سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔

آیت نمبر اکثر مفسرین کے نزدیک مستقر سے مراد ''ماں کا رحم'' اور مستودع سے مراد ''باپ کی پشت'' ہے۔ اس لیے کہ ماں کے رحم میں باپ کی پشت سے زیادہ ٹھہرنا ہوتا ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد ''رحم مادر'' اور مستودع سے مراد ''منزل قبر'' ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد ''رحم مادر'' اور مستودع سے مراد ''صلب پدر'' ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد ''قبر'' اور مستودع سے مراد ''دنیا'' ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک مستقر سے مراد ''جنت یا دوزخ'' ہے جو دائمی ٹھکانا ہے، اور مستودع سے مراد ''صلب پدر، رحم مادر، دنیا اور قبر'' وغیرہ تمام عارضی ٹھکانے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۱۰۰ **خَضِراً** :— سبز، ہرا۔ اس سے مراد سبز شاخ یا سبز کھیتی ہے۔
خَضِرٌ فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ **حَبًّا مُّتَرَاكِباً** :— اوپر تلے چڑھے ہوئے دانے۔ حَبٌّ کے معنی دانے، واحد: حَبَّةٌ. (مُتَرَاكِبٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَرَاكُبٌ کے معنی تہ بتہ ہونا، ایک دوسرے پر سوار ہونا۔

۱۰۰ **النَّخْلِ**:— کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ.

۱۰۰ **طَلْعِهَا**: ان کا گابھا، ان کا گُپھا، ان کی ابتدائی کلی۔
(طَلْعٌ) کے معنی گابھا، گپھا، کھجور کے درخت کا پہلا پھول، کھجور کے درخت کی ابتدائی کلی۔
اس کی جمع: اَطْلَاعٌ . (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع ''النَّخْلُ'' ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے (مِنَ النَّخْلِ) مبدل منہ اور (طَلْعِهَا) بدل ہے، اور بدل و مبدل منہ دونوں مل کر خبر مقدم ہے۔

۱۰۰ **قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ**:— جھکے ہوئے گچھے، لٹکے ہوئے خوشے۔ (قِنْوَانٌ) کا واحد: قِنْوٌ بمعنی گچھا، خوشہ۔ (دَانِيَةٌ) کے معنی قریب، دُنُوٌّ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۱۰۰ جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ:۔ انگور کے باغات۔(جَنّٰتٍ) کا واحد: جَنَّةٌ معنی باغ۔(اَعْنَابٌ) کا واحد: عِنَبٌ۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنبةٌ کہتے ہیں۔

۱۰۰ الرُّمَّانَ:۔ انار، واحد: رُمَّانَةٌ.

۱۰۰ مُشْتَبِهًا:۔ ایک دوسرے سے ملتا جلتا، ایک دوسرے کے مشابہ۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِشْتِبَاهٌ. حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔

۱۰۰ اِذَا اَثْمَرَ:۔ جب وہ پھل لائے، جب وہ پھل لاتا ہے۔(اَثْمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْمَارٌ. (اِذَا) کی وجہ سے مضارع کے معنی میں ہے۔

۱۰۰ يَنْعِهٖ:۔ اس کا پکنا۔(يَنْعٌ) مصدر ہے، باب فتح اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی پھل کا پختہ ہونا۔(ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ثَمَرٌ ہے۔

۱۰۱ خَرَقُوْا:۔ ان لوگوں نے تراش لیا، ان لوگوں نے گڑھ لیا۔ باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْقٌ .

۱۰۱ يَصِفُوْنَ:۔ وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَصْفٌ.

۱۰۲ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ:۔ آسمانوں اور زمین کا انوکھا بنانے والا، آسمانوں اور زمین کا بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا۔(بَدِيْعٌ) بَدْعٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ ترکیب نحوی میں یہ (هُوَ) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت هُوَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔

۱۰۲ صَاحِبَةٌ:۔ ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ صَحْبٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۳ وَكِيْلٌ:۔ کارساز۔ وَكْلٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۴ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ:۔ نگاہیں اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا احاطہ نہیں کرسکتی ہیں۔(لَا تُدْرِكُ)

آیت نمبر باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِدْرَاكٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْاَبْصَارُ) کا واحد: بَصَرٌ بمعنی نگاہ، آنکھ۔

۱۰۴ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نگاہوں کا احاطہ کر لیتا ہے، وہ نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے۔ (یُدْرِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاكٌ. (اَلْاَبْصَارُ) کا واحد: بَصَرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۱۰۴ اَللَّطِیْفُ:- بہت لطف کرنے والا، بہت مہربانی کرنے والا، تمام پوشیدہ چیزوں کا بہت جاننے والا، باریک بیں۔ لُطْفٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۴ اَلْخَبِیْرُ:- بہت خبر رکھنے والا، بہت واقفیت رکھنے والا۔ خُبْرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۵ بَصَائِرُ:- نشانیاں، دلائل۔ واحد: بَصِیْرَةٌ.

۱۰۵ مَنْ اَبْصَرَ:- جو شخص (راہِ حق کو) دیکھ لے گا۔ (اَبْصَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ.

۱۰۵ مَنْ عَمِیَ:- جو شخص اندھا رہے گا، یعنی جو شخص راہ حق کو نہیں دیکھے گا اور اس سے اعراض کرے گا۔ (عَمِیَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَمًی.

۱۰۵ حَفِیْظٌ:- محافظ، نگہبان، نگراں۔ حِفْظٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۶ دَرَسْتَ:- آپ نے (دوسرے سے) پڑھ لیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ.

۱۰۹ لَاتَسُبُّوْا:- تم لوگ برا نہ کہو، تم لوگ گالی نہ دو۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَبٌّ .

۱۰۹ مَرْجِعُهُمْ:- ان کا لوٹنا، ان کے لوٹنے کی جگہ۔ (مَرْجِعٌ) اس میں مصدر میمی اور اسم ظرف

آیت نمبر دونوں کا احتمال ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ **اَلْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ**:۔نشانیاں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، یعنی نشانیاں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔
(اَلْاٰیٰتُ) کے معنی نشانیاں۔واحد: آیَةٌ .

۱۱۰ **مَا یُشْعِرُکُمْ**:۔ تم کو کیا خبر ہے۔یہ استفہام انکاری ہے، یعنی تم کو خبر نہیں۔(مَا) برائے استفہام۔(یُشْعِرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْعَارٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱۱ **نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ**:۔ ہم ان کے دلوں اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے۔
(نُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْلِیْبٌ .
(اَفْئِدَةٌ) کا واحد: فُؤَادٌ معنی دل۔(اَبْصَارٌ) کا واحد: بَصَرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۱۱۱ **نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ**:۔ ہم ان کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیں گے۔(نَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(طُغْیَانٌ) باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی سرکشی کرنا، حد سے بڑھ جانا۔
(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۱ **یَعْمَهُوْنَ**:۔ وہ لوگ حیران و سرگرداں ہو رہے ہیں، حیران و سرگرداں ہونے کی حالت میں۔
(یَعْمَهُوْنَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ
ترکیب نحوی میں یہ جملہ حالیہ ہے۔

﴿الحمد للہ پارہ/ ۷ مکمل ہو گیا﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَوْ اَنَّنَا پارہ (۸) سورۂ انعام

آیت نمبر

۱۱۲ **لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا** :- اگر بیشک ہم ان کے اوپر اتار دیتے۔ (نَزَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تَنْزِيْلٌ.

۱۱۲ **كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى**:- مردے (زندہ ہوکر) ان سے باتیں کرتے۔ (كَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْلِيْمٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْمَوْتٰى) کا واحد: مَيِّتٌ، معنی مردہ۔ (لَوْ) شرطیہ کی وجہ سے شرط کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۱۲ **حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ**:- ہم ان کے پاس جمع کر دیتے۔ (حَشَرْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ اس کا عطف جملہ شرطیہ پر ہے۔

۱۱۲ **قُبُلًا**:- آمنے سامنے۔ (مُقَابِلًا) کے معنی میں ہے۔ كُلَّ شَيْءٍ سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۳ **يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ**:- ان میں سے بعض، بعض کو وسوسہ ڈالتے ہیں، ان میں سے بعض بعض کو سکھاتے ہیں۔ (يُوْحِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْحَاءٌ . یہ اصل میں اِوْحَاءٌ ہے۔ اس میں واؤ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہاں پر يُوْحِيْ يُوَسْوِسُ کے معنی میں ہے۔

۱۱۳ **زُخْرُفَ الْقَوْلِ** :- ملمع کی ہوئی بات، چکنی چپڑی بات۔ (زُخْرُفٌ) کی جمع: زَخَارِفُ. (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع اَقْوَالٌ .

۱۱۳ **غُرُوْرًا**:- دھوکا دینے کے لیے۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۳ **ذَرْهُمْ**:- آپ ان کو چھوڑ دیجیے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر وَذَرْ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۴ لِتَصْغٰی اِلَیْہِ:- تا کہ (ان کے دل) ملمع کی ہوئی بات کی طرف مائل ہو جائیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَغْیٌ۔ (اِلَیْہِ) میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (زُخْرُفَ الْقَوْلِ) ہے۔

۱۱۴ لِیَقْتَرِفُوْا:- تا کہ وہ لوگ ارتکاب کریں۔ (یَقْتَرِفُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْتِرَافٌ . لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۱۱۴ مُقْتَرِفُوْنَ:- ارتکاب کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا مصدر "اِقْتِرَافٌ" اور مادہ "قَرْفٌ" ہے۔

۱۱۵ اَبْتَغِیْ حَکَماً:- (کیا) میں کوئی فیصلہ کرنے والا تلاش کرلوں۔ (اَبْتَغِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْتِغَاءٌ . یہ اصل میں اِبْتِغَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (حَکَمٌ) کے معنی حکم جاری کرنے والا، فیصلہ کرنے والا۔ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ اَلْمُمْتَرِیْنَ:- شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد اَلْمُمْتَرِیْ، اور مصدر اِمْتِرَاءٌ.

۱۱۶ یَخْرُصُوْنَ:- وہ لوگ قیاس کرتے ہیں، وہ لوگ اندازہ کرتے ہیں، وہ لوگ قیاسی باتیں کرتے ہیں، وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْصٌ.

۱۲۰ اُضْطُرِرْتُمْ:- تم لوگ مجبور ہو گئے، تم لوگ مجبور کر دیئے گئے۔ باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِضْطِرَارٌ . یہ اصل میں اِضْتِرَارٌ ہے۔ اس میں افتعال کی تاء کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ ضَرَرٌ ہے۔

۱۲۰ لَیُضِلُّوْنَ:- یقیناً وہ لوگ گمراہ کرتے ہیں، یقینی بات ہے وہ لوگ بہکاتے ہیں۔

آیت نمبر (یُضِلُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ.

۱۲۰ اَلْمُعْتَدِیْنَ:— حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے بڑھنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: اَلْمُعْتَدِیْ اور مصدر اِعْتِدَاءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے، واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۱ ذَرُوْا:— تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْر معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۱ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ:— وہ لوگ گناہ کرتے ہیں۔ (یَکْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر کَسْبٌ. (اَلْاِثْمُ) کے معنی گناہ۔ جمع آثَامٌ.

۱۲۲ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَاۗءِ ھِمْ :— وہ لوگ (شیاطین) اپنے دوستوں (کافروں) کو وسوسہ ڈالتے ہیں، وہ لوگ (شیاطین) اپنے دوستوں (کافروں) کو سکھاتے ہیں۔ (یُوْحُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْحَاءٌ . (اَوْلِیَاءُ) کا واحد: وَلِیٌّ معنی دوست۔

۱۲۳ مَیْتاً:— مردہ، یہاں اس سے مراد کافر ہے۔ (تفسیر مظہری) جمع: اَمْوَاتٌ اور مَوْتٰی آتی ہے۔

۱۲۳ اَحْیَیْنٰـهُ:— ہم نے اس کو زندہ کر دیا، یہاں پر زندہ کرنے سے مراد ہدایت دینا ہے۔ (اَحْیَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْیَاءٌ. یہ اصل میں اِحْیَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، کا مرجع (مَنْ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۲۴ جَعَلْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَةٍ اَکَابِرَ مُجْرِمِیْھَا:— ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار بنا دیئے، ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں کو جرائم کا مرتکب بنا دیا۔ (اَکَابِرَ) کا واحد: اَکْبَرُ معنی بڑا، مراد سردار اور رئیس ہے۔ (مُجْرِمِیْ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (ھَا) ضمیر کا مرجع قَرْیَةٌ ہے۔ (جَعَلْنَا) فعل با فاعل (فِیْ کُلِّ قَرْیَةٍ) جار مجرور ہو کر جَعَلْنَا سے متعلق ہے۔

آیت نمبر (اَكَابِرَ) مفعول اول ہے، اور (مُجْرِمِيْهَا) مفعول ثانی ہے۔ (بیان القرآن) اس جملہ میں متعدد ترکیبیں ہیں، تفصیل کے لیے تفسیر مظہری اور اعراب القرآن دیکھئے۔

۱۲۴ **مَا يَمْكُرُوْنَ:** — وہ لوگ حیلے نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ شرارت نہیں کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ.

۱۲۵ **اَلَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا:** — وہ لوگ جنہوں نے جرم کیا۔ (اَجْرَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْرَامٌ.

۱۲۵ **صَغَارٌ:** — ذلت، رسوائی۔ باب کرم سے مصدر ہے، معنی ذلیل ہونا۔

۱۲۶ **يَشْرَحْ صَدْرَهٗ:** — وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے سینہ (دل) کو (اسلام قبول کرنے کے لیے) کشادہ کر دیتے ہیں۔ (يَشْرَحْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرْحٌ. (صَدْرٌ) کے معنی سینہ، مراد دل ہے۔ جمع: صُدُوْرٌ.

۱۲۶ **ضَيِّقًا:** — تنگ، ضَيْقٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۶ **حَرَجًا:** — بہت تنگ۔

باب سمع سے مصدر ہے، مبالغہ کے لیے مصدر کو صفت بنا دیا گیا ہے۔

۱۲۶ **يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ:** — وہ آسمان پر چڑھتا ہے، وہ آسمان میں چڑھتا ہے۔
(يَصَّعَّدُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَّعُّدٌ ہے۔
(يَصَّعَّدُ) اصل میں يَتَصَعَّدُ ہے، تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔
اِصَّعُّدٌ اصل میں تَصَعُّدٌ ہے، تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، اور ابتداء بالسکون کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۱۲۶ **اَلرِّجْسَ:** — عذاب، لعنت، گندگی۔ جمع: اَرْجَاسٌ.

۱۲۷ **يَذَّكَّرُوْنَ:** — وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ. (يَذَّكَّرُوْنَ) اصل میں يَتَذَكَّرُوْنَ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ يَذَّكَّرُوْنَ ہو گیا۔

آیت نمبر

۱۲۸ دَارُ السَّلَامِ :- سلامتی کا گھر، اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۲۹ يَحْشُرُهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کو جمع فرمائیں گے۔ (يَحْشُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَشْرٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲۹ اِسْتَكْثَرْتُمْ :- تم نے بہت حصہ لیا، تم نے بہت جمع کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْثَارٌ .

۱۲۹ اِسْتَمْتَعَ :- اس نے فائدہ حاصل کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ .

۱۲۹ اَجَّلْتَ لَنَا :- آپ نے ہمارے لیے مدت مقرر فرمائی۔ (اَجَّلْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاجِيْلٌ .

۱۲۹ مَثْوٰكُمْ :- تمہارا ٹھکانا۔ (مَثْوٰی) اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ اور مصدر ثَوَاءٌ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۰ نُوَلِّیْ :- ہم ملا دیں گے، ہم قریب کر دیں گے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْلِيَةٌ .

۱۳۰ يَكْسِبُوْنَ :- وہ لوگ عمل کرتے ہیں، وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ .

۱۳۱ يَقُصُّوْنَ :- وہ لوگ بیان کرتے ہیں (بیان کرتے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر قَصَصٌ .

۱۳۱ غَرَّتْهُمْ :- ان کو دھوکا دیا، ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۴ يُذْهِبْكُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو لے جائیں (یعنی تم کو ہلاک فرما دیں) (يُذْهِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ . جواب شرط کی وجہ

آیت نمبر سے حالت جزم میں ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۴ یَسْتَخْلِفْ:— وہ (اللہ تعالیٰ) جانشیں بنادیں، قائم مقام بنادیں۔ یعنی تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو آباد کردیں۔

جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ.

۱۳۴ اَنْشَاَکُمْ:— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۵ لَاٰتٍ:— یقینی طور پر آنے والا، یقیناً آنے والا۔

شروع میں لام تاکید کے لیے ہے۔ (آتٍ) اسم فاعل واحد مذکر، حالت رفع میں ہے، جو اصل میں آتِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کردیا، تنوین پہلے سے ساکن ہے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گرگئی، (آتٍ) ہوگیا۔ اس کا مصدر اِتْیَان ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۶ ذَرَاَ:— اس نے (اللہ تعالیٰ) نے پیدا فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْاً.

۱۳۶ اَلْحَرْثِ:— کھیتی، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی کھیتی کرنا۔

۱۳۶ اَلْاَنْعَامِ:— مویشی، پالتو جانور، جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۱۳۶ شُرَکَائِهِمْ:— ان کے شرکاء، ان کے شریک لوگ۔ اس کا واحد: شَرِیْكٌ ہے۔ شرکاء سے مراد معبودان باطل ہیں۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۷ لِیُرْدُوْهُمْ:— تاکہ وہ (شیاطین) ان کو ہلاک کردیں، تاکہ وہ (شیاطین) ان کو برباد کردیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یُرْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْدَاءٌ ہے لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۳۸ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ:- تاکہ وہ لوگ ان پر مشتبہ کردیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَلْبِسُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبْسٌ.

۱۳۸ ذَرْهُمْ:- آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْهُمْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۹ حِجْرٌ:- حرام، ممنوع۔ یہ مصدر مفعول کے معنی میں ہے، واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۴۰ ذُكُوْرِنَا:- ہمارے مرد۔ (ذُكُوْرٌ) کا واحد: ذَكَرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۴۰ اَزْوَاجِنَا:- ہماری عورتیں، (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۴۱ سَفَهًا:- نادانی کی وجہ سے، بے وقوفی کی وجہ سے۔ باب سمع سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۴۲ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ:- ایسے باغات جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔ (ٹٹی) بانس کا بنا ہوا جال جس پر انگور کی بیل چڑھائی جاتی ہے۔ (جَنّٰتٍ) کا واحد: جَنَّةٌ معنی باغ۔ (مَعْرُوْشٰتٍ) اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مَعْرُوْشَةٌ اور مصدر عَرْشٌ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۲ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ:- (ایسے باغات) جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے ہیں۔

۱۴۲ النَّخْلَ:- کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ.

۱۴۲ الزَّرْعَ:- کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ.

۱۴۲ اُكُلُهٗ:- اس کے پھل۔ (اُكُلٌ) کے معنی پھل۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۲ الرُّمَّانُ:- انار۔ واحد: رُمَّانَةٌ.

آیت نمبر

۱۴۲ مُتَشَابِهاً :— ایک دوسرے کے مشابہ۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَشَابُهٌ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۴۲ اِذَآ اَثْمَرَ :— جب وہ پھل لائے۔ (اَثْمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْمَارٌ.

۱۴۲ اٰتُوْا حَقَّهٗ :— تم لوگ ان (پھلوں) کا حق دو۔ اس سے مراد پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ جو دسواں یا بیسواں حصہ لازم ہے، اگر بارش کے پانی سے پیداوار ہو تو دسواں حصہ اور اگر اپنے طور پر سینچائی کرانی پڑی ہو تو بیسواں حصہ غریبوں پر خرچ کرنا واجب ہے۔ (آتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغۂ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ . یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے، تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (حَقٌّ) ثابت شدہ حصہ، متعین حصہ۔ جمع: حُقُوْقٌ.

۱۴۲ يَوْمَ حَصَادِهٖ :— ان کے (پھلوں کے) کاٹنے (توڑنے) کے دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَيَّامٌ . حَصَادٌ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، معنی کھیت کاٹنا۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ثَمَرٌ ہے۔

۱۴۲ لَا تُسْرِفُوْا :— تم لوگ حد سے مت گزرو، تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَافٌ .

۱۴۳ اَلْاَنْعَامِ :— مویشی، پالتو جانور۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۱۴۳ حَمُوْلَةً :— بوجھ اٹھانے والے جانور، جیسے اونٹ بیل وغیرہ۔ فَعُوْلَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۱۴۳ فَرْشاً :— چھوٹے قد والے جانور جن پر بوجھ نہیں لادا جاتا ہے۔ جیسے بھیڑ، بکری وغیرہ۔ ان جانوروں کو فرش اس لیے کہا جاتا ہے کہ چھوٹے قد والے جانور زمین سے قریب ہونے کی وجہ سے زمین کے لیے فرش کی طرح ہیں۔ (تفسیر جلالین)

۱۴۳ لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ :— تم لوگ شیطان کے قدموں پر مت چلو، تم لوگ

آیت نمبر شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔(لَاتَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (خُطُوَاتٌ) کا واحد: خُطْوَةٌ معنی قدم، چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔

۱۴۴ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ:— آٹھ نر و مادہ۔ اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ مذکر اور مؤنث (نر و مادہ) دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۴ الضَّاْنِ:— بھیڑ۔ یہ اسم جنس ہے، اس کا واحد: ضَائِنٌ ہے۔

۱۴۴ الْمَعْزِ:— بکری۔ یہ اسم جنس ہے، اس کا واحد: مَاعِزٌ ہے۔

۱۴۴ الذَّكَرَيْنِ:— دو نر۔ ذَكَرٌ کا تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اس کی جمع: ذُكُوْرٌ ہے۔

۱۴۴ الْاُنْثَيَيْنِ:— دو مادہ۔ اُنْثٰی کا تثنیہ حالت نصب میں ہے، اس کی جمع اِنَاثٌ ہے۔

۱۴۴ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ:— دو مادہ کی بچہ دانیاں۔ (اَرْحَامٌ) کا واحد: رَحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

۱۴۴ نَبِّئُوْنِیْ:— تم لوگ مجھ کو بتلاؤ۔ (نَبِّئُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئَةٌ. (نِی) اس میں نون وقایہ، یائے متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۴۵ شُهَدَاءُ:— حاضر ہونے والے۔ واحد: شَهِيْدٌ مصدر شَهَادَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۵ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ:— اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا۔ (وَصَّى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْصِيَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۶ طَاعِمٍ:— کھانے والا۔ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر طَعْمٌ اور طَعَامٌ ہے۔

۱۴۶ دَمًا مَّسْفُوْحًا:— بہایا خون، بہتا ہوا خون۔ (دَمٌ) کے معنی خون، جمع: دِمَاءٌ. (مَسْفُوْحٌ) باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر سَفْحٌ اور سُفُوْحٌ.

۱۴۶ رِجْسٌ:— ناپاک، حرام۔ جمع: اَرْجَاسٌ.

۱۴۶ فِسْقًا:— ناجائز ذبیحہ۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ مَيْتَةً پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

آیت نمبر
۱۴۵ **اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ** :— وہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا، اس پر اللہ کے علاوہ کا نام پکارا گیا۔ (اُهِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَالٌ.

۱۴۶ **مَنِ اضْطُرَّ** :— جو شخص (بھوک سے) بے تاب ہو جائے، جو شخص (بھوک) سے مجبور ہو جائے۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْطِرَارٌ. اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضَرَرٌ ہے۔

۱۴۶ **غَيْرَ بَاغٍ** :— اس حال میں کہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو۔ (بَاغٍ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر، لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ (غَيْرَ بَاغٍ) میں لفظ غیر پر نصب حال ہونے کی وجہ سے ہے۔

۱۴۶ **لَا عَادٍ** :— (قدر ضرورت سے) تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ (عَادٍ) باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ ہے۔ بَاغٍ پر عطف ہونے کی وجہ سے (عَادٍ) بھی حالت جر میں ہے۔

۱۴۷ **هَادُوْا** :— وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَوْدٌ.

۱۴۷ **ذِیْ ظُفُرٍ** :— ناخن (یعنی کھر) والا جانور۔ اس سے مراد وہ جانور جس کی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ ہوں، جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ وغیرہ۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر حرام فرما دیا تھا۔ (تفسیر عثمانی) "ظُفُرٌ" کے معنی ناخن۔ جمع: اَظْفَارٌ.

۱۴۷ **شُحُوْمَهُمَا** :— ان دونوں (گائے اور بکری) کی چربیاں۔ گائے اور بکری کی چربی اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر حرام فرما دی تھی۔ (شُحُوْمٌ) کا واحد: شَحْمٌ معنی چربی۔

۱۴۷ **مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا** :— جو (چربی) ان دونوں (گائے اور بکری) کی پیٹھوں نے اٹھائی ہو، یعنی جو چربی ان دونوں کی پشت پر لگی ہو۔ (وہ یہودیوں پر حرام نہیں تھی)۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ. (ظُهُوْرٌ) کا واحد: ظَهْرٌ معنی پیٹھ۔

آیت نمبر

۱۴۷ اَلْحَوَایَا:— انتڑیاں، آنتیں (یعنی جو چربی ان کی انتڑیوں میں لگی ہو وہ بھی یہودیوں پر حرام نہیں تھی)۔ (اَلْحَوَایَا) کا واحد: حَاوِیَۃٌ یا حَاوِیَاءُ ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۴۷ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ:— جو (چربی) ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ جیسے سرین پر لگی ہوئی چربی یہودیوں پر حرام نہیں تھی۔ (اِخْتَلَطَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَاطٌ. (عَظْمٌ) کے معنی ہڈی۔ جمع: عِظَامٌ.

۱۴۷ جَزَیْنٰھُمْ بِبَغْیِھِمْ:— ان کی شرارت کی وجہ سے ہم نے ان کو سزا دی۔ (جَزَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَزَاءٌ. یہ اصل میں جَزَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (بَغْیٌ) شرارت، سرکشی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی سرکشی کرنا، شرارت کرنا۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۷ لَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ:— اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹالا نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ کا عذاب نہیں ٹلے گا۔ (لَا یُرَدُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَدٌّ. (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع (اَللّٰہُ) ہے۔

۱۴۹ ذَاقُوْا بَاْسَنَا:— ان لوگوں نے ہمارا عذاب چکھا، ان لوگوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ (ذَاقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ. (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۹ تَخْرُصُوْنَ:— تم لوگ قیاس کرتے ہو، تم لوگ اندازہ کرتے ہو، تم لوگ قیاسی باتیں کرتے ہو، تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَرْصٌ.

۱۵۰ اَلْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ:— پوری حجت، کامل حجت، پوری دلیل، کامل دلیل۔ (حُجَّۃٌ) دلیل۔ جمع: حُجَجٌ. (بَالِغَۃٌ) پہونچنے والی اس سے مراد کامل ہے۔

۱۵۱ ھَلُمَّ شُھَدَاءَ کُمْ:— تم لوگ اپنے گواہوں کو لاؤ۔ (ھَلُمَّ) اسم فعل (اَحْضِرُوْا) کے معنی

آیت نمبر میں ہے، اہل حجاز کے قول کے مطابق یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع سب کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ یہاں پر لفظ هَـلُـمَّ جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (شُهَدَاءُ) کا واحد: شَهِيْدٌ معنیٰ گواہ۔

۱۵۱ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ:— وہ لوگ اپنے رب کے ساتھ (دوسروں کو) برابر کرتے ہیں، وہ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، بغیر اضافت کے اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، اضافت کے ساتھ دوسروں کے لیے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسے قرآن کریم میں ہے (اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ) تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ۔ (يَعْدِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ.

۱۵۲ تَـعَـالَوْا:— تم لوگ آؤ۔ باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَـعَـالِـى. (تَعَالَوْا) کا واحد مذکر: (تَعَالَ) اور واحد مؤنث (تَعَالَىْ) تثنیہ مذکر اور مؤنث (تَعَالَيَا) جمع مؤنث (تَعَالَيْنَ) ہے۔

۱۵۲ اِمْلَاق:— افلاس، مفلسی محتاجی۔ باب افعال سے مصدر ہے۔

۱۵۳ وَصّٰكُمْ:— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو حکم فرمایا۔ (وَصّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْصِيَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ:— یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ (يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ. (اَشُدَّهٗ) "اَشُدٌّ" کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ اس کا واحد: شَدٌّ ہے، جیسے فَلْسٌ کی جمع اَفْلُسٌ. اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے، جو جمع کے وزن پر ہے۔ (تفسیر مظہری)

(اَشُدَّهٗ) میں (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع يَتِيْمٌ ہے۔

۱۵۳ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ:— تم لوگ ناپ تول پوری کرو۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْفَاءٌ . یہ اصل میں اِوْفَائٌ ہے۔ اس میں واؤ کو یاء سے

آیت نمبر اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَلْکَیْلَ) کے معنی ناپ، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی ناپنا۔ (اَلْمِیْزَانَ) کے معنی ترازو۔ جمع: مَوَازِیْنُ یہاں میزان سے مراد تول ہے۔

۱۵۶ طَـائِفَتَیْنِ:- دو فرقے، دو جماعتیں۔ اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ اس کا واحد طَائِفَۃٌ اور جمع طَوَائِفُ ہے۔

۱۵۶ دِرَاسَتِهِمْ:- ان کا پڑھنا۔ (دِرَاسَۃٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۷ یَصْدِفُوْنَ عَنْ آیٰتِنَا:- وہ لوگ ہماری آیتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (یَصْدِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدْفٌ۔ (آیَاتٌ) کے معنی آیتیں، نشانیاں، اس کا واحد آیَۃٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۵۸ هَلْ یَنْظُرُوْنَ:- وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (یَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ و نَظْرٌ.

۱۵۸ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ آیٰتِ رَبِّكَ:- جس دن آپ کے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں بعض نشانیوں سے مراد قیامت کی ایک بڑی نشانی ''مغرب سے سورج کا نکلنا'' ہے۔ (تفسیر مظہری) اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کافر کا ایمان مقبول نہیں ہوگا اور نہ کسی گنہگار مومن کی توبہ قبول کی جائے گی۔ (یَاْتِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ. (آیَاتٌ) کے معنی نشانیاں، اس کا واحد: آیَۃٌ ہے۔

۱۵۹ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ:- ان لوگوں نے اپنے دین میں تفریق کی، ان لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا۔ یعنی دین کی کچھ باتوں کو مانا اور کچھ کو نہیں مانا۔ (فَرَّقُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفْرِیْقٌ. (دِیْنٌ) مذہب، ملت۔ جمع: اَدْیَانٌ.

۱۵۹ کَانُوْا شِیَعًا:- وہ لوگ بہت فرقے ہوگئے، وہ لوگ بہت گروہ ہوگئے۔ (شِیَعٌ) کا واحد: شِیْعَۃٌ معنی گروہ، فرقہ، جماعت۔

آیت نمبر

۱۶۲ دِیْناً قِیَماً:- صحیح دین، سیدھا راستہ۔(دِینٌ) کے معنی مذہب، ملت، راستہ، طریقہ۔ جمع :اَدْیَانٌ . (قِیَمٌ) یہ مصدر ہے، جس کو صفت بنادیا گیا ہے۔ قیاس کے اعتبار سے اس کی اصل عِوَضٌ کے وزن پر قِوَمٌ ہے۔ اس میں قِیَامٌ کی طرح تعلیل ہوئی ہے (تفسیر بیضاوی) ۔یعنی (قِوَمٌ) میں واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا قِیَمٌ ہو گیا۔

۱۶۲ حَنِیْفاً:- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنْفٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۳ صَلَاتِیْ:- میری نماز۔(صَلَاۃٌ) کے معنی نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، جو روزانہ پانچ مرتبہ مسلمانوں پر فرض ہے، یہ مختلف ارکان (تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ) کے مجموعہ کا نام ہے۔ "صَلَاۃٌ" کی جمع :صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۶۳ نُسُكِیْ:- میری قربانی، میری عبادت، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

۱۶۳ مَحْیَایَ:- میری زندگی، میرا جینا مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۳ مَمَاتِیْ:- میری موت، میرا مرنا، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۵ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبّاً:- کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی رب تلاش کرلوں۔ شروع میں ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔(اَبْغِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر بُغْیَةٌ وَبُغَاءٌ وَبَغْیٌ.

۱۶۵ لَاتَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا:- ہر شخص عمل نہیں کرتا ہے مگر اسی کے ذمہ پر ہوتا ہے، یعنی جو شخص کوئی عمل کرتا ہے، وہ اسی کے ذمہ پر ہوتا ہے۔(لَاتَكْسِبُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسْبٌ. (نَفْسٌ) کے معنی شخص۔ جمع :نُفُوْسٌ.

۱۶۵ لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی:- نہیں اٹھائے گا کوئی شخص دوسرے کا بوجھ، کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔(لَاتَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔(وَازِرَةٌ) کی اصل عبارت (نَفْسٌ وَازِرَةٌ) ہے اس میں نَفْسٌ موصوف محذوف ہے۔(وِزْرَ اُخْرٰی) اس کی اصل عبارت (وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰی) ہے، اس میں نَفْسٍ موصوف محذوف ہے۔ (تفسیر جلالین)

۱۶۵ يُنَبِّئُكُمْ :— وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو خبر دیں گے۔(يُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ خَلٰئِفَ :— نائب، قائم مقام، اس کا واحد: خَلِيْفَةٌ ہے، نائب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے لوگوں کو ہلاک کر کے دوسرے لوگوں کو زمین پر آباد فرما دیا۔ (تفسیر مظہری)

۱۶۶ لِيَبْلُوَكُمْ :— تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارا امتحان لیں۔شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَبْلُوَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَلَاءٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :— بہت مغفرت فرمانے والا، بہت مہربانی فرمانے والا۔ (غَفُوْرٌ) مَغْفِرَةٌ سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اور رَحِيْمٌ رَحْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔(مَغْفِرَةٌ) باب ضرب سے اور (رَحْمَةٌ) باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

سورۂ انعام الحمد للہ سے شروع ہوئی اور مغفرت اور رحمت پر پوری ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حمد مبارک کی توفیق عطا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ اعراف

سورۂ اعراف قرآن کریم کی ساتویں سورت ہے، اس میں زیادہ تر مضامین آخرت اور رسالت سے متعلق ہیں۔ اسی مناسبت سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے کچھ حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اور منکرین رسالت کی سزاؤں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ موجودہ منکرین رسالت کو عبرت حاصل ہو۔ (تلخیص از بیان القرآن)۔

اس مبارک سورت میں اعراف اور اہل اعراف کا بھی تذکرہ ہے۔ ''اعراف'' جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے، جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس دیوار پر ایک مقررہ مدت تک وہ لوگ رہیں گے، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔، پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اہل اعراف کی مغفرت فرمادیں گے اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اعراف اور اہل اعراف کے تذکرہ کی مناسبت سے پوری سورت کا نام سورۂ اعراف ہے۔

آیت نمبر

۱ **الٓمٓصٓ:**— یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، یہ حروف الگ الگ ساکن کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ (اَلِفْ ،لَامْ ،مِیْمْ ،صَادْ) .

۲ **حَرَجٌ:**— تنگی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی تنگی ہونا۔

۲ **ذِکْریٰ:**— نصیحت، یاددہانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۳ **اِتَّبِعُوْا:**— تم لوگ پیروی کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ.

۳ **تَذَکَّرُوْنَ:**— تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَکَّرُوْنَ) اصل میں تَتَذَکَّرُوْنَ ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا تَذَکَّرُوْنَ ہوگیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَکُّرٌ.

۴ **کَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ:**— بہت سی بستیاں۔ یہ ''کَمْ'' خبریہ ہے، اس کی تمیز پر من زائدہ داخل ہے۔ (قَرْیَةٌ) کے معنی بستی اور آبادی۔ جمع: قُرًی.

آیت نمبر

۴ **بَأْسُنَا:**— ہمارا عذاب، یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے (بَأْسٌ) کے معنی عذاب۔

۴ **بَيَاتاً:**— رات کے وقت۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی رات گزارنا۔ رات میں آنا یہ مصدر ہے جو حال کی جگہ پر واقع ہے اس کی اصل عبارت (بَائِتِيْنَ) ہے۔

هُمْ قَائِلُوْنَ:— اس حال میں کہ وہ لوگ دوپہر میں آرام کر رہے تھے۔ (قَائِلُوْنَ)

۴ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد: قَائِلٌ۔ اور مصدر قَيْلُوْلَةٌ ہے۔ قیلولہ کے معنی دوپہر میں آرام کرنا۔ اگرچہ سونا نہ ہو۔ (هُمْ) مبتدأ قَائِلُوْنَ خبر ہے، یہ جملہ حالیہ ہے۔

۶ **لَنَسْئَلَنَّ:**— ہم ضرور سوال کریں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر سُؤَالٌ۔

۷ **لَنَقُصَّنَّ:**— ہم ضرور بیان کر دیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ۔

۸ **مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ:**— جس کی تولیں بھاری ہوئیں۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)۔ جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جس شخص کی ترازوئیں بھاری ہوں گی یعنی جس شخص کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے، وہی شخص قیامت کے دن کامیاب و کامراں شمار کیا جائے گا۔ (ثَقُلَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثِقْلٌ و ثَقَالَةٌ۔ (مَوَازِيْنُ) اگر یہ مَوْزُوْنٌ کی جمع ہے تو اس سے مراد اعمال یعنی نیکیاں ہیں، اور اگر یہ مِيْزَانٌ کی جمع ہے، تو اس کا مطلب ترازوئیں ہیں، یعنی ترازوؤں کے نیک اعمال کا پلہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری) بعض حضرات مفسرین کے نزدیک، (مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد مومن ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع مَنْ ہے۔

۹ **مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ:**— جس کی تولیں ہلکی ہوئیں (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)۔ جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

آیت نمبر جس شخص کی ترازوئیں ہلکی ہوں گی یعنی نیک اعمال کم ہوں گے، وہ شخص قیامت کے دن نقصان اور خسران میں پڑ جائے گا، اور اس کی تلافی کی وہاں کوئی صورت نہیں ہوگی۔ بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد کافر ہے۔ (خَفَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفٌّ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (مَنْ) ہے (مَوَازِيْنُ) کی تحقیق آیت/ ۸ میں دیکھئے۔

۱۰ **مَكَّنّٰكُمْ** :— ہم نے تم کو جگہ دی۔ (مَكَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰ **مَعَايِشَ** :— روزیاں، سامان زندگی، زندگی گزارنے کے سامان۔ اس کا واحد مَعِيْشَةٌ ہے۔

۱۱ **صَوَّرْنٰكُمْ** :— ہم نے تمہاری صورت بنائی۔ (صَوَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْوِيْرٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱ **قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ** :— ہم نے فرشتوں سے کہا۔ (قُلْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَوْلٌ. (اَلْمَلٰٓئِكَةُ) کے معنی فرشتے، اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔ "فرشتے" اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں، کسی وقت نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ).

۱۱ **اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ** :— تم لوگ آدم کو سجدہ کرو۔ (اُسْجُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُجُوْدٌ. یہاں پر سجدہ کرنے کا مطلب پیشانی زمین پر رکھنا نہیں ہے بلکہ سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین)

۱۱ **اٰدَمَ** :— حضرت آدم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/ ۱ آیت/ ۳۱ میں دیکھئے۔

۱۲ **طِيْنٍ** :— مٹی، خاک، گارا۔

۱۳ **اِهْبِطْ مِنْهَا** :— (ابلیس کو خطاب ہے) تو آسمان سے نیچے اتر۔ (اِهْبِطْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هُبُوْطٌ. (مِنْهَا) میں (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے، اس کا مرجع سَمَاءٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۳ **اَلصّٰغِرِیْنَ**:— ذلیل لوگ۔ اس کا واحد: صَاغِرٌ. اور مصدر صِغْرٌ اور صُغْرٌ ہے۔ باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مِنْ جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۴ **اَنْظِرْنِیْ**:— آپ مجھ کو مہلت دیجئے۔ (اَنْظِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ. (نِیْ) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴ **یُبْعَثُوْنَ**:— وہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ.

۱۵ **اَلْمُنْظَرِیْنَ**:— مہلت دیئے ہوئے لوگ۔ اس کا واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم۔ (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۶ **اَغْوَیْتَنِیْ**:— آپ نے مجھ کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِغْوَاءٌ. یہ اصل میں اِغْوَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ (نِیْ) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۷ **عَنْ اَیْمَانِھِمْ**:— ان کے دائیں سے، ان کی داہنی جانب سے۔ (اَیْمَانٌ) کا واحد یَمِیْنٌ معنی داہنا ہاتھ، دائیں جانب۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۷ **عَنْ شَمَائِلِھِمْ**:— ان کے بائیں سے، ان کی بائیں جانب سے۔ (شَمَائِلُ) کا واحد :شِمَالٌ معنی بایاں۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۸ **مَذْءُوْمًا**:— رسوا کیا ہوا، ذلیل کیا ہوا، بدحال۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر ذَأْمٌ ہے۔

۱۸ **مَدْحُوْرًا**:— دھتکارا ہوا، دور کیا ہوا، مردود۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر دَحْرٌ اور دُحُوْرٌ ہے۔

۱۸ **لَاَمْلَئَنَّ**:— میں ضرور بھر دوں گا۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف۔ لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَلْأٌ معنی بھرنا۔

۲۰ **وَسْوَسَ لَھُمَا**:— اس نے (شیطان نے) ان دونوں (حضرت آدم اور حضرت حواء) کو

آیت نمبر بہکایا، (شیطان نے) ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ (وَسْوَسَ) باب فعللہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَسْوَسَةٌ ہے۔

۱۸ لِيُبْدِيَ لَهُمَا :۔ تا کہ وہ (شیطان) ان دونوں کے سامنے ظاہر کردے، ان دونوں کے سامنے بے پردہ کردے۔ (يُبْدِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْدَاءٌ. یہ اصل میں اِبْدَاوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے، اس کا فاعل ضمیر مستتر ہے، جس کا مرجع شیطان ہے۔

۲۰ مَاوٗرِيَ :۔ جو چیز پوشیدہ رکھی گئی، جو چیز چھپائی گئی، جو چیز پوشیدہ تھی، جو چیز چھپی ہوئی تھی۔ (وٗرِيَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَارَاةٌ.

۲۰ سَوْآتِهِمَا :۔ ان دونوں کی شرم گاہیں۔ (سَوْآتٌ) کا واحد: سَوْاَةٌ معنی شرم گاہ۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۰ مَانَهٰكُمَا :۔ تم دونوں کو منع نہیں کیا۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (نَهٰى) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ. (كُمَا) تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۱ الشَّجَرَةِ :۔ درخت۔ جمع: شَجَرَاتٌ اور شَجَرٌ کی جمع: اَشْجَارٌ .

یہاں جس درخت کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے کون سا درخت مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا گیہوں، اور بعض حضرات نے کہا کھجور، اور بعض حضرات نے کہا انجیر وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ قرآن اور حدیث نے کوئی تعیین نہیں کی ہے، اس لیے اس کی تعیین کے بارے میں محققین کا مسلک توقف اختیار کرنا ہے۔

۲۰ الْخٰلِدِيْنَ :۔ ہمیشہ رہنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد خالِدٌ اور مصدر خُلُوْدٌ ہے۔

۲۱ قَاسَمَهُمَا :۔ اس (شیطان) نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی۔ (قَاسَمَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُقَاسَمَةٌ . (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۲۱ **اَلنّٰصِحِیْنَ:** — خیر خواہ لوگ، ہمدردی رکھنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: نَاصِحٌ اور مصدر نَصْحٌ اور نُصْحٌ ہے۔

۲۲ **دَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ:** — اس (شیطان) نے ان دونوں کو دھوکے میں ڈال دیا، وہ (شیطان) ان دونوں کو فریب کے ذریعہ نیچے لے آیا، یعنی اونچے مرتبے (فرماں برداری) سے نیچے مرتبے (نافرمانی) کی طرف لے آیا۔ (دَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْلِیَةٌ. (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (غُرُوْرٌ) باب نصر سے مصدر ہے معنی دھوکا دینا۔

۲۲ **لَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ:** — جب ان دونوں نے درخت کو چکھا، یعنی درخت کا پھل چکھا۔ (ذَاقَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، تثنیہ مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ. (الشَّجَرَةُ) درخت (ممنوعہ درخت) جمع: شَجَرَاتٌ.

۲۲ **بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا:** — ان دونوں کے سامنے ان کی شرم گاہیں کھل گئیں۔ (بَدَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بُدُوٌّ. (سَوْاٰتٌ) کا واحد: سَوْاَةٌ معنی شرم گاہ۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (هُمَا) ضمیر کا مرجع حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا ہیں۔

۲۲ **طَفِقَا یَخْصِفَانِ:** — وہ دونوں جوڑنے لگے۔ (طَفِقَا) یہ افعال شروع میں سے ہے، جو شروع کرنے کے معنی میں آتا ہے، اس میں الف تثنیہ اس کا اسم ہے، اور یَخْصِفَانِ اس کی خبر ہے۔ (یَخْصِفَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر خَصْفٌ معنی چپکانا۔

۲۳ **الْخٰسِرِیْنَ:** — نقصان اٹھانے والے۔ اس کا واحد: خَاسِرٌ اور مصدر خُسْرَانٌ ہے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۲۴ **اِهْبِطُوْا:** — تم لوگ اترو، اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے ساتھ ان کی

آیت نمبر ذریت یعنی تمام انسانوں کو شامل کر کے جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ (اِهْبِطُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هُبُوْطٌ.

۲۴ **مُسْتَقَرٌّ:** — ٹھکانا، رہنے کی جگہ، باب استفعال سے اسم ظرف واحد، اس کا مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے۔

۲۶ **يُوَارِيْ سَوْآتِكُمْ:** — وہ (لباس) تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے، وہ (لباس) تمہارے ستر (پردہ والے بدن) کو چھپاتا ہے۔ (يُوَارِيْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَارَاةٌ. (سَوْآتٌ) کا واحد: سَوْآةٌ شرم گاہ اس سے مراد انسان کا پورا ستر ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۶ **رِيْشاً:** — آرائش کے کپڑے، زینت والے لباس، ایسا لباس جو زینت کا سبب ہو۔ اس کا واحد: رِيْشَةٌ.

۲۶ **لِبَاسُ التَّقْوٰى:** — پرہیز گاری کا لباس، لباس تقویٰ سے مراد، دین داری کا لباس۔ اس آیت کریمہ میں تین قسم کے لباس کا ذکر کیا گیا ہے، پہلی قسم "لباس ستر" دوسری قسم "لباس زینت" یہ دونوں قسمیں لباس ظاہری سے متعلق ہیں، لباس کی تیسری قسم، لباس تقویٰ یعنی دینداری کا لباس ہے، یہ لباس معنوی ہے جو لباس ظاہری سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اس لیے کہ لباس ظاہری کا مطلوب شرعی ہونا تقویٰ اور دینداری کا ایک جز ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن) لباس تقویٰ سے مراد عمل صالح اور طریق حسن ہے۔ (تفسیر جلالین)

۲۷ **لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ:** شیطان تم کو کسی فتنہ میں نہ ڈال دے، شیطان تم کو گمراہی میں نہ ڈال دے۔ (لَا يَفْتِنَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ .

۲۷ **اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ:** — اس (شیطان) نے تمہارے ماں باپ یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور حواء کو (جنت سے) باہر کرادیا۔ یعنی ان سے ایسا کام کرادیا جس کے نتیجہ میں وہ جنت سے باہر ہوگئے، اس آیت کریمہ میں اخراج کی نسبت شیطان کی طرف مجاز کے طور پر

آیت نمبر سبب کی وجہ سے ہے۔

۲۷ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا :— وہ (شیطان) ان دونوں سے ان کے کپڑے اتارتا ہے، وہ (شیطان) ان دونوں سے ان کے کپڑے اتر واتا ہے۔ یہ فعل مضارع، فعل ماضی کے معنی میں ہے۔ اور شیطان کی طرف کپڑے اتارنے کی نسبت مجاز کے طور پر سبب کی وجہ سے ہے۔ (يَنْزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْعٌ. (لِبَاسٌ) کے معنی کپڑا۔ جمع: اَلْبِسَةٌ.

۲۸ فَاحِشَةً :— سخت گناہ، برا کام یعنی ایسا کام جس کی برائی کھلی ہوئی ہو (جیسے ننگے ہوکر طواف کرنا)۔ اس کی جمع: فَوَاحِشُ.

۲۸ الْفَحْشَاءِ:— سخت گناہ، برا کام۔

۲۹ الْقِسْطِ:— انصاف۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۲۹ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ:— تم اپنے چہروں کو درست رکھو، تم اپنے رخ کو درست رکھو، یعنی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرو، اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (تفسیر مظہری) (اَقِيْمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ. (وُجُوْهٌ) کے معنی چہرے، اس کا واحد وَجْهٌ ہے۔

۲۹ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ:— ہر سجدہ کے وقت، ہر نماز کے وقت، یہاں پر مَسْجِدٌ مصدر میمی سجدہ کرنے کے معنی میں ہے۔ یا سجدہ استعمال کر کے مجاز کے طور پر پوری نماز کو مراد لیا گیا ہے۔

۲۹ مُخْلِصِيْنَ:— خالص کرنے والے، اخلاص کے ساتھ عمل کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: مُخْلِصٌ اور مصدر اِخْلَاصٌ ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرے، کسی کو دکھلانے کے لیے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری)

آیت نمبر

۲۹ بَـدَاَكُمْ :— اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔(بَدَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ معنی شروع کرنا ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۹ تَـعُـوْدُوْنَ :— تم لوگ دوبارہ پیدا ہو گے۔باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْدٌ معنی لوٹنا۔

۳۰ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ :— ان پر گمراہی ثابت ہوگئی۔(حَـقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَـقٌّ. (الـضَّـلٰـلَةُ) کے معنی گمراہی، جمع: ضَلَالَاتٌ.

۳۱ خُـذُوْا زِيْـنَتَكُمْ :— تم اپنی آرائش لے لو، تم اپنا لباس پہن لیا کرو۔(خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْـذٌ. (زِيْـنَةٌ) آرائش، زیبائش، یہاں اس سے مراد ”لباس“ ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۳۱ لَاتُسْرِفُوْا :— تم بے جا خرچ نہ کرو، تم حدودِ شرعی سے مت نکلو۔باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَافٌ.

۳۱ الْـمُسْـرِفِيْنَ :— بے جا خرچ کرنے والے، حدِ شرعی سے نکلنے والے۔باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ.

۳۲ زِيْـنَةَ الـلّٰـهِ :— اللہ تعالیٰ کی زینت، یعنی اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے کپڑے، یہاں پر زینت سے مراد ”لباس اور کپڑے“ ہیں۔

۳۲ الـطَّيِّـبٰـتِ :— پاکیزہ چیزیں، حلال چیزیں، یعنی کھانے اور پینے کی حلال چیزیں۔اس کا واحد: طَيِّبَةٌ صفت مشبہ واحد مؤنث، اور مصدر طِيْبٌ ہے۔

۳۳ الْفَوَاحِشَ :— بے حیائی کے کام۔اس کا واحد: فَاحِشَةٌ.

۳۳ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ :— ناحق ظلم کرنا۔(الْبَغْيُ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ظلم کرنا۔

۳۳ سُلْطَانًا :— دلیل، سند۔جمع: سَلَاطِيْنُ.

آیت نمبر

۳۴ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ :- جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا۔ (جَاءَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَجِیٌٔ و مَجِیئَةٌ. (اَجَلٌ) مقررہ وقت۔ جمع : آجَالٌ .

۳۴ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً :- وہ لوگ ایک گھڑی پیچھے نہیں ہو سکتے ہیں۔ (لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِیخَارٌ. (سَاعَةٌ) کے معنی گھڑی، وقت۔ جمع : سَاعَاتٌ.

۳۴ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ :- وہ لوگ آگے نہیں ہو سکتے ہیں، وہ لوگ مقدم نہیں ہو سکتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْدَامٌ .

۳۵ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ - ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا، ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ (خَوْفٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ ''خوف'' اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ . (تفسیر بیضاوی)۔

۳۵ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ :- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (یَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ۔ ''حزن'' اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ (اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ) (تفسیر بیضاوی)

۳۷ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ :- ان لوگوں کو ان کا حصہ مل جائے گا۔ (یَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَیْلٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (نَصِیبٌ) کے معنی حصہ۔ جمع : اَنْصِبَةٌ و نُصَبَاء وَنُصُبٌ. (هُمْ) جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۷ رُسُلُنَا :- ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)۔ (رُسُلٌ) کے معنی بھیجے ہوئے، اس سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد : رَسُوْلٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۳۷ یَتَوَفَّوْنَهُمْ :- وہ (فرشتے) ان کی جانیں نکال لیں گے، وہ (فرشتے) ان کی روح قبض کریں گے۔ (یَتَوَفَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

آیت نمبر تَوَفِّی. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۷ ضَلُّوْا عَنَّا:— وہ (معبودانِ باطل) ہم سے غائب ہو گئے۔ (ضَلُّوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَلَالٌ ہے۔

۳۸ اُمَّةٌ:— جماعت، گروہ۔ جمع: اُمَمٌ.

۳۸ لَعَنَتْ اُخْتَهَا:— (ایک جماعت) اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی۔ (لَعَنَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَعْنٌ لفظ کلما کی وجہ سے فعل ماضی کا ترجمہ مستقبل میں کیا گیا ہے۔ (اُخْتٌ) کے معنی بہن، یہاں اس سے مراد ہم مثل اور ایک جیسی جماعت ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اُمَّةٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۳۸ اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا:— اس (دوزخ) میں جب وہ (کافر) لوگ جمع ہو جائیں گے۔ (اِدَّارَكُوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدَّارُكٌ ہے۔ (اِدَّارَكُوْا) اصل میں تَدَارَكُوْا ہے، تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا اور اس کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا، یہی تبدیلی اس کے مصدر میں بھی ہوئی ہے۔

۳۸ آتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا:— آپ ان کو دوگنا عذاب دیجئے۔ (آتِ) باب افعال سے فعل امر ہے، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے۔ (عَذَابًا ضِعْفًا) موصوف صفت مل کر مفعول ثانی ہے۔ (عَذَابٌ) کے معنی سزا، تکلیف۔ جمع: اَعْذِبَةٌ. (ضِعْفٌ) کے معنی دوگنا۔ جمع: اَضْعَافٌ.

۴۰ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ:— ان کے لیے (کافروں کے لیے) آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ (لَا تُفَتَّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (اَبْوَابٌ) کا واحد: بَابٌ معنی دروازہ۔ (السَّمَاءُ) کے معنی آسمان، جمع: سَمٰوٰتٌ.

۴۰ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ:— وہ لوگ (کافر

آیت نمبر لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہوجائے۔ یعنی جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا محال ہے، اسی طرح کافروں کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے، یہ بات تعلیق بالمحال کے طور پر آیت کریمہ میں ذکر کی گئی ہے۔(لَایَدْخُلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُخُوْلٌ. (اَلْجَنَّةُ) باغ، جنت۔ جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں، جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔(دارالثواب)۔ "جَنَّةٌ" کی جمع: جَنَّاتٌ ہے۔(یَلِجَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُلُوْجٌ ہے حتی کی وجہ سے منصوب ہے۔ (سَمٌّ) کے معنی سوئی کا ناکا۔ جمع: سِمَامٌ وَسُمُوْمٌ ہے۔(خِیَاطٌ) کے معنی سوئی۔ جمع: خِیَاطَاتٌ.

۴۱ **مِهَادٌ**:- بچھونا۔ یعنی دوزخ کی آگ ان کا بچھونا ہوگا، ان کے لیے فرش کی جگہ آگ بچھادی جائے گی۔ جمع: مُهُدٌ وَمُهُدٌ وَ اَمْهِدَةٌ.

۴۱ **غَوَاشٍ**:- اوڑھنا، یعنی دوزخ کی آگ ان کا اوڑھنا ہوگا، اوپر سے بھی آگ ان کو گھیرے ہوئے ہوگی۔ اس کا واحد: غَاشِیَةٌ ہے۔

۴۳ **نَزَعْنَا**:- ہم نکال لیں گے۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔

۴۳ **غِلٍّ**:- دشمنی، خفگی، حسد، کینہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی کینہ والا ہونا۔

۴۳ **نُوْدُوْا**:- ان لوگوں کو پکارا جائے گا۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ.

۴۳ **اُوْرِثْتُمُوْهَا**:- تم لوگ اس کے (جنت کے) وارث بنادیے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْرَاثٌ . "اُوْرِثْتُمُوْا" فعل ماضی کے آخر میں میم کے بعد واؤ صلہ ہے، جو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھادیا جاتا ہے۔(هَا) ضمیر

آیت نمبر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۴ **اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ:**— ایک پکارنے والا پکارے گا۔یعنی ایک فرشتہ اعلان کرے گا۔(یہ مستقبل کے معنی میں ہے)۔(اَذَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْذِیْنٌ وَ اَذَانٌ . (مُؤَذِّنٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۵ **یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ:**— وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے، وہ لوگ اللہ کی راہ (دین حق) سے اعراض کرتے تھے۔ یہ فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ اور صُدُوْدٌ ہے۔ اگر اس کا مصدر صَدٌّ ہو تو متعدی استعمال ہوتا ہے، اور اگر مصدر صُدُوْدٌ ہو تو لازم استعمال ہوتا ہے، دونوں کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

(سَبِیْلُ اللّٰہِ) کے معنی اللہ کا راستہ، اس سے مراد ''دین حق'' ہے۔(سَبِیْلٌ) کی جمع: سُبُلٌ ہے۔

۴۵ **یَبْغُوْنَھَا عِوَجاً:**—وہ (کافر) لوگ اس (دین حق) میں کجی تلاش کرتے تھے۔ یہ فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔(یَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغْیَۃٌ. (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول اور (عِوَجاً) مفعول ثانی ہے۔(عِوَجٌ) کے معنی کجی، ٹیڑھا پن، باب سمع سے مصدر ہے۔

۴۶ **حِجَابٌ:**—دیوار، پردہ، آڑ۔ ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ جمع: حُجُبٌ.

۴۶ **اَلْاَعْرَافِ:**— ''اعراف'' جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے، جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اس دیوار پر ایک مقررہ مدت تک وہ لوگ رہیں گے، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی ۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اعراف والوں کی مغفرت فرمادیں گے ۔اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اعراف اور اہل اعراف کے ذکر کی مناسبت سے اس پوری سورت کا نام سورہ اعراف ہے ۔ (اَعْرَافٌ) کا واحد: عُرْفٌ ہے۔ اس کے معنی اونچی جگہ۔

۴۶ **بِسِیْمٰھُمْ:**— ان کی علامت سے، ان کی نشانی سے۔ شروع میں باحرف جر ہے۔

آیت نمبر (سِیْمَا) کے معنی علامت اور نشانی۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اعراف والے جنت اور جہنم والوں میں سے ہر ایک کو ان کی علامت سے پہچان لیں گے۔ علامت یہ ہے کہ اہل جنت کے چہروں پر نورانیت اور چمک ہوگی اور اہل جہنم کے چہروں پر ظلمت اور سیاہی ہوگی۔

۴۶ **يَطْمَعُوْنَ:**— وہ لوگ (اہل اعراف جنت میں داخل ہونے کے) امیدوار ہوں گے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر طَمَعٌ ہے۔

۴۷ **اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ:**— جب ان کی نگاہیں پھریں گی۔(صُرِفَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَرْفٌ (اَبْصَارٌ) کا واحد: بَصَرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۷ **تِلْقَاءَ:**— طرف، جانب۔ یہ لقاء کا اسم ہے جو ملاقات کے معنی میں آتا ہے، یہاں پر یہ لفظ طرف اور جانب کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۴۸ **مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ:**— تمہاری جماعت تمہارے کام نہیں آئی۔(ما) نفی کے لیے ہے۔(اَغْنٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ. (جَمْعٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: جُمُوْعٌ.

۴۹ **لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ:**— اللہ تعالیٰ ان پر (اپنی) رحمت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کو (اپنی) رحمت عطا نہیں کرے گا۔(لَا يَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ معنی پانا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا، معنی دینا، عطا کرنا۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۹ **لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ:**— تم پر کوئی اندیشہ نہیں ہے۔(خَوْفٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ ''خوف'' ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۴۹ **لَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ:**— نہ تم لوگ غمگین ہوگے۔(تَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزْنٌ.

''حزن'' ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَی الْوَاقِعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۵۰ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا :- تم ہمارے اوپر بہا دو، تم ہمارے اوپر ڈال دو۔ (اَفِیْضُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ .

۵۱ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا :- دنیوی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر (غُرُوْرٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ نَنْسٰهُمْ :- ہم ان کو بھلا دیں گے، ہم ان کو فراموش کر دیں گے۔ (نَنْسٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نِسْیَانٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ :- وہ لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ) باب فتح سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ۔

(آیَاتٌ) کے معنی آیتیں، واحد: آیَةٌ.

۵۳ یَوْمَ یَأْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ :- جس دن اس کا (قرآن کا بتلایا ہوا) آخری انجام (وعدہ سزا) آ جائے گا۔ (یَأْتِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِتْیَانٌ (تَاْوِیْلٌ) کے معنی انجام باب تفعیل سے مصدر ہے، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (تَاْوِیْلُهٗ) ''جَزَاءُهٗ''، یعنی اس کی سزا کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۳ شُفَعَاءَ :- سفارش کرنے والے، اس کا واحد شَفِیْعٌ. شَفَاعَةٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ :- وہ لوگ گڑھتے تھے، وہ لوگ تراشتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ .

آیت نمبر
۵۴ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ :— وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہو گئے، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر جلوہ افروز ہو گئے۔ (اِسْتَوٰى) بابِ افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔ یہ اصل میں اِسْتِوَ اٰیٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (عَرْشٌ) کے معنی تخت شاہی، جمع: عُرُوْشٌ وَاَعْرَاشٌ۔

۵۴ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ :— وہ (اللہ تعالیٰ) چھپا دیتے ہیں رات (کی تاریکی) سے دن (کی روشنی) کو۔ (يُغْشِىْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْشَاءٌ یہ اصل میں اِغْشَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اللَّيْلُ) کے معنی رات، جمع اَللَّيَالِىْ۔ (اَلنَّهَارُ) کے معنی دن، جمع: اَنْهُرٌ وَنُهُرٌ۔

۵۴ حَثِيْثًا :— جلدی۔ یہ مصدر محذوف کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس قول کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (طَلَبًا حَثِيْثًا) ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر مظہری) لفظ "حَثِيْثٌ" "حَثٌّ" سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۵۴ مُسَخَّرَاتٍ :— تابع بنائے ہوئے، فرماں بردار بنائے ہوئے۔ اس حال میں کہ (یہ تمام چیزیں) تابع دار ہیں، اس حال میں کہ (یہ تمام چیزیں) فرماں بردار ہیں۔ (مُسَخَّرَاتٍ) اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِيْرٌ ہے، یہاں پر حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جمع مؤنث سالم کا نصب کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۵ تَضَرُّعًا :— عاجزی کرتے ہوئے۔
باب تفعل سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال ہونے کی صورت میں اس کی اصل عبارت مُتَضَرِّعِيْنَ ہے۔

۵۵ خُفْيَةً :— پوشیدہ کرتے ہوئے، چپکے چپکے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت مُخْفِيْنَ ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۶ خَوْفًا :— ڈرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے،

آیت نمبر اس کی اصل عبارت خَائِفِیْنَ ہے۔

۵۶ طَمَعاً:— امید کرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت طَامِعِیْنَ ہے۔

۵۷ یُرْسِلُ الرِّیحَ:— وہ (اللہ تعالیٰ) ہواؤں کو بھیجتے ہیں۔ (یُرْسِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ . (الرِّیَاحُ) کے معنی ہوائیں، واحد: رِیْحٌ.

۵۷ بُشْراً:— خوش خبری لانے والی (ہوائیں)، خوش کرنے والی (ہوائیں)۔ باب نصر سے مصدر ہے، یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مُبَشِّرَاتٍ) کے معنی میں ہے۔

۵۷ اِذَا اَقَلَّتْ:— جب وہ (بادل) اٹھاتے ہیں۔ (اَقَلَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْلَالٌ.

۵۷ سَحَاباً ثِقَالاً:— بھاری بادل (پانی سے بھرے ہوئے بادل)۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل، جمع: سُحُبٌ. (ثِقَالٌ) کا واحد: ثَقِیْلٌ معنی بھاری۔ یہ موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۷ سُقْنٰهُ:— ہم اس کو (بادل کو) ہانک دیتے ہیں۔ (سُقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَوْقٌ. (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۵۷ بَلَدٍ مَیِّتٍ:— مردہ شہر، اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلَدٌ) کے معنی شہر، جمع: بِلَادٌ. (مَیِّتٌ) مردہ، جمع: مَیِّتُوْنَ اور مَوْتٰی .

۵۸ اَلْبَلَدُ الطَّیِّبُ:— پاکیزہ شہر، اس سے مراد اچھی مٹی والی زمین، زرخیز زمین۔ (بَلَدٌ) کے معنی شہر۔ (طَیِّبٌ) پاکیزہ، جمع: طَیِّبَاتٌ . طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ اَلَّذِیْ خَبُثَ:— جو (زمین) خراب ہوئی، خراب زمین سے مراد بنجر زمین ہے، جس میں پیداوار نہیں ہوتی یا بہت کم ہوتی ہے۔ (خَبُثَ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر خُبْثٌ و خَبَاثَةٌ.

۵۸ نَكِداً:- ناقص۔ نَكَدٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ:- ہم دلائل کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں، ہم دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے ہیں۔ (نُصَرِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيْفٌ. (آيَاتٌ) معنی دلائل، نشانیاں، واحد: آيَةٌ.

۵۹ اَرْسَلْنَا:- ہم نے بھیجا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرْسَالٌ.

۵۹ نُوْحاً:- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۶ آیت/۱۶۳ میں دیکھئے۔

۶۰ اَلْمَلَأُ:- سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ، جمع: اَمْلَاءٌ.

۶۰ ضَلَالٍ مُبِيْنٍ:- کھلی ہوئی گمراہی۔ (ضَلَالٌ) باب ضرب سے مصدر معنی گمراہ ہونا۔ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِبَانَةٌ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ:- میں تم کو اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ (اُبَلِّغُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْلِيْغٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول ہے، اور (رِسٰلٰتِ رَبِّيْ) مفعول ثانی ہے۔ (رِسٰلٰتٌ) کے معنی پیغامات، اس کا واحد: رِسَالَةٌ ہے۔

۶۴ اَلْفُلْكِ:- کشتی، مذکر اور مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (المعجم الوسیط)

۶۴ قَوْماً عَمِيْنَ:- اندھے لوگ، یعنی ان کے دل اندھے ہو گئے تھے، اس لیے وہ لوگ نہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تھے، اور نہ حق و باطل کے درمیان کوئی امتیاز کرتے تھے (تفسیر مظہری) (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع: اَقْوَامٌ. (عَمِيْنَ) کے معنی اندھے لوگ۔ یہ جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، اس کی اصل عَمِيِيْنَ ہے، اس میں ایک یاء کو تخفیف کے طور پر حذف کر دیا گیا ہے، اس کا واحد: عَمِيٌّ ہے۔

آیت نمبر

۶۵ **عَادٍ** :— اس سے مراد "عاد اولیٰ" ہے۔ یہ ایک قوم کا نام ہے جو عاد بن عوص بن ارم کی اولاد تھی، یہ لوگ بت پرست تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا، حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلائے، بت پرستی سے منع فرمایا، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی اور سرکشی کی، جس کی وجہ سے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور وہ لوگ تباہ و برباد ہوئے۔

۶۵ **هُوْدًا** :— حضرت ہود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور نبی ہیں، یہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد (عاد اولیٰ) کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا، انہوں نے بڑی شفقت و محبت کے ساتھ اپنی قوم کو سمجھایا، کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد کرو، صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اسی کی عبادت کرو، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اپنے فرضی معبودوں کو چھوڑو، وہ کسی کام کی قدرت نہیں رکھتے۔ قوم عاد اپنی سرکشی اور نافرمانی پر جمی رہی اور بڑے کبر و غرور کے ساتھ کہا کہ جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو وہ عذاب لے آؤ۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب آیا، سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل طوفانی ہوا چلتی رہی، اس سے پوری قوم عاد تباہ و برباد ہوگئی۔

۶۶ **اَلْمَلَأُ** :— سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ، جمع: اَمْلَاءٌ.

۶۷ **سَفَاهَةٌ** :— بے عقلی، بے وقوفی۔ باب کرم سے مصدر ہے۔

۶۸ **اُبَلِّغُكُمْ** :— میں تم کو پہنچاتا ہوں۔ (اُبَلِّغُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْلِیغٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۸ **رِسٰلٰتِ** :— پیغامات، اس کا واحد: رِسَالَةٌ.

۶۸ **نَاصِحٌ** :— خیر خواہ، نُصْحٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ نَاصِحٌ کی جمع: نُصَّاحٌ ہے۔

۶۸ **اَمِيْنٌ** :— امانت دار، اَمَانَةٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اَمِيْنٌ کی جمع: اُمَنَاءُ ہے۔

آیت نمبر

۶۹ **خُلَفَاءَ**:- قائم مقام، جانشین، اس کا واحد: خَلِیْفَةٌ.

۶۹ **بَصْطَةً**:- پھیلاؤ، کشادگی۔

۶۹ **آلَآءَ اللّٰهِ**:- اللہ تعالیٰ کے انعامات، اللہ تعالیٰ کے احسانات۔ (آلاءٌ) کے معنی انعامات اور احسانات، اس کا واحد: اَلْیٌ اور اِلْیٌ ہے۔

۷۰ **نَذَرَ**:- ہم چھوڑ دیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۷۱ **رِجْسٌ**:- لعنت، گندگی، عذاب، جمع: اَرْجَاسٌ.

۷۱ **اَتُجَادِلُوْنَنِیْ**:- کیا تم لوگ مجھ سے جھگڑتے ہو۔ (اَ) ہمزۂ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تُجَادِلُوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَةٌ. (نِیْ) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۱ **سَمَّیْتُمُوْهَا**:- تم نے ان کا نام رکھ لیا، تم نے ان کو مقرر کیا۔ (سَمَّیْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْمِیَةٌ. "سَمَّیْتُمُوْ" میں میم کے بعد واؤ صلہ ہے جو ضمیر کے ساتھ ملانے کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، جس کا مرجع اَسْمَاءٍ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۷۱ **سُلْطٰنٍ**:- دلیل، سند، جمع: سَلَاطِیْنُ.

۷۲ **دَابِرَ**:- جڑ، اصل، ہر چیز کا آخری حصہ۔ دُبُوْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۳ **ثَمُوْدَ**:- ایک قوم کا نام ہے، اس کو عاد ثانیہ بھی کہا جاتا ہے، یہ لوگ ثمود بن عاثر بن ارم کی اولاد میں سے ہیں، یہ لوگ بت پرست تھے، ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بہت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچایا، توحید کی دعوت دی، اور بت پرستی سے منع

آیت نمبر فرمایا، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی کواپنا شعار بنایا۔ پھراسی کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے (اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔آمین)

۷۳ **صٰلِحاً**:- حضرت صالح علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی ہیں، جن کواللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔قوم ثمود بت پرستی میں مبتلاتھی، ان لوگوں نے اپنے مالک حقیقی کوفراموش کردیا تھا۔حضرت صالح علیہ السلام نے نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کوسمجھایا، اللہ تعالیٰ کے احسانات یاددلائے، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن یہ لوگ ایمان نہیں لائے، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر کمر بستہ رہے، اور حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہوئے ایک معجزہ کی فرمائش کی، اور کہا کہ اگراس پہاڑ کی چٹان سے ایک حاملہ اونٹنی نکال دو، تو ہم ایمان لے آئیں گے۔حضرت صالح علیہ السلام نے دعافرمائی، اوراسی وقت پہاڑ کی چٹان سے حاملہ اونٹنی ظاہر ہوئی۔توچند خوش نصیب لوگ ایمان لے آئے، باقی اکثر لوگوں نے اس معجزہ کے ظاہر ہونے کے بعد ایمان لانے سے انکار کردیا۔اورایک مدت گزرنے کے بعدان میں سے کچھ بدبختوں نے اس اونٹنی کومعاذاللہ قتل کردیااور پھر سرکشی کرتے ہوئے حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب کا بھی مطالبہ کیا،تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت چیخ اور زلزلہ کی صورت میں عذاب آیا، اوراسی کے ذریعہ سارے کافر ہلاک ہوگئے۔(اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔آمین)

۷۳ **بَيِّنَةٌ**:- دلیل، جمع: بَيِّنَاتٌ .

۷۳ **نَاقَةُ اللّٰهِ**:- اللہ تعالیٰ کی اونٹنی۔(نَاقَةٌ) کی جمع: نَاقٌ و نُوقٌ و نَاقَاتٌ.

۷۳ **ذَرُوْهَا**:- تم لوگ اس کوچھوڑ دو۔(ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۴ **بَوَّأَكُمْ**:- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کوٹھکانا دیا، اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کوٹھہرایا۔

(بَوَّأَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْوِئَةٌ. (كُمْ) ضمیر

آیت نمبر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۴ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا :- تم لوگ نرم زمین میں محل بناتے ہو۔ (تَتَّخِذُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ . (سُهُوْلٌ) کا واحد: سَهْلٌ معنی نرم زمین ۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع (اَلْاَرْضُ) ہے۔(قُصُوْرٌ) کا واحد: قَصْرٌ معنی محل ہے۔(قُصُوْرًا) حال مقدرہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال مقدرہ کی تعریف یہ ہے کہ حال اور عامل حال دونوں کا زمانہ الگ الگ ہو۔

۷۴ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا :- تم لوگ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔(تَنْحِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَحْتٌ . (اَلْجِبَالُ) کا واحد: جَبَلٌ معنی پہاڑ۔(بُيُوْتٌ) کا واحد: بَيْتٌ معنی گھر۔(بُيُوْتًا) حال مقدرہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حال مقدرہ کی تعریف یہ ہے کہ حال اور عامل حال دونوں کا زمانہ الگ الگ ہو۔

۷۴ لَاتَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ :- تم لوگ زمین پر فساد نہ کرو۔(لَاتَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِثِيٌّ ، عُثِيٌّ ، عَثَيَانٌ . (لَاتَعْثَوْا) لَاتُفْسِدُوْا کے معنی میں ہے۔اور (مُفْسِدِيْنَ) حال مؤکدہ ہے۔(حال مؤکدہ) عامل حال کے معنی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔اس کا واحد: مُفْسِدٌ اور مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۷۵ اُسْتُضْعِفُوْا :- وہ لوگ کمزور سمجھے گئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِضْعَافٌ .

۷۷ مُرْسَلٌ :- رسول، بھیجا ہوا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر اِرْسَالٌ ہے۔

۷۷ عَقَرُوا النَّاقَةَ :- ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔(عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ معنی زخمی کرنا، ذبح کرنا۔(النَّاقَةُ) کے معنی اونٹنی، جمع: نَاقٌ ، نُوْقٌ ، نَاقَاتٌ .

۷۷ عَتَوْا :- ان لوگوں نے سرکشی کی، ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ باب نصر سے فعل ماضی

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ.

۷۸ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ:— ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔(اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔

۷۸ جٰثِمِيْنَ:— اوندھے گرنے والے، اوندھے پڑنے والے، اوندھے پڑے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم۔(اَصْبَحُوْا) فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: جَاثِمٌ ، اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سینہ کو زمین سے لگانا اور اس سے مراد اوندھے گرنا ہے۔

۷۹ نَصَحْتُ لَكُمْ:— میں نے تمہارے لئے خیر خواہی کی، میں نے تمہارے ساتھ خیر خواہی کی۔(نَصَحْتُ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَصْحٌ و نُصْحٌ.

۸۰ لُوْطًا:— حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات (سورۂ انعام) پارہ/۷ آیت/۸۷ میں دیکھئے۔

۸۰ اَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ:— کیا تم لوگ بے حیائی کا کام کرتے ہو۔(اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔(تَاْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ. (اَلْفَاحِشَةُ) بے حیائی، بے حیائی کا کام، جمع: فَوَاحِشُ.

۸۰ مَا سَبَقَكُمْ:— تم سے پہلے (کسی نے) نہیں کیا۔(مَا) نفی کے لیے ہے۔(سَبَقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَبْقٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۸۱ مُسْرِفُوْنَ:— حد سے گزرنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۸۲ اُنَاسٌ يَتَطَهَّرُوْنَ:— ایسے لوگ جو بہت پاک صاف بنتے ہیں۔(اُنَاسٌ) کے معنی لوگ، اس کا واحد: اِنْسٌ ہے۔ جس کے معنی آدمی کے ہیں۔(يَتَطَهَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطَهُّرٌ ۔

۸۳ **الْغٰبِرِيْنَ:-** باقی رہنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِنْ) کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: غَابِرٌ اور مصدر غُبُوْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ **مَدْيَنَ:-** ''مدین'' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام ہے، ان کی اولاد بھی مدین کے نام سے مشہور ومعروف ہوگئی اور جس بستی میں ان کا قیام تھا، اس کو بھی مدین کہتے ہیں، گویا مدین ایک قوم کا بھی نام ہے، اور ایک شہر کا بھی نام ہے۔ (معارف القرآن)

۸۵ **شُعَيْبًا:-** حضرت شعیب علیہ السلام ایک مشہور نبی ہیں، آپ کو خطیب الانبیاء کہا جاتا ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت مدین کی اولاد میں سے ہیں، حضرت مدین کی طرف نسبت کی وجہ سے ان کی اولاد کو بھی مدین کہتے ہیں، اور جس شہر میں یہ لوگ قیام پذیر تھے، اس کو بھی مدین کہتے ہیں۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر فرماتے تو ان کے حُسنِ بیان کی وجہ سے ان کو خطیب الانبیاء ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل مدین اور اصحاب ایکہ کی ہدایت کے لیے حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا، آپ کی قوم کے لوگ کفر وشرک کے ساتھ ناپ تول میں کمی کرتے تھے، اور راستوں اور سڑکوں پر گذرنے والوں کو ڈرا دھمکا کر ان کا مال چھین لیتے تھے۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لانے سے روکتے تھے، یہ وہ سخت جرائم تھے جن میں آپ کے زمانے کے لوگ مبتلا تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے بہت فصاحت وبلاغت اور بڑی شفقت ومحبت کے ساتھ ان کو توحید کی دعوت دی، اور ان تمام برائیوں سے روکا، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا، لیکن ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلا کی بات نہیں مانی، اور اپنے جرائم سے باز نہیں آئے، اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ذریعہ وہ لوگ تباہ وبرباد ہوگئے۔

(اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

آیت نمبر

۸۵ **بَيِّنَةٌ** :- دلیل، جمع بَیِّنَاتٌ.

۸۵ **اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ** :- تم لوگ ناپ اور تول پوری کرو۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَاءٌ. یہ اصل میں اِوْفَاىٌ ہے۔ اس میں واؤ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے (اَلْکَیْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی ناپنا، حاصل مصدر (ناپ)۔ (اَلْمِیْزَانُ) یہ "وَزْنٌ" مصدر کے معنی میں ہے، جیسے "مِیْعَادٌ" وَعْدٌ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۸۵ **لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ** :- تم لوگوں سے ان کی چیزیں نہ گھٹاؤ، تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔ (لَا تَبْخَسُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخْسٌ. (اَلنَّاسُ) اسم ہے جو رَھْطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: اِنْسَانٌ، تصغیر نُوَیْسٌ ہے۔ (اَشْیَاءُ) کا واحد: شَیْءٌ معنی چیز۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (لَا تَبْخَسُوْا) فعل با فاعل (النَّاسَ) مفعول اول ہے (اَشْیَاءَ هُمْ) مفعول ثانی ہے۔

۸۶ **تُوْعِدُوْنَ** :- تم لوگ ڈراتے ہو، تم لوگ دھمکی دیتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْعَادٌ.

۸۶ **تَبْغُوْنَهَا عِوَجاً** :- تم لوگ اس میں عیب تلاش کرتے ہو، تم لوگ اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ (تَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُغْیَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول ہے، اس کا مرجع (سبیلُ اللّٰہِ) ہے۔ (عِوَجاً) مفعول ثانی ہے۔ عِوَجٌ کے معنی عیب، کجی، ٹیڑھا پن، باب سمع سے مصدر ہے۔

۸۷ **خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ** :- سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر۔ (خَیْرُ) اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے۔ (الْحٰکِمِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (خَیْرُ) کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: حَاکِمٌ اور مصدر حُکْمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

الحمد للہ پارہ (۸) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ الْمَلَأُ پارہ (۹) سورۂ اعراف

آیت نمبر

۸۸ قَالَ الْمَلَأُ:- سرداروں نے کہا۔ (قَالَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ. (اَلْمَلَأُ) سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ۔ جمع: اَمْلَاءٌ.

۸۸ فِيْ مِلَّتِنَا:- ہمارے دین میں، ہمارے مذہب میں۔ (مِلَّةٌ) دین، مذہب، جمع: مِلَلٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۸۹ اِنْ عُدْنَا:- اگر ہم لوٹ آئیں۔ (عُدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَوْدٌ.

۸۹ رَبَّنَا افْتَحْ:- اے ہمارے پروردگار آپ فیصلہ فرما دیجئے۔ (رَبَّنَا) اصل میں یَا رَبَّنَا ہے۔ (یَا) حرف ندا محذوف ہے۔ (رَبَّنَا) منادی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اِفْتَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتْحٌ.

۸۹ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ:- سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا۔ (خَيْرٌ) یہ "اَخْيَرُ" اسم تفضیل کا مخفف مضاف ہے۔ (اَلْفَاتِحِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: فَاتِحٌ اور مصدر فَتْحٌ ہے۔

۹۰ خٰسِرُوْنَ:- نقصان اٹھانے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد: خَاسِرٌ اور مصدر خُسْرَانٌ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۱ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ:- ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔ یہ ترکیب میں فاعل ہے۔

۹۱ جٰثِمِيْنَ:- اوندھے گرنے والے، اوندھے پڑنے والے، اوندھے پڑے ہوئے۔ یہ (اَصْبَحُوْا) فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: جَاثِمٌ. اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی سینہ کو

آیت نمبر زمین سے لگانا، اور اس سے مراد اوندھے گرنا۔

۹۲ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا :- وہ لوگ ان (گھروں) میں بسے نہیں، وہ لوگ ان (گھروں) میں رہے نہیں، وہ لوگ ان (گھروں) میں ٹھہرے نہیں۔ (لَمْ يَغْنَوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غِنىً اور مَغْنىً ہے۔ معنی اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ (فِيْهَا) میں (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع (دَارٌ) ہے جو مؤنث سماعی ہے۔

۹۳ تَوَلّٰى عَنْهُمْ :- انہوں نے (یعنی حضرت شعیب علیہ السلام نے) ان سے منہ موڑ لیا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ.

۹۳ اَبْلَغْتُكُمْ :- میں نے تم کو پہنچادیا۔ (اَبْلَغْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْلَاغٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۳ كَيْفَ اٰسٰى :- میں کیسے افسوس کروں، میں کیسے رنج کروں۔ (كَيْفَ) استفہام انکاری کے لیے ہے۔ یعنی مجھے ان کی ہلاکت پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ لوگ افسوس کرنے کے لائق نہیں۔ یہ لوگ اپنے کفر وشرک اور سرکشی ونافرمانی کی وجہ سے اس عذاب کے مستحق تھے۔ (اٰسٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَسیً.

۹۴ اَلْبَاْسَاءِ :- سختی، محتاجی۔ اس کا مادہ بَاْسٌ ہے۔

۹۴ اَلضَّرَّاءِ :- تکلیف، بیماری، تنگی۔ اس کا مادہ ضَرٌّ ہے۔

۹۴ يَضَّرَّعُوْنَ :- (تاکہ) وہ لوگ عاجزی کریں، (تاکہ) وہ لوگ گڑگڑائیں، (تاکہ) وہ لوگ ڈھیلے پڑ جائیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِضَّرُّعٌ. (يَضَّرَّعُوْنَ) اصل میں يَتَضَرَّعُوْنَ ہے، تاء کو ضاد سے بدل کر ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ مصدر اِضَّرُّعٌ اصل میں تَضَرُّعٌ ہے۔ تاء کو ضاد سے بدل کر ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیا گیا ہے اور ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۹۵ عَفَوْا :- وہ لوگ بڑھ گئے، ان لوگوں نے ترقی کر لی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف،

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَفْوٌ.

۹۵ اَلضَّرَّاءُ:— تکلیف، بیماری، تنگی۔ اس کا مادہ ضَرٌّ ہے۔

۹۵ اَلسَّرَّاءُ:— خوشی، راحت۔ اس کا مادہ سَرٌّ ہے۔

۹۷ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى:— کیا بستیوں کے رہنے والے بے فکر ہو گئے۔ (اَ) ہمزۂ استفہام انکار اور توبیخ کے لیے ہے، یہاں انکار کا مطلب یہ ہے کہ ان کو بے فکر نہ ہونا چاہئے، اور توبیخ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا بے فکر ہونا لائق ملامت ہے۔ ہمزۂ استفہام کے بعد فاء عطف کے لیے ہے۔ (اَمِنَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَمْنٌ و اَمَنٌ و اَمَانٌ معنی بے فکر ہونا، بے خوف ہونا۔ (اَلْقُرٰى) کا واحد: قَرْيَةٌ اس کے معنی گاؤں، بستی۔

۹۷ بَاْسُنَا:— ہمارا عذاب۔ (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ اس کی جمع: اَبْؤُسٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۹۷ بَيَاتًا:— رات کے وقت، رات میں۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی رات میں آنا۔ ظرف یا حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۹۸ ضُحًى:— دن چڑھے، دن میں، چاشت کے وقت۔

۹۹ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ:— کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے فکر ہو گئے۔

(اَ) ہمزہ استفہام انکار و توبیخ کے لیے ہے، یہاں انکار کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو بے فکر نہ ہونا چاہئے، اور توبیخ کا مطلب یہ ہے کا ان لوگوں کا بے فکر ہونا لائق ملامت ہے۔ فاء حرف عطف ہے۔ (اَمِنُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَمْنٌ و اَمَنٌ و اَمَانٌ۔ (مَكْرٌ) تدبیر، داؤ، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب ہے۔

۱۰۰ لَمْ يَهْدِ:— وہ ظاہر نہیں ہوا، فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هِدَايَةٌ معنی رہنمائی کرنا۔ (لَمْ يَهْدِ) لَمْ يَتَبَيَّنْ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۰۰ لَوْ نَشَاءُ اَصَبْنٰهُمْ:— اگر ہم چاہتے تو ان کو پکڑ لیتے، اگر ہم چاہتے تو ان کو ہلاک کر دیتے۔

آیت نمبر (لَــوْ) زمانہ ماضی میں امتناع کے لیے ہے، یعنی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی گئی ہے۔ اور زمانہ مستقبل میں شرط کے لیے ہے، مگر یہ جزم نہیں دیتا ہے، شرط جب مستقبل ہوتو (لَــوْ) ان شرطیہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور جب ماضی ہوتو حرف امتناع ہوتا ہے۔ اور (لَوْ) کے بعد جب فعل مضارع واقع ہوتو فعل ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے۔

۱۰۰ نَـطْبَـعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ:- ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ (نَطْبَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَبْعٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰۱ نَـقُـصُّ عَـلَيْكَ مِـنْ اَنْبَائِهَا:- ہم آپ کے سامنے ان (بستیوں) کے کچھ حالات بیان کرتے ہیں، ہم آپ کے سامنے ان (بستیوں) کے کچھ واقعات بیان کرتے ہیں۔ (نَـقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَـصَصٌ. (اَنْبَاءٌ) کے معنی حالات، واقعات، خبریں۔ واحد: نَبَـأٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع اَلْقُرٰى ہے، جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۰۲ عَهْـدٍ:- قول وقرار، اس کی جمع: عُهُـوْدٌ ہے یہاں عہد سے مراد وفائے عہد یعنی عہد کا پورا کرنا ہے۔ عَهْـدٍ ای وَفَـاءٍ بِالْعَهْدِ . (تفسیر مظہری) اور اس عہد سے مراد ''عالم ارواح'' کا عہد ہے جو تمام انسانوں سے لیا گیا تھا، جس کو عہد الست بھی کہتے ہیں۔

۱۰۳ بَعَثْنَا:- ہم نے بھیجا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ .

۱۰۵ حَقِيْقٌ:- ثابت، قائم، لائق۔ یہ حَقٌّ سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب نحوی میں لفظ حَقِيْقٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے، اس کی اصل عبارت اَنَـا حَقِيْقٌ اَىْ جَدِيْرٌ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۰۵ قَـدْجِـئْـتُـكُـمْ بِبَيِّنَةٍ:- میں تمہارے پاس دلیل (یعنی معجزہ) لایا ہوں، میں تمہارے پاس نشانی لایا ہوں۔ (قَدْجِئْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَجِیْءٌ اور مَـجِـيْـئَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (بَيِّنَةٌ) کے معنی دلیل، نشانی۔ جمع: بَيِّنَاتٌ.

آیت نمبر ۱۰۷ اَلْقٰی عَصَاهُ:- انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنی لاٹھی ڈال دی۔ (اَلْقٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ. (عَصًا) کے معنی لاٹھی، جمع: عِصِیٌّ. (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۱۰۷ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ:- صریح اژدہا، کھلا ہوا اژدہا۔ (ثُعْبَانٌ) کے معنی اژدہا، جمع: ثَعَابِيْنُ. (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۱۰۸ نَزَعَ يَدَهٗ:- انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ نکالا۔ (نَزَعَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْعٌ. (يَدٌ) کے معنی ہاتھ، جمع: اَيْدِیْ. (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۰۸ بَيْضَاءُ:- سفید (چمک دار) اس کا مذکر: اَبْيَضُ اور جمع: بِيْضٌ ہے۔

۱۰۹ سٰحِرٌ عَلِيْمٌ:- بڑا ماہر جادوگر، بڑا واقف جادوگر۔ (سَاحِرٌ) کے معنی جادوگر، جمع: سَحَرَةٌ اور مصدر سِحْرٌ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَلِيْمٌ) بہت جاننے والا، بہت واقفیت رکھنے والا، بڑا ماہر۔ (عِلْمٌ) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ مَا ذَا تَاْمُرُوْنَ:- تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو، تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو۔ (مَا) برائے استفہام ہے۔ (ذَا) اسم موصول ہے۔ (تَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر اَمْرٌ (تَاْمُرُوْنَ) تُشِيْرُوْنَ کے معنی میں ہے۔ جس کے معنی "مشورہ دینا" ہیں۔

۱۱۱ اَرْجِهْ وَاَخَاهُ:- آپ ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) اور ان کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کو مہلت دیجئے۔ (اَرْجِهْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر اِرْجَاءٌ ہے۔ (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، معطوف علیہ۔ (اَخَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر معطوف ہے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ہے۔ (اَخٌ) بھائی، جمع: اِخْوَةٌ اور اِخْوَانٌ.

۱۱۱ اَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ:- آپ شہروں میں چپراسیوں کو بھیج دیجئے۔ (بیان القرآن) (اَرْسِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْسَالٌ. (اَلْمَدَآئِنِ) کا واحد: مَدِيْنَةٌ

آیت نمبر معنی شہر۔(حَاشِرِیْنَ) جمع کرنے والے، یہاں مراد چپراسی ہیں۔اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔اس کا واحد: حَاشِرٌ اور مصدر حَشْرٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ اَلْمُلْقِیْنَ :—ڈالنے والے۔باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُلْقٍ اور مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔یہ اصل میں اِلْقَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱۶ اَلْقُوْا:—تم لوگ ڈالو۔باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ.

۱۱۶ اَلْقَوْا :—ان لوگوں نے ڈالا۔باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَآءٌ .

۱۱۶ سَحَرُوْا اَعْیُنَ النَّاسِ :— انہوں نے (جادوگروں نے) لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا، انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کر دی۔(سَحَرُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سِحْرٌ معنی جادو کرنا۔(اَعْیُنٌ) کا واحد عَیْنٌ ، معنی آنکھ، نگاہ۔

۱۱۷ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ:— انہوں نے (جادوگروں نے) لوگوں کو ڈرا دیا۔(اِسْتَرْهَبُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِرْهَابٌ.(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۱۷ اَلْقِ عَصَاكَ:— آپ اپنی لاٹھی ڈال دیجئے۔(اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ. یہ اصل میں اِلْقَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(عَصیً) کے معنی لاٹھی، جمع: عِصِیٌّ.(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۷ تَلْقَفُ :—وہ (لاٹھی) نگلتی ہے، وہ (لاٹھی) نگلنے لگی۔باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَقْفٌ و لَقَفَانٌ معنی نگلنا۔

۱۱۹ یَافِكُوْنَ:— وہ لوگ گڑھتے ہیں۔(وہ لوگ گڑھتے تھے)۔باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْكٌ و اُفُوْكٌ.

۱۲۰ اِنْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ:— وہ لوگ ذلیل ہو کر لوٹے۔(اِنْقَلَبُوْا) باب انفعال سے فعل ماضی

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ. (صٰغِرِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: صَاغِرٌ اور مصدر صِغْرٌ اور صُغْرٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۳ اَلسَّحَرَةُ:— جادوگر لوگ، اس کا واحد سَاحِرٌ اور مصدر سِحْرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۳ قَالَ فِرْعَوْنُ:— فرعون نے کہا۔ (قَالَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ. (فِرْعَوْنُ) یہ شاہ مصر کا لقب ہے۔ اس کا نام قابوس ہے، اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور مظہری)۔

صاحب قصص الانبیاء شیخ عبدالوہاب نجار صاحب کی تحقیق کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس فرعون کے محل میں پرورش پائی۔ اسکا نام رعمسیس دوم تھا اسکے مرنے کے بعد اس کا بیٹا منفتاح مصر کا حکمراں بنا تھا جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم وستم کرتا تھا۔ اسی کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے پیغام حق پہونچایا تھا، اسی نے جادوگروں سے مقابلہ کرایا تھا، اور اسی نے فوج کو لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھیوں کا تعاقب کیا تھا، جسکے نتیجہ میں فرعون اور اسکی پوری فوج دریائے قلزم میں غرق ہوگئی تھی پھر سمندر کی موجوں نے فرعون کی لاش کو ساحل پر پھینک دیا تھا مصر کے عجائب خانہ میں یہ لاش آج بھی موجود ہے (تلخیص از قاموس القرآن)

۱۲۳ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ:— اس سے پہلے کہ میں اجازت دوں، میری اجازت سے پہلے۔ (اٰذَنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِذْنٌ. یہ فعل مضارع ان ناصبہ (مصدریہ) کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲۳ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ:— یہ یقیناً ایک تدبیر ہے جو تم لوگوں نے اختیار کی، یہ ایک فریب ہے جس پر تم لوگوں نے عمل کیا ہے۔ (مَكْرٌ) تدبیر، داؤ، دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (مَكَرْتُمُوْهُ) مَكَرْتُمْ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَكْرٌ. فعل ماضی جمع مذکر حاضر میں میم کے بعد واؤ صلہ ہے۔ جو میم جمع کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۲۴ مِنْ خِلَافٍ :- مخالف جانب سے، یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹنے کی دھمکی دی تھی (خِلَافٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۱۲۴ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ :- میں ضرور تم کو سولی پر چڑھاؤں گا، میں ضرور تم کو سولی دوں گا۔ (لَأُصَلِّبَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصْلِيْبٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲۶ مَا تَنْقِمُ مِنَّا :- تو ہم کو سزا نہیں دیتا ہے، تو ہم میں عیب نہیں پاتا ہے۔ (مَا) نفی کے لیے ہے (تَنْقِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَقْمٌ.

۱۲۶ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا :- آپ ہمارے اوپر صبر کا فیضان کر دیجئے، آپ ہمارے اوپر صبر کے دہانے کھول دیجئے۔ (اَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْرَاغٌ، معنی گرانا، بہانا۔

۱۲۶ تَوَفَّنَا :- آپ ہم کو وفات دیجئے۔ (تَوَفَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّيْ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۲۷ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ :- کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو چھوڑ دیں گے۔ یعنی کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ (اَ) ہمزۂ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔ (مُوْسٰى) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۱ آیت/۵۱ میں دیکھئے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع: اَقْوَامٌ.

۱۲۷ نَسْتَحْيِ نِسَآئَهُمْ :- ہم ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے۔ (نَسْتَحْيِ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِحْيَاءٌ. (نِسَآءٌ) کے معنی عورتیں، خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَاَةٌ ہے۔

۱۲۷ قٰهِرُوْنَ :- قدرت رکھنے والے، غالب آنے والے، زور آور، طاقت ور۔ اس کا واحد:

آیت نمبر قَاهِرٌ اور مصدر قَهْرٌ ہے۔ باب، فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۷ اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ:۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ (اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَانَةٌ۔

۱۲۸ يُوْرِثُهَا:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا (زمین کا) وارث بنادیتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا (زمین کا) مالک بنادیتے ہیں۔ (يُوْرِثُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْرَاثٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع اَلْاَرْضَ ہے۔

۱۲۹ اُوْذِيْنَا:۔ ہم لوگ تکلیفیں دیئے گئے، ہم لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْذَاءٌ۔

۱۲۹ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ:۔ وہ (تمہارا پروردگار) تم کو زمین میں خلیفہ بنادے گا، وہ (تمہارا پروردگار) تم کو زمین کا حاکم بنادے گا۔ (يَسْتَخْلِفَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ. یہ فعل مضارع ان ناصبہ (مصدریہ) کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۰ السِّنِيْنَ:۔ قحط سالی، قحط کے سال۔ جمع مذکر سالم، (باء) حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: سَنَةٌ ہے۔

۱۳۰ يَذَّكَّرُوْنَ:۔ (تاکہ) وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ. (يَذَّكَّرُوْنَ) اصل میں يَتَذَكَّرُوْنَ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا يَذَّكَّرُوْنَ ہوگیا۔ "اِذَّكُّرٌ" مصدر اصل میں تَذَكُّرٌ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا۔ پھر ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھادیا گیا۔ اِذَّكُّرٌ ہوگیا۔

۱۳۱ يَطَّيَّرُوْا:۔ وہ لوگ نحوست بتلاتے، وہ لوگ نحوست قرار دیتے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطَّيُّرٌ. (يَطَّيَّرُوْا) اصل میں يَتَطَيَّرُوْا ہے۔ تاء کو طاء

آیت نمبر

سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا۔ (یَطَّیَّرُوْا) ہو گیا۔ (اِطَّیُّرٌ) مصدر اصل میں تَطَیُّرٌ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا۔ ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا۔ اِطَّیُّرٌ ہو گیا۔ (یَطَّیَّرُوْا) فعل مضارع میں جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۱۳۱ طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ :- ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان کی نحوست (کا سبب) اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ (طَـائِرٌ) کے معنی پرندہ، پرندوں کے دائیں اور بائیں اترنے سے اہل عرب اچھی بری فال لیا کرتے تھے، اس لیے مطلق فال کو بھی طائر کہنے لگے۔ (معارف القرآن) یہاں پر طَـائِرٌ سے مراد نحوست ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (آلُ فِرْعَوْنَ) ہے۔ لفظ آل معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ اس لیے (هُمْ) ضمیر جمع کی استعمال کی گئی ہے۔

۱۳۳ الطُّوْفَانَ :- طوفان، اس سے مراد سیلاب ہے، جو آل فرعون (یعنی قبطیوں) کے گھروں میں داخل ہو گیا تھا۔

۱۳۳ الْجَرَادَ :- ٹڈیاں۔ اس کا واحد: جَرَادَةٌ ہے۔ ٹڈیاں ان کی کھیتی اور پھلوں کو کھانے لگی تھیں۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۳۳ الْقُمَّلَ :- چچڑی (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ) گھن کا کیڑا (ترجمہ حضرت حکیم الامتؒ) اس کا واحد: قُمَّلَةٌ ہے۔

۱۳۳ الضَّفَادِعَ :- مینڈھک۔ اس کا واحد: ضِفْدَعٌ ہے۔ مینڈھک ان کے گھروں میں اور کھانے کی چیزوں میں بھر گئے تھے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۳۳ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ :- جدا کی ہوئی نشانیاں، کھلے ہوئے معجزات۔ (آیاتٌ) کا واحد: آیَةٌ معنی نشانی۔ (مُـفَـصَّلَاتٌ) جدا کی ہوئی چیزیں۔ اس کا واحد: مُـفَـصَّـلَةٌ ہے۔ (آیَـاتٍ مُفَصَّلٰتٍ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۴ الرِّجْزُ :- عذاب، جمع: اَرْجَازٌ یہاں عذاب سے مراد طاعون ہے۔ جیسا کہ حضرت سعید

آیت نمبر بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۳۴ لَئِنْ كَشَفْتَ :- اگر آپ دور کر دیں گے، اگر آپ ہٹا دیں گے۔ (كَشَفْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَشْفٌ۔

۱۳۵ يَنْكُثُوْنَ :- وہ لوگ عہد توڑ ڈالتے ہیں، وہ لوگ عہد شکنی کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَكْثٌ۔

۱۳۶ اِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ :- ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ۔

۱۳۶ اَلْيَمّ :- دریا، جمع: يُمُوْمٌ اس سے مراد دریائے قلزم ہے، جس میں فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا گیا تھا۔

۱۳۷ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ :- وہ لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے۔ باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِضْعَافٌ۔

۱۳۷ دَمَّرْنَا :- ہم نے تباہ و برباد کیا، ہم نے درہم برہم کر دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِيْرٌ۔

۱۳۷ كَانَ يَصْنَعُ :- وہ بناتا تھا۔ باب فتح سے فعل ماضی استمراری، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَنْعٌ اور صُنْعٌ ہے۔

۱۳۷ كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ :- وہ لوگ بلند کرتے تھے، وہ لوگ اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے (بنواتے تھے)۔ باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْشٌ۔

۱۳۸ جَاوَزْنَا :- ہم نے پار اتار دیا۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُجَاوَزَةٌ۔

۱۳۸ يَعْكُفُوْنَ :- وہ لوگ جمے رہتے ہیں، (وہ لوگ جمے رہتے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ۔

۱۳۸ اَصْنَامٌ :- چند بت، بہت سے بت، اس کا واحد: صَنَمٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۳۹ مُتَبَّـــرٌ :— تباہ کیا ہوا، برباد کیا ہوا، ہلاک کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر تَتْبِیْرٌ.

۱۴۱ یَسُوْمُوْنَکُمْ :— وہ لوگ تم کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ (پہنچاتے تھے)۔ (یَسُوْمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْمٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۱ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاءَ کُمْ :— وہ لوگ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں۔ (قتل کرتے تھے) (یُقَتِّلُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْتِیْلٌ. (اَبْنَاءٌ) کا واحد: اِبْنٌ معنیٰ بیٹا۔

۱۴۱ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ :— وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے ہیں (زندہ رکھتے تھے) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْیَاءٌ. (نِسَآءٌ) کے معنیٰ عورتیں، خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَاَۃٌ ہے۔

۱۴۱ بَلَاءٌ :— آزمائش، احسان، دونوں معنیٰ کا احتمال ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنیٰ آزمانا، امتحان لینا۔

۱۴۲ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ :— ان کے پروردگار کا مقرر کیا ہوا وقت، ان کے پروردگار کی مقرر کی ہوئی مدت۔ (مِیْقَاتٌ) کے معنیٰ وقت، مدت جمع: مَوَاقِیْتُ.

۱۴۲ اُخْلُفْنِیْ :— تم میرے خلیفہ ہو جاؤ، تم میرے جانشین ہو جاؤ۔ (اُخْلُفْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خِلَافَۃٌ . (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۳ اَرِنِیْ :— آپ مجھ کو دکھا دیجئے، آپ مجھ کو دیدار کرا دیجئے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ. (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۳ لَنْ تَرٰنِیْ :— تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہو۔ (لَنْ تَرٰی) باب فتح سے فعل

آیت نمبر مضارع معروف نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ. (نِی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۳ اِنِ اسْتَقَرَّ :- اگر وہ برقرار رہے، اگر وہ ٹھہرا رہے۔ (اِسْتَقَرَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْرَارٌ.

۱۴۳ تَجَلّٰی رَبُّهٗ :- ان کے پروردگار نے تجلی فرمائی۔ (تَجَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَلِّیْ، اس کے معنی ظاہر ہونا۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، اور اس کی سند کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی، اور اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) کے سرے پر انگوٹھا رکھ کر اشارہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے نور کا صرف اتنا سا حصہ ظاہر ہوا تھا، جس سے پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے، یہ ضروری نہیں کہ سارے پہاڑ کے ٹکڑے ہوگئے ہوں بلکہ ممکن ہے جس حصہ پر حق تعالیٰ نے تجلی فرمائی وہی حصہ متاثر ہوا ہو۔ (تلخیص از معارف القرآن)۔

۱۴۳ جَعَلَهٗ دَكًّا :- اس نے (تجلی نے) اس (پہاڑ) کو ریزہ ریزہ کردیا، اس نے (تجلی نے) اس پہاڑ کے پرخچے اڑا دیئے۔ (جَعَلَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (دَكًّا) باب نصر سے مصدر ہے، معنی گرا کر برابر کرنا، کوٹ کر ہموار کرنا، اور یہ اسم مفعول مَدْكُوْكٌ کے معنی میں ہے۔

۱۴۳ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا :- موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔ (مُوْسٰی) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/ ۱ آیت/ ۵۱ میں دیکھئے۔ (صَعِقًا) صفت مشبہ واحد مذکر، اس کا مصدر صَعَقٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، یہ حال ہونے کی

آیت نمبر مفعول بہ سے منصوب ہے۔

۱۴۳ لَمَّآ اَفَاقَ :- جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ہوش میں آئے۔ (اَفَاقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفَاقَةٌ۔

۱۴۴ اِصْطَفَيْتُكَ :- میں نے تم کو منتخب کیا۔(اِصْطَفَيْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصْطِفَاءٌ۔ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۵ اَلْاَلْوَاحِ :- تختیاں، اس کا واحد: لَوْحٌ ہے۔

۱۴۵ اُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ :- میں تم کو نافرمانوں کا گھر دکھلا دوں گا۔ (اُورِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول۔ (دَارَ الْفٰسِقِيْنَ) مفعول ثانی ہے۔

(دارالفاسقین) سے مراد فرعون اور اس کے متبعین کا گھر یعنی ملک مصر ہے۔ (تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری)۔ (دَارٌ) کے معنی گھر جمع: دِيَارٌ ۔ (اَلْفٰسِقِيْنَ) کے معنی نافرمان لوگ، یہ جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: فَاسِقٌ اور مصدر فُسُوْقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۶ سَبِيْلَ الرُّشْدِ :- ہدایت کا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ (رُشْدٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہدایت پانا۔

۱۴۶ سَبِيْلَ الْغَيِّ :- گمراہی کا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ (اَلْغَيُّ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی گمراہ ہونا۔

۱۴۷ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ :- ان کے کام غارت ہو گئے، ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ ۔ (اَعْمَالٌ) کا واحد: عَمَلٌ معنی کام۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۸ مِنْ حُلِيِّهِمْ :- اپنے زیوروں سے۔ (حُلِيٌّ) کا واحد: حَلْیٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

آیت نمبر

۱۴۸ عِجْلًا :- بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع: عُجُوْلٌ اور عِجَالٌ ۔

۱۴۸ خُوَارٌ :- گائے کی آواز۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی گائے کا آواز کرنا۔

۱۴۹ لَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ :- جب وہ لوگ شرمندہ ہوئے، جب وہ لوگ نادم ہوئے، یہ جملہ محاورہ میں نادم ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (سُقِطَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سُقُوْطٌ. (اَيْدِيْ) کا واحد: يَدٌ معنی ہاتھ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۰ غَضْبَانَ اَسِفاً :- غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے۔ یہ دونوں الفاظ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔ (غَضْبَانَ) باب سمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اس کی جمع: غِضَابٌ اور مصدر: غَضَبٌ ہے۔ (اَسِفاً) باب سمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اَسَفٌ ہے۔

۱۵۰ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ :- تم نے میری بری جانشینی کی، یعنی تم نے بہت برا کام کیا۔ (بِئْسَ) فعل ذم ہے، اس میں ضمیر مستتر ممیّز ہے۔ (مَا) نکرہ موصوفہ ہے۔ (خَلَفْتُمُوْنِيْ) پورا جملہ مانکرہ موصوفہ کی صفت ہے، نکرہ موصوفہ اپنی صفت سے مل کر تمیز ہے، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے۔ مخصوص بالذم خِلَافَتُكُمْ هٰذِهٖ محذوف ہے۔ (خَلَفْتُمُوْنِيْ) "خَلَفْتُمْ" باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خِلَافَةٌ. خَلَفْتُمُوْ میں میم جمع کے بعد واو صلہ ہے، جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۵۰ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ :- ان کو (حضرت ہارون علیہ السلام کو) اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، ان کو (حضرت ہارون علیہ السلام کو) اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (يَجُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرٌّ ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔

۱۵۰ اِبْنَ اُمَّ :- اے میری ماں کے بیٹے، یعنی اے میرے بھائی۔

آیت نمبر یاءِ حرف ندا محذوف ہونے کی وجہ سے لفظ اِبْنَ منصوب ہے۔ اور (اُمَّ) اصل میں اُمِّیْ یائے متکلم کے ساتھ ہے، تخفیف کے لیے آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور میم کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا "اُمَّ" ہو گیا۔

۱۵۰ اِسْتَضْعَفُوْنِیْ :— ان لوگوں نے مجھ کو کمزور سمجھا، ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا (اِسْتَضْعَفُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (اِسْتِضْعَاف) (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۰ لَاتُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ :— آپ مجھ پر دشمنوں کو خوش نہ کیجئے، آپ مجھ پر دشمنوں کو مت ہنسایئے۔ (لَا تُشْمِتْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِشْمَاتٌ . (اَعْدَآءٌ) کا واحد: عَدُوٌّ معنی دشمن۔

۱۵۲ اِتَّخَذُوْا الْعِجْلَ :— ان لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا۔ (اِتَّخَذُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ. (اَلْعِجْلَ) کے معنی بچھڑا، (گائے کا بچہ) جمع: عُجُوْلٌ اور عِجَالٌ ہے۔ (اَلْعِجْلَ) مفعول اول ہے، مفعول ثانی محذوف (اِلٰهاً) ہے۔

۱۵۲ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ :— بہت جلد ان کو غضب پہونچے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (يَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ معنی پانا، حاصل کرنا۔

۱۵۲ الْمُفْتَرِيْنَ :— بہتان باندھنے والے، جھوٹ گڑھنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُفْتَرِیْ اور مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔

۱۵۴ سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ :— موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ تھم گیا، موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ختم ہو گیا۔ (سَكَتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سُكُوْتٌ . (اَلْغَضَبُ) باب سمع سے مصدر ہے۔

آیت نمبر

۱۵۴ یَرْهَبُوْنَ :- وہ لوگ ڈرتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَهْبٌ اور رَهْبَةٌ ورَهَبٌ ہے۔

۱۵۵ اِخْتَارَ مُوسٰی :- موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کرلیا۔ (اِخْتَارَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِيَارٌ ہے۔

۱۵۵ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ :- ان کو زلزلہ نے پکڑلیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ. (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔

۱۵۵ السُّفَهَاءُ :- بے وقوف لوگ، واحد: سَفِيْهٌ.

۱۵۵ فِتْنَتُكَ :- آپ کی آزمائش، آپ کی طرف سے امتحان۔ (فِتْنَةٌ) آزمائش، امتحان، جمع: فِتَنٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۵ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ :- سب سے بہتر بخشنے والے، سب معاف کرنے والوں سے بہتر۔ (خَيْرٌ) اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے۔ (الْغَافِرِيْنَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: غَافِرٌ اور مصدر غُفْرَانٌ ہے۔

۱۵۶ هُدْنَا اِلَيْكَ :- ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا، ہم آپ کی طرف رجوع ہوئے۔ (هُدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر هَوْدٌ.

۱۵۷ التَّوْرٰةِ :- تورات ایک آسمانی کتاب ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۵۷ الْاِنْجِيْلِ :- انجیل ایک آسمانی کتاب ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۵۷ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ :- وہ (نبی امی) ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال فرماتے ہیں۔ (يُحِلُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ. (اَلطَّيِّبٰتُ) کے معنی پاکیزہ چیزیں، واحد: طَيِّبَةٌ.

۱۵۷ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ :- وہ (نبی امی) ان پر گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں۔ (يُحَرِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْرِيْمٌ.

آیت نمبر (اَلْخَبَآئِثَ) گندی چیزیں۔ واحد: خَبِیْثَةٌ.

۱۵۷ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ :- وہ (نبی امی) ان کے بوجھ کو اتارتے ہیں، وہ (نبی امی) ان سے ان کے بوجھ کو دور کرتے ہیں۔ یہاں بوجھ سے مراد سخت احکام ہیں جو نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو گئے ہیں۔ (اِصْرٌ) کے معنی بوجھ، جمع: آصَارٌ.

۱۵۷ اَلْاَغْلٰلَ :- طوق، اس کا واحد: غُلٌّ ہے۔ (اَغْلٰلٌ) سے بھی مراد سخت احکام ہیں، جو نبی امی ﷺ کی شریعت میں منسوخ ہو گئے ہیں۔

۱۵۷ عَزَّرُوْهُ :- ان لوگوں نے ان کی (نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی) تعظیم کی۔ (عَزَّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر تَعْزِیْرٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵۷ النُّوْرَ :- روشنی، جمع: اَنْوَارٌ یہاں نور سے مراد قرآن کریم ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور جلالین) اس آیت کریمہ میں تمام مفسرین کے نزدیک نور سے مراد قرآن کریم ہے۔

۱۵۸ یُحْیٖ :- وہ (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَاءٌ.

۱۵۸ یُمِیْتُ :- وہ (اللہ تعالیٰ) موت دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمَاتَةٌ.

۱۵۸ اِتَّبِعُوْهُ :- تم لوگ ان کا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا) اتباع کرو، تم لوگ ان کی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) پیروی کرو۔ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ.
(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۱۵۹ یَهْدُوْنَ :- وہ لوگ ہدایت کرتے ہیں، وہ لوگ رہنمائی کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هِدَایَةٌ :

۱۵۹ یَعْدِلُوْنَ :- وہ لوگ انصاف کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ.

آیت نمبر

۱۶۰ قَطَّعْنٰهُمْ :-- ہم نے ان کو تقسیم کر دیا۔ (قَطَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْطِیْعٌ . (هُمْ) جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۰ اَسْبَاطًا :-- خاندان، اس کا واحد :سِبْطٌ . اَسْبَاط کے لغوی معنی اولاد کی اولاد، اس کا اکثر اطلاق نواسوں پر ہوتا ہے، جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے، لفظ سبط یہودیوں کے لیے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لیے قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات) یہاں اس کا ترجمہ خاندان کیا جائے گا۔

۱۶۰ اِسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ :-- ان کی (موسیٰ علیہ السلام کی) قوم نے ان سے پانی مانگا۔ (اِسْتَسْقٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِسْقَاءٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت۔ جمع :اَقْوَامٌ .

۱۶۰ اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ :-- آپ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پتھر سے مراد وہ پتھر ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا، بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خصیہ میں ورم کی تہمت لگائی تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کرنے کے لیے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے، تو وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا، اور بنی اسرائیل کے سرداروں کے پاس جا کر ٹھہرا، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت سے بری فرما دیا تھا، اس پتھر کے کپڑا لے کر بھاگنے کا واقعہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں موجود ہے۔ (تفسیر مظہری) (عَصًا) کے معنی لاٹھی جمع :عِصِیٌّ (اَلْحَجَرُ) کے معنی پتھر، جمع :حِجَارَةٌ .

۱۶۰ اِنْبَجَسَتْ :-- وہ (چشمے) بہہ پڑے، وہ (چشمے) جاری ہو گئے۔ باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْبِجَاسٌ .

۱۶۰ اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا :-- بارہ چشمے۔ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ (پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع :عُيُوْنٌ .

۱۶۰ مَشْرَبَهُمْ :-- ان کے (یعنی اپنے) پانی پینے کی جگہ، ان کا (یعنی اپنا) گھاٹ۔

آیت نمبر (مَشْرَبٌ) اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع: مَشَارِبُ. باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر شُرْبٌ ہے۔

۱۶۰ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ :— ہم نے ان پر بادل کا سایہ کردیا۔ (ظَلَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَظْلِيْلٌ. (غَمَامٌ) کے معنی بادل، بادل کے ایک ٹکڑے کو (غَمَامَةٌ) کہتے ہیں، جمع: غَمَائِمُ .

۱۶۰ اَلْمَنَّ :— ترنجبین، ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے مَنّ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی جو صبح صادق سے سورج نکلنے تک آسمان سے برستی رہتی تھی۔ (قاموس القرآن)۔

۱۶۰ السَّلْوٰی :— بٹیریں (ایک قسم کے پرندے)۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل پرندہ ہے جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوبی ہوا میں اڑ کر آجاتے تھے، حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول و عرض میں صرف ایک نیزہ کی بلندی پر بنی اسرائیل کے سروں پر پھیل جاتے تھے۔ (قاموس القرآن)۔ (سَلْوٰی) کا واحد: سَلْوَاةٌ ہے۔

۱۶۱ اَلْقَرْيَةَ :— شہر، آبادی، یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے۔ (تفسیر جلالین) اس کی جمع: قُرًی .

۱۶۱ حِطَّةٌ :— توبہ، یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے۔ اس کا مادہ حَطٌّ ہے۔ جس کے معنی معاف کرنا، گھٹانا، اس کی اصل عبارت (مَسْأَلَتُنَا حِطَّةٌ) ہے۔ یہ ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہے۔

۱۶۱ سُجَّداً :— سجدہ کرنے والے، واحد: سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین اور بیان القرآن)۔

۱۶۱ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ :— ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے۔ (نَغْفِرْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَغْفِرَةٌ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (خَطِيْئٰتٌ) کے معنی غلطیاں، خطائیں، واحد: خَطِيْئَةٌ .

آیت نمبر

۱۶۲ رِجْزاً :— عذاب، یہاں عذاب سے مراد طاعون ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۳ اَلْقَرْيَةِ :— آبادی، بستی، اس بستی کا نام ایلہ ہے جو دریائے قلزم کے کنارے واقع تھی۔ (تفسیر جلالین) جمع :قُرىً.

۱۶۳ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ :— دریا کے کنارے، سمندر کے کنارے۔(حَاضِرَةٌ) ساحل، قریب، کنارہ، آس پاس، جمع :حَوَاضِرُ. (اَلْبَحْرُ) دریا، سمندر، اس سے مراد دریائے قلزم ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۳ يَعْدُوْنَ :— وہ لوگ حد سے تجاوز کر رہے ہیں، (تجاوز کر رہے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْوٌ.

۱۶۳ اَلسَّبْتِ :— ہفتہ، سنیچر، (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)۔ ہفتہ کے دن یہودیوں کو مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تاکید کی گئی تھی، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے تجاوز کرتے ہوئے شکار کیا، اور منع کرنے کے باوجود نافرمانی سے باز نہیں آئے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا، اور وہ لوگ بندر بنا دیئے گئے، اس کے تین دن بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین)۔

۱۶۳ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ :— ان کے پاس ان کی مچھلیاں آتی ہیں (آتی تھیں)۔ (تَـاْتِـي) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِتْيَـانٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (حِيْتَانٌ) کے معنی مچھلیاں۔ واحد :حُوْتٌ.

۱۶۳ شُرَّعاً :— ظاہر ہونے کی حالت میں، ظاہر ہونے والی (مچھلیاں)۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد :شَارِعٌ یہ ظَاهِرٌ کے معنی میں ہے۔

۱۶۳ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ :— جس دن وہ لوگ ہفتہ نہیں مناتے ہیں (نہیں مناتے تھے)، جس دن ہفتہ نہیں ہوتا ہے (نہیں ہوتا تھا)۔ (لَايَسْبِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبْتٌ، معنی ہفتہ میں داخل ہونا، ہفتہ منانا۔

۱۶۳ نَبْلُوْهُمْ :— ہم ان لوگوں کی آزمائش کرتے ہیں، (آزمائش کرتے تھے)۔ (نَبْلُوْ) باب

آیت نمبر نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلاءٌ معنی آزمانا، تجربہ کرنا۔

۱۶۵ ذُكِّرُوْا: — ان لوگوں کو نصیحت کی گئی، وہ لوگ نصیحت کیے گئے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْكِيْرٌ ۔

۱۶۵ عَذَابٍ بَئِيْسٍ: — سخت عذاب، شدید عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی سزا، تکلیف، جمع: اَعْذِبَةٌ. (بَئِيْسٌ) کے معنی سخت، شدید۔ بَأْسٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۶ عَتَوْا: — ان لوگوں نے سرکشی کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ، عُتِيٌّ، عِتِيٌّ. اس کے معنی تکبر کرنا، حد سے گزرنا، سرکشی کرنا۔

۱۶۶ نُهُوْا: — ان لوگوں کو روکا گیا، وہ لوگ روکے گئے۔ باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ.

۱۶۶ قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ: — ذلیل بندر۔ (قِرَدَةً) کا واحد: قِرْدٌ ہے۔ (خَاسِئِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد خَاسِئٌ اور مصدر خَسَأٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب نحوی میں "قِرَدَةً" موصوف اور خَاسِئِيْنَ صفت ہے، اور دونوں مل کر (كُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

اس آیت میں جس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے، وہ عذاب یہودیوں پر حق تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ یہ لوگ دریائے قلزم کے کنارے ایلہ شہر کے رہنے والے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ان میں سے کچھ لوگوں نے شکار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے ان کی صورتیں مسخ ہوگئیں، وہ لوگ حکم الٰہی سے بندر بن گئے، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین یارب العلمین۔

۱۶۷ تَاَذَّنَ رَبُّكَ: — آپ کے پروردگار نے خبر دی، آپ کے پروردگار نے اعلان فرمادیا۔ (تَاَذَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَذُّنٌ. (رَبٌّ)

آیت نمبر پروردگار، پالنے والا یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس کی جمع: اَرْبَابٌ آتی ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۶۷ لَيَبْعَثَنَّ: — وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور بھیجتے رہیں گے، وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور مسلط کرتے رہیں گے، باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ.

۱۶۷ يَسُومُهُمْ: — وہ ان کو تکلیف پہنچائے گا۔ (يَسُوْمُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْمٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۸ قَطَّعْنٰهُمْ: — ہم نے ان کو متفرق کر دیا، ہم نے ان کو الگ الگ کر دیا۔ (قَطَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْطِيْعٌ.

۱۶۸ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ: — ہم نے خوش حالیوں اور بدحالیوں کے ذریعہ ان کی آزمائش کی۔ (بَلَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلَاءٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْحَسَنَاتُ) کا واحد: حَسَنَةٌ معنی بھلائی، یہاں پر مراد خوش حالی ہے۔ (اَلسَّيِّاٰتُ) واحد: سَيِّئَةٌ معنی برائی، یہاں پر مراد بدحالی ہے۔

۱۶۹ خَلْفٌ: — نالائق جانشین، ناخلف لوگ، نالائق اولاد۔ اس کی جمع اَخْلَافٌ اور خُلُوْفٌ ہے۔ لائق جانشین اور نیک اولاد کے لیے خَلَفٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۶۹ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى: — اس ادنیٰ زندگانی کا سامان، اس بہت حقیر دنیا کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان، جمع: اَعْرَاضٌ. (اَلْاَدْنٰى) بہت حقیر، بہت معمولی، یہ دَنَاءَةٌ سے اسم تفضیل ہے، اس سے مراد دنیا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۹ مِيْثَاقُ: — عہد، جمع: مَوَاثِيْقُ . (مِيْثَاقٌ) اصل میں مِوْثَاقٌ ہے۔ واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہے، واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا، مِيْثَاقٌ ہو گیا۔

۱۶۹ دَرَسُوْا: — ان لوگوں نے پڑھ لیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرْسٌ.

آیت نمبر

۱۷۰ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ :۔ وہ لوگ کتاب (یعنی توراۃ) کومضبوطی سے پکڑتے ہیں، وہ لوگ کتاب (یعنی توراۃ) کی پابندی کرتے ہیں۔ (يُمَسِّكُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمْسِيْكٌ.

۱۷۱ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ :۔ ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اٹھایا، ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر ان کے (بنی اسرائیل کے) اوپر معلق کردیا۔ (نَتَقْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَتْقٌ معنی بلند کرنا، اٹھانا۔

۱۷۱ ظُلَّةٌ :۔ سائبان، چھت، جمع: ظُلَلٌ.

۱۷۲ اَخَذَ رَبُّكَ :۔ آپ کے پروردگار نے نکالا۔ (اَخَذَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَخْذٌ معنی لینا، یہاں پر مراد نکالنا ہے۔

۱۷۲ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ :۔ ان کی پیٹھوں سے۔ (ظُهُوْرٌ) کا واحد: ظَهْرٌ ہے معنی پیٹھ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع (بَنِيْ آدَمَ) ہے۔

۱۷۲ اَشْهَدَهُمْ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اقرار کرایا، اللہ تعالیٰ نے ان سے اقرار لیا، (اَشْهَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْهَادٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷۲ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ :۔ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ (اَ) ہمزہ استفہام۔ (لَسْتُ) فعل ناقص برائے نفی، صیغہ واحد متکلم۔ (رَبٌّ) پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَرْبَابٌ ہے۔ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام نیک و بد انسانوں کو پیدا فرمایا، اور مکمل شعور کے ساتھ چھوٹی چیونٹی کے برابر وجود عطا فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، تمام انسانوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُم کی مناسبت سے اس عہد کا نام عہد الست ہے۔

۱۷۳ الْمُبْطِلُوْنَ :۔ گمراہ لوگ، باطل پرست لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم

آیت نمبر حالت رفع میں ہے۔اس کا واحد: مُبْطِلٌ اور مصدر اِبْطَالٌ.

۱۷۵ اُتْلُ عَلَیْهِمْ :- آپ ان کے سامنے تلاوت کیجئے، آپ ان کو پڑھ کر سنایئے۔(اُتْلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَةٌ.

۱۷۵ اِنْسَلَخَ مِنْهَا :- وہ شخص ان (آیتوں) سے نکل گیا۔(اِنْسَلَخَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسِلَاخٌ.

۱۷۵ اَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ :- شیطان اس کے پیچھے لگ گیا۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷۵ الْغٰوِیْنَ :- گمراہ ہونے والے، گمراہ لوگ، اس کا واحد: الْغَاوِیْ مصدر غَیٌّ اور غَوَایَةٌ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷۵ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ :- وہ شخص زمین کی طرف مائل ہو گیا۔(اَخْلَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِخْلَادٌ.

۱۷۵ اِتَّبَعَ هَوٰهُ :- اس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی۔(اِتَّبَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ. (هَوًی) خواہش، جمع: اَهْوَاءٌ.

۱۷۵ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ :- اگر تو اس پر بوجھ لادے تو ہانپے، اگر تو اس پر حملہ کرے تو ہانپے۔ (تَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ. (یَلْهَثْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَهْثٌ. (یَلْهَثْ) یہ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۷۵ اُقْصُصِ الْقَصَصَ :- آپ واقعہ بیان کر دیجئے۔(اُقْصُصْ) یہ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَصَصٌ.

۱۷۹ لَقَدْ ذَرَاْنَا :- یقیناً ہم نے پیدا کیا ہے۔(قَدْ ذَرَاْنَا) باب فتح سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذَرْءٌ.

۱۷۹ لَا یَفْقَهُوْنَ :- وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر رِفقة.

۱۷۹ لَا يُبْصِرُوْنَ :- وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ۔

۱۸۰ لِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى :- اللہ تعالیٰ کے لیے بہت اچھے نام ہیں۔ (اَلْاَسْمَاءُ) کا واحد: اِسْمٌ بمعنی نام۔ (الْحُسْنٰى) اَحْسَنُ اسم تفضیل کی مؤنث ہے، حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ ذکر کیے گئے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف) (وہ مبارک نام حسب ذیل ہیں)

هو الله الذى لااله الاهو	الرَّحْمٰن	الرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ
وہی اللہ ہے جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں	بہت مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ

اَلْقُدُّوْسُ	السَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ
بہت پاک	سلامتی دینے والا	امن دینے والا	نگہبان	بہت غلبہ والا
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ
بہت زبردست	بڑائی والا	پیدا کرنے والا	درست بنانے والا	صورت بنانے والا
اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ
بہت بخشنے والا	بہت قوت والا	بہت عطا کرنے والا	بہت روزی دینے والا	بہت فیصلہ کرنیوالا
اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ
بہت جاننے والا	تنگی کرنے والا	فراخی کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا
اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ
عزت دینے والا	ذلت دینے والا	بہت سننے والا	بہت دیکھنے والا	فیصلہ کرنے والا

الْعَدْلُ انصاف کرنے والا	اللَّطِیْفُ مہربان، باریک بین	الْخَبِیْرُ بہت خبر رکھنے والا	الْحَلِیْمُ بہت بردبار	الْعَظِیْمُ بہت عظمت والا
الْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا	الشَّکُوْرُ بہت قدرداں	الْعَلِیُّ بلندی والا	الْکَبِیْرُ بڑائی والا	الْحَفِیْظُ حفاظت کرنے والا
الْمُقِیْتُ قدرت رکھنے والا	الْحَسِیْبُ حساب لینے والا	الْجَلِیْلُ عظیم الشان	الْکَرِیْمُ کرم کرنے والا	الرَّقِیْبُ نگہبان
الْمُجِیْبُ قبول کرنے والا	الْوَاسِعُ فراخی والا، وسعت والا	الْحَکِیْمُ بہت حکمت والا	الْوَدُوْدُ بہت محبت کرنے والا	الْمَجِیْدُ بہت بزرگی والا
الْبَاعِثُ اُٹھانے والا	الشَّہِیْدُ گواہی دینے والا	الْحَقُّ سچا	الْوَکِیْلُ کارساز	الْقَوِیُّ طاقت والا
الْمَتِیْنُ مضبوط	الْوَلِیُّ دوست، مددگار	الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا، قابل تعریف	الْمُحْصِیُ احاطہ کرنے والا	الْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا
الْمُعِیْدُ دوسری بار پیدا کرنے والا	الْمُحْیِیُ زندہ کرنے والا	الْمُمِیْتُ موت دینے والا	الْحَیُّ زندہ	الْقَیُّوْمُ بہت قائم رکھنے والا
الْوَاجِدُ (ہر مطلوب چیز کو) پانے والا	الْمَاجِدُ بزرگی والا	الْوَاحِدُ ایک، اکیلا	الصَّمَدُ بے نیاز	الْقَادِرُ قدرت رکھنے والا
الْمُقْتَدِرُ بہت قدرت رکھنے والا	الْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	الْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	الْاَوَّلُ اوّل (جو سب سے پہلے ہو)	الْاٰخِرُ آخر (جو سب سے بعد میں ہو)
الظَّاهِرُ کھلا ہوا	الْبَاطِنُ چھپا ہوا	الْوَالِی مددگار، محافظ	الْمُتَعَالِی بہت بلندی والا	الْبَرُّ بھلائی کرنے والا

مَالِكُ الْمُلْكِ	اَلرَّءُوْفُ	اَلْعَفُوُّ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلتَّوَّابُ
ملک کا مالک	بہت مہربان	بہت معاف کرنے والا	بدلہ لینے والا	بہت توبہ قبول کرنے والا

اَلْغَنِيُّ	اَلْجَامِعُ	اَلْمُقْسِطُ	ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
بے نیاز	جمع کرنے والا	انصاف کرنے والا	بزرگی اور بخشش والا

اَلنُّوْرُ	اَلنَّافِعُ	اَلضَّارُّ	اَلْمَانِعُ	اَلْمُغْنِي
روشنی والا	نفع پہنچانے والا	نقصان پہنچانے والا	روکنے والا	بے نیاز کرنے والا
اَلرَّشِيْدُ سیدھا راستہ بتانے والا	اَلْوَارِثُ وارث	اَلْبَاقِيْ ہمیشہ رہنے والا	اَلْبَدِيْعُ بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا	اَلْهَادِيْ ہدایت دینے والا
			(تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف)	اَلصَّبُوْرُ بہت صبر کرنے والا

آیت نمبر ۱۸۰ اُدْعُوْهُ بِهَا:— تم لوگ ان (ناموں) کے ذریعہ اس کو (اللہ تعالیٰ کو) پکارو۔

(اُدْعُوْا) باب نصر سے فعل امر ہے، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ (بِهَا) با حرف جار ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور ہے، اس کا مرجع اسمائے حسنیٰ ہیں۔

۱۸۰ ذَرُوْا:— تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۰ يُلْحِدُوْنَ:— وہ لوگ کج روی اختیار کرتے ہیں، وہ لوگ بے دینی اختیار کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْحَادٌ. اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں الحاد اختیار کرنے کی متعدد صورتیں ہیں، ان میں سے دو صورتیں یہاں لکھی جارہی ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ان ناموں کو استعمال کیا جائے، جو قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص

آیت نمبر ناموں کو کسی دوسرے شخص کے لیے استعمال کیا جائے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۱۸۲ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ: — ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے، ہم بتدریج ان کو (جہنم کی) طرف لے جائیں گے۔ (سین) مستقبل قریب کے لیے ہے۔ (نَسْتَدْرِجُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِدْرَاجٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۳ اُمْلِیْ لَهُمْ: — میں ان کو مہلت دیتا ہوں۔ (اُمْلِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ.

۱۸۳ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ: — میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ (کَیْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حیلہ کرنا، فریب کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہو تو معنی تدبیر کرنا۔ (یَ) یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ (مَتِیْنٌ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۱۸۴ جِنَّةٍ: — جنون، دیوانگی۔ باب نصر سے جُنُوْنٌ مصدر استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۴ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ: — کھلا ہوا ڈرانے والا۔ (نَذِیْرٌ) یہ باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل ہے اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔ معنی ظاہر ہونا، ظاہر کرنا، یہ لازم اور متعدی دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۷ لَا یُجَلِّیْهَا: — وہ اس کو ظاہر نہیں کرے گا۔ (لَا یُجَلِّیْ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجْلِیَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۷ بَغْتَةً: — اچانک۔ "بَغْتٌ" باب فتح سے مصدر ہے، معنی اچانک آنا۔

۱۸۷ کَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا: — گویا کہ آپ اس کے (قیامت کے) بارے میں تحقیق کر چکے ہیں۔ (حَفِیٌّ) تحقیق کرنے والا، پوری طرح علم رکھنے والا، سوال کرنے میں بہت مبالغہ کرنے والا، سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا۔ حفاوۃ مصدر سے صفت مشبہ۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۸ اِسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ: — میں بہت بھلائیاں حاصل کر لیتا، میں بہت منافع حاصل

آیت نمبر کر لیتا۔ یہ جملہ لو شرطیہ کا جواب ہے۔(اِسْتَکْثَرْتُ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتِکْثَارٌ . (خَیْرٌ) کے معنی بھلائی، جمع: خُیُوْرٌ اور خِیَارٌ.

۱۸۸ نَذِیْرٌوَّ بَشِیْرٌ: — ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا۔(نَذِیْرٌ) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔(بَشِیْرٌ) باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔(نَذِیْرٌ و بَشِیْرٌ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۱۸۹ لَمَّا تَغَشّٰھَا: — جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا، جب شوہر نے بیوی سے قربت کی۔ (تَغَشّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغَشِّیْ. (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۹ حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا: — وہ عورت حاملہ ہوئی ہلکے حمل سے، اس عورت کو ہلکا حمل ٹھہر گیا۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ.

۱۹۰ تَعٰلَى اللّٰهُ: — اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہیں۔(تَعَالٰی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِیْ اس کا مادہ عُلُوٌّ ہے۔

۱۹۴ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا: — تو چاہئے کہ وہ قبول کریں۔(فاء) عاطفہ ہے۔(لِيَسْتَجِيْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۱۹۵ يَبْطِشُوْنَ: — وہ لوگ پکڑتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَطْشٌ

۱۹۵ يُبْصِرُوْنَ: — وہ لوگ دیکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ.

۱۹۵ كِيْدُوْنِ: — تم لوگ میرے بارے میں بری تدبیر کرو، تم لوگ میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو۔ (كِيْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْدٌ معنی فریب کرنا، مکر کرنا، برا ارادہ کرنا۔(نِ) یہ اصل میں (نِیْ) ہے، اس میں نون مکسور نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۹۵ لَا تُنْظِرُوْنِ:۔ تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ . (نِ) اصل میں (نِیْ) ہے۔ اس میں نون مکسور نون وقایہ ہے، اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۶ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) نیک لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔ (یَتَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ. (الصَّالِحِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: صَالِحٌ اور مصدر صَلَاحٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۹ اُمُرْ بِالْعُرْفِ:۔ آپ نیک کام کا حکم دیجئے۔ (اُمُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ. (عُرْفٌ) نیکی، بھلائی، نیک کام۔

۲۰۰ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ:۔ اگر وہ آپ کو ابھارے۔ (اِمَّا) اصل میں اِن شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے۔ (یَنْزَغَنَّكَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ . (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۰۰ نَزْغٌ:۔ وسوسہ، ابھارنے والی چیز۔ باب فتح سے مصدر ہے۔

۲۰۰ اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ:۔ آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیجئے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَاذَةٌ.

۲۰۱ اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ:۔ جب ان لوگوں کو کوئی خطرہ پیش آتا ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ. (طٰٓئِفٌ) چکر لگانے والا، گردش کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے، یہاں پر اس کا ترجمہ (خطرہ) کیا گیا ہے، مصدر طَوَافٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰۱ تَذَكَّرُوْا:۔ ان لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کو) یاد کیا۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ.

۲۰۱ مُبْصِرُوْنَ:۔ دیکھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں

آیت نمبر ہے۔اس کا واحد: مُبْصِرٌ اور مصدر اِبْصَارٌ ہے۔

۲۰۲ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ: —وہ (شیاطین) ان کو گمراہی میں کھینچتے چلے جاتے ہیں۔ (یَمُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَدٌّ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(الغَیِّ) گمراہی۔باب ضرب سے مصدر ہے، معنی گمراہ ہونا۔

۲۰۲ لَا یُقْصِرُوْنَ :—وہ لوگ کوتاہی نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ کمی نہیں کرتے ہیں۔باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْصَارٌ.

۲۰۳ لَوْ لَا اجْتَبَیْتَهَا :—آپ نے اس (معجزہ) کو کیوں نہیں منتخب کیا، آپ نے اس (نشانی) کو کیوں نہیں منتخب کیا۔یعنی کافر لوگ کہتے تھے کہ آپ نے وہ فرمائشی معجزہ اور نشانی کیوں نہیں ظاہر کی۔(اِجْتَبَیْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِجْتِبَاءٌ. اس کا مادہ جَبْوٌ اور جَبْیٌ ہے۔یعنی معتل واوی اور یائی دونوں ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰۳ بَصَائِرُ:—دلیلیں، واحد: بَصِیْرَةٌ.

۲۰۴ اِسْتَمِعُوْا:—تم لوگ غور سے سنو۔باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمَاعٌ.

۲۰۴ اَنْصِتُوْا :—تم لوگ خاموش رہو۔باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْصَاتٌ .

۲۰۵ تَضَرُّعاً :—عاجزی کرتے ہوئے، گڑگڑاتے ہوئے۔باب تفعل سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔مُتَضَرِّعاً کے معنی میں ہے۔

۲۰۵ خِیْفَةً:— ڈرتے ہوئے۔باب سمع سے مصدر ہے۔اس کا مادہ خَوْفٌ ہے۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، خَائِفاً کے معنی میں ہے۔

۲۰۵ الغُدُوِّ:— صبح کے وقت، اس کا واحد غُدْوَةٌ ہے۔

۲۰۵ الْاٰصَالِ:—شام کے وقت، اس کا واحد: اَصِیْلٌ ہے۔

سورۂ انفال

سورۂ انفال مدنی ہے، یہ قرآن کریم کی آٹھویں سورت ہے۔ اس سورت کے اکثر حصے میں غزوہ بدر کے موقع پر کفار و مشرکین کی ناکامی اور شکست کا ذکر ہے، اور ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی کامیابی اور فتح کا بیان ہے، جو مسلمانوں کے لیے انعام واحسان ہے، اور کافروں کے لیے آفت ومصیبت ہے، اس میں لفظ اَنْفَالٌ نَفَلٌ کی جمع ہے، جس کے معنی مال غنیمت کے ہیں۔ مال غنیمت ایسے مال کو کہتے ہیں، جو کافروں سے جہاد کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ غزوۂ بدر اسلام کا سب سے پہلا غزوہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح اور کامیابی سے سرفراز فرمایا اور مال غنیمت سے بھی نوازا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کچھ اختلاف ہوگیا تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مال غنیمت کا حکم بھی بیان فرمایا ہے۔

آیت نمبر

۱ اَلْاَنْفَالُ: — غنیمتیں۔ اس کا واحد: نَفَلٌ ہے۔ غنیمت اس مال کو کہتے ہیں جو کافروں سے جنگ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

۲ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ: — ان کے دل ڈر گئے (ان کے دل ڈر جاتے ہیں)۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔ (وَجِلَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَجَلٌ۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴ رِزْقٌ كَرِيْمٌ: — عزت والی روزی، عزت کی روزی۔ (رِزْقٌ) کے معنی روزی۔ جمع: اَرْزَاقٌ۔ (كَرِيْمٌ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر كَرَمٌ ہے۔

۶ يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ: — (گویا) وہ لوگ موت کی طرف ہنکائے جاتے ہیں۔ (يُسَاقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْقٌ۔

۷ تَوَدُّوْنَ: — تم لوگ چاہتے ہو، تم لوگ خواہش کرتے ہو (تم لوگ چاہتے تھے، تم لوگ خواہش کرتے تھے)۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وِدٌّ، وُدَادٌ مَوَدَّةٌ۔

آیت نمبر

۷ دَابِرَ الْـكٰـفِرِيْنَ:— کافروں کی جڑ۔(دَابِرٌ) کے معنی جڑ، ہر چیز کا آخری حصہ، جمع: دَوَابِرُ . (الْكَافِرِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: كَافِرٌ اور مصدر كُفْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لِيُحِقَّ الْحَقَّ:— تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) حق کو ثابت فرما دیں۔ (يُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ. (لام تعلیل) کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (الحَقُّ) سچ، درست، ثابت۔

۸ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ:— (تاکہ) وہ (اللہ تعالیٰ) باطل کو مٹا دیں۔ (يُبْطِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْطَالٌ . (اَلْبَاطِلُ) جھوٹ، ناحق، غلط، بے اصل۔ جمع: اَبَاطِيْلُ . لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۹ تَسْتَغِيْثُوْنَ— تم لوگ فریاد کرتے ہو، (تم لوگ فریاد کرتے تھے)۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغَاثَةٌ.

۹ اِسْتَجَابَ :— اس نے قبول کر لیا، اس نے فریاد سن لی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۹ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ:— میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔ (مُمِدٌّ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِمْدَادٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹ مُرْدِفِيْنَ: — لگاتار آنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُرْدِفٌ اور مصدر اِرْدَافٌ ہے۔

۱۰ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ:— بہت زبردست، بہت حکمت والے۔ عِزَّةٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِـزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ :— وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اونگھ طاری کر رہا ہے (طاری کر رہا تھا)۔ (يُغَشِّىْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغْشِيَةٌ.

آیت نمبر (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (نُعَاسٌ) کے معنی اونگھ، ابتدائی نیند۔ باب فتح اور نصر سے مصدر نَعْسٌ استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ اَمَنَةً:- چین، سکون۔ باب سمع سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۱ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ:- (تا کہ) وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے شیطان کے وسوسہ کو دور کر دے۔ (يُذْهِبَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ۔ اس میں فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (رِجْزٌ) عذاب، گناہ، ناپاکی، وسوسہ، یہاں پر مراد وسوسہ ہے۔ اس کی جمع: اَرْجَازٌ ہے۔

۱۱ لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ:- تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے دلوں کو مضبوط کر دیں۔ (يَرْبِطَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَبْطٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۲ ثَبِّتُوْا:- تم لوگ ثابت رکھو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَثْبِيْتٌ.

۱۲ بَنَان:- انگلیوں کے پور، انگلیوں کے کنارے۔ اس کا واحد: بَنَانَةٌ ہے۔

۱۲ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ:- جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ (يُشَاقِقِ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہ من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ فعل مضارع کو لفظ اللہ سے ملانے کے لیے آخر میں کسرہ دیا گیا ہے۔ اس کا مصدر مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ ہے۔

۱۳ زَحْفاً:- جمع ہونے کی حالت میں۔ علامہ سیوطیؒ نے اس کی تفسیر مُجْتَمِعِيْنَ کے ذریعہ کی ہے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا لفظی ترجمہ گھسٹنا ہے، باب فتح سے مصدر ہے۔

۱۵ لَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ:- تم لوگ ان (کافروں) سے پیٹھ نہ پھیرو۔ (لَا تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ. (اَدْبَارٌ) کا واحد: دُبُرٌ معنی پیٹھ۔

۱۶ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ:- لڑائی کے لیے پینترا بدلنے والا۔ (مُتَحَرِّفاً) باب تفعل سے اسم

آیت نمبر فاعل واحد مذکر، مصدر تَحَرُّفٌ معنی پھر جانا اور اس سے مراد دشمنوں سے لڑائی کے وقت جنگی چال کے طور پر میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنا، جس سے دشمن کو غفلت میں ڈال کر اچانک حملہ کرنے کا ارادہ ہو۔ اس ارادہ سے پیٹھ پھیرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۶ مُتَحَيِّزًا اِلٰی فِئَةٍ:۔ جماعت کی طرف پناہ لینے والا۔ (مُتَحَيِّزًا) باب تفعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَحَيُّزٌ معنی مل جانا، پناہ لینا۔ اس سے مراد میدان جنگ سے پیچھے ہٹنا تا کہ اپنی جماعت سے مل کر قوت حاصل کرے، پھر دوبارہ دشمنوں پر حملہ کرے، اس ارادہ سے پیٹھ پھیرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۷ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ:۔ تا کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایمان والوں پر احسان فرمائیں، تا کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایمان والوں پر انعام فرمائیں۔ (يُبْلِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْلَاءٌ یہاں پر فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷ بَلَاءً حَسَنًا:۔ اچھا انعام، اچھا احسان، یہ موصوف صفت دونوں مل کر مفعول مطلق واقع ہوگا۔

۱۸ مُوْهِنُ:۔ کمزور کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِيْهَانٌ.

۱۹ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا:۔ اگر تم فیصلہ چاہتے ہو۔ (تَسْتَفْتِحُوْا) یہ اصل میں تَسْتَفْتِحُوْنَ ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاحٌ. (اِنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۴ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ:۔ تم لوگ اللہ اور رسول کا حکم مان لو۔ (اِسْتَجِيْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۲۴ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ:۔ جب وہ تم کو بلائیں ایسے کام کے لیے جس میں تمہاری زندگی ہے، جب وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائیں۔ حضرت سدیؒ نے فرمایا کہ زندگی بخش چیز سے مراد ایمان ہے۔ حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد حق ہے۔ حضرت ابن اسحاقؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد جہاد ہے۔ صاحب تفسیر مظہری نے کہا کہ اس میں وہ تمام باتیں داخل ہیں جن کی دعوت جناب

آیت نمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔(تفسیر مظہری)(دَعَاكُمْ) "دَعَا" باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (يُحْيِيْكُمْ) "يُحْيِ" باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۶ مُسْتَضْعَفُوْنَ:- کمزور سمجھے جانے والے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ. اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ.

۲۶ تَخَافُوْنَ اَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ:- تم ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک لیں، تم اندیشہ کرتے تھے کہ لوگ نوچ کھسوٹ لیں۔(تَخَافُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ. (يَتَخَطَّفَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر تَخَطُّفٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۶ اٰوٰكُمْ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو ٹھکانا دیا، اللہ تعالیٰ نے تم کو رہنے کی جگہ دی۔(اٰوٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْوَاءٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۰ لِيُثْبِتُوْكَ:- تاکہ وہ لوگ (کافر لوگ) آپ کو قید کر دیں۔(يُثْبِتُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِثْبَاتٌ . لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۰ يَمْكُرُوْنَ:- وہ لوگ (کافر لوگ) تدبیر کر رہے ہیں (کر رہے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ.

۳۰ يَمْكُرُ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ تدبیر فرما رہے ہیں (فرما رہے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر مَكْرٌ. باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ اللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ:- اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہیں۔(خَيْرُ) یہ اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے، یہاں اضافت کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔(الْمَاكِرِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مَاكِرٌ

آیت نمبر اور مصدر مَکْرٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ:— پہلے لوگوں کے افسانے، پہلے لوگوں کی بے سند باتیں۔(اَسَاطِيْرُ) کا واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔اس کے معنی (بے اصل بات) کے ہیں۔(اَلْاَوَّلِيْنَ) کے معنی پہلے لوگ اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

۳۳ يَسْتَغْفِرُوْنَ:— وہ لوگ مغفرت طلب کرتے ہیں، وہ لوگ معافی مانگتے ہیں۔باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَارٌ.

۳۴ مَا كَانُوْا اَوْلِيَاءَهٗ:— وہ لوگ اس کے (مسجد حرام کے) متولی نہیں ہیں۔(اَوْلِيَاءُ) کا واحد: وَلِيٌّ معنی متولی، ذمہ دار۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۵ مُكَاءً:— سیٹی بجانا۔باب نصر سے مصدر ہے۔

۳۵ تَصْدِيَةً:— تالی بجانا۔باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۳۷ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ:— تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کردیں۔ناپاک سے مراد کافر اور پاک سے مراد مومن ہے۔(تفسیر جلالین)۔(يَمِيْزَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَيْز. (اَلْخَبِيْثُ) کے معنی ناپاک، یہ خَبَاثَةٌ سے صفت مشبہ ہے۔باب کرم سے استعمال ہوتا ہے(اَلطَّيِّبُ) کے معنی پاک، یہ طِيْبٌ سے صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ يَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا:— اللہ تعالیٰ ان سب کو ڈھیر کردیں۔(يَرْكُمَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَكْمٌ معنی ڈھیر لگانا۔

۳۸ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ:— پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔(مَضَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُضِيٌّ مُضُوٌّ. (سُنَّتٌ) طریقہ، راستہ، جمع: سُنَنٌ. (اَلْاَوَّلِيْنَ) کے معنی پہلے لوگ، اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

﴿پارہ/۹ مکمل ہوگیا﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاعْلَمُوْا پارہ (۱۰) سورۂ انفال

آیت نمبر

۴۱ اِعْلَمُوْا :- تم لوگ جان لو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِلْمٌ.

۴۱ غَنِمْتُمْ :- تم نے غنیمت حاصل کی۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غَنْمٌ و غَنَمٌ و غَنِیْمَۃٌ.

غیر مسلموں سے جنگ وقتال کے ذریعہ جو مال حاصل ہو، اس کو مال غنیمت کہتے ہیں، اور غیر مسلموں سے جو مال صلح اور رضامندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ اور خراج وغیرہ اس کو مال فیٔ کہا جاتا ہے۔

۴۱ اَلْیَتٰمٰی :- یتیم بچے۔ واحد: یَتِیْمٌ یتیم وہ نابالغ بچہ جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۴۱ اَلْمَسٰکِیْنِ :- محتاج لوگ، غریب لوگ۔ واحد: مِسْکِیْنٌ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۴۱ اِبْنِ السَّبِیْلِ :- مسافر۔ جمع: اَبْنَاءُ السَّبِیْلِ.

۴۱ یَوْمَ الْفُرْقَانِ :- فیصلہ کا دن۔ اس سے مراد غزوۂ بدر کا دن ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے حق وباطل کے درمیان فیصلہ فرمایا تھا۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَیَّامٌ. (فُرْقَانٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی فیصلہ کرنا۔

۴۱ اِلْتَقَی الْجَمْعٰنِ :- دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (اِلْتَقٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ. یہ اصل میں اِلْتِقَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (جَمْعٰنِ) جَمْعٌ کا تثنیہ ہے، اس کی جمع: جُمُوْعٌ ہے۔

۴۱ قَدِیْرٌ :- بہت قدرت رکھنے والا۔ (قُدْرَۃٌ) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ

آیت نمبر

تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۴۲ اَلْعُدْوَةِ الدُّنْيَا :- قریب والا کنارہ، اس سے مراد مدینہ منورہ سے قریب والا کنارہ ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کنارہ پر تھے جو مدینہ منورہ سے قریب تھا۔ (عُدْوَةٌ) کے معنی کنارہ، گوشہ، جانب۔ جمع: عُدًى و عِدَاءٌ. (دُنْيَا) دُنُوٌّ سے اسم تفضیل مؤنث فعلی کے وزن پر ہے۔ اس کی جمع: دُنًى ہے۔

۴۲ اَلْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى :- دوروالا کنارہ۔ اس سے مراد مدینہ منورہ سے دوروالا کنارہ ہے۔ کافر لوگ مدینہ منورہ سے دوروالے کنارہ پر تھے۔ (عُدْوَةٌ) کے معنی کنارہ، گوشہ، جانب۔ جمع: عُدًى و عِدَاءٌ. (قُصْوٰى) دوروالا، اَقْصٰى کی مؤنث ہے۔ اس کی جمع: قُصًى ہے۔

۴۲ اَلرَّكْبُ :- قافلہ، اونٹوں یا گھوڑوں کے سوار۔ بعض لوگوں نے کہا کہ لفظ "رَكْبٌ" جمع ہے۔ اس کا واحد: رَاكِبٌ ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ لفظ اسم جمع ہے۔ اس کی جمع: اَرْكُبٌ و رُكُوْبٌ ہے۔

۴۲ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ :- اگر تم ایک دوسرے سے وعدہ کرتے۔ (تَوَاعَدْتُّمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَاعُدٌ.

۴۲ كَانَ مَفْعُوْلًا :- (جو) مقرر تھا، (جو) منظور تھا۔ (مَفْعُوْلًا) فَعْلٌ سے اسم مفعول ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہوا۔ اور یہاں اس سے مراد مقرر اور منظور ہے۔

۴۲ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ: خوب سننے والا، خوب جاننے والا۔ سَمْعٌ و عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۴۳ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ آپ کو وہ (کافر) لوگ دکھلا رہے ہیں (دکھلا رہے تھے)۔ (يُرِىْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَاءَةٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔ اور (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۴۳ لَوْ اَرٰىكَهُمْ :- اگر اللہ تعالیٰ آپ کو وہ لوگ دکھا دیتے۔ (اَرٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَاءَةٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔ اور

آیت نمبر (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۴۶ فَتَفْشَلُوْا:- ورنہ تم لوگ کم ہمت ہو جاؤ گے۔ فاء برائے سبب ہے۔ اس لئے کہ یہ فعل نہی کے جواب میں ہے۔ (تَفْشَلُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَشَلٌ فاء کے بعد ان مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۴۶ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ:- تمہاری ہوا جاتی رہے گی، تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، ہوا اکھڑ نے سے مراد رعب کا ختم ہو جانا ہے۔ (تَذْهَبَ) ان مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَهَابٌ. (رِيْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع: رِيَاحٌ . اور اَرْيَاحٌ ہے۔

۴۷ بَطَرًا:- اتراتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۷ رِئَآءَ النَّاسِ:- لوگوں کو (اپنی شان وشوکت) دکھلاتے ہوئے۔ (رِئَآءٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۷ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ:- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں، (روکتے تھے) (يَصُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ . (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ.

۴۸ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ:- میں تمہارا حمایتی ہوں۔ (جَارٌ) کے معنی، پڑوسی، پناہ دینے والا، پناہ لینے والا، حمایتی، مددگار۔ جمع: جِيْرَانٌ. یہاں حمایتی اور مددگار مراد ہے۔

۴۸ تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ:- دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (تَرَاءَتْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَرَاءٍ (جو اصل میں تَرَآءُیٌ ہے) (اَلْفِئَتَانِ) کے معنی دو جماعتیں۔ یعنی مسلمانوں کی جماعت اور کافروں کی جماعت۔ (فِئَةٌ) کا تثنیہ ہے، اس کی جمع: فِئَاتٌ ہے۔

۴۸ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ:- (وہ شیطان) اپنی ایڑیوں پر لوٹا۔ وہ (شیطان) الٹے پاؤں بھاگا۔

آیت نمبر (نَكَصَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكْصٌ اور نُكُوْصٌ. (عَقِبَيْهِ) اصل میں عَقِبَيْنِ ہے۔نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔اس کا واحد: عَقِبٌ اور جمع: اَعْقَابٌ ہے۔"عَقِبٌ" کے معنی ایڑی۔

۴۹ غَرَّهٰٓؤُلَآءِ:— ان (مسلمانوں) کو دھوکا دیا۔(غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُــرُوْرٌ. (هٰـؤُلَآءِ) اسم اشارہ جمع قریب کے لیے ہے، اس کا مشار الیہ (اَلْمُسْلِمِيْنَ) محذوف ہے۔

۴۹ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ:— بہت زبردست، بہت حکمت والا۔عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۰ يَتَوَفّٰی:— وہ جان نکالتا ہے۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّیْ.

۵۰ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ:— تم لوگ آگ کا عذاب چکھو۔(ذُوْقُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ. (حَرِيْقٌ) کے معنی آگ کا شعلہ، آگ کی بھڑک۔

۵۱ ظَلَّامٍ :— بہت ظلم کرنے والا۔ظُـلْـمٌ سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔یہاں پر لفظ ظَلَّامٌ اسم فاعل ظَالِمٌ کے معنی میں ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ دَأْبِ:— حالت، عادت، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۵۲ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ:— بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔سَـمْـعٌ و عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔سَـمْـعٌ اور عِـلْـمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۵ شَرَّ الدَّوَآبِّ:— سب جان داروں سے بدتر، بدترین خلائق۔(شَرٌّ) اسم تفضیل ہے جو اَشَرُّ کا مخفف ہے۔(الدَّوَابُّ) کے معنی چوپائے۔اس کا واحد: دَابَّةٌ ہے۔یہ آیت کریمہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۵۶ عٰهَـدْتَّ:— آپ نے معاہدہ کیا۔باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

آیت نمبر

حاضر، مصدر مُعَاهَدَةٌ.

۵۷ اِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ:- اگر آپ ان کو پائیں، یعنی اگر آپ ان پر قابو پائیں۔ (اِمَّا) یہ اصل میں اِن شرطیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے، نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا۔ (تَثْقَفَنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ثَقَفٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۷ شَرِّدْ بِهِمْ:- آپ ان کے ذریعہ منتشر کر دیجئے، یعنی آپ ان کو سخت سزا دیجئے، جس کو دیکھ کر دوسرے دشمن عبرت حاصل کریں، اور مقابلہ کرنے سے باز آجائیں۔ (شَرِّدْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَشْرِیْدٌ معنی بھگانا، منتشر کرنا۔

۵۷ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ:- تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں، تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ (یَذَّکَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ. (یَذَّکَّرُوْنَ) اصل میں (یَتَذَکَّرُوْنَ) ہے تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا یَذَّکَّرُوْنَ ہو گیا۔ اِذَّکُّرٌ اصل میں تَذَکُّرٌ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا اِذَّکُّرٌ ہو گیا۔

۵۸ فَانْبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ:- تو آپ (ان کا عہد) ان کی طرف پھینک دیجئے برابر ہونے کی حالت میں، تو آپ (ان کا عہد) ان کو واپس کر دیجئے ایسی حالت میں کہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں۔ یعنی آپ معاہدہ کے ختم ہونے کی ان کو اطلاع کر دیجئے، کہ آپ اور وہ اس اطلاع میں برابر ہو جائیں۔ فاء جزائیہ ہے۔ (اِنْبِذْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَبْذٌ. (عَلٰی سَوَاءٍ) ترکیب میں حال ہے، مُسْتَوِیًا کے معنی میں ہے۔

۵۸ اَلْخَآئِنِیْنَ:- خیانت کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: خَائِنٌ اور مصدر خِیَانَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ اَعِدُّوْا:- تم لوگ تیاری کرو، تم لوگ تیاری رکھو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر

حاضر، مصدر اِعْدَادٌ.

۶۰ قُوَّةٍ:— طاقت۔ اس کی جمع: قُوىً ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قوت'' تیر اندازی ہے، ''قوت'' تیر اندازی ہے، ''قوت'' تیر اندازی ہے۔ (مسلم شریف بحوالہ تفسیر مظہری)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں، تیر، تلوار، نیزے سے لڑائی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر اندازی ایک زبردست جنگی ہتھیار تھا، اس لیے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازی کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے، قرآن کریم میں لفظ ''قوت'' عام ہے جو ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں کو شامل ہے۔

۶۰ رِبَاطِ الْخَيْلِ:— پلے ہوئے گھوڑے۔ (رِبَاطٌ) باب مفاعلة سے مصدر ہے، اس کے معنی باندھنا، دیکھ بھال کرنا، یہاں اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ یا (رِبَاطٌ) رَبِيطٌ کی جمع ہے اس کے معنی پلا ہوا گھوڑا۔ (تفسیر مظہری)۔

۶۰ تُرْهِبُوْنَ:— تم لوگ ڈراتے ہو، تم لوگ رعب جماتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْهَابٌ.

۶۰ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ:— تم کو (اس کا ثواب) پورا پورا دیا جائے گا۔ (يُوَفَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ. یہ اصل میں يُوَفّٰى ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں الف (جو اصل میں یاء ہے) گر گیا ہے۔

۶۱ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ:— اگر وہ (کفار) صلح کی طرف جھکیں۔ (جَنَحُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جُنُوْحٌ. (سَلْمٌ) کے معنی سلامتی مراد ''صلح'' ہے۔

۶۱ اِجْنَحْ لَهَا:— آپ اس (صلح) کی طرف جھک جائیے۔ (اِجْنَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جُنُوْحٌ. (لَهَا) اس میں ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع سَلْمٌ ہے، یہ لفظ کے اعتبار سے مذکر ہے، اس کی نقیض لفظ حرب پر اس کو محمول کر کے مؤنث کی ضمیر لائی گئی ہے (تفسیر مظہری)۔

آیت نمبر

۶۲ اَیَّدَكَ:- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو قوت عطا فرمائی۔ (اَیَّدَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَائِیْدٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۳ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ:- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادی۔ (اَلَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَالِیْفٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۶۳ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ:- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِکْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِکْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۵ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ:- آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔ (حَرِّضْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْضٌ.

۶۶ لَا یَفْقَهُوْنَ:- وہ (کافر) لوگ سمجھتے نہیں، وہ (کافر) لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِقْهٌ.

۶۶ خَفَّفَ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے ہلکا فرمادیا، اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرمادی۔ (خَفَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِیْفٌ.

۶۶ ضَعْفاً:- کمزوری، ہمت کی کمی۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی کمزور ہونا۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۷ اَسْرٰی:- قیدی، قید کیے ہوئے لوگ۔ واحد: اَسِیْرٌ.

۶۷ حَتّٰی یُثْخِنَ:- یہاں تک کہ وہ (نبی علیہ السلام) اچھی طرح (کافروں کی) خوں ریزی کریں۔ (یُثْخِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْخَانٌ.

۶۷ عَرَضَ الدُّنْیَا:- دنیا کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَعْرَاضٌ.

۶۸ لَوْلَا کِتٰبٌ:- اگر لکھی ہوئی بات نہ ہوتی۔ (کِتٰبٌ) باب نصر سے مصدر ہے، اسم مفعول مَکْتُوْبٌ کے معنی میں ہے۔

آیت نمبر

۶۸ لَمَسَّکُمْ :— یقیناً تم کو پہنچتا۔ شروع میں لام مفتوح برائے تاکید ہے۔
(مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِیْسٌ .

۶۹ حَلٰلاً طَیِّباً :— حلال پاک سمجھتے ہوئے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
(حَلٰلاً) باب ضرب سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ (طَیِّبٌ) طِیْبٌ سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ :— بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال

۷۱ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
اَمْکَنَ مِنْهُمْ :— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو گرفتار کرادیا۔ (اَمْکَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْکَانٌ .

۷۲ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ :— سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔ عِلْمٌ اور حِکْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع اور حِکْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۷۴ هَاجَرُوْا :— ان لوگوں نے ہجرت کی۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ. اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ دینے کا نام ہجرت ہے۔
اٰوَوْا :— ان لوگوں نے ٹھہرایا، ان لوگوں نے رہنے کی جگہ دی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْوَاء .

۷۵ رِزْقٌ کَرِیْمٌ :— عزت کی روزی، معزز روزی، اس سے مراد جنت میں ملنے والی روزی ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (رِزْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے یہ اسم مفعول مَرْزُوْقٌ کے معنی میں ہے۔ (کَرِیْمٌ) باب کرم سے صفت مشبہ ہے۔
اُولُوا الْاَرْحَامِ :— رشتہ دار، یہاں اولوا الارحام سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض

آیت نمبر اور عصبات کے علاوہ ہیں، جن رشتہ داروں کے حصے قرآن کریم میں متعین کردیئے گئے ہیں ان کو علم میراث کی اصطلاح میں ذوی الفروض کہا جاتا ہے، ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد جو مال باقی رہ جائے وہ میت کے عصبات کو درجہ بدرجہ دیا جاتا ہے (عصبات ایسے مرد ہیں جو میت کے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں اور درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہ آئے) اگر ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہوتو دوسرے رشتہ داروں کو وراثت کا مال دیا جاتا ہے، جن کو اصطلاح شرع میں ذوی الارحام کہتے ہیں جیسے ماموں اور خالہ وغیرہ۔ (تلخیص از معارف القرآن)۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس، ذُوْ کی جمع ہے۔ ذُوْ کے معنی والا۔ (اَلْاَرْحَامِ) کا واحد: رَحْمٌ، رِحْمٌ، رَحِمٌ اس کے معنی رشتہ داری کے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ توبہ

سورۂ توبہ مدنی سورت ہے، یہ قرآن کریم کی نویں سورت ہے۔ اس کے متعدد نام ہیں، اس کو سورۂ برائت اور سورۂ عذاب بھی کہتے ہیں۔ اس سورت کو سورۂ توبہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے، اور اس کو سورۂ برائت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار و مشرکین سے بری ہونے کا ذکر ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

اور اس کو سورۂ عذاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں کفار و مشرکین کے لیے سخت عذاب کا تذکرہ ہے۔ قرآن کریم کی تمام سورتوں میں "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے لیکن اس سورت کے شروع میں "بسم اللہ" نہیں لکھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر تشریف لاتے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ بھی بتادیا کرتے تھے کہ یہ آیت فلاں سورت میں فلاں آیت کے بعد رکھی جائے، اسی کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاتبین وحی کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔ اور جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری سورت شروع ہوتی تو شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوتی تھی، لیکن سورۂ توبہ کے شروع میں نہ بسم اللہ نازل ہوئی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم فرمایا۔ اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی ہے (تلخیص از معارف القرآن)

آیت نمبر(۱) بَرَآءَةٌ:— دست برداری، بےزاری۔ باب سمع سے مصدر ہے، اس سے مراد کافروں کے معاہدہ سے دست بردار ہونا اور اس کو ختم کر دینا ہے۔ لفظ (بَرَآءَةٌ) ترکیب میں (هٰذِهٖ) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

۲ سِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ:— تم لوگ زمین میں چلو پھرو۔ (سِيْحُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَيْحٌ اور سِيَاحَةٌ ہے۔

۲ مُخْزِي:— رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِخْزَاءٌ۔ یہ اصل میں اِخْزَايٌ۔ ہے اس میں یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

آیت نمبر

۳　اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ:— اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان۔ (اَذَانٌ) بابِ تفعیل سے مصدر ہے، معنی اعلان کرنا، آگاہ کرنا، خبر دینا۔ یہ ترکیب میں (هٰذا) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

۳　يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ:— بڑے حج کا دن۔ یہاں حج اکبر سے مراد حج ہے، چوں کہ عمرہ کو حج اصغر یعنی چھوٹا حج بھی کہا جاتا ہے۔ اس بناء پر عمرہ سے ممتاز کرنے کے لیے حج کی صفت اکبر لائی گئی ہے۔ جیسا کہ امام زہریؒ امام شعبیؒ اور حضرت عطاءؒ کی رائے ہے۔

(يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ) سے کیا مراد ہے، اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنھم نے فرمایا کہ اس سے مراد عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہے۔ اور حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنھم نے فرمایا کہ اس سے مراد یوم نحر یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے۔ اور دونوں حضرات کا مستدل حدیث شریف ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳　بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا:— آپ کافروں کو خوش خبری دے دیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ.

اس آیت کریمہ میں کافروں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے، اور تَبْشِيْر کا لفظ تہکم کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ استعمال کر کے اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے اس لیے یہاں تَبْشِيْرٌ کا لفظ استعمال کر کے اِنْذَار کو مراد لیا گیا ہے یعنی آپ کافروں کو دردناک عذاب سے ڈرائیے۔

۴　لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ:— ان لوگوں نے تمھارے مقابلہ میں (کسی دشمن کی) مدد نہیں کی۔ (لَمْ يُظَاهِرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَةٌ .

۵　اِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ:— جب حرمت والے مہینے گزر جائیں۔ (اِنْسَلَخَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسِلَاخٌ . (اَشْهُرٌ) کا

آیت نمبر واحد: شَهْرٌ ہے معنی مہینہ۔ (حُرُمٌ) کا واحد: حَرَامٌ ہے، معنی حرمت والا۔ حرمت والے مہینے چار ہیں۔ (۱) ذی القعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک بعد میں اس کی حرمت منسوخ ہوگئی ہے۔ مشرکین مکہ جنھوں نے معاہدہ توڑ دیا تھا ان کو صرف اشہر حرم یعنی محرم ۱۰ھ کے ختم تک مہلت دی گئی تھی۔

۵ اُحْصُرُوْهُمْ:- ان کو قید کرو۔ (اُحْصُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَصْرٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵ مَرْصَدٍ: -گھات کی جگہ، راستہ۔ رَصْدٌ سے اسم ظرف واحد ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَرَاصِدُ ہے۔

۵ خَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ:- تم ان کا راستہ چھوڑ دو۔ یعنی ان کو قتل اور قید مت کرو۔ (خَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَخْلِيَةٌ. (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ.

۶ اِسْتَجَارَكَ:- (اگر کوئی مشرک) آپ سے پناہ مانگے۔ (اِسْتَجَارَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَارَةٌ. اس کا مادہ جَوْرٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ اَجِرْهُ:- آپ اس کو پناہ دیجئے۔ (اَجِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِجَارَةٌ. اس کا مادہ جَوْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ:- آپ اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دیجئے۔ (اَبْلِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْلَاغٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (مَاْمَنٌ) اَمْنٌ سے اسم ظرف واحد ہے اس کے معنی امن کی جگہ۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ مَا اسْتَقَامُوْا:- جب تک وہ لوگ درست رہیں، جب تک وہ لوگ سیدھے رہیں۔ یعنی جب تک وہ عہد پر قائم رہیں۔ (مَا) برائے شرط ہے۔ (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَۃٌ.

۷ اِسْتَقِیْمُوْا:— تم لوگ درست رہو، تم سیدھے رہو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقَامَۃٌ.

۸ اِنْ یَّظْھَرُوْا عَلَیْکُمْ:- اگر وہ لوگ تمھارے اوپر غلبہ پا جائیں، اگر وہ لوگ تمھارے اوپر قابو پا جائیں۔ (یَظْھَرُوْا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُھُوْرٌ۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۸ لَایَرْقُبُوْا فِیْکُمْ اِلًّا وَّ لَاذِمَّۃً:— وہ لوگ تمھارے بارے میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کریں اور نہ عہد کا۔ (لَایَرْقُبُوْا) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُقُوْبٌ۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (اِلًّا) رشتہ داری، قرابت داری۔ (ذِمَّۃً) عہد، قول و قرار، جمع: ذِمَم.

۸ یُرْضُوْنَکُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ:— وہ لوگ (مشرکین) اپنے منھ (کی باتوں) سے تم کو خوش کر دیتے ہیں۔ (یُرْضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْضَآءٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (اَفْوَاہٌ) کا واحد: فَمٌ معنی منھ۔

۸ تَاْبٰی قُلُوْبُھُمْ:— ان (مشرکوں) کے دل انکار کرتے ہیں۔ (تَاْبٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبَاءٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰ اَلْمُعْتَدُوْنَ:— تجاوز کرنے والے، زیادتی کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: اَلْمُعْتَدِیْ اور مصدر اِعْتِدَاءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱ نَکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ:— (اگر) وہ لوگ اپنی قسموں (عہدوں) کو توڑ دیں۔ (نَکَثُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَکْثٌ. (اَیْمَانٌ) کا واحد: یَمِیْنٌ معنی قسم۔

۱۲ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ:— (اگر) وہ لوگ تمھارے دین میں عیب لگائیں، (اگر) وہ لوگ تمھارے دین پر اعتراض کریں۔ (طَعَنُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر طَعْنٌ. (دِیْنٌ) کے معنی مذہب، ملت۔ جمع: اَدْیَانٌ .

۱۲ اَئِمَّةَ الْكُفْرِ :- کفر کے سردار، کفر کے پیشوا۔ (اَئِمَّةٌ) کا واحد: اِمَامٌ معنی سردار، پیشوا۔

۱۳ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ :- ان لوگوں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (مکہ مکرمہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا۔ (هَمُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَمٌّ .

۱۴ يُخْزِهِمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کرے گا۔ (يُخْزِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ . یہ اصل میں اِخْزَائٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دلوں کے غصہ کو دور کردے گا۔ (يُذْهِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ . (غَيْظٌ) کے معنی غصہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی غصہ دلانا۔

۱۵ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ :- بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۶ وَلِيْجَةً :- بھیدی، رازدار، دلی دوست۔ جمع: وَلَائِجُ .

۱۸ يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ :- وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرتا ہے۔ (يَعْمُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَمْرٌ و عِمَارَةٌ. (مَسَاجِدُ) کا واحد: مَسْجِدٌ اس کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ، عبادت کرنے کی جگہ، ایسی جگہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خاص کردی جائے۔

۱۸ اَقَامَ الصَّلٰوةَ :- (جو شخص) نماز کی پابندی کرے۔ (اَقَامَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ . (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوَاتٌ . (نماز) اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ باوضو ہونے کی حالت میں قبلہ رخ

آیت نمبر ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

۱۸ اٰتَى الزَّكٰوةَ :- (جو شخص) زکوۃ دے۔ (اٰتٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (الزَّكٰوةُ) عاقل اور بالغ صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے غریب مسلمانوں پر خرچ کرنا فرض ہے، اصطلاح شرع میں اسی کو زکوۃ کہتے ہیں۔

۱۹ سِقَايَةَ الْحَآجِّ :- حاجیوں کو پانی پلانا۔ (سِقَايَةٌ) کے معنی پانی پلانے کی جگہ، پانی پلانے کا برتن، یہاں مصدر کے معنی میں ہے۔ (الْحَاجُّ) حاجی، حَجٌّ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ :- مسجد حرام کو آباد کرنا۔ (عِمَارَةٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ) بیت اللہ شریف۔

۲۱ نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ :- دائمی نعمت۔ (نَعِيْمٌ) کے معنی نعمت۔ (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۲۳ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ :- اگر وہ لوگ کفر کو پسند کریں۔ (اِسْتَحَبُّوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْبَابٌ۔

۲۳ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ :- جو شخص ان سے دوستی کرے گا۔ (يَتَوَلَّ) باب تَفَعُّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔ "يَتَوَلَّ" اصل میں يَتَوَلّٰى ہے۔ (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف گر گیا جو اصل میں یاء ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۴ عَشِيْرَتُكُمْ :- تمہارا خاندان، تمہارا کنبہ۔ (عَشِيْرَةٌ) کے معنی خاندان، قبیلہ۔ جمع: عَشَائِرُ۔

آیت نمبر

۲۴ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا :— وہ مال جو تم نے کمائے۔ (اَمْوَالٌ) کا واحد: مَالٌ معنی مال ودولت۔ (اِقْتَرَفْتُمُوْهَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْتِرَافٌ اس میں میم جمع کے بعد واو صلہ ہے، جو ضمیر وغیرہ سے ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۴ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا :— وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو، وہ تجارت جس کے رائج نہ ہونے کا تم اندیشہ کرتے ہو۔ (تِجَارَةٌ) موصوف اور (تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا) پورا جملہ صفت ہے۔ (تَخْشَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ . (كَسَادَهَا) كَسَادٌ باب نصر سے مصدر ہے، اس کے معنی بند ہو جانا، ٹھپ ہو جانا۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع تِجَارَةٌ ہے۔

۲۴ تَرَبَّصُوْا :— تم لوگ انتظار کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ .

۲۵ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ :— بہت مقامات، ترکیب میں موصوف اور صفت ہے۔ (مَوَاطِنُ) اسم ظرف جمع مکسر ہے، جمع منتهی الجموع ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس لئے حالت جر میں اس پر فتح ہے۔ اس کا واحد: مَوْطِنٌ ہے۔

۲۵ يَوْمَ حُنَيْنٍ :— حنین کے دن، حنین ایک مقام کا نام ہے، جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ہے۔ شوال ۸ھ میں یہاں قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے مسلمانوں کی سخت جنگ ہوئی تھی، اسی میں اپنی تعداد کی زیادتی پر غرور کی وجہ سے شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے خصوصی نصرت فرمائی تو مسلمانوں کو پورے طور پر فتح حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں غزوۂ حنین کے موقع پر اپنی نصرت کا ذکر فرمایا ہے۔

۲۵ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ :— تمھاری کثرت نے تمھیں خوش کر دیا، تمھاری کثرت نے تمھیں غرور میں ڈال دیا۔ (اَعْجَبَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵ لَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ :— اس (کثرت) نے تم کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ (لَمْ تُغْنِ) باب افعال

آیت نمبر سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ . یہ اصل میں اِغْنَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۵ بِمَا رَحُبَتْ :- کشادہ ہونے کے باوجود۔ (رَحُبَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رُحْبٌ اور رَحَابَةٌ. رَحُبَتْ فعل ماضی مامصدریہ کی وجہ سے، مصدر کے معنی میں ہو گیا ہے۔

۲۵ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ :- تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (وَلَّيْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ معنی پیٹھ پھیرنا۔ (مُدْبِرِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے ۔ حال مؤکدہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُدْبِرٌ اور مصدر اِدْبَارٌ ہے۔

۲۶ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ :- اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی نازل فرمائی۔ (اَنْزَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْزَالٌ . (سَكِيْنَةٌ) کے معنی تسلی، تسکین، اطمینان، سکون۔

۲۷ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا :- ایسے لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ یہاں لشکر سے مراد فرشتے ہیں، جن کے ذریعہ غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی تھی۔ (جُنُوْدٌ) کا واحد: جُنْدٌ معنی لشکر۔ (لَمْ تَرَوْهَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۷ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :- بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے اور رَحْمَة باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۸ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ :- بے شک مشرک لوگ ناپاک ہیں۔ یہاں باطنی ناپاکی مراد ہے۔ تفسیر بیضاوی میں ہے لِخُبْثِ بَاطِنِهِمْ (مشرکوں کی نجاست) ان کے باطن کے ناپاک ہونے کی وجہ سے ہے، یعنی مشرک لوگ اپنے برے عقائد کی وجہ سے ناپاک ہیں ۔

آیت نمبر (الْمُشْرِكُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد:مُشْرِكٌ . اور مصدر اِشْرَاكٌ ہے۔(مشرک) وہ شخص ہے جو عبادت کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھہرائے۔(نَجَسٌ) یہ صفت مشبہ ہے، واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔نَجَسٌ کی جمع:اَنْجَاسٌ آتی ہے۔

۲۸ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً :– اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو۔(خِفْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ .(عَيْلَةٌ) کے معنی مفلسی محتاجی۔یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی محتاج ہونا۔

۲۹ الْجِزْيَةَ:– جزیہ، وہ ٹیکس جو غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض میں لیا جائے، جزیہ کی مقدار کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو قول منقول ہیں۔

(۱) مسلمانوں اور کافروں کے درمیان آپس کی رضامندی سے مال کی جو مقدار طے ہو جائے وہی جزیہ کے طور پر وصول کی جائے گی۔

(۲) جزیہ کی مقدار مالدار لوگوں پر اڑتالیس (۴۸) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ چار درہم لیے جائیں گے۔ متوسط لوگوں پر چوبیس (۲۴) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ دو درہم لیے جائیں گے۔اور کمانے والے غریب لوگوں پر بارہ (۱۲) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ ایک درہم لیا جائے گا۔(تفسیر مظہری)(جِزْيَةٌ) کی جمع:جِزًى اور جِزَىً ہے۔

۲۹ هُمْ صَاغِرُوْنَ :– ذلیل ہونے کی حالت میں۔وہ لوگ ذلیل ہیں۔پورا جملہ حال واقع ہے۔(صَاغِرُوْنَ) باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد:صَاغِرٌ اور مصدر صَغْرٌ، صَغَارٌ اور صَغَارَةٌ ہے۔

۳۰ يُضَاهِئُوْنَ:– وہ لوگ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُضَاهَئَةٌ .

۳۰ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ:– وہ لوگ کہاں پھرے جاتے ہیں۔(اَنّٰى) برائے استفہام ہے۔(يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ .

آیت نمبر
۳۲ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ :- وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام) کو بجھادیں۔ یعنی وہ لوگ چاہتے ہیں کہ دین اسلام کو مٹادیں۔ (اَنْ یُّطْفِئُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْفَاءٌ ان ناصبہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا۔

۳۴ کَثِیْراً مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ :- بہت سے علماء اور مشائخ۔ (الْاَحْبَارُ) کے معنی علماء، یہاں پر مراد یہودی علماء ہیں۔ اس کا واحد: حَبْرٌ اور حِبْرٌ ہے۔ (الرُّهْبَانُ) کے معنی عبادت گذار، درویش لوگ۔ یہاں پر مراد نصرانی مشائخ ہیں۔ اس کا واحد: رَاهِبٌ۔

۳۴ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ :- وہ لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ (یَکْنِزُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَنْزٌ۔ (ذَهَبٌ) کے معنی سونا۔ جمع: اَذْهَابٌ اور ذُهُوْبٌ ہے۔ (فِضَّةٌ) چاندی۔ جمع: فِضَضٌ اور فِضَاضٌ ہے۔

۳۴ بَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ :- آپ ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری دے دیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ۔ (اَلِیْمٌ) اَلَمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں تَبْشِیْرٌ کا لفظ تہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے خلاف معنی کو مراد لیا جائے، یہاں پر تَبْشِیْرٌ کا لفظ بول کر اِنْذَارٌ کو مراد لیا گیا ہے، یعنی آپ ان کو دردناک عذاب سے ڈرائیے۔

۳۵ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا :- جس دن اس کو تپایا جائے گا، جس دن اس کو گرم کیا جائے گا۔ (یَوْمَ) کے معنی دن یہاں مراد قیامت کا دن ہے۔ اس کی جمع: اَیَّامٌ۔ (یُحْمٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْمَاءٌ۔ (عَلَیْهَا) جار اور مجرور مل کر فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے۔

۳۵ تُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ :- اس کے ذریعہ ان کی پیشانیوں اور ان

آیت نمبر کے پہلوؤں اوران کی پیٹھوں کوداغ دیاجائے گا۔(تُکْوٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر کَیٌّ ۔ (جِبَاہٌ) کاواحد: جَبْهَةٌ. معنی پیشانی۔ (جُنُوْبٌ) کاواحد: جَنْبٌ معنی پہلو۔(ظُهُوْرٌ) کاواحد: ظَهْرٌ. معنی پیٹھ۔

۳۶ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ :—ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے (مہینے) ہیں۔ (۱) ذی القعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا، جمہور علماء کے نزدیک بعد میں یہ حرمت منسوخ ہوگئی۔ (حُرُمٌ) کاواحد: حَرَامٌ معنی حرمت والا۔

۳۶ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ :— سیدھا دین، صحیح دین۔(دِیْنٌ) کے معنی مذہب، ملت۔ جمع: اَدْیَانٌ. (اَلْقَیِّمُ) سیدھا، صحیح۔(قِیَامٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۳۷ النَّسِیٓءُ :— مؤخر کرنا۔ یعنی ایک مہینہ کی حرمت کودوسرے مہینہ کی طرف مؤخر کردینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ محرم میں قتل وقتال کرنا چاہتے تو محرم کی حرمت کو صفر کی طرف مؤخر کردیا کرتے تھے اور وہ لوگ یہ اعلان کردیتے تھے کہ اس سال محرم کا مہینہ حرام نہیں بلکہ صفر کا مہینہ حرام رہے گا۔(تفسیر جلالین)۔

۳۷ یُحِلُّوْنَهٗ عَاماً :—وہ لوگ (اس) حرمت والے مہینہ کوکسی سال حلال کرلیتے ہیں (حلال کرلیتے تھے)۔(یُحِلُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(عَامٌ) کے معنی سال۔ جمع: اَعْوَامٌ.

۳۷ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَاماً :—وہ لوگ اس (حرمت والے مہینہ) کوکسی سال حرام کرلیتے ہیں۔ (حرام کرلیتے تھے)۔(یُحَرِّمُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْرِیْمٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(عَامٌ) کے معنی سال۔ جمع: اَعْوَامٌ.

۳۷ لِیُوَاطِئُوْا :— تاکہ وہ لوگ موافقت کرلیں، تاکہ وہ لوگ پورا کرلیں۔ شروع میں لام مکسور لام تعلیل ہے۔(یُوَاطِئُوْا) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُوَاطَاةٌ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گرگیا ہے۔

آیت نمبر

۳۸ اِنْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ :- تم لوگ اللہ کی راہ میں نکلو۔ (اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ ۔

۳۸ اِثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ :- تم زمین کی طرف بوجھل ہوجاتے ہو، تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ یہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (اِثَّاقَلْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِثَّاقُلٌ . "اِثَّاقَلْتُمْ" اصل میں تَثَاقَلْتُمْ ہے۔ تاء کو ثاء سے بدل کر ثاء کا ثاء میں ادغام کردیا گیا اور اس کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھادیا گیا۔ اِثَّاقَلْتُمْ ہوگیا۔ "اِثَّاقُلٌ" مصدر میں بھی یہی تبدیلی ہوئی ہے۔

۳۹ اِلَّا تَنْفِرُوْا :- اگر تم نہیں نکلوگے۔ یہ اصل میں "اِنْ لَا تَنْفِرُوْا" اِن شرطیہ کے ساتھ ہے۔ (لَاتَنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۴۰ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ :- اگر تم ان کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) مدد نہیں کروگے۔ یہ اصل میں "اِنْ لَا تَنْصُرُوْهُ" ان شرطیہ کے ساتھ ہے۔ (لَاتَنْصُرُوْهُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَصْرٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا۔

۴۰ ثَانِیَ اثْنَیْنِ :- دو میں کا دوسرا۔ یہاں پر دو حضرات سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تفسیر مظہری) (ثَانِیَ اثْنَیْنِ) یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (نَصَرَهُ) کی ضمیر منصوب سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۴۰ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ :- جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ یہاں پر غار سے مراد غار ثور ہے۔ جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین روز قیام فرمایا تھا۔ (اَلْغَارُ) کے معنی غار، گڑھا۔ جمع: اَغْوَارٌ اور غِیْرَانٌ ہے۔

۴۰ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ :- جس وقت وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے۔ (اِذْ) ظرفیہ ہے۔ (یَقُوْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ. (صَاحِبٌ) کے معنی ساتھی۔ جمع: اَصْحَابٌ اور صَحَابَۃٌ.

حسن بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ وہ نص قرآن کا منکر ہے، اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کا انکار کرنے والا بدعتی ہے (تفسیر مظہری)۔

۴۰ جُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا :— ایسے لشکر جن کو تم نے دیکھا نہیں، یہاں لشکر سے فرشتے مراد ہیں۔ (جُنُوْدٌ) کے معنی لشکر۔ واحد: جُنْدٌ. (لَمْ تَرَوْهَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَۃٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۰ السُّفْلٰى :— بہت پست، بہت نیچی۔ سُفُوْلٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۰ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا :— اللہ ہی کا بول بالا رہا۔ (كَلِمَةٌ) کے معنی بات۔ جمع كَلِمَاتٌ (عُلْيَا) کے معنی بہت بلند، بہت اونچی۔ عُلُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۰ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ :— بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں

۴۱ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا :— تم لوگ ہلکے اور بوجھل ہونے کی حالت میں نکلو۔ یعنی تمہارے پاس تھوڑا سامان ہو یا زیادہ سامان ہو۔ ہر حالت میں جہاد کے لیے نکلو۔

(اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ. (خِفَافًا) کا واحد: خَفِيْفٌ معنی ہلکا۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (ثِقَالًا) کا واحد: ثَقِيْلٌ معنی بوجھل۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۲ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا :— اگر سامان قریب ہوتا۔ یعنی مال غنیمت آسانی سے ملنے والا ہوتا۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَعْرَاضٌ.

۴۲ سَفَرًا قَاصِدًا :— (اگر) درمیانی سفر (ہوتا)، (اگر) معمولی سفر (ہوتا)۔ (سَفَرٌ) کی جمع:

آیت نمبر اَسْفَارٌ . (قَاصِدٌ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَصْدٌ ہے۔ یعنی میانہ روی اختیار کرنا۔

۴۲ الشُّقَّةُ: — مسافت، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے۔ جمع: شُقَقٌ .

۴۵ اِرْتَـابَتْ قُلُوْبُهُمْ : — ان کے دل شک میں پڑ گئے۔ (اِرْتَـابَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِرْتِيَابٌ . (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۴۵ يَتَرَدَّدُوْنَ : — وہ لوگ بھٹک رہے ہیں، وہ لوگ حیران ہو رہے ہیں۔
باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَدُّدٌ .

۴۶ اَعَدُّوْا لَهُ عُدَّةً: — وہ لوگ اس کے لیے سامان تیار کرتے، یہ جملہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (اَعَدُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ .
(عُدَّةٌ) کے معنی سامان۔ جمع: عُدَدٌ .

۴۶ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَـهُمْ — اللہ تعالیٰ نے ان کے (جہاد کے لیے) نکلنے کو ناپسند فرمایا۔ (كَرِهَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَرْهٌ و كُرْهٌ و كَرَاهَةٌ .
(اِنْبِعَاثٌ) باب انفعال سے مصدر ہے، معنی جانا، نکلنا۔

۴۶ ثَبَّطَهُمْ: — اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو روک دیا۔ (ثَبَّطَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَثْبِيْطٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۷ مَـازَادُوْكُـمْ اِلَّا خَبَـالًا : — وہ لوگ تم کو نہ بڑھاتے مگر فساد کے اعتبار سے۔ یعنی وہ لوگ صرف تمھاری پریشانی کو بڑھاتے۔ یہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔
(مَازَادُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زِيَادَةٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (خَبَالٌ) کے معنی خرابی، نقصان، فساد۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۴۷ اَوْضَـعُوْا خِلَالَـكُمْ : — وہ لوگ تمھارے درمیان گھوڑے دوڑاتے، وہ لوگ تمھارے درمیان دوڑے دوڑے پھرتے۔ یہ ترکیب میں جواب شرط ہے۔ (اَوْضَعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْضَاعٌ . (خِلَالٌ) کے معنی درمیان۔

آیت نمبر

۴۷ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ :- وہ لوگ تمھارے واسطے فتنہ پردازی کرتے ہیں، تمھارے ساتھ فتنہ پردازی کرتے ہوئے۔ ترکیب میں یہ جملہ حال واقع ہے۔ (يَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغْيَةٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (اَلْفِتْنَةُ) فساد، خرابی، جمع: فِتَنٌ .

۴۷ سَمّٰعُوْنَ :- بہت سننے والے، جاسوس۔ اس کا واحد: سَمَّاعٌ ہے۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۴۸ اِبْتَغَوُا الْفِتْنَةَ:- ان لوگوں نے فتنہ پردازی کی۔ (اِبْتَغَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ . (فِتْنَةٌ) کے معنی فساد، خرابی۔ جمع: فِتَنٌ .

۴۸ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ :- آپ (کو نقصان پہنچانے) کے لیے کارروائیوں کی الٹ پھیر کرتے رہے۔ (قَلَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْلِيْبٌ . (اُمُوْرٌ) کا واحد: اَمْرٌ معنی حکم، کام۔

۴۹ اِئْذَنْ لِّيْ :- آپ مجھے اجازت دیجیے، آپ مجھے رخصت دیجیے۔ (اِئْذَنْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِذْنٌ .

۴۹ لَاتَفْتِنِّيْ:- آپ مجھے فتنہ میں نہ ڈالیے، آپ مجھے خرابی میں نہ ڈالیے۔ (لَاتَفْتِنْ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتْنٌ و فُتُوْنٌ . (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۰ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ :- اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے۔ (تُصِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَةٌ. (تُصِبْ) اصل میں (تُصِيْبُ) ہے، ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں باء ساکن ہوگئی اور یاء پہلے سے ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، تُصِبْ ہوگیا۔ (حَسَنَةٌ) بھلائی۔ جمع: حَسَنَاتٌ .

۵۰ تَسُؤْهُمْ :- وہ ان کو بری لگتی ہے، وہ ان کو غمگین کرتی ہے۔ (تَسُؤْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوْءٌ و سَوْءَةٌ و مَسَاءَةٌ . (هُمْ) ضمیر

آیت نمبر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ يَتَوَلَّوْا :- وہ لوگ پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلٍّ. جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۵۱ هُوَ مَوْلٰنَا :- وہ ہمارا کارساز ہے۔ (مَوْلٰنَا) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (مَوْلٰى) کے معنیٰ کارساز، مالک۔ جمع: مَوَالِي .

۵۲ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ :- تم لوگ نہیں انتظار کرتے ہو۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (تَرَبَّصُوْنَ) اصل میں تَتَرَبَّصُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کردیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ .

۵۲ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ :- دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی۔ (اِحْدَىٰ) اَحَدٌ کی مؤنث ہے۔ اس کے معنیٰ ایک۔ (الْحُسْنَيَيْنِ) "حُسْنٰى" کا تثنیہ ہے اور "حُسْنٰى" "اَحْسَنُ" اسم تفضیل کی مؤنث ہے۔

۵۲ تَرَبَّصُوْا :- تم لوگ انتظار کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ .

۵۳ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا :- تم لوگ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے۔ (اَنْفِقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ . (طَوْعًا) باب نصر سے مصدر ہے، معنیٰ فرماں بردار ہونا۔ یہاں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (طَائِعِيْنَ) کے معنیٰ میں ہے۔ (كَرْهًا) باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (كَارِهِيْنَ) کے معنیٰ میں ہے۔

۵۴ هُمْ كُسَالٰى :- وہ لوگ سست ہیں، سست ہونے کی حالت میں، یہ جملہ حال واقع ہے۔ (كُسَالٰى) کا واحد: كَسْلَانٌ ہے۔

۵۵ لَا تُعْجِبْكَ :- وہ (یعنی منافقوں کے اموال و اولاد) آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں۔ (لَا تُعْجِبْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ . (كَ)

آیت نمبر ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۵ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ :- (تاکہ) ان کی جان نکل جائے۔ (تَزْهَقَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زُهُوْقٌ "تَزْهَقَ" لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ معنی جان۔

۵۶ يَفْرَقُوْنَ :- وہ (منافق) لوگ ڈرتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَرَقٌ.

۵۷ مَلْجَأً :- پناہ کی جگہ۔ لَجَأٌ سے اسم ظرف ہے۔ اس کی جمع: مَلَاجِئُ ہے۔

۵۷ مَغٰرٰتٍ :- غار۔ واحد: مَغَارَةٌ.

۵۷ مُدَّخَلًا :- داخل ہونے کی جگہ۔ باب افتعال سے اسم ظرف ہے۔ (مُدَّخَلٌ) اصل میں مُدْتَخَلٌ ہے۔ افتعال کی تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۵۷ وَلَّوْا اِلَيْهِ :- وہ لوگ پیٹھ پھیر کر اس کی طرف چل دیتے۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔ (وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ.

۵۷ يَجْمَحُوْنَ :- وہ لوگ سرکشی کرتے ہیں، سرکشی کرتے ہوئے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جُمُوْحٌ ترکیب میں یہ جملہ حال واقع ہے۔

۵۸ يَلْمِزُكَ :- وہ آپ پر عیب لگاتا ہے، وہ آپ پر طعن کرتا ہے۔ (يَلْمِزُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَمْزٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۸ يَسْخَطُوْنَ :- وہ لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخَطٌ . و سُخْطٌ.

۶۰ اَلْفُقَرَاءِ :- غریب لوگ۔ واحد: فَقِيْرٌ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو۔

۶۰ اَلْمَسٰكِيْنِ :- محتاج لوگ۔ واحد: مِسْكِيْنٌ. مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۶۰ اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ :- جنکی دل جوئی کی جائے۔ (اَلْمُؤَلَّفَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول مؤنث،

آیت نمبر مصدر تَالِیْفٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ مؤلفۃ القلوب کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ مسلمان جن کو اسلام پر ثابت رکھنے کے لیے زکوٰۃ کا مال دیا جائے۔

(۲) وہ مسلمان جن کو مال دینے سے ان کے غیر مسلم ساتھیوں کے اسلام لانے کی توقع ہو۔

(۳) وہ کافر جن کو مال دینے سے ان کے مسلمان ہونے کی امید ہو۔

(۴) وہ کافر جن کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے تاکہ وہ مسلمانوں کی طرف سے دفاع کریں۔ (تفسیر جلالین)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ مصارف زکوٰۃ میں سے مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غیر مسلموں کو اسلام کی ترغیب دینے کے لیے اور نومسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے زکوٰۃ کا مال دے دیا جاتا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلام کو پورے طور پر قوت حاصل ہو گئی، اور کافروں کے شر سے بچنے اور نومسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے اس تدبیر کی ضرورت نہیں رہی، تو وہ علت ختم ہو گئی اس لیے ان کا حصہ بھی ختم ہو گیا یعنی علت کے ختم ہونے سے معلول یعنی مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔

۶۰ فِیْ الرِّقَابِ:- گردنوں کے چھڑانے میں۔ یعنی غلاموں کے آزاد کرنے میں۔ اس کی اصل عبارت فِیْ فَکِّ الرِّقَابِ ہے۔ (الرِّقَابِ) کا واحد: رَقَبَۃٌ معنی گردن۔ "رَقَبَۃٌ" سے مجاز کے طور پر مکاتب غلام اور باندی مراد ہیں۔ یعنی وہ غلام اور باندی جن سے ان کے آقا نے کہہ دیا ہو، کہ اتنا مال دے دو تو تم آزاد ہو۔ ایسے غلاموں اور باندیوں کو زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے۔

۶۰ اَلْغٰرِمِیْنَ:- قرض دار لوگ۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: غَارِمٌ اور مصدر غُرْمٌ اور غَرَامَۃٌ ہے۔

۶۰ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ:- اللہ تعالیٰ کے راستہ میں۔ اس سے مراد وہ مجاہد ہے جس کے پاس جنگ کا ضروری سامان خریدنے کے لیے مال نہ ہو، یا وہ شخص جس کے ذمہ حج فرض ہو چکا ہو، مگر کسی وجہ سے اس کے پاس مال نہ رہ گیا ہو۔ ان دونوں پر زکوٰۃ کا مال صرف کرنا درست

آیت نمبر ہے۔ علم دین حاصل کرنے والے طلبہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ (روح المعانی)

۶۰ اِبْنِ السَّبِيْلِ :- مسافر۔ جمع: اَبْنَاءُ السَّبِيْلِ . اس سے مراد وہ مسافر ہے، جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو، ایسے مسافر کو زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے۔

۶۰ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ :- بہت علم والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۱ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ :- وہ لوگ (منافقین) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ایسی باتیں کہتے ہیں، کہ آپ کو سن کر تکلیف ہو۔ (يُؤْذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْذَاءٌ. یہ اصل میں اِئْذَائٌ ہے۔ ہمزۂ افعال کے بعد والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (النَّبِيَّ) یہاں نبی سے مراد خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔

۶۱ هُوَ اُذُنٌ :- (منافق لوگ کہتے تھے) وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کان ہیں، یعنی ہر بات کان لگا کر سنتے اور مان لیتے ہیں۔ (اُذُنٌ) کے معنی کان جمع: آذَانٌ.

۶۳ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ :- جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا۔ (يُحَادِدْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَادَّةٌ من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۴ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ :- منافق لوگ ڈرتے ہیں۔ (يَحْذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ . (الْمُنٰفِقُوْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُنَافِقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے، جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے ہو اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرے۔

۶۵ كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ :- ہم لوگ بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ (كُنَّا نَخُوْضُ)

آیت نمبر باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَوْضٌ. (كُنَّا نَلْعَبُ) باب فتح سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَعِبٌ.

۶۶ لَاتَعْتَذِرُوْا :- تم لوگ بہانہ مت بناؤ، تم لوگ عذر نہ کرو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِذَارٌ.

۶۶ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ :- اگر ہم ایک جماعت کو معاف کردیں، اگر ہم ایک جماعت سے درگزر کردیں۔ (نَعْفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَفْوٌ. نَعْفُ اصل میں نَعْفُوْ ہے ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ ساقط ہوگیا ہے۔ (طَآئِفَةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: طَوَائِفُ.

۶۷ اَلْمُنٰفِقُوْنَ :- منافق مرد۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُنَافِقٌ ہے۔ (منافق) وہ شخص ہے جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے ہو، اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرے۔

۶۷ اَلْمُنٰفِقٰتُ :- منافق عورتیں۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُنَافِقَةٌ ہے۔

۶۷ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ :- وہ لوگ اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ (يَقْبِضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَبْضٌ. (اَيْدِيْ) کا واحد: يَدٌ معنی ہاتھ۔

۶۷ نَسُوا اللّٰهَ :- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہیں کی۔ (تفسیر جلالین)۔ (نَسُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نِسْيَانٌ.

۶۷ نَسِيَهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بھول گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی نہیں فرمائی۔ (تفسیر جلالین)۔ یہاں بھولنے سے مراد مہربانی نہ کرنا ہے، اس لیے کہ نسیان کے حقیقی معنی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوسکتی ہے۔

آیت نمبر

۶۸ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے دور فرما دیا۔ (لَعَنَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَعْنٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۸ عَذَابٌ مُقِيْمٌ :- دائمی عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف۔ جمع: اَعْذِبَةٌ. (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۶۹ اِسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ :- ان لوگوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اٹھایا۔ (اِسْتَمْتَعُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ. (خَلَاقٌ) کے معنی حصہ، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۶۹ خُضْتُمْ :- تم لوگ (بری باتوں میں) گھسے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْضٌ.

۶۹ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ :- ان کے (اچھے) اعمال ضائع ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ .

۷۰ نُوْحٍ :- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۶ سورۂ نساء آیت/۱۶۳ میں دیکھئے۔

۷۰ عَادٍ :- قوم عاد کا تذکرہ پارہ/ ۸ سورۂ اعراف آیت/ ۶۵ میں دیکھئے۔

۷۰ ثَمُوْدَ :- قوم ثمود کا تذکر پارہ/ ۸ سورۂ اعراف آیت/ ۷۳ میں دیکھئے۔

۷۰ اِبْرَاهِيْمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/ ۱ آیت/ ۱۲۴ میں دیکھئے۔

۷۰ اَصْحٰبِ مَدْيَنَ :- اصحاب مدین کا تذکرہ پارہ/ ۸ سورۂ اعراف آیت/ ۸۵ میں دیکھئے۔

۷۰ الْمُؤْتَفِكٰتِ :- الٹی ہوئی بستیاں۔ ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ "قوم لوط" کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا۔
(الْمُؤْتَفِكٰتُ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا مصدر اِئْتِفَاكٌ اور مادہ اِفْكٌ ہے۔

۷۱ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر

آیت نمبر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّۃٌ باب ضرب سے اور حِکْمَۃٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں۔

۷۲ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً:- عمدہ مکانات۔ (مَسٰكِنُ) کا واحد: مَسْكَنٌ معنی رہنے کی جگہ۔ (طَيِّبَةٌ) طِيْبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔

۷۲ جَنّٰتِ عَدْنٍ:- ہمیشگی کے باغات، ہمیشگی کی جنتیں۔ (جَنّٰتٌ) کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ (جنت) ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، جس میں بے شمار اور بے مثال نعمتیں ہوں گی۔ (عَدْنٌ) کے معنی ہمیشگی، دائمی۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے معنی اقامت کرنا۔

۷۳ اُغْلُظْ عَلَيْهِمْ:- آپ ان پر (کافروں اور منافقوں پر) سختی کیجئے۔ (اُغْلُظْ) باب کرم سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غِلْظٌ و غِلْظَةٌ ہے۔

۷۳ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ:- ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (مَاْوٰى) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ اُوِیٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ جمع: مَآوِیْ. (جَهَنَّم) کے معنی دوزخ۔ جہنم ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کا ٹھکانا ہوگا جس میں طرح طرح کے دردناک عذاب ہوں گے۔ لفظ جَهَنَّمُ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۷۳ بِئْسَ الْمَصِيْرُ:- وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بِئْسَ) فعل ذم۔ (اَلْمَصِيْرُ) اس کا فاعل ہے اور اس کا مخصوص بالذم۔ (هِيَ) ضمیر واحد مؤنث غائب محذوف ہے۔ اس ضمیر کا مرجع "جَهَنَّم" ہے۔ (اَلْمَصِيْرُ) صَيْرُوْرَةٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَصَائِرُ ہے۔

۷۴ هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا:- ان لوگوں نے ایسی چیز کا ارادہ کیا جو حاصل نہ کرسکے۔ یعنی منافقوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ قتل کرنے کا ناپاک ارادہ کیا تھا لیکن وہ لوگ ناکام رہے۔ (هَمُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَمٌّ. (لَمْ يَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ .

۷۴ مَا نَقَمُوْا :— ان لوگوں نے بدلہ نہیں دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَقْمٌ .

۷۴ وَلِيٌّ :— دوست، جمع اَوْلِيَاءُ .

۷۴ نَصِيْرٍ :— مددگار، جمع: اَنْصَارٌ .

۷۵ لَنَصَّدَّقَنَّ :— ہم ضرور صدقہ دیں گے، ہم ضرور خیرات کریں گے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، مصدر اِصَّدُّقٌ . (لَنَصَّدَّقَنَّ) اصل میں لَنَتَصَدَّقَنَّ ہے۔ اس میں تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کردیا گیا ہے۔ (اِصَّدُّقٌ) اصل میں تَصَدُّقٌ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کردیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھادیا گیا ہے۔

۷۶ تَوَلَّوْا :— ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيٌ .

۷۷ اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا :— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کا انجام نفاق کو بنادیا۔ (اَعْقَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْقَابٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے اور "نِفَاقًا" مفعول ثانی ہے۔ "نِفَاقٌ" باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، مفاعلۃ کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۷۸ سِرَّهُمْ :— ان کا راز، ان کا بھید۔ (سِرٌّ) کے معنی راز، بھید۔ جمع: اَسْرَارٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۸ نَجْوٰبهُمْ :— ان کی سرگوشی۔ (نَجْوٰی) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سرگوشی کرنا۔

۷۸ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ :— تمام چھپی ہوئی چیزوں کا بہت جاننے والا۔ (عَلَّامٌ) عِلْمٌ سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (الْغُيُوْبُ) کا واحد: غَيْبٌ معنی چھپی ہوئی چیز۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ کی صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

آیت نمبر

۷۹ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ:- وہ (منافق لوگ) نفلی صدقہ دینے والوں پر طعن کرتے ہیں، وہ (منافق لوگ) نفلی صدقہ دینے والوں پر عیب لگاتے ہیں۔

(يَلْمِزُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَمْزٌ.

(الْمُطَّوِّعِيْنَ) باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے یہ اصل میں مُتَطَوِّعِيْنَ ہے، تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کردیا گیا ہے۔

۷۹ يَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ:- وہ لوگ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ (يَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخْرٌ، سُخْرٌ اور سُخْرِيَّةٌ ہے۔

۷۹ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ:- اللہ تعالیٰ ان کو مذاق کرنے کا بدلہ دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو مذاق کرنے کی سزا دیں گے۔ (سَخِرَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخْرٌ، سُخْرٌ اور سُخْرِيَّةٌ ہے۔ معنی مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا، ہنسی اڑانا۔ اور یہاں پر مراد مذاق کرنے کی سزا دینا ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔

۸۱ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ:- پیچھے رہ جانے والے لوگ خوش ہوگئے۔

(فَرِحَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرَحٌ. (الْمُخَلَّفُوْنَ) باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُخَلَّفٌ اور مصدر تَخْلِيْفٌ ہے۔

۸۱ لَاتَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ:- تم لوگ گرمی میں مت نکلو۔ (لَاتَنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ. (الْحَرُّ) کے معنی گرمی۔

۸۲ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا:- تو وہ لوگ (دنیا میں) تھوڑے دنوں ہنس لیں۔ یہ جملہ انشائیہ خبر کے معنی میں ہے، یعنی ان منافقوں کا دنیا میں ہنسنا تھوڑے دنوں کا ہے۔ (لِيَضْحَكُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضِحْكٌ. (قَلِيْلًا) کی اصل عبارت "زَمَنًا قَلِيْلًا" ہے۔

۸۲ لِيَبْكُوْا كَثِيْرًا:- وہ لوگ (آخرت میں) بہت دنوں روتے رہیں۔ یہ جملہ انشائیہ خبر کے

آیت نمبر معنی میں ہے، یعنی وہ منافق لوگ آخرت میں ہمیشہ روتے رہیں گے۔ (لِیَبْکُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُکَاءٌ .

۸۵ لَاتُعْجِبْكَ: — آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں (ان کے اموال اور اولاد)۔ (لَاتُعْجِبْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۸۵ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ: — ان کی جان نکل جائے۔ (تَزْهَقَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زُهُوْقٌ . (اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ معنی جان۔ "تَزْهَقَ" ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۶ اُولُوْا الطَّوْلِ: — قدرت والے لوگ، استطاعت والے لوگ، مال دار لوگ۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس "ذُوْ" کی جمع ہے۔ (طَوْلٌ) کے معنی قدرت، استطاعت، مالداری۔

۸۶ ذَرْنَا: — آپ ہم کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۸۶ الْخَوَالِفِ: — پیچھے رہنے والی عورتیں، اس کا واحد: خَالِفَةٌ . اور مصدر خَلْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷ طُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ: — ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ (طُبِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ . (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۸۹ جَنّٰتٍ: — باغات، جنتیں۔ واحد: جَنَّةٌ . جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، اس میں بے شمار اور بے مثال نعمتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

۸۹ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ: — بڑی کامیابی۔ (الْفَوْزُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی کامیاب ہونا۔ (الْعَظِيْمُ) عِظَمٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

آیت نمبر

۹۰ **الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ:** — بہانہ کرنے والے دیہاتی، بہانہ باز دیہاتی۔

(الْمُعَذِّرُوْنَ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ یہ اصل میں "مُعْتَذِرُوْنَ" ہے۔ تاءِ افتعال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

(الْاَعْرَابُ) کے معنی، عرب دیہات کے باشندے۔ اس کا واحد: اَعْرَابِیٌّ ہے۔

۹۱ **الضُّعَفَاءِ:** — کمزور لوگ۔ اس کا واحد: ضَعِیْفٌ اور مصدر ضُعْفٌ ہے۔

۹۱ **الْمَرْضٰی:** — بیمار لوگ۔ اس کا واحد: مَرِیْضٌ اور مصدر مَرَضٌ ہے۔

۹۱ **الْمُحْسِنِیْنَ:** — نیک کام کرنے والے، اچھے کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْسِنٌ اور مصدر اِحْسَانٌ ہے۔

۹۱ **غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ:** — بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَۃٌ اور رَحْمَۃٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

مَغْفِرَۃٌ باب ضرب اور رَحْمَۃٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۹۲ **لِتَحْمِلَهُمْ:** — تاکہ آپ ان کو سواری دے دیں۔ شروع میں لام مکسور تعلیل کے لیے ہے۔

(تَحْمِلَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ.

(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۲ **اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ:** — ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ آیت کریمہ میں مبالغہ کے لیے قلب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ (اَعْيُنُ) کا واحد: عَيْنٌ معنی آنکھ۔ (تَفِيْضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَيْضٌ، فُيُوْضٌ، فَيَضَانٌ۔ (دَمْعٌ) کے معنی آنسو۔ جمع: دُمُوْعٌ.

۹۳ **الْخَوَالِفِ:** — پیچھے رہنے والی عورتیں۔ اس کا واحد: خَالِفَۃٌ اور مصدر خَلْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۳ **طَبَعَ اللّٰهُ:** — اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔

الحمد للہ پارہ (۱۰) مکمل ہو گیا

يَعْتَذِرُوْنَ: پارہ (۱۱) سورۃ توبہ

آیت نمبر

۹۴ يَعْتَذِرُوْنَ:- وہ لوگ عذر پیش کریں گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِذَارٌ۔ یہ آیت کریمہ غزوۂ تبوک سے واپسی کے بارے میں ہے۔

۹۴ لَاتَعْتَذِرُوْا:- تم لوگ عذر پیش مت کرو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِذَارٌ۔

۹۴ قَدْ نَبَّانَا اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے ہم کو خبر دے دی ہے۔ (قَدْ نَبَّاَ) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر تَنْبِئَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۹۴ تُرَدُّوْنَ:- تم لوگ لوٹائے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَدٌّ۔

۹۵ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ:- عنقریب وہ لوگ اللہ کی قسم کھائیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ہے۔ (يَحْلِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَلْفٌ۔

۹۵ رِجْسٌ:- گندے، ناپاک۔ اس کی جمع: اَرْجَاسٌ ہے۔ لفظ رِجْسٌ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں پر جمع کے معنی میں ہے۔

۹۵ مَاْوٰهُمْ:- ان کا ٹھکانا۔ (مَاْوٰى) ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ اُوِىٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَاْوِىْ ہے۔

۹۵ جَهَنَّمُ:- دوزخ، ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کا ٹھکانا ہوگا اور وہاں دردناک عذاب ہوں گے۔ (دارالعذاب) لفظ جہنم علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

آیت نمبر

۹۷ اَلْاَعْرَابُ :- عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَلْاَعْرَابِیُّ .

۹۷ اَجْدَرُ :- زیادہ لائق۔ یہ جَدَارَۃٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ (باب کرم) سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۷ حُدُوْدَ :- احکام۔ واحد: حَدٌّ .

۹۷ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ :- بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ (باب سمع) سے اور حِکْمَۃٌ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۹۸ مَغْرَماً :- تاوان، جرمانہ۔ جمع: مَغَارِمُ .

۹۸ یَتَرَبَّصُ :- وہ انتظار کرتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَبُّصٌ .

۹۸ الدَّوَآئِرَ :- گردشیں، حوادث، مصائب۔ واحد: دَآئِرَۃٌ .

۹۸ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ :- بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ (باب سمع) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۹۹ اَلْاَعْرَابُ :- عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَلْاَعْرَابِیُّ .

۹۹ قُرُبَاتٍ :- نزدیکیاں۔ اس کا واحد: قُرْبَۃٌ ہے۔

۹۹ صَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ :- رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعائیں۔ اس کا واحد: صَلٰوۃٌ ہے۔

۹۹ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ :- بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَۃٌ (باب ضرب) اور رَحْمَۃٌ (باب سمع) سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۰ اَلْمُهٰجِرِیْنَ :- ہجرت کرنے والے۔ دین کے لیے اپنے وطن کو چھوڑنے والے۔ ان سے مراد وہ صحابہ رضی اللہ عنھم ہیں، جنھوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ (اَلْمُهٰجِرِیْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُهَاجِرٌ اور مصدر مُهَاجَرَۃٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۰۰ اَلْاَنْصَارِ :- مدد کرنے والے۔ اس کا واحد: نَاصِرٌ ہے۔ اصطلاح میں انصار سے مراد مدینہ منورہ کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین صحابہؓ کی مدد فرمائی تھی۔

۱۰۰ جَنّٰتٍ :- باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ۔ ''جنت'' ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۱۰۱ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ :- ان لوگوں نے نفاق پر مداومت کی، وہ لوگ نفاق پر جم گئے۔ (مَرَدُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرُوْدٌ ۔ (النِّفَاقُ) باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ ''نفاق'' کا مطلب یہ ہے کہ دل میں کفر کو چھپا کر زبان سے ایمان کو ظاہر کرنا۔

۱۰۲ اِعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ :- ان لوگوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ (اِعْتَرَفُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِرَافٌ ۔ (ذُنُوْبٌ) کا واحد: ذَنْب معنی گناہ۔

۱۰۳ صَلِّ عَلَيْهِمْ :- آپ ان کو دعا دیجیے، آپ ان کے واسطے دعا کر دیجیے۔ (صَلِّ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصْلِيَةٌ ۔

۱۰۳ سَكَنٌ :- سکون، اطمینان۔ ہر وہ چیز جس سے سکون اور انس حاصل ہو۔ جمع: اَسْكَانٌ ۔

۱۰۴ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ :- بہت توبہ قبول فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ تَوْبَةٌ (باب نصر) اور رَحْمَةٌ (باب سمع) سے فعال اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۶ مُرْجَوْنَ :- مؤخر کیے ہوئے لوگ، ملتوی کیے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُرْجَی اور مصدر اِرْجَاءٌ ہے۔

۱۰۷ ضِرَارًا :- نقصان پہنچانے کے لیے۔ یہ باب مفاعلة سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ منافقوں نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کے لیے ایک مسجد

آیت نمبر بنائی تھی، اسی مناسبت سے اس کو مسجد ضرار کہتے ہیں۔

۱۰۷ اِرْصَاداً :— انتظار کرنے کے لیے، گھات لگانے کے لیے۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۷ لَيَحْلِفُنَّ :— وہ لوگ ضرور قسم کھائیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَلْفٌ ہے۔

۱۰۸ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى :— یقیناً جس مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی۔ یہاں جس مسجد کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے مراد مسجد نبوی یا مسجد قبا ہے۔ روایتوں میں دونوں کا ذکر کیا گیا ہے، اس لیے ان میں سے ہر ایک کو مراد لینا درست ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ آیت کریمہ کے سیاق وسباق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے، اس لیے کہ اس کے شروع میں مسجد ضرار کا ذکر ہے، اور اس کے آخر میں " فِيْهِ رِجَالٌ " میں اہل قبا کا ذکر ہے، اور یہ دونوں چیزیں مسجد قبا سے متعلق ہیں۔ (مَسْجِدٌ) سُجُوْدٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع: مَسَاجِدُ ہے۔ (اُسِّسَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْسِيْسٌ.

۱۰۸ اَلْمُطَّهِّرِيْنَ :— پاک ہونے والے۔ باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُطَّهِّرٌ اور مصدر اِطَّهُّرٌ ہے۔ (مُطَّهِّرِيْنَ) اصل میں مُتَطَهِّرِيْنَ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور اِطَّهُّرٌ اصل میں تَطَهُّرٌ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۱۰۹ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ :— اس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی۔ (اَسَّسَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْسِيْسٌ . (بُنْيَانٌ) کے معنی عمارت، یہ باب ضرب سے مصدر ہے، اور اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

۱۰۹ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ :— گرنے والی گھاٹی کا کنارہ۔ (شَفَا) کے معنی کنارہ، اس کا تثنیہ:

آیت نمبر شَفَوَان اور جمع: اَشْفَاءٌ ہے۔(جُرُف) کے معنی گھاٹی، کھائی۔ جمع: اَجْرَاف اور جُرُوْف ہے۔(هَارٍ) کے معنی گرنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں هَاوِرٌ یا هَایِرٌ ہے اس میں قلب پایا جاتا ہے۔ یعنی خلاف قیاس راء کو مقدم کر دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ هَوْرٌ یا هَیْرٌ ہے (اعراب القرآن)۔

۱۰۹ فَانْهَارَ بِهٖ :- اس کو (بنانے والے کو) لے کر گر پڑے۔(اِنْهَار) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْهِیَارٌ معنی گرنا، باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے۔

۱۱۰ بَنَوْا:- ان لوگوں نے بنایا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بِنَاءٌ اور بُنْیَانٌ ہے۔

۱۱۰ رِیْبَةً:- شک، شبہ، بے قراری، بے چینی۔ جمع: رِیَبٌ ۔

۱۱۰ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ:- ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَطُّعٌ ۔ (تَقَطَّعَ) اصل میں تَتَقَطَّعَ ہے۔ اس میں ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا ہے۔ ان ناصبہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۱ اَوْفٰی:- زیادہ پورا کرنے والا۔ وَفَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۱ اِسْتَبْشِرُوْا:- تم لوگ خوش ہو جاؤ۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۱۱۱ بَایَعْتُمْ:- تم نے بیع کا معاملہ کیا۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُبَایَعَةٌ ۔

۱۱۲ اَلتَّآئِبُوْنَ:- توبہ کرنے والے۔ تَوْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: تَآئِبٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۱۱۲ السَّآئِحُوْنَ:- روزہ رکھنے والے۔ سِیَاحَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۴ تَبَرَّاَ:- وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) بے تعلق ہو گئے۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَرِّیٌ.

۱۱۴ اَوَّاہٌ حَلِیْمٌ:- (اَوَّاہٌ) بہت نرم دل، بہت توبہ کرنے والا۔ اَوْہٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (حَلِیْمٌ) بہت تحمل کرنے والا۔ حِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ آیت کریمہ میں یہ دونوں صفتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۷ لَقَدْ تَّابَ اللّٰہُ:- یقیناً اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی فرمائی۔ (قَدْ تَّابَ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْبَۃٌ ہے یہ لفظ علٰی کے ساتھ توبہ قبول کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

۱۱۷ کَادَ یَزِیْغُ:- قریب تھا کہ (ایک جماعت کے دل) پھر جائیں۔ (یَزِیْغُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَیْغٌ .

۱۱۸ الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا:- وہ تین آدمی جن کو پیچھے رکھا گیا، وہ تین آدمی جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا۔ آیت کریمہ میں جن تین حضرات کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ، حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنھم ہیں۔ (تفسیر بیضاوی)۔

یہ تینوں انصاری صحابی ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت فرمائی تھی، لیکن کسی عذر کے بغیر اپنی سستی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے، پھر پچاس دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اس آیت کریمہ میں ان حضرات کو قبولیت توبہ کی خوش خبری دی گئی ہے۔

۱۱۸ ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ:- زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ (ضَاقَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَیْقٌ .

۱۱۸ بِمَا رَحُبَتْ:- کشادہ ہونے کے باوجود۔ باء حرف جر مع کے معنی میں ہے۔ اور (ما)

آیت نمبر مصدر یہ کی وجہ سے رَحُبَتْ فعل ماضی، مصدر کے معنی میں ہوگیا ہے۔(رَحُبَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَحابَةٌ .

۱۲۰ مَلْجَاَ:— ٹھکانا۔ لَجْأً مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع: مَلاَجِئُ ہے۔

۱۲۰ ظَمَأٌ:— پیاس۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی پیاسا ہونا۔

۱۲۰ نَصَبٌ:— تکلیف، مشقت۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی تھکنا۔

۱۲۰ مَخْمَصَةٌ:— بھوک۔ باب کرم سے مصدر ہے معنی بھوکا ہونا۔

۱۲۰ لَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئاً:— وہ لوگ کسی مقام پر چلتے نہیں ہیں۔(لَايَطَئُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَطْأٌ معنی روندنا۔(مَوْطِئٌ) اسم ظرف واحد ہے۔

۱۲۰ لَا ينالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ:— وہ لوگ دشمنوں سے چھینتے نہیں ہیں۔(لَا يَنالُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَيْـلٌ . (عَـدُوٌّ) کے معنی دشمن، یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَعْداءٌ ہے۔

۱۲۱ لَايَقْطَعُوْنَ وَادِياً:— وہ لوگ کوئی میدان طے نہیں کرتے ہیں۔(لَايَقْطَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَطْعٌ . (وَادِياً) جو حالت رفع میں وَادٍ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے معنی پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کی کشادہ جگہ جو سیلاب کی گذرگاہ ہو۔ اس کی جمع: اَوْدِيَةٌ ۔ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے یہاں پر وادی کا ترجمہ میدان کیا ہے۔

۱۲۲ لِيَنْفِرُوْا:— کہ وہ لوگ کوچ کریں۔ شروع میں لام مکسور لام جحد ہے۔ اس لام کے بعد اَن مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (يَنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَفْرٌ ہے۔

۱۲۲ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ:— تاکہ وہ لوگ دین میں سمجھ پیدا کریں، تاکہ وہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اس کے شروع میں لام مکسور لام تعلیل ہے، اس لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع حالت نصب میں ہے۔(يَتَفَقَّهُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تفقُّهٌ .

آیت نمبر

۱۲۲ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ:- تا کہ وہ لوگ بچتے رہیں، تا کہ وہ لوگ احتیاط رکھیں۔ (يَحْذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ اس کے معنی بچنا، پرہیز کرنا۔

۱۲۳ اَلَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ:- جولوگ تمہارے آس پاس رہتے ہیں، جولوگ تمہارے قریب رہتے ہیں۔ (يَلُوْنَ) باب ضرب اور حسب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَلْيٌ. یہ لفظ باب ضرب سے قلیل الاستعمال ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲۳ غِلْظَةً:- سختی، باب کرم سے مصدر ہے، معنی سخت ہونا۔

۱۲۴ يَسْتَبْشِرُوْنَ:- وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ .

۱۲۵ رِجْساً:- گندگی، ناپاکی۔ یہاں گندگی سے مراد کفر ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ جمع: اَرْجَاسٌ .

۱۲۶ يُفْتَنُوْنَ:- وہ لوگ آزمائے جاتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ .

۱۲۷ لَا يَفْقَهُوْنَ:- وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِقْهٌ .

۱۲۸ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ:- ان پر (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر) بھاری ہے۔ (عَزِيْزٌ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۸ مَا عَنِتُّمْ:- تمھاری مشقت۔ شروع میں لفظ ما مصدریہ ہے۔ (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ .

۱۲۸ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ:- بہت مہربان، بہت رحم والے۔ (رَءُوْفٌ) فعول کے وزن پر اور (رَحِيْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ یہاں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ دونوں صفتیں ذکر کی گئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ یونس

سورۂ یونس مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی دسویں سورت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام اور ان کی قوم کا مختصر تذکرہ فرمایا ہے، یہ سورت حضرت یونس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اس لیے یہاں پر حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات کا تحریر کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں، آپ کے والد کا نام متّیٰ ہے، آپ عراق کے مشہور شہر نینویٰ کے باشندوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام سات سال تک ان کو تبلیغ فرماتے رہے، اور توحید کی دعوت دیتے رہے، مگر ان لوگوں نے دعوت حق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، اور سرکشی کرتے ہوئے کفر وشرک پر اصرار کیا، اور حضرت یونس علیہ السلام کے پیغام حق کا مذاق اڑایا۔ اپنی قوم کی مسلسل مخالفت سے حضرت یونس علیہ السلام بہت ناراض ہوئے، اور ان کے لیے عذاب کی بد دعا کر کے شہر سے باہر چلے گئے۔ اور اپنے بارے میں وحی الٰہی کا انتظار نہیں فرمایا، اس میں حضرت یونس علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ایک اجتہادی غلطی تھی جو حضرت یونس علیہ السلام سے صادر ہو گئی تھی، وحی الٰہی کا انتظار کرنا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے مناسب تھا۔ اس ترک مناسب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی۔ حضرت یونس علیہ السلام کے تشریف لے جانے کے بعد شہر پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے، اور ان لوگوں کو عذاب الٰہی کا یقین ہو گیا، تو ان لوگوں نے اپنے کفر وشرک سے توبہ کی، اور سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ فضل وکرم کا معاملہ فرمایا، اور جس عذاب کے آثار ان پر ظاہر ہوئے تھے اس سے ان کو نجات عطا فرمادی۔ حضرت یونس علیہ السلام شہر سے آنے کے بعد سفر کے لیے ایک کشتی میں سوار ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی، وہ کشتی ابھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ وہ سمندر میں ہچکولے کھانے لگی، اور اہل کشتی کو ڈوبنے کا یقین ہو گیا، تو وہ لوگ اپنے عقیدہ

کے مطابق کہنے لگے، کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہو گیا ہے، اس کو چاہیے کہ خود اپنے بارے میں بتادے ورنہ سارے مسافر غرق ہو جائیں گے۔
حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی لغزش کا احساس ہوا کہ وحی الٰہی کا انتظار کیے بغیر شہر نینویٰ سے میرا چلا آنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا ہے۔ اس لیے اہل کشتی سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے سمندر میں ڈال دو کشتی والوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، پھر ان لوگوں نے تین مرتبہ قرعہ اندازی کی، تینوں مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر قرعہ نکلا۔ تو مجبوراً حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر میں ڈال دیا گیا، اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا، مچھلی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔
علامہ جلال الدین سیوطی کے قول کے مطابق حضرت یونس علیہ السلام ایک دن، یا تین دن، یا سات دن، یا بیس دن، یا چالیس دن، مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اسی حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا اور استغفار کرتے ہوئے دعا فرمائی "لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمادی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے سمندر کے کنارے آ کر اگل دیا۔ بے حد کمزوری کی وجہ سے کچھ دنوں تک سمندر کے کنارے ٹھہرے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر سایہ کے لیے ایک بیل دار درخت اگا دیا تھا، اور ایک پہاڑی بکری کا انتظام فرمادیا تھا، جو اپنے دودھ کے ذریعہ غذا پہنچا رہی تھی۔ صحت بحال ہونے کے بعد حضرت یونس علیہ السلام دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، وہ لوگ آپ کے منتظر تھے، آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور آپ کے دامن تربیت میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مصروف ہو گئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی وفات شہر نینویٰ میں ہوئی۔ اور اسی سرزمین کو آپ کے مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حضرت یونس علیہ السلام والی دعا مانگی اس کی دعا قبول کی جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت کے وقت "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" کا پڑھنا بہت مفید اور مقبول ہے۔

آیت نمبر

۲ اَنْذِرْ :- آپ ڈرائیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ .

۲ بَشِّرْ :- آپ خوش خبری دیجیے، باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ .

۲ قَدَمَ صِدْقٍ :- سچا مقام، سچا مرتبہ، یعنی بلند مرتبہ۔ (قول حضرت عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ) پہلے کیے ہوئے اعمال صالحہ کا اجر حسن (قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) تفسیر مظہری (قَدَمٌ) کے معنی پاؤں مراد مرتبہ ہے۔ یا مقدم کیے ہوئے اعمال۔ (صِدْقٌ) کے معنی سچائی۔ یہ صَادِقٌ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔

۲ سِحْرٌ مُّبِیْنٌ :- صریح جادوگر، کھلا ہوا جادوگر۔ (سَاحِرٌ) سِحْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ سَاحِرٌ کی جمع سالم سَاحِرُوْنَ اور جمع مکسر سَحَرَةٌ ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۳ اِسْتَوٰی عَلَى الْعَرْشِ :- وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔

امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ (اِسْتِواء) اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ جس کی کیفیت معلوم نہیں، اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

(اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ .

(اَلْعَرْشُ) کے معنی شاہی تخت۔ جمع: اَعْرَاشٌ اور عُرُوْشٌ .

۳ یُدَبِّرُ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تدبیر فرماتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْبِیْرٌ .

۳ شَفِیْعٌ :- سفارش کرنے والا۔ باب فتح سے صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔

۴ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) پہلی بار مخلوق کو پیدا فرماتے ہیں۔ (یَبْدَؤُا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ. (اَلْخَلْقَ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی پیدا کرنا۔ یہاں پر لفظ خَلْقٌ اسم مفعول مَخْلُوْقٌ کے معنی میں ہے۔

آیت نمبر

۴ یُعِیْدُہٗ:— وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کو دوبارہ پیدا فرمائیں گے۔ (یُعِیْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَۃٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (اَلْخَلْقَ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۴ شَرَابٌ حَمِیْمٌ :— کھولتا ہوا پانی، نہایت گرم پانی۔ (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز۔ اس کی جمع: اَشْرِبَۃٌ . (حَمِیْمٌ) کے معنی بہت گرم پانی۔ اس کی جمع: حَمَائِمُ ہے۔

۵ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ:— اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کے لیے (چاند کے لیے) منزلیں مقرر فرمائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاند کے لیے اٹھائیس منزلیں مقرر فرمائی ہیں، چاند اٹھائیس راتوں میں اٹھائیس منزلیں طے کرتا ہے۔ پھر اگر مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو چاند ایک رات چھپ جاتا ہے، ورنہ دو رات چھپ کر نکلتا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۶ اِخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ:— رات اور دن کا بدلنا۔ اس سے مراد رات اور دن کا آنا جانا، اور گھٹنا بڑھنا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اِخْتِلَافٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔ (اللَّیْلُ) کے معنی رات۔ جمع: اللَّیَالِیْ. (النَّھَارُ) کے معنی دن۔ جمع: اَلْاَنْھُرُ.

۷ لَایَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا :— وہ لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَایَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ . (لِقَاءٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۷ مَاْوٰھُمُ النَّارُ:— ان کا ٹھکانا آگ ہے، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (مَاْوٰی) کے معنی ٹھکانا، باب ضرب سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع: مَآوِیْ اور مصدر اُوِیٌّ ہے۔ (النَّارُ) کے معنی آگ اس سے مراد دوزخ ہے۔ اس کی جمع: نِیْرَانٌ ہے۔

۸ یَکْسِبُوْنَ:— وہ لوگ عمل کرتے ہیں۔ (وہ لوگ عمل کرتے تھے)۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَسْبٌ .

۹ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ:— نعمت کی جنتیں، نعمت کے باغات۔ (جَنَّاتٌ) کا واحد: جَنَّۃٌ جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ

آیت نمبر تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔

۱۰ دَعْوٰهُمْ :۔ ان کی (اہل جنت کی) دعاء۔ یہاں پر (دَعْوٰی) دعا کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے مصدر مضاف ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اہل جنت ہیں۔

۱۰ تَحِيَّتُهُمْ :۔ ان کا (اہل جنت کا) سلام، ان کی (اہل جنت کی) ملاقات۔ (تَحِيَّةٌ) باب تفعیل سے مصدر مضاف ہے۔ اس کے معنی سلام کرنا، ملاقات کے وقت سلام کیا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحیۃ کا ترجمہ ملاقات کیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۱ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ :۔ اگر اللہ تعالیٰ جلدی پہنچا دیتے۔ (لَوْ) شرطیہ ہے۔ (يُعَجِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْجِيْلٌ ۔

۱۱ اِسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ :۔ ان لوگوں کے بھلائی کو جلدی طلب کرنے کی طرح۔ (اِسْتِعْجَالَهُمْ) منصوب بنزع الخافض ہے۔ اس کی اصل عبارت كَاِسْتِعْجَالِهِمْ ہے۔ اِسْتِعْجَالٌ باب استفعال سے مصدر ہے۔ (خَيْرٌ) کے معنی بھلائی۔ اس کی جمع: خُيُوْرٌ ہے۔ "خَيْرٌ" اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف بھی ہے۔

۱۱ نَذَرُ :۔ ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ :۔ وہ لوگ اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں۔ (طُغْيَانٌ) باب فتح اور سمع سے مصدر مضاف ہے اس کا مادہ طَغْىٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (يَعْمَهُوْنَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

۱۲ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ :۔ جب انسان کو (کوئی تکلیف) پہنچتی ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِيْسٌ ۔

۱۲ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖ :۔ وہ ہم کو پہلو کے بل لیٹ کر پکارتا ہے، یہ جملہ جواب شرط واقع

آیت نمبر ہے۔(دَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔(جَنْبٌ) کے معنی پہلو۔ جمع: اَجْنَابٌ اور جُنُوْبٌ ہے۔ (لِجَنْبِهٖ) مُضْطَجِعاً سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔

۱۲ لَمَّا كَشَفْنَا:۔ جب ہم دور کر دیتے ہیں۔(كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ۔

۱۲ اَلْمُسْرِفِيْنَ:۔ حد سے نکلنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۱۳ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ:۔ ہم نے جماعتوں کو ہلاک کیا، ہم نے گروہوں کو ہلاک کیا۔(اَهْلَكْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِهْلَاكٌ ۔ (اَلْقُرُوْنَ) کا واحد: قَرْنٌ معنی جماعت، گروہ۔

۱۴ خَلٰٓئِفَ:۔ کا واحد: خَلِيْفَةٌ اس کے معنی نائب، جانشین۔ یہاں اس سے مراد ہلاک شدہ لوگوں کی جگہ پر دوسروں کو آباد کرنا ہے۔

۱۵ تُتْلٰى عَلَيْهِمْ:۔ ان لوگوں کے سامنے (ہماری آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں۔(تُتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ۔

۱۵ بَيِّنٰتٍ:۔ واضح، ظاہر۔ اس کا واحد: بَيِّنَةٌ ہے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۵ لَا يَرْجُوْنَ:۔ وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ۔

۱۵ اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ:۔ آپ (اس کے علاوہ) قرآن لائیے۔(اِئْتِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ معنی آنا۔ باء حرف کی وجہ سے متعدی ہو گیا، معنی لانا۔

۱۵ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ:۔ اپنی طرف سے۔(تِلْقَآئِ) لَقِيَ سے مصدر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، معنی ملاقات کرنا۔ پھر توسع کر کے طرف اور جانب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۱۵ اِنْ عَصَيْتُ :- اگر میں نافرمانی کروں گا۔(عَصَيْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عِصْيَانٌ . ان شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے۔

۱۶ مَاتَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ :- میں تمھارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا۔(مَاتَلَوْتُ) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر تِلَاوَةٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

۱۶ لَآاَدْرٰكُمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو اطلاع نہ دیتے۔(لَآاَدْرٰی) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَآءٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

۱۸ شُفَعَاءُ نَا :- ہمارے سفارشی۔(شُفَعَاءُ) کا واحد: شَفِيْعٌ معنی سفارشی۔ مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۸ اَتُنَبِّئُوْنَ :- کیا تم لوگ خبر دیتے ہو۔(اَ) ہمزہ استفہام۔(تُنَبِّئُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئَةٌ .

۲۱ اِذَآ اَذَقْنَا :- جب ہم چکھا دیتے ہیں۔(اِذَا) برائے شرط ہے۔(اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ .

۲۱ ضَرَّآءَ :- مصیبت، تکلیف، جانی اور مالی نقصان۔ یہ فعلاء کے وزن پر ہے، اس کا مادہ ضَرٌّ ہے۔

۲۱ مَكْرٌ :- حیلہ، تدبیر، فریب، شرارت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۲۱ اَسْرَعُ مَكْرًا :- (اللہ تعالیٰ) بہت جلد (شرارت کی) سزا دینے والے ہیں۔(اَسْرَعُ) اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر سُرْعَةٌ ہے۔ (مَكْرًا) باب نصر سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، یہاں مکر سے مراد مکر وفریب کی سزا دینا ہے۔

۲۲ يُسَيِّرُكُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو چلاتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو سفر کراتے ہیں۔ (يُسَيِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْيِيْرٌ .

آیت نمبر (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۲ اَلْفُلْكُ:- کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر اور مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں جمع کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۲۲ رِيْحٍ طَيِّبَةٍ:- اچھی ہوا، خوش گوار ہوا، موافق ہوا۔ (رِيْحٌ) کے معنی ہوا۔ یہ مؤنث سماعی ہے۔ اس کی جمع: اَرْيَاحٌ اور رِيَاحٌ ہے۔ (طَيِّبَةٌ) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ رِيْحٌ عَاصِفٌ:- تیز ہوا، آندھی۔ (عَاصِفٌ) اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر عصْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳ يَبْغُوْنَ:- وہ لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْيٌ.

۲۳ نُنَبِّئُكُمْ:- ہم تم کو خبر دیں گے، ہم تم کو بتلا دیں گے۔ (نُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ . (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۴ اِخْتَلَطَ :- وہ مل گیا، یعنی وہ گنجان ہوگیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَاطٌ .

۲۴ نَبَاتُ الْاَرْضِ:- زمین کا پودا، زمین کا سبزہ۔ (نَبَاتٌ) کے معنی پودا، سبزہ۔ جمع: نَبَاتَاتٌ.

۲۴ اَلْاَنْعَامُ:- چوپائے۔ اس کا واحد نَعَمٌ ہے۔

۲۴ زُخْرُفَهَا:- اس کی (اپنی) رونق، اس کی (اپنی) زینت۔ (زُخْرُفٌ) کے معنی رونق، زینت۔ جمع: زَخَارِفُ . (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضُ ہے۔

۲۴ اِزَّيَّنَتْ:- وہ (زمین) مزین ہوگئی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزَّيُّنٌ . (اِزَّيَّنَتْ) اصل میں تَزَيَّنَتْ ہے۔ تاء کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح مصدر میں بھی تبدیلی

آیت نمبر　ہوئی ہے۔

۲۴　جَعَلْنٰهَا حَصِيْداً :- ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی بنا دیا۔ (جَعَلْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَعْلٌ . (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضُ (زمین) ہے اور اس سے مراد زمین کی پیداوار ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (حَصِيْداً) صفت مشبہ ہے۔ مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے۔ حَصْدٌ مصدر باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴　كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ :- گویا کہ وہ ٹھہری نہیں، گویا کہ وہ موجود نہیں تھی۔ (كَاَنْ) یہ حرف مشبہ بالفعل ہے، اصل میں كَاَنَّ ہے۔ اس کا اسم محذوف ہے، یعنی اصل عبارت كَاَنَّهَا ہے۔ (لَمْ تَغْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غِنیً معنی ٹھہرنا، قیام کرنا۔

۲۵　دَارِ السَّلٰمِ :- سلامتی کا گھر، اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۲۶　اَلْحُسْنٰى :- بہت اچھا بدلہ۔ یہ صفت ہے، اس کا موصوف محذوف ہے۔ اصل عبارت (اَلْمَثُوْبَةُ الْحُسْنٰى) ہے۔ (اَلْحُسْنٰى) اسم تفضیل واحد مؤنث فُعلٰی کے وزن پر ہے، یہاں اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین اور مظہری)۔

۲۶　زِيَادَةٌ :- اس کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ اور یہاں اس سے مراد جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم اور ابن ماجہ کی حدیث شریف میں ہے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو کوئی زائد چیز دوں، اہل جنت عرض کریں گے، کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں فرمایا؟ کیا آپ نے ہم کو جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ کیا آپ نے ہم کو جہنم سے نجات نہیں عطا فرمائی؟ پھر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز ان کو محبوب

آیت نمبر

نہیں ہوگی ، پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی (لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ)۔(تفسیر مظہری)۔

۲۶ لَایَرْهَقُ:- وہ (سیاہی) نہیں چھائے گی۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَهَقٌ۔

۲۶ قَتَرٌ:- سیاہی، گردوغبار۔ باب سمع سے مصدر ہے۔(قَتِرَتِ النَّارُ) کے معنی آگ دھوئیں والی ہوگئی۔

۲۷ کَسَبُوْا السَّیِّاٰتِ:- ان لوگوں نے برے کام کیے۔(کَسَبُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَسْبٌ۔(السَّیِّاٰتِ) کا واحد: سَیِّئَةٌ معنی برائی، برا کام۔

۲۷ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ:- ان لوگوں پر ذلت چھاجائے گی، ان لوگوں کو رسوائی ڈھانک لے گی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(ذِلَّةٌ) رسوائی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ذلیل ہونا، رسوا ہونا۔

۲۷ عَاصِمٍ:- بچانے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر عَصْمٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ:- ان کے چہروں پر (تاریک رات کے ٹکڑے) لپیٹ دیئے گئے۔ (اُغْشِیَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْشَاءٌ۔ یہ اصل میں اِغْشَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(وُجُوْهٌ) کا واحد: وَجْهٌ معنی چہرہ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۷ قِطَعاً مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِماً:- تاریک رات کے ٹکڑے۔(قِطَعٌ) کا واحد: قِطْعَةٌ معنی ٹکڑا۔ (مُظْلِماً) کے معنی تاریک۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ لَیْلٌ سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۸ مَکَانَکُمْ:- تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرو۔ یہ فعل محذوف کا مفعول بہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (اَلْزِمُوْا مَکَانَکُمْ) ہے۔(مَکَانٌ) کے معنی جگہ کے ہیں۔ یہ کَوْنٌ مصدر سے اسم ظرف

آیت نمبر ہے۔ اس کی جمع: اَمَاکِنُ اور اَمْکِنَۃٌ ہے۔

۲۸ زَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ:- ہم نے ان کے درمیان پھوٹ ڈال دی، ہم نے ان کے درمیان تفریق کردی۔ (زَيَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْيِيْلٌ۔

۳۰ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ:- ہر شخص جانچ لے گا۔ (تَبْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَلْوٌ اور بَلَاءٌ بمعنی آزمانا، تجربہ کرنا۔

۳۰ اَسْلَفَتْ:- اس نے پہلے کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْلَافٌ۔

۳۰ كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ:- وہ لوگ جھوٹ باندھتے تھے، وہ لوگ جھوٹ گڑھتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ۔

۳۲ اَنّٰى تُصْرَفُوْنَ:- تم لوگ کہاں (حق سے) پھرے جاتے ہو۔ (اَنّٰى) استفہامیہ بمعنی اَيْنَ (تُصْرَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَرْفٌ۔

۳۴ اَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ:- تم لوگ کہاں (حق سے) پھرے جارہے ہو۔ (اَنّٰى) استفہامیہ بمعنی اَيْنَ (تُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ۔

۳۵ مَنْ لَّا يَهِدِّيْ:- جو شخص راہ نہ پائے۔ (لَا يَهِدِّيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ۔ (لَايَهِدِّيْ) اصل میں لَا يَهْتَدِيْ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کردیا گیا۔ ادغام میں پہلا حرف ساکن ہوتا ہے، اس لیے اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہاء کو کسرہ دے دیا گیا، لَايَهِدِّيْ ہوگیا۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۸ اِفْتَرَاهُ:- (کافر لوگ کہتے ہیں کہ) انھوں نے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس کو (یعنی قرآن کریم کو) گڑھ لیا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع قرآن کریم ہے۔

۳۹ تَاْوِيْلُهٗ:- اس کا انجام، یعنی قرآن کریم کی تکذیب کا انجام۔ (تَاْوِيْلٌ) باب تفعیل سے

آیت نمبر مصدر مضاف ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۲ الصُّمَّ:- بہرے لوگ۔ (جو سننے پر قادر نہ ہوں)۔ واحد اَصَمُّ یہاں بہرے کے حقیقی معنی مراد نہیں، بلکہ حق بات سننے سے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو بہرے قرار دیا گیا ہے۔

۴۳ اَلْعُمْیَ:- اندھے لوگ (جو لوگ دیکھنے پر قادر نہ ہوں) واحد: اَعْمٰی۔ یہاں اندھے کے حقیقی معنی مراد نہیں، بلکہ راہ حق سے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو اندھے قرار دیا گیا ہے۔

۴۶ اِمَّا نُرِیَنَّكَ:- اگر ہم آپ کو دکھلا دیں۔ (اِمَّا) اصل میں ان شرطیہ اور ما زائدہ سے مرکب ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (نُرِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَۃٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۶ نَتَوَفَّیَنَّكَ:- (اگر) ہم آپ کو وفات دے دیں۔ (نَتَوَفَّیَنَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، با نون تاکید ثقیلہ صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَفِّیْ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۹ لَایَسْتَاْخِرُوْنَ:- وہ لوگ نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں، وہ لوگ نہ مؤخر ہو سکتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْخَارٌ۔

۴۹ لَایَسْتَقْدِمُوْنَ:- وہ لوگ نہ آگے بڑھ سکتے ہیں، وہ لوگ نہ مقدم ہو سکتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْدَامٌ۔

۵۰ بَیَاتاً:- رات میں۔ ظرف زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی رات میں آنا۔

۵۱ کُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ:- تم لوگ اس کو (عذاب کو) جلدی طلب کر رہے تھے۔ کُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ۔

۵۳ یَسْتَنْبِئُوْنَكَ:- وہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ (یَسْتَنْبِئُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْبَاءٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۵۳ اِیْ وَرَبِّیْ:- ہاں میرے پروردگار کی قسم۔ (اِیْ) حرف ایجاب، ہاں کے معنی میں ہے۔ اور

آیت نمبر واؤ قسم کے لیے ہے۔

۵۴ اَسَرُّوْا النَّدَامَةَ:— وہ لوگ پشیمانی کو چھپائیں گے، وہ لوگ چھپے چھپے پچھتائیں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ معنی چھپانا۔ (النَّدَامَةَ) باب سمع سے مصدر ہے، معنی پشیمان ہونا، شرمندہ ہونا۔

۵۷ مَوْعِظَةٌ:— نصیحت۔ جمع: مَوَاعِظُ.

۵۷ الصُّدُوْرِ:— کا واحد: صَدْرٌ معنی سینہ، یہاں اس سے مراد دل ہے۔

۶۱ شَاْنٌ:— حال۔ جمع شُئُوْنٌ.

۶۱ شُهُوْداً:— حاضر، مطلع، نگہبان۔ واحد: شَاهِدٌ.

۶۱ تُفِيْضُوْنَ:— تم لوگ مشغول ہوتے ہو، تم لوگ مصروف ہوتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ.

۶۱ مَايَعْزُبُ:— وہ غائب نہیں ہوتا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُزُوْبٌ.

۶۱ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ:— ذرہ برابر، چھوٹی چیونٹی کے برابر۔ (مِثْقَالٌ) مصدر میمی ثِقْلٌ یعنی وزن کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: مَثَاقِيْلُ. (ذَرَّةٍ) کے معنی ذرہ، چھوٹی چیونٹی۔ جمع: ذَرَّاتٌ.

۶۱ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ:— واضح کتاب، روشن کتاب، یہاں اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (تفسیر جلالین ومظہری) (كِتٰبٌ) کی جمع: كُتُبٌ. (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ.

۶۲ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ:— ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ خَوْفٌ باب سمع سے مصدر ہے۔ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۶۲ لَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ:— نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ. حزن اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے

آیت نمبر پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ . (تفسیر بیضاوی)۔

۶۶ یَدْعُوْنَ :- وہ لوگ عبادت کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: دُعَآءٌ.

۶۶ یَخْرُصُوْنَ :- وہ لوگ اندازہ کرتے ہیں، وہ لوگ قیاسی باتیں کرتے ہیں، وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْصٌ معنی قیاس کرنا، اندازہ کرنا۔

۶۷ مُبْصِراً :- دکھلانے والا، روشن کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبْصَارٌ . جَعَلَ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۸ سُبْحٰنَهٗ :- وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اس کی اصل عبارت "اُسَبِّحُ اللّٰهَ سُبْحٰنَهٗ" .

۶۸ اَلْغَنِیُّ :- بے نیاز۔ (غنی) وہ ذات ہے جو کسی چیز میں کسی کی محتاج نہ ہو، اور تمام چیزیں اپنے وجود و بقاء میں اس کی محتاج ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔ (الغنیُّ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر غِنًی ہے۔

۶۸ سُلْطٰنٍ :- دلیل، حجت۔ جمع سَلَاطِیْنُ .

۷۱ نَبَاَ نُوْحٍ :- (حضرت) نوح علیہ السلام کا واقعہ۔ (نَبَاَ) کے معنی خبر، واقعہ۔ جمع: اَنْبَاءٌ . (نُوْحٍ) حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) سورۂ نساء آیت (۱۶۳) میں دیکھیے۔

۷۱ اَجْمِعُوْآ اَمْرَكُمْ :- تم لوگ اپنا کام مقرر کرلو، تم لوگ اپنی تدبیر پختہ کرلو۔ (اَجْمِعُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْمَاعٌ . (اَمْرٌ) کے معنی کام، تدبیر۔ جمع: اُمُوْرٌ .

۷۱ غُمَّةً :- پوشیدہ، مشتبہ، جیسا کہ استعمال کیا جاتا ہے۔ غُمَّ عَلَيْهِ الْاَمْرُ غَمّاً. معنی پوشیدہ ہونا، مشتبہ ہونا۔

۷۱ اِقْضُوْا اِلَیَّ :- تم لوگ میرے ساتھ کر گزرو (جو کچھ کرنا ہے)۔ (اِقْضُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءٌ .

آیت نمبر

۷۱ لَا تُنْظِرُوْنِ:- تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ (لَا تُنْظِرُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ. (نِ) اس میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔

۷۲ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ:- اگر تم اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّي.

۷۳ اَلْفُلْكِ:- کشتی۔ یہ لفظ مذکر مؤنث، واحد جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۷۳ خَلٰٓئِفَ:- جانشین، نائب۔ واحد: خَلِيْفَةٌ. یہاں اس سے مراد ہلاک شدہ لوگوں کی جگہ پر دوسروں کو آباد کرنا ہے۔

۷۳ اَلْمُنْذَرِيْنَ:- (عذاب الٰہی سے) ڈرائے ہوئے لوگ۔ یعنی کفار و مشرکین۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْذَرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۷۴ نَطْبَعُ:- ہم مہر لگا دیتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَبْعٌ.

۷۴ اَلْمُعْتَدِيْنَ:- حد سے آگے بڑھنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے۔ اس سے مراد کفار و مشرکین ہیں۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُعْتَدِيْ اور مصدر اِعْتِدَآءٌ ہے۔

۷۵ مَلَا۟ئِهٖ:- اس کے سردار۔ (مَلَاٌ) کے معنی جماعت، اشراف قوم، سرداران قوم کے آتے ہیں۔ اس کی جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔

۷۶ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ:- صریح جادو، کھلا ہوا جادو۔ (سِحْرٌ) کے معنی جادو۔ ہر وہ چیز جس کا سبب پوشیدہ ہو۔ اور خلاف حقیقت کا خیال ہو۔ جادو کا مقصد دھوکا دینا ہوتا ہے، اس لیے لفظ سحر دھوکے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہر وہ کام جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔ اس کی جمع: اَسْحَارٌ. (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۷۷ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ :- جادوگر کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ یعنی جادوگر جب نبوت کا دعویٰ کریں تو اپنی نشانی کو ظاہر کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ (لَایُفْلِحُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ . (السّٰحِرُوْنَ) معنی جادوگر لوگ، اس کا واحد: سَاحِرٌ اور مصدر سِحْرٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۸ لِتَلْفِتَنَا :- تاکہ آپ ہم کو ہٹادیں۔ (لِتَلْفِتَ) شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَلْفِتَ) لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لَفْتٌ . (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۸ اَلْكِبْرِيَآءُ :- بڑائی، سرداری۔ اس کا مادہ کِبْرٌ ہے۔

۷۹ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ :- ماہر جادوگر۔ (سَاحِرٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: سَحَرَةٌ اور مصدر سِحْرٌ ہے۔ (عَلِيْمٌ) عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۰ اَلْقُوْا :- تم لوگ ڈالو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ .

۸۰ مُلْقُوْنَ :- ڈالنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ اس کی اصل مُلْقِيُوْنَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کی حرکت زائل کردی، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُلْقُوْنَ ہو گیا۔ اس کا واحد: مُلْقٍ ہے۔ جو اصل میں مُلْقِيٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا ساکن کردیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُلْقٍ ہو گیا۔

۸۱ سَيُبْطِلُهٗ :- وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو (جادو کو) ابھی مٹادیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کردیتا ہے۔ (يُبْطِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْطَالٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۲ يُحِقُّ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ ثابت فرمادیتے ہیں۔ (يُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ .

آیت نمبر

۸۳ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ :- کہ وہ ان کو تکلیف پہنچائے، کہ وہ ان کو فتنہ میں ڈال دے۔(یَفْتِنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ . ان ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۳ اَلْمُسْرِفِيْنَ :- حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے آگے بڑھنے والے۔باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۸۷ تَبَوَّاٰ :- تم دونوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام) برقرار رکھو (گھروں کو)، تم دونوں ٹھہرنے کی جگہ بنالو (گھروں کو)۔باب تفعل سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر تَبَوُّءٌ .

۸۷ اِجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً :- تم لوگ اپنے گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو، تم لوگ اپنے گھروں کو قبلہ رو بنالو۔(اِجْعَلُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَعْلٌ. (بُيُوْتٌ) کا واحد: بَيْتٌ معنی گھر۔(قِبْلَةً) وہ جہت جس کی طرف چہرہ کرکے نماز پڑھی جاتی ہے۔

۸۸ اِطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ :- آپ ان کے مالوں کو ہلاک فرمادیجیے۔(اِطْمِسْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر طَمْسٌ. (اَمْوَالٌ) کا واحد: مَالٌ معنی دولت۔

۸۸ اُشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ :- آپ ان کے دلوں کو سخت کردیجیے۔(اُشْدُدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَدٌّ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۸۹ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا :- تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی۔(اُجِيْبَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِجَابَةٌ . (دَعْوَةٌ) کے معنی دعا۔جمع: دَعَوَاتٌ . حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء فرمائی تھی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی، اس لیے دعا کی نسبت دونوں کی طرف کی گئی ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۹۰ جَاوَزْنَا :- ہم نے (بنی اسرائیل کو دریا سے) پار کردیا۔باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُجَاوَزَةٌ .

۹۰ بَغْيًا وَّعَدْوًا :- ظلم اور زیادتی کرنے کے لیے۔(بَغْيًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔(عَدْوًا)

آیت نمبر باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ دونوں حال یا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (تفسیر مظہری)

۹۰ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ:- وہ (فرعون) ڈوبنے لگا۔ (اس کو ڈوبنا لاحق ہوگیا)۔ (اَدْرَكَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاكٌ. (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْغَرَقُ) باب سمع سے مصدر ہے۔

۹۱ آلْئٰنَ:- کیا اب (ایمان لاتا ہے) یہ اصل میں (ءَاَلْئٰنَ) ہے۔ پہلا ہمزہ استفہام کے لیے ہے۔ دوسرا ہمزہ اور لام، تعریف (معرفہ بنانے) کے لیے ہے۔ (اَلْئٰنَ) فعل محذوف نُؤْمِنُ کا ظرف مقدم ہے۔

۹۳ بَوَّانَا:- ہم نے جگہ دی، ہم نے ٹھہرایا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ .

۹۳ مُبَوَّاَ صِدْقٍ:- اچھی جگہ، اچھا ٹھکانا۔ (مُبَوَّاٌ) کے معنی جگہ، ٹھکانا۔ تَبْوِئَةٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ (صِدْقٌ) کے معنی سچائی، باب نصر سے مصدر ہے یہاں صدق کا ترجمہ عمدہ اور اچھا ہے۔

۹۴ اَلْمُمْتَرِيْنَ:- شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُمْتَرِيْ اور مصدر اِمْتِرَآءٌ ہے۔

۹۸ كَشَفْنَا:- ہم نے دور کردیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ .

۹۸ مَتَّعْنٰهُمْ:- ہم نے ان کو فائدہ پہنچادیا۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰۰ الرِّجْسَ:- گندگی، یہاں اس سے مراد عذاب یا رسوائی ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ اس کی جمع: اَرْجَاسٌ ہے۔

۱۰۱ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ:- نشانیاں اور ڈرانے والے کچھ فائدہ نہیں پہنچاتے۔ (مَا) نافیہ ہے۔ (تُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ.

آیت نمبر (اَلْاٰیٰتُ) نشانیاں، دلائل۔ واحد: آیَۃٌ. (اَلنُّذُرُ) ڈرانے والے لوگ۔ اس کا واحد: نَذِیْرٌ ہے۔

۱۰۴ یَتَوَفّٰکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو وفات دیتا ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری روح قبض کرتا ہے۔ (یَتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّیْ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۵ اَقِمْ وَجْھَكَ:۔ آپ اپنے چہرہ کو قائم رکھیے۔ یعنی آپ اپنی ذات کو متوجہ رکھیے۔ (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَۃٌ. (وَجْہٌ) کے معنی چہرہ۔ جمع: وُجُوْہٌ.

۱۰۶ لَاتَدْعُ:۔ آپ مت عبادت کیجئے۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: دُعَاءٌ.

۱۰۷ اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ:۔ بہت مغفرت فرمانے والے، بہت رحم فرمانے والے۔ مَغْفِرَۃٌ (باب ضرب) اور رَحْمَۃٌ (باب سمع) سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۸ مَنِ اھْتَدٰی:۔ جو شخص ہدایت اختیار کرے گا۔ (اِھْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِھْتِدَآءٌ.

۱۰۸ وَکِیْلٍ:۔ نگہبان، نگراں وِکَالَۃٌ سے صفت مشبہ ہے۔

۱۰۹ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ:۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔ (خَیْرٌ) یہ اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے۔ (اَلْحٰکِمِیْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: حَاکِمٌ اور مصدر حُکْمٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ ہود

سورۂ ہود مکی ہے، یہ قرآن کریم کی گیارہویں سورت ہے۔اس سورت میں پچھلی قوموں پر نازل ہونے والے مختلف قسم کے عذاب الٰہی، پھر قیامت کے ہولناک واقعات کا ذکر خاص انداز میں کیا گیا ہے۔اسی وجہ سے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اظہار غم کے طور پر عرض کیا، یارسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے۔اور بعض روایتوں میں سورۂ ہود کے ساتھ سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ نبا اور سورۂ تکویر کا بھی ذکر ہے۔مطلب یہ ہے کہ ہولناک واقعات کے خوف سے بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے، اس سورت کی نسبت حضرت ہود علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام ایک مشہور نبی ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا، قوم عاد نے معبود حقیقی کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش شروع کر دی تھی، حضرت ہود علیہ السلام نے نہایت شفقت و محبت کے ساتھ ان کو سمجھایا۔اے میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمھارا کوئی معبود نہیں۔اے میری قوم! اس تبلیغ پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہوں، میرا معاوضہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔اے میری قوم! تم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، اور اس کی طرف پورے طور پر متوجہ ہو جاؤ۔ وہ تمھارے اوپر خوب بارش برسائے گا اور تمھاری قوت میں ترقی عطا فرمائے گا۔

ان لوگوں نے کہا اے ہود! آپ نے ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش نہیں کی، اور آپ کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں (بتوں) کو چھوڑنے والے نہیں۔اور ہم کسی طرح آپ پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے آپ کو خرابی میں مبتلا کر دیا ہے، اس لیے آپ بہکی ہوئی باتیں کر رہے ہیں۔حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا

ہوں، اور تم لوگ بھی گواہ رہو، میں ان تمام چیزوں سے بیزار ہوں، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ تم سب مل کر میرے خلاف تدبیر اختیار کرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو، میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمھارا بھی مالک ہے۔ روئے زمین پر چلنے والے تمام لوگوں کی پیشانی اسی کے قبضہ میں ہے، لیکن قوم عاد اپنی نافرمانی پر جمی رہی۔ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتی رہی، اور سرکشی کرتے ہوئے حضرت ہود علیہ السلام سے عذاب الٰہی کے لانے کا مطالبہ کیا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب آ گیا۔ سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل طوفانی ہوا چلتی رہی۔ اس عذاب کے ذریعہ قوم عاد کے لوگ جن کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، ایسے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا ایک فرد بھی باقی نہیں رہا۔ قوم عاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ " اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

آیت نمبر ۱ الٓـر:- یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ جس کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہے۔ دوسرے لوگوں کو اس کی مراد نہیں بتائی گئی ہے۔

۱ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ:- اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں۔ یہاں محکم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کو ایسے طریقے پر مرتب فرمایا ہے کہ ان میں کسی لفظی اور معنوی غلطی اور خرابی کا کوئی احتمال نہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ (اُحْكِمَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْكَامٌ. (آيَاتٌ) کے معنی آیتیں۔ واحد: آيَةٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع كِتَابٌ ہے۔

۱ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ:- بہت حکمت والے، بہت خبر رکھنے والے۔ حِكْمَةٌ (باب کرم) سے اور خُبْرٌ (باب کرم اور فتح) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ:- ڈرانے اور خوش خبری سنانے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔ لفظ (نَذِيْرٌ) فعیل کے وزن پر باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور قیاس کے مطابق اس کا مصدر اِنْذَارٌ ہے۔ اور

آیت نمبر لفظ (بَشِیْرٌ) بِشَارَۃٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۵ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ :- وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کیے دیتے ہیں۔ (یَثْنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَنْیٌ . (صُدُوْرٌ) کا واحد: صَدْرٌ معنی سینہ۔ بعض حضرات نے کہا یہ آیت کریمہ منافقوں کے بارے میں ہے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف باتیں کرتے وقت یہ ہیئت بنا لیتے تھے، تا کہ کسی کو ان کی باتوں کی خبر نہ ہو۔

۵ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ :- وہ لوگ اپنے کپڑے لپیٹ لیتے ہیں۔ (یَسْتَغْشُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْشَاءٌ یہ اصل میں اِسْتِغْشَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ثِیَابٌ) کے معنی کپڑے۔ واحد: ثَوْبٌ .

۵ یُسِرُّوْنَ :- وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ .

۵ یُعْلِنُوْنَ :- وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْلَانٌ .

۵ عَلِیْمٌ :- بہت جاننے والا۔ عِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

﴿پارہ/۱۱ مکمل ہو گیا﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ: پارہ (۱۲) سورۂ ھود

آیت نمبر

۶ دَآبَّةٍ:- زمین پر چلنے والا جان دار جمع: دَوَآبٌّ. دَآبَّةٌ کے معنی مطلق جان دار کے ہیں۔ اور اس کا اطلاق ہر قسم کے حیوان پر ہوتا ہے۔

۶ مُسْتَقَرَّهَا:- اس کے ٹھہرنے کی جگہ۔ (مُسْتَقَرٌّ) باب استفعال سے ظرف مکان ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع دَآبَّةٌ ہے۔ مستقر کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اس سے مراد دنیا میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اس سے مراد رحمِ مادر ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد جنت یا جہنم ہے۔ (تفسیر مظہری)

۶ مُسْتَوْدَعَهَا:- اس کے امانت رکھنے کی جگہ۔ (مُسْتَوْدَعٌ) باب استفعال سے ظرف مکان ہے۔ اس کا مصدر: اِسْتِيْدَاعٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع دَآبَّةٌ ہے۔ مستودع کی تفسیر میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد قبر ہے جس میں مرنے کے بعد دفن کیا جائے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد باپ کی پشت ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ: کھلی کتاب، واضح کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری)

۷ سِتَّةِ اَيَّامٍ:- چھ دن۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔ اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے پارہ (۲۴) سورۂ حم سجدہ (آیت ۱۰-۱۱) میں بیان فرمائی ہے کہ دو دنوں میں زمین پیدا فرمائی، اور دو دنوں میں پہاڑ وغیرہ اور جانداروں کے لیے غذا اور بقاء کا سامان پیدا فرمایا، اور دو دنوں میں سات آسمان اور ستارے وغیرہ بنائے۔

۷ لِيَبْلُوَكُمْ:- تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارا امتحان لیں۔ (لِيَبْلُوَ) شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَبْلُوَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلْوٌ اور

آیت نمبر بَلَاءٌ ہے۔لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷ اِنَّكُمْ مَبْعُوْثُوْنَ:۔۔ تم لوگ دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔(مَبْعُوْثُوْنَ) باب فتح سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد:مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعْثٌ ہے۔

۸ اُمَّةٍمَّعْدُوْدَةٍ:۔۔ شمار کی ہوئی مدت، مقررہ وقت،اس سے مراد دنیوی زندگی ہے۔(بیان القرآن) (اُمَّةٌ) وقت، مدت۔جمع:اُمَمٌ. (مَعْدُوْدَةٌ) باب نصر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔اس کا مصدر عَدٌّ ہے معنی شمار کرنا۔

۸ مَايَحْبِسُهٗ:۔۔ اس کو (عذاب کو) کیا چیز روک رہی ہے۔(مَا) برائے استفہام۔ (يَحْبِسُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر حَبْسٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب،مفعول بہ ہے،اس کا مرجع اَلْعَذَابُ ہے۔

۸ حَاقَ بِهِمْ:۔۔ وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔یہ فعل ماضی،فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر حَيْقٌ.

۹ لَئِنْ اَذَقْنَا:۔۔ اگر ہم چکھا دیتے ہیں۔یہ جملہ شرط واقع ہے۔(اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر اِذَاقَةٌ.

۹ نَزَعْنٰهَا:۔۔ ہم (اس نعمت) کو چھین لیتے ہیں۔یہ جملہ شرط واقع ہے۔(نَزَعْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر نَزْعٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب،مفعول بہ ہے،اس کا مرجع رَحْمَةٌ ہے۔

۹ يَئُوْسٌ:۔۔ ناامید۔يَاْسٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ كَفُوْرٌ:۔۔ ناشکرا۔كُفْرٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ نَعْمَاءَ:۔۔ نعمت،راحت۔

آیت نمبر

۱۰ ضَرَّاءَ:- تکلیف، مصیبت۔

۱۰ فَرِحٌ:- خوش ہونے والا، اترانے والا۔ فَرَحٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ فَخُوْرٌ:- فخر کرنے والا، شیخی بگھارنے والا۔ فَخْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ ضَائِقٌ:- تنگ ہونے والا۔ باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر ضَیْقٌ ہے۔

۱۲ وَكِيْلٌ:- پورا اختیار رکھنے والا۔ وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳ مُفْتَرَيٰتٍ:- بنائی ہوئی (سورتیں)، گڑھی ہوئی (سورتیں)۔ باب افتعال سے اسم مفعول، جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُفْتَرَاةٌ اور مصدر اِفْتِرَآءٌ ہے۔

۱۵ نُوَفِّ اِلَيْهِمْ:- ہم ان کو پورا دیتے ہیں۔ (نُوَفِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْفِيَةٌ. جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے یاء ساقط ہوگئی ہے۔

۱۵ لَايُبْخَسُوْنَ:- ان لوگوں کو بدلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَخْسٌ .

۱۸ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ:- وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ (يُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ معنی پیش کرنا۔

۱۸ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ:- گواہی دینے والے کہیں گے، یہاں گواہوں سے مراد فرشتے ہیں۔ (الْاَشْهَادُ) گواہی دینے والے۔ اس کا واحد: شَاهِدٌ ہے۔

۲۲ لَاجَرَمَ:- یقینی بات، لازمی بات (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی کے ساتھ (لَاجَرَمَ) کا لفظ یقیناً اور حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ اَلْاَخْسَرُوْنَ:- بہت نقصان اٹھانے والے۔ خَسَارَةٌ سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: اَلْاَخْسَرُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۲۳ اَخْبَتُوْآ اِلٰی رَبِّهِمْ:— وہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف جھک گئے۔(اَخْبَتُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْبَاتٌ .

۲۴ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلاً:— کیا حالت کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں، کیا دونوں کا حال برابر ہے۔(يَسْتَوِيَانِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ . یہ اصل میں ہے اِستوایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(مَثَلٌ) کے معنی حالت۔ جمع: اَمْثَالٌ .

۲۷ اَرَاذِلُنَا:— ہمارے بہت رذیل لوگ، ہمارے بہت حقیر لوگ۔(اَرَاذِلُ) اسم تفضیل جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد: اَرْذَلُ ہے۔ اس کا مصدر رَذَالَةٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۲۷ بَادِيَ الرَّاْيِ:— سرسری رائے میں، ظاہری رائے میں۔(بَادِيَ) اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر بُدُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے ۔یعنی وَقْتَ حُدُوْثِ بَادِيِ الرَّاْيِ . اور اس کا عامل اِتَّبَعَكَ ہے۔

۲۸ عُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ:— وہ (رحمت) تم سے پوشیدہ رکھی گئی، وہ (رحمت) تم سے چھپادی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَعْمِيَةٌ .

۲۹ مَا اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا:— میں ایمان والوں کو نکالنے والا نہیں ہوں۔ شروع میں مانفی کے لیے ہے۔(طَارِدٌ) باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر طَرْدٌ ہے۔

۳۱ تَزْدَرِيٓ اَعْيُنُكُمْ:— تمھاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں۔(تَزْدَرِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْدِرَآءٌ . (تَزْدَرِيْ) اصل میں تَزْتَرِيْ ہے، تائے ثانی جو افتعال کی تاء ہے اس کو دال سے بدل دیا گیا۔ تَزْدَرِيْ ہوگیا ہے۔ (اَعْيُنٌ) کے معنی نگاہیں۔ اس کا واحد: عَيْنٌ ہے۔

۳۴ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ:— (اگر اللہ تعالیٰ) تم کو گمراہ کرنا چاہیں۔(يُغْوِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْوَآءٌ ہے یہ اصل میں اِغْوَايٌ ہے یاء کو

آیت نمبر ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہاں فعل مضارع ان ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۵ عَلَيَّ اِجْرَامِيْ:۔ میرا جرم مجھ پر ہے۔ (اِجْرَامٌ) باب افعال سے مصدر ہے، یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ ترکیب میں عَلَيَّ خبر مقدم اور اِجْرَامِيْ مبتدأ موخر ہے۔

۳۶ لَاتَبْتَئِسْ:۔ آپ غم نہ کریں۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِئَاسٌ.

۳۷ اِصْنَعِ الْفُلْكَ:۔ آپ کشتی بنایئے۔ (اِصْنَعْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صُنْعٌ. (الْفُلْكُ) کے معنی کشتی، یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد، جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ لَاتُخَاطِبْنِيْ:۔ آپ مجھ سے بات نہ کیجیے (ظالموں کے بارے میں)۔ (لَاتُخَاطِبْ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُخَاطَبَةٌ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۹ يُخْزِيْهِ:۔ وہ (عذاب) اس کو رسوا کر دے گا۔ (يُخْزِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ . یہ اصل میں اِخْزَايٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۹ يَحِلُّ عَلَيْهِ:۔ وہ (دائمی عذاب) اس پر نازل ہوگا۔ (يَحِلُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَلٌّ .

۳۹ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ:۔ دائمی عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ . (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۴۰ فَارَ التَّنُّوْرُ:۔ تنور نے جوش مارا، یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا۔ (فَارَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَوْرٌ . (التَّنُّوْرُ) تنور کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ تنور وہ ایک خاص قسم کا مٹی کا برتن ہے۔ جس کو زمین کے گڑھے میں لگا کر روٹی پکائی جاتی ہے، اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ تنور سے مراد سطح زمین ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ "تَنُّوْرٌ" کی جمع: تَنَانِيْرُ ہے۔

آیت نمبر

۴۰ اِحْمِلْ:— آپ سوار کر لیجیے۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ.

۴۱ مَجْرِیْھَا:— اس کا (کشتی کا) چلنا۔ (مَجْرٰی) مصدر میمی مضاف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر جَرْیٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع فُلْكٌ ہے۔

۴۱ مُرْسٰھَا:— اس کا (کشتی کا) ٹھہرنا۔ (مُرْسٰی) مصدر میمی مضاف ہے یہ باب افعال سے ہے، اس کا مصدر اِرْسَآءٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع فُلْكٌ ہے۔

۴۲ مَعْزِلٍ:— علیحدہ مقام، الگ مقام۔ عَزْلٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ سَاٰوِیْ:— میں ابھی پناہ لے لوں گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (اٰوِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اُوِیٌّ.

۴۳ یَعْصِمُنِیْ:— وہ (پہاڑ) مجھ کو بچالے گا۔ (یَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصْمٌ. (نِیْ) نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۴ اِبْلَعِیْ:— (اے زمین) تو نگل جا۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر بَلْعٌ.

۴۴ اَقْلِعِیْ:— (اے آسمان) تو تھم جا۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِقْلَاعٌ.

۴۴ غِیْضَ الْمَاءُ:— پانی گھٹ گیا۔ (غِیْضَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَیْضٌ.

۴۴ اِسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ:— وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی۔ (اِسْتَوَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ. (اَلْجُوْدِیِّ) شہر موصل کے قریب جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۴۸ اِھْبِطْ بِسَلٰمٍ:— آپ سلامتی کے ساتھ اتریئے۔ (اِھْبِطْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر حاضر، مصدر ھُبُــوْطٌ. (سَلَامٍ) کے معنی سلامتی، باب سمع اور باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۴۸ سَنُمَتِّعُهُمْ:- عنقریب ہم ان کو فائدہ دیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (نُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِیْعٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ عَادٍ:- قوم عاد کے حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۶۵) میں دیکھیے۔

۵۰ هُوْدًا:- حضرت ہود علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۶۵) میں دیکھیے۔

۵۲ مِدْرَارًا:- بہت برسنے والا، موسلا دھار برسنے والا۔ دَرٌّ مصدر سے مفعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ لَا تَتَوَلَّوْا:- تم لوگ اعراض مت کرو۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ.

۵۴ اِعْتَرَاكَ:- آپ کو (خرابی میں) مبتلا کر دیا ہے۔ (اِعْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِرَاءٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۵ كِيْدُوْنِيْ:- تم لوگ میرے خلاف تدبیر کرو، تم لوگ میرے ساتھ داؤ کرو۔ (كِيْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْدٌ معنی مکر کرنا، فریب کرنا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۵ لَا تُنْظِرُوْنِ:- تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ (لَا تُنْظِرُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْظَــارٌ. (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۵۷ اِنْ تَـوَلَّوْا:- اگر تم لوگ اعراض کرو گے۔ (تَـوَلَّوْا) اصل میں تَتَــوَلَّوْنَ ہے۔ پہلی تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا، اور ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔ (تَوَلَّوْا) ہو گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۵۷ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ: میرا پروردگار قائم مقام بنائے گا، میرا پروردگار زمین میں آباد کرے گا۔

آیت نمبر (يَسْتَخْلِفُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۷ حَفِيْظٌ:۔ نگہبان۔ حِفْظٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۵۸ عَذَابٍ غَلِيْظٍ:۔ سخت عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ۔ (غَلِيْظٌ) غِلْظَةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر، ضرب اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ جَحَدُوْا:۔ ان لوگوں نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ اور جُحُوْدٌ ہے۔

۵۹ جَبَّارٍ:۔ سرکش، ظالم۔ باب نصر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر جَبْرٌ اور جُبُوْرٌ ہے۔

۵۹ عَنِيْدٍ:۔ مخالف، ضدی۔ باب نصر اور ضرب سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع: عُنُدٌ اور مصدر عُنُوْدٌ ہے۔

۶۱ ثَمُوْدَ:۔ قوم ثمود کے حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۶۱ صٰلِحًا:۔ حضرت صالح علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۶۱ اَنْشَاَكُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَآءٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ اِسْتَعْمَرَكُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو آباد فرمایا۔ (اِسْتَعْمَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْمَارٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ مُجِيْبٌ:۔ قبول کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِجَابَةٌ

آیت نمبر ہے۔ مُجِیْبٌ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۶۲ مَـرْجُـوًّا:۔ امید کیا ہوا، جس سے امید قائم ہو، جس میں صلاحیت اور قابلیت کے آثار پائے جائیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے (مَـرْجُـوٌّ) کا ترجمہ (ہونہار) کیا ہے۔ یہ رَجَآءٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ مُرِیْبٍ:۔ بے قرار کرنے والا، تردد میں ڈالنے والا۔ یہ ترکیب میں صفت ہے۔ اس کا موصوف شَكٍّ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ اس کی اصل عبارت شَكٍّ مُّـرِیْبٍ ہے۔ لفظ "مُرِیْبٌ" باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِرَابَۃٌ اور مادہ رَیْبٌ ہے۔

۶۴ ذَرُوْھَــا:۔ تم لوگ اس (اونٹنی) کو چھوڑ دو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۵ عَقَرُوْھَا:۔ ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ دیے، ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۶۵ تَـمَتَّعُوْا:۔ تم لوگ فائدہ حاصل کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ۔

۶۶ اَلْـقَـوِیُّ الْعَزِیْزُ:۔ بہت قوت والا، بہت غلبہ والا۔ قُوَّۃٌ (باب سمع) سے اور عِزَّۃٌ (باب ضرب) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۷ اَلـصَّیْحَۃُ:۔ سخت آواز، ہولناک آواز۔ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری۔ (تفسیر مظہری)۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی چیخنا، چلانا۔

۶۷ جٰثِمِیْنَ:۔ اوندھے پڑے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اَصْبَحُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: جَـاثِمٌ اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۶۸ لَمْ يَغْنَوْا:- وہ لوگ بسے نہیں، وہ لوگ رہے نہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غِنیً معنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔

۶۹ جَاءَتْ رُسُلُنَا:- ہمارے بھیجے ہوئے (یعنی فرشتے) آئے۔ (جاءَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جَيْءٌ و جَيْئَةٌ، مَجِيْءٌ و مَجِيْئَةٌ. (رُسُلٌ) بھیجے ہوئے۔ اس سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد: رَسُوْلٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۶۹ اَلْبُشْرٰی:- خوش خبری، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے یعنی اسحاق علیہ السلام اور پوتے یعنی یعقوب علیہ السلام کی خوش خبری دی گئی تھی۔

۶۹ سَلٰمًا:- سلام۔ یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (نُسَلِّمُ عَلَيْكَ سَلٰمًا) ہے یعنی ہم آپ کو سلام کرتے ہیں۔ لفظ سَلَامٌ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۹ سَلٰمٌ:- سلام۔ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (عَلَيْكُمْ سَلَامٌ) ہے۔ (سَلَامٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۹ مَالَبِثَ:- انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) دیر نہیں لگائی۔ باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَبْثٌ اور لُبْثٌ .

۶۹ عِجْلٍ حَنِيْذٍ:- تلا ہوا بچھڑا۔ (عِجْلٌ) بچھڑا (گائے کا بچہ)۔ جمع: عُجُوْلٌ . حَنِيْذٍ باب ضرب سے صفت مفعولی ہے۔ اس کا مصدر حَنْذٌ ہے۔

۷۰ نَكِرَهُمْ:- انھوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) ان (فرشتوں) کو پہچانا نہیں۔ (نَكِرَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكْرٌ و نُكْرٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۰ اَوْجَسَ:- انھوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) محسوس کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْجَاسٌ .

۷۲ يٰوَيْلَتٰى:- ہائے تعجب۔ (يٰوَيْلَتٰى) یہ اصل میں يٰوَيْلَتِى ہے۔ یائے متکلم (جو مضاف الیہ

آیت نمبر ہے) اس کو الف سے بدل دیا گیا۔ یٰوَیْلَتٰی ہو گیا۔ کسی تعجب والی چیز کے پیش آنے پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۲　اَنَا عَجُوْزٌ: — میں بڑھیا ہوں۔ (عَجُوْزٌ) کے معنی بوڑھی عورت۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: عَجَائِزُ.

۷۲　هٰذَا بَعْلِيْ: — یہ میرے شوہر ہیں۔ (بَعْلٌ) کے معنی شوہر۔ جمع: بِعَالٌ.

۷۳　حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: — بہت لائق تعریف، بہت بزرگی والا۔ حَمْدٌ اور مَجْدٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حَمْدٌ باب سمع سے اور مَجْدٌ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴　الرَّوْعُ: — ڈر، خوف۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۷۴　يُجَادِلُنَا: — وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ہم سے بحث کرنے لگے، وہ (ابراہیم علیہ السلام) ہم سے جھگڑنے لگے۔ اس کے متعلق تفسیر مظہری میں ہے۔ قَالَ عَامَّةُ اَهْلِ التَّفْسِيْرِ مَعْنَاهُ يُجَادِلُ رُسُلَنَا . اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ "يُجَادِلُنَا" يُجَادِلُ رُسُلَنَا کے معنی میں ہے۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام ہمارے فرشتوں سے جھگڑنے لگے۔ (يُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۵　حَلِيْمٌ: — بہت تحمل والا۔ حِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۷۵　اَوَّاهٌ: — بہت توبہ کرنے والا۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) نرم دل (ترجمۂ شیخ الہند) بہت آہ وزاری کرنے والا، اَوْهٌ سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵　مُنِيْبٌ: — اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ (رَاجِعٌ اِلَى اللّٰهِ). (مُنِيْبٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِنَابَةٌ اور مادہ نَوْبٌ ہے۔

۷۷　سِيْٓءَ بِهِمْ: — وہ (یعنی لوط علیہ السلام) ان کی وجہ سے غمگین ہوئے۔ باب نصر سے فعل

آیت نمبر ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَـوْءٌ معنی غمگین کرنا۔ فعل مجہول ہونے کی وجہ سے لازم کے معنی میں ہو گیا۔

۷۷ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً:- وہ (یعنی لوط علیہ السلام) ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے تنگ دل ہوئے۔ (ضَـاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَیْـقٌ. (ذَرْعٌ) کے اصل معنی ہاتھ کے ہیں۔ قوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر ذَرْعٌ سے دل مراد ہے۔ ضَـاقَ ذَرْعُـهٗ قَـالَ الْبَـغَوِیُّ قَلْبُهٗ. (ضَاقَ ذَرْعاً) نسبت سے تمیز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۷ يَوْمٌ عَصِيْبٌ:- بھاری دن، سخت دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَيَّامٌ. (عَصِيْبٌ) کے معنی سخت، دشوار، عَـصْبٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی لپیٹنا، باندھنا۔

۷۷ يُهْـرَعُوْنَ:- دوڑتے ہوئے، جلدی کرتے ہوئے۔ (قوم) دوڑتی ہوئی، (قوم) جلدی کرتی ہوئی۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْرَاعٌ معنی جلدی کرنا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔

۷۸ لَا تُـخْزُوْنِ:- تم لوگ مجھے رسوا نہ کرو۔ (لَا تُـخْزُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ. یہ اصل میں اِخْزَایٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (نِ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم محذوف ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۸۰ اٰوِیْ:- میں پناہ لیتا۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اُوِیٌّ یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔

۸۰ رُكْنٍ شَدِيْدٍ:- مضبوط خاندان۔ (رُكْنٌ) کے معنی، عزت، قوت، غلبہ، خاندان۔ جمع: اَرْكَانٌ. (شَدِيْدٌ) کے معنی سخت، مضبوط۔ شِدَّةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۸۱ اَسْـرِ بِـاَهْلِكَ:- آپ اپنے گھر والوں (یعنی اپنے متعلقین) کو رات میں لے چلیے۔

آیت نمبر (اَسْــرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْــرَاءٌ . یہ اصل میں اِسْــرَایٌ . ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَھْــلٌ) گھر والے۔ رشتہ دار۔ جمع: اَھْلُوْنَ. اور اَھَالٍ . (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۸۲ سِجِّیْـلٍ مَّنْضُوْدٍ:۔ تہ بہ تہ کنکر، لگا تار کنکر۔ (سِجِّیْلٌ) کے معنی کنکر۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت سعیدؒ بن جبیر نے فرمایا کہ یہ سنگ گل کا معرب ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (مَنْضُوْدٌ) کے معنی مرتب کیا ہوا۔ تہ بتہ رکھا ہوا۔ یہ اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر نَضْدٌ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ مُسَــوَّمَةٌ:۔ (پتھر) نشان لگائے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث اور مصدر تَسْوِیْمٌ ہے۔ یہ حِجَارَۃً سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۴ مَدْیَنَ:۔ قوم مدین کی تحقیق پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۸۵) میں دیکھیے۔

۸۴ شُــعَیْبــاً:۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۸۵) میں دیکھیے۔

۸۴ لَا تَنْقُصُوْا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ:۔ تم لوگ ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ (لَاتَنْقُصُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقْصٌ . (اَلْمِكْیَالُ) ناپنے کا آلہ (پیمانہ) كَیْلٌ سے اسم آلہ ہے۔ جمع: مَكَــائِیْلُ یہاں حاصل مصدر کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْــمِیْــزَانُ) تولنے کا آلہ (ترازو) وَزْنٌ سے اسم آلہ ہے۔ جمع: مَوَازِیْنُ. یہاں حاصل مصدر کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ اَوْفُوْا:۔ تم لوگ پورا کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَــاءٌ. یہ اصل میں اِوْفَایٌ. ہے اس میں واؤ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۸۵ لَاتَبْخَسُوْا:۔ تم لوگ نہ گھٹاؤ۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخْسٌ.

۸۵ لَاتَــعْثَوْا:۔ تم لوگ فساد نہ کرو۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُثُوٌّ ، عُثِیٌّ ، عَثَیَانٌ ہے۔

آیت نمبر

۸۷ اَلْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ :- عقل مند، دین دار۔ حِلْمٌ (باب کرم) سے اور رُشْدٌ (باب نصر) سے فعیل کے وزن پر یہ دونوں صفت مشبہ ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام سے استہزاء کے طور پر کافروں نے یہ بات کہی تھی۔

۸۸ اِلَیْـهِ اُنِیْبُ :- میں اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (اُنِیْـبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنَـابَةٌ اور مادہ نَوْبٌ ہے۔

۸۹ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ :- تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ (لَا یَجْرِمَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَـرْمٌ . (کُـمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۰ وَدُوْدٌ:- بہت محبت فرمانے والا۔ باب سمع سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ مصدر وُدٌّ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹۱ رَهْطُكَ:- تمہارا خاندان۔ (رَهْطٌ) کے معنی آدمی کا قبیلہ اور خاندان۔ تین سے دس تک کی جماعت جس میں کوئی عورت نہ ہو۔ اس لفظ کا واحد نہیں ہے۔ اس کی جمع: اَرْهُـطٌ اور اَرْهَاطٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۲ ظِهْرِیًّا:- پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا، فراموش کیا ہوا۔

۹۳ یُـخْـزِیْـهِ:- وہ (عذاب) اس کو رسوا کردے گا۔ (یُـخْزِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ . یہ اصل میں اِخْزَایٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۳ اِرْتَـقِبُـوْا:- تم لوگ انتظار کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ .

۹۳ رَقِیْبٌ:- انتظار کرنے والا۔ باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر رُقُوْبٌ اور رَقَابَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۹۴ الصَّیْحَةُ:- سخت آواز (حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی، تفسیر جلالین)۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۹۴ جٰثِمِیْنَ:- اوندھے پڑے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اصبحوا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد جَاثِمٌ ہے اور مصدر جَثْمٌ وَ جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۵ لَمْ یَغْنَوْا:- وہ لوگ بسے نہیں، وہ لوگ رہے نہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غِنیً معنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔

۹۶ لَقَدْ اَرْسَلْنَا:- البتہ یقیناً ہم نے بھیجا، اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (قَدْ اَرْسَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرْسَالٌ۔

۹۶ مُوْسٰی:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) سورۂ بقرہ آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۹۶ سُلْطٰنٍ مُبِیْنٍ:- روشن دلیل، واضح دلیل، (سُلْطٰنٌ) کے معنی دلیل۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۹۷ فِرْعَوْنَ:- فرعون کے حالات پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے۔

۹۷ مَلَا۠ئِہٖ:- اس کے سردار۔ (مَلَاءٌ) کے معنی سرداران قوم، اشراف قوم۔ اس کی جمع: اَمْلَاءٌ ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع فِرْعَوْنُ ہے۔

۹۸ اَوْرَدَھُمْ:- وہ (فرعون) ان کو (اپنی قوم کو) اتارے گا، وہ ان کو پہنچادے گا۔ (اَوْرَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْرَادٌ۔ اس کے معنی گھاٹ پر حاضر کرنا، پھر مطلقاً حاضر کرنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ (منجد)۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے یہ خبر قیامت کے دن واقع ہوگی۔ اس لئے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے، اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل مضارع کی جگہ فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔

آیت نمبر

۹۸ اَلْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ:— گھاٹ جس پر پہنچایا جائے، اترنے کی جگہ جس پر اتارا جائے۔ (اَلْوِرْدُ) کے معنی گھاٹ، اترنے کی جگہ۔ جمع: اَوْرَادٌ. (اَلْمَوْرُوْدُ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر وُرُوْدٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اُتْبِعُوْا:— ان لوگوں کے پیچھے لگادی گئی (لعنت)۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ.

۹۹ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ:— انعام جو دیا گیا، دیا ہوا انعام۔ (الرِّفْدُ) کے معنی انعام، بخشش۔ جمع: اَرْفَادٌ. (اَلْمَرْفُوْدُ) رَفْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ رَفْدٌ کے معنی دینا، مدد دینا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ نَقُصُّهٗ:— ہم اس کو بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ.

۱۰۰ حَصِيْدٌ:— (بعض آبادیاں) کٹی ہوئی۔ یعنی بعض آبادیاں پورے طور پر مٹ گئی ہیں۔ (حِصَادٌ) مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ حَصِيْدٌ، مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۱ مَا اَغْنَتْ عَنْهُمْ:— ان کو (ان کے معبودوں نے) فائدہ نہیں پہنچایا۔ (مَا اَغْنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ. یہ اصل میں اِغْنَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۰۱ تَتْبِيْبٍ:— ہلاک کرنا، برباد کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۱۰۳ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ:— حاضری کا دن، پیشی کا دن، حاضری والا دن، پیشی والا دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَيَّامٌ. (مَشْهُوْدٌ) شُهُوْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ یوم مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۰۴ اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ:— شمار کیا ہوا وقت، شمار کی ہوئی مدت۔ مراد تھوڑی مدت۔ (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ جمع: آجَالٌ. (مَعْدُوْدٌ) عَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر

آیت نمبر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۵ شَقِيٌّ:— بد بخت۔ شَقَاوَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَشْقِيَاءُ ہے۔

۱۰۵ سَعِيْدٌ:— نیک بخت۔ سَعَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: سُعَدَاءُ ہے۔

۱۰۶ شَقُوْا:— وہ لوگ بد بخت ہوئے۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَقَاوَةٌ (شَقُوْا) اصل میں شَقِيُوْا تھا۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کی حرکت زائل کردی، پھر یاء اور واو میں اجتماع ساکنین ہو گیا، یاء گر گئی ہے شَقُوْا ہو گیا۔

۱۰۶ زَفِيْرٌ:— چیخنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ حاصل مصدر کے اعتبار سے ترجمہ چیخ ہے۔

۱۰۶ شَهِيْقٌ:— گدھے کا رینکنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ یعنی اہل دوزخ کو گدھے کی طرح آواز نکالنا اور چلانا ہوگا۔

۱۰۸ سُعِدُوْا:— وہ لوگ نیک بخت ہوئے۔ باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَعَادَةٌ .

۱۰۸ غَيْرَ مَجْذُوْذٍ:— غیر منقطع، بے انتہا، دائمی۔ (مَجْذُوْذٌ) کے معنی کاٹا ہوا۔ جَذٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ لَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ:— آپ شک نہ کریں، آپ شبہ نہ کریں۔ (لَاتَكُ) كَوْنٌ مصدر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (لَاتَكُ) اصل میں لَا تَكُوْنُ ہے۔ لائے نہی کی وجہ سے نون ساکن ہو گیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا، لَاتَكُنْ ہو گیا۔ پھر تخفیف کے لیے آخر سے نون کو حذف کر دیا گیا لَاتَكُ ہو گیا۔ (مِرْيَةٌ) کے معنی شک، شبہ۔

۱۰۹ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ:— بے شک ہم ان کو پورا دینے والے ہیں۔ (لَمُوَفُّوْا) شروع میں لام تاکید ہے "مُوَفُّوْا" باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، یہ اصل میں مُوَفُّوْنَ ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (مُوَفُّوْنَ)

آیت نمبر اصل میں مُوَفِّيُوْنَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کا کسرہ زائل کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، مُوَفُّوْنَ ہو گیا۔

۱۰۹ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ :— کم نہ کیا ہوا، بے کم وکاست، پورا پورا۔ (مَنْقُوْصٌ) نَقْصٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ مُرِيْبٍ :— تردد میں ڈالنے والا، بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِرَابَةٌ اور مادہ رَيْبٌ ہے۔

۱۱۱ لَمَّا :— اس آیت کریمہ میں (لَمَّا) نافیہ، شرطیہ اور استثنائیہ نہیں ہو سکتا ہے، اس لیے اس کو مرکب قرار دیا گیا ہے۔ (لَمَّا) اصل میں لَمَنْ مَا ہے۔ ادغام کرنے کے لیے نون کو میم سے بدل دیا گیا، پھر تین میم جمع ہو گئے۔ پہلے میم کو حذف کر دیا گیا، لَمَّا ہو گیا۔ اس میں ما زائدہ ہے اس اعتبار سے اس کی اصل عبارت لَمَنْ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۱۱ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ :— وہ (پروردگار) ان کو پورا پورا (حصہ) دے گا۔ (لَيُوَفِّيَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۱۲ لَاتَطْغَوْا :— تم لوگ حد سے نہ بڑھو۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَغْيٌ اور طُغْيَانٌ .

۱۱۳ لَاتَرْكَنُوْا :— تم لوگ مائل نہ ہو۔ باب سمع اور فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر رَكْنٌ اور رُكُوْنٌ

۱۱۴ اَقِمِ الصَّلٰوةَ :— آپ نماز کی پابندی رکھیے۔ (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ . (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوٰاتٌ ہے۔

"نماز" اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

۱۱۴ طَرَفَيِ النَّهَارِ :— دن کے دونوں طرف۔ یعنی صبح اور شام کے وقت۔ صبح کے وقت فجر کی نماز

آیت نمبر ہے، اور شام کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (طَرْفَیْ) طَرَفٌ کا تثنیہ ہے۔ جو اصل میں طَرْفَیْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس کی جمع: اَطْرَافٌ ہے۔ (نَهَارٌ) کے معنی دن۔ جمع اَنْهُرٌ ہے۔

۱۱۴ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ: — رات کے کچھ حصوں میں۔ اس سے مراد مغرب اور عشا کی نماز ہے۔ (تفسیر جلالین) (زُلَفٌ) کا واحد زُلْفَةٌ معنی رات کا ایک حصہ۔ (اَللَّيْلُ) کے معنی رات، اس کی جمع: اَللَّيَالِي ہے۔

۱۱۴ يُذْهِبْنَ: — وہ (نیکیاں) مٹا دیتی ہیں، وہ (نیکیاں) دور کر دیتی ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِذْهَابٌ.

۱۱۶ اُولُوْا بَقِيَّةٍ: — سمجھ دار لوگ، دین دار لوگ۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ (بَقِيَّةٌ) باقی ماندہ چیز، یہاں اس سے مراد سمجھ داری اور دین داری ہے۔

۱۱۶ اُتْرِفُوْا: — وہ لوگ نعمت دیئے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْرَافٌ.

۱۱۹ لَاَمْلَئَنَّ: — میں ضرور بھر دوں گا۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَلْأٌ.

۱۲۰ نَقُصُّ عَلَيْكَ: — ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ.

۱۲۰ نُثَبِّتُ: — ہم ثابت رکھتے ہیں، ہم مضبوط رکھتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثْبِيْتٌ.

۱۲۰ مَوْعِظَةٌ: — نصیحت۔ جمع: مَوَاعِظُ.

۱۲۰ ذِكْرٰى: — یاد داشت، یاد دہانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۲۱ اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ: — تم لوگ اپنی حالت پر کام کرتے رہو۔ (اِعْمَلُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَمَلٌ. (مَكَانَةٌ) کے معنی حالت۔ جمع: مَكَانَاتٌ.

۱۲۳ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ: — آپ اس پر (یعنی اللہ تعالیٰ پر) بھروسہ رکھیے۔ (تَوَكَّلْ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَكُّلٌ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ یوسف

سورۂ یوسف مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی بارہویں سورت ہے، اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا حیرت انگیز واقعہ ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ یہودیوں نے آزمائش کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو بتلائیے، کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ کیا ہے؟ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ملک شام سے مصر کی طرف کیوں منتقل ہوئی تھی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورت نازل فرمائی۔ اسی کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام واقعات صحیح طریقہ پر بیان فرمادیئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے، حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثال حسن و جمال سے نوازا تھا، اور آپ کی مبارک پیشانی نور نبوت سے منور تھی، اس لیے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بارہ صاحبزادوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت یوسف علیہ السلام سے فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کے دس بڑے بھائی آپ سے بغض وحسد رکھنے لگے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند میرے سامنے سجدہ کررہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا۔ بیٹا یہ خواب دوسرے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ لوگ تمھارے خلاف کوئی تدبیر کریں گے، اللہ تعالیٰ تم کو منتخب فرمائیں گے اور خواب کی تعبیر سکھائیں گے اور بہت سی نعمتوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

آخر کار بھائیوں نے مل کر مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کردو یا دور دراز جگہ میں پھینک دو تا کہ باپ کی پوری توجہ ہم لوگوں کو حاصل ہوجائے۔ حسب مشورہ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق والد صاحب سے اجازت لی۔ اور ان کو اپنے ساتھ لے جا کر بھائیوں نے کنعان کے ایک تاریک اور خشک کنویں میں ڈال دیا۔ مصر جانے والے ایک قافلہ نے ان کو کنویں سے نکالا اور مصر کے بازار میں عزیز

مصر کے ہاتھ معمولی قیمت میں بیچ دیا۔ اس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے محل میں قیام پذیر ہو گئے۔ اسی دوران عزیز مصر کی بیوی زلیخا آپ پر فریفتہ ہو گئی۔ اس نے آپ کو پھسلانے کی بے انتہا کوشش کی۔ یہاں تک کہ گناہ کرنے پر آمادہ کرنا چاہا، لیکن معصوم ہستی حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اور اپنے دامن عصمت کو بچانے کے لیے دروازے کی طرف بھاگے، بھاگتے ہوئے آپ کے پچھلے دامن کو زلیخا نے پھاڑ دیا، لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔ عزیز مصر کو حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا یقین تھا، اس کے باوجود کچھ مصلحت کے طور پر اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اکثر مفسرین کے قول کے مطابق سات سال جیل خانہ میں رہے، پھر بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا، جس کی تعبیر درباریوں میں سے کوئی نہیں بتا سکا، حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی سچی تعبیر اور اس کے متعلق عمدہ تدبیر بیان فرمادی۔ جس سے بادشاہ کو بڑی مسرت ہوئی اور اس نے اپنے قاصد کے ذریعہ جیل خانہ سے رہائی کی خوش خبری بھیجی لیکن حضرت یوسف علیہ السلام پورے طور پر اپنی برأت اور پاک دامنی ظاہر ہونے کے بعد جیل خانہ سے باہر تشریف لائے۔ آپ کی پرکشش اور باکمال شخصیت کو دیکھ کر بادشاہ نے تمام اختیارات آپ کو سپرد کر دیے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے نہایت عدل وانصاف کے ساتھ حکومت مصر کا انتظام فرمایا، پھر قحط کے زمانہ میں آپ کے بھائی بھی مصر سے غلہ لے گئے، آخر کار حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین اور تمام بھائیوں کو مصر آنے کی دعوت دی۔ اور ان حضرات کی آمد پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا، اس کے بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام دربار میں تشریف لائے، تو اس وقت کے دستور کے مطابق تمام اہل دربار اور والدین اور گیارہ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ کیا۔ (یہ سجدہ تعظیمی تھا، جو انبیاء سابقین کی شریعتوں میں جائز تھا۔ شریعت اسلام میں ذریعۂ شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے)۔ تو آپ نے فرمایا اے میرے باپ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو میں نے دیکھا تھا، کہ گیارہ ستارے، اور سورج اور چاند میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں، پھر حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے تمام صاحبزادے مصر میں قیام پذیر ہو گئے۔

آیت نمبر

۱ الٓـر:۔ یہ حروف مقطعات میں سے ہے،اس کے متعلق جمہور صحابہ اور تابعین کا مسلک یہ ہے کہ حروف مقطعات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ان کی مراد نہیں بتائی گئی۔

۲ اَنْزَلْنٰهُ:۔ ہم نے اس کو (قرآن مبین کو) نازل کیا۔(اَنْزَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر اِنْزَالٌ .

۳ نَقُصُّ:۔ ہم بیان کرتے ہیں۔باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر قَصَصٌ .

۴ یٰٓاَبَتِ:۔ اے میرے باپ۔یہ اصل میں یَآ اَبِیْ ہے۔یائے متکلم کے عوض میں تاء تانیث لائی گئی ہے۔(تفسیر بیضاوی)۔

۴ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً:۔ گیارہ ستارے۔ان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی ہیں۔(تفسیر جلالین اور مظہری)۔اَحَدَ عَشَرَ کے معنی گیارہ، یہ مرکب بنائی ہے۔(کَوْکَبٌ) کے معنی ستارہ۔اس کی جمع: کَوَاکِبُ ہے۔

۴ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ:۔ سورج اور چاند۔ان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ اور ماں یا خالہ ہیں۔(تفسیر مظہری)۔(شَمْسٌ) کے معنی سورج۔جمع:شُمُوْسٌ. (قَمَرٌ) کے معنی چاند۔جمع:اَقْمَارٌ.

۵ یَکِیْدُوْا:۔ وہ لوگ فریب کریں گے،وہ لوگ تدبیر کریں گے۔باب ضرب سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر کَیْدٌ . یہ اصل میں یَکِیْدُوْنَ ہے جواب نہی کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۶ یَجْتَبِیْكَ:۔ وہ (پروردگار) آپ کو منتخب کرے گا۔(یَجْتَبِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِجْتِبَاءٌ . یہ اصل میں اِجْتِبَایٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(كَ ضمیر واحد مذکر حاضر،مفعول بہ ہے۔

۶ تَاْوِیْلُ الْاَحَادِیْثِ:۔ باتوں کی تفسیر۔اس سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔(تفسیر مظہری)

آیت نمبر (تَاوِیْلُ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔(اَحَادِیْثُ) کے معنی باتیں۔ واحد: حَدِیْثٌ .

۶ یَعْقُوْبَ:- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ(۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھیے۔

۶ اِبْرَاهِیْمَ:- حضرت ابراھیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ(۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھیے۔

۶ اِسْحٰقَ:- حضرت اسحٰق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ(۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھیے۔

۶ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ:- بہت علم والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۷ آیٰتٌ:- نشانیاں، دلائل۔ واحد: آیَةٌ.

۸ عُصْبَةٌ:- جماعت۔ جمع: عُصَبٌ .

۹ اِطْـرَحُوْهُ:- تم لوگ ان کو (یوسف علیہ السلام کو) پھینک دو۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَــرْحٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۹ یَخْلُ لَكُمْ:- تمھارے لیے خالص ہو جائے گی۔ (تمھارے باپ کی توجہ)۔ (یَخْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلَاءٌ اور خُـلُـوٌّ ہے۔ (یَخْلُ) اصل میں یَخْلُوْ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ ساقط ہو گیا ہے۔

۹ صٰلِحِیْنَ:- نیک لوگ۔ صَلَاحٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: صَالِحٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ اَلْقُوْهُ:- تم لوگ ان کو (یوسف علیہ السلام کو) ڈال دو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰ غَیٰبَتِ الْجُبِّ:- کنویں کی گہرائی۔ (غَیَابَةٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنی چھپ جانا، یہاں اس کا ترجمہ گہرائی ہے، اس لیے کہ اس میں بھی آدمی چھپ جاتا ہے۔ (جُبٌّ) کے معنی کنواں، گڑھا۔ جمع: اَجْبَابٌ .

۱۰ یَلْتَقِطْهُ:- وہ (یعنی کوئی مسافر) اس کو اٹھا لے گا۔ (یَلْتَقِطْ) باب افتعال سے فعل مضارع

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاطٌ . جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰ بَعْضُ السَّيَّارَةِ:- کوئی مسافر۔ (بَعْضٌ) کے معنی کسی چیز کا ایک حصہ، کبھی ایک فرد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جمع: اَبْعَاضٌ . (السَّيَّارَةُ) مسافر لوگ، سفر کرنے والے لوگ۔ سَيْرٌ سے عَلَّامَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ لَاتَاْمَنَّا:- آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ (لَاتَاْمَنَّا) اصل میں لَا تَاْمَنُنَا ہے۔ دونون کے جمع ہونے کی وجہ سے پہلے نون کو ساکن کر کے نون کا نون میں ادغام کر دیا گیا، لَاتَاْمَنَّا ہو گیا۔ (لَاتَاْمَنُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ اور اَمَانٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱ نَاصِحُوْنَ:- خیر خواہ لوگ۔ نُصْحٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: نَاصِحٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ يَرْتَعْ:- وہ (یوسف علیہ السلام) خوب کھائیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَتْعٌ اس کے معنی فراخی کے ساتھ کھانا پینا۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶ يَبْكُوْنَ:- روتے ہوئے۔ ترکیب میں یہ فعل مضارع حال واقع ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُكَاءٌ . معنی رونا۔

۱۷ ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ:- ہم لوگ آپس میں دوڑنے لگے، ہم لوگ دوڑنے میں مقابلہ کرنے لگے۔ یہاں پر "ذَهَبْنَا" افعال مقاربہ میں سے ہے۔ فعل ماضی معروف، جمع متکلم، مصدر ذَهَابٌ ہے۔ (نَسْتَبِقُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِبَاقٌ . معنی دوڑنا۔

۱۸ سَوَّلَتْ:- اس نے (تمھارے نفسوں نے) بات بنالی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيْلٌ . معنی مزین کرنا، بات بنانا۔

۱۸ اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ:- اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ (اَلْمُسْتَعَانُ) جس سے مدد

آیت نمبر

طلب کی جائے۔ باب استفعال سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْتِعَانَۃٌ اور مادہ عَوْنٌ ہے۔

۱۸ تَصِفُوْنَ:- تم لوگ بیان کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَصْفٌ.

۱۹ جَاءَتْ سَیَّارَۃٌ:- ایک قافلہ آیا۔ (جَاءَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جَیْئٌ و جَیْئَۃٌ ، مَجِیْئٌ و مَجِیْئَۃٌ. (سَیَّارَۃٌ) کے معنی قافلہ۔ جمع: سَیَّارَاتٌ.

۱۹ اَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ:- ان لوگوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔ (اَرْسَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ. (وَارِدٌ) کے معنی پانی پر اترنے والا۔ یہاں اس سے مراد پانی لانے والا ہے۔ وُرُوْدٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ اَدْلٰی دَلْوَہٗ:- اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ (اَدْلٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْلَاءٌ. (دَلْوٌ) کے معنی ڈول۔ جمع: دِلَاءٌ.

۱۹ اَسَرُّوْہُ بِضَاعَۃً:- ان لوگوں نے ان کو مال (تجارت) سمجھ کر چھپالیا۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (بِضَاعَۃً) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ . حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۲۰ شَرَوْہُ:- ان لوگوں نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) بیچ دیا۔ (شَرَوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شِرَاءٌ. یہ اصل میں شِرَایٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰ ثَمَنٍ بَخْسٍ:- ناقص قیمت، معمولی قیمت۔ (ثَمَنٌ) کے معنی قیمت۔ جمع: اَثْمَانٌ. (بَخْسٌ) باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی گھٹانا، یہاں پر یہ مصدر اسم مفعول کے

آیت نمبر معنی میں ہے۔

۲۰ الزَّاهِدِيْنَ:- بے رغبتی کرنے والے، ناقدری کرنے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: زَاهِدٌ. اور مصدر زُهْدٌ ہے۔

۲۱ اَكْرِمِىْ مَثْوٰهُ:- تم ان کو (یوسف علیہ السلام کو) عزت سے رکھو۔ (اَكْرِمِىْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِكْرَامٌ. (مَثْوٰى) ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا، مقام۔ جمع: مَثَاوٍ. یہ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، مصدر میمی کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۱ مَكَّنَّا:- ہم نے جگہ دی، ہم نے قوت دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ.

۲۲ بَلَغَ اَشُدَّهٗ:- وہ (یوسف علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے۔ (بَلَغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ. (اَشُدٌّ) کے معنی قوت، طاقت، جوانی۔ علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (هٗ) ضمیر واحد مذکر، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۳ رَاوَدَتْهُ:- اس (عورت) نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) پھسلایا۔ (رَاوَدَتْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُرَاوَدَةٌ.

۲۳ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ:- اس (عورت) نے دروازے بند کر دیئے۔ (غَلَّقَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَغْلِيْقٌ. (اَبْوَابٌ) کا واحد: بَابٌ معنی دروازہ۔

۲۳ هَيْتَ لَكَ:- آؤ میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ یہ هَيْتَ اور لَكَ دو کلموں سے مرکب ہے۔ (هَيْتَ) اسم فعل بمعنی امر یعنی آ۔ اور لَكَ مخاطب کو بیان کرنے کے لیے ہے۔ اس میں لام حرف جار اور كَ مجرور ہے۔ جار مجرور سے مل کر اَقُوْلُ فعل محذوف سے متعلق ہو جائے گا۔ (لَكَ) کی اصل عبارت اَقُوْلُ لَكَ ہے۔

آیت نمبر

۲۳ مَعَاذَ اللّٰهِ:- اللہ کی پناہ۔ (مَعَاذٌ) مصدر میمی ہے۔ یہاں مفعول مطلق واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مَعَاذاً" ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ:- البتہ تحقیق اس (عورت) نے ان کا (یوسف علیہ السلام کا) ارادہ کیا۔ زلیخا کا ارادہ بہت پختہ اور عزم کے درجہ میں تھا جو گناہ میں داخل اور قابل مؤاخذہ ہے۔ اسی لیے اس نے گناہ کے تمام اسباب اختیار کیے تھے۔ (قَدْ هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ معنی ارادہ کرنا۔ (بِهٖ) اس میں باء حرف جر ہے اور (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے، اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۴ هَمَّ بِهَا:- انھوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اس عورت کا ارادہ کیا، حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ غیر اختیاری میلان اور وسوسہ کے درجہ میں تھا۔ جیسے گرمی کے روزے میں پانی کی طرف طبعی میلان ہوتا ہے اور یہ گناہ میں داخل نہیں ہے۔ طبعی میلان کے باوجود گناہ سے بچنا قابل تعریف کام اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔ (هَمَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَمٌّ. (بِهَا) اس میں باء حرف جر اور (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے۔

۲۵ اِسْتَبَقَا:- وہ دونوں دوڑے۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِبَاقٌ.

۲۵ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ:- اس (عورت) نے اُن کا کرتہ پھاڑ دیا۔ (قَدَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَدٌّ. (قَمِيْصٌ) کے معنی کرتہ۔ جمع: قُمْصَانٌ. (دُبُرٌ) کے معنی پچھلا حصہ، پشت۔ جمع: اَدْبَارٌ.

۲۵ اَلْفَيَا:- ان دونوں نے پایا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِلْفَاءٌ. یہ اصل میں اِلْفَایٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۶ رَاوَدَتْنِيْ:- اس (عورت) نے مجھ کو پھسلایا۔ (رَاوَدَتْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُراوَدَۃٌ. (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۶ شَهِدَ شَاهِدٌ:- ایک گواہ نے گواہی دی۔ وہ ایک شیر خوار (دودھ پیتا) بچہ تھا، جس کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی تھی۔ اور وہ اس عورت کا چچازاد یا ماموں زاد بھائی تھا۔ (تفسیر مظہری)۔ (شَهِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَهَادَۃٌ. (شَاهِدٌ) کے معنی گواہ۔ جمع: اَشْهَادٌ و شُهُودٌ ہے۔

۳۰ اِمْرَاَتُ الْعَزِیْزِ:- عزیز کی بیوی۔ عزیز مصر کا نام "**قطفیر**" اور اس کی بیوی کا نام "**راعیل**" یا "**زُلَیخا**" تھا۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۰ تُرَاوِدُ فَتٰهَا:- وہ عورت اپنے غلام کو پھسلاتی ہے۔ (تُرَاوِدُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُرَاوَدَۃٌ. (فَتیً) کے معنی غلام۔ جمع: فِتْیَانٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۰ قَدْ شَغَفَهَا حُبّاً:- اس (غلام) کی محبت اس عورت کے دل میں پیوست ہوگئی ہے۔ (شَغَفَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَغْفٌ اس کے معنی دل کے پردہ میں پہنچنا۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ (حُبّاً) یہ اصل میں فاعل ہے، جس کو تمیز بنادیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت (دَخَلَ حُبُّهٗ شَغَافَ قَلْبِهَا اَیْ غِلَافَ قَلْبِهَا) (تفسیر جلالین)۔ یعنی اس غلام کی محبت اس عورت کے دل کے پردہ میں داخل ہوگئی ہے۔

۳۱ سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ:- اس عورت نے ان عورتوں کی غیبت سنی۔ (سَمِعَتْ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَمْعٌ و سَمَاعٌ. (مَكْرٌ) کے معنی فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۱ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً:- اس عورت نے ان عورتوں کے لیے تکیہ لگایا، اس عورت نے ان عورتوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ (اَعْتَدَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر اِعْتَادٌ. (مُتَّكَاً) کے معنی تکیہ جس پر ٹیک لگائی جائے۔ یہ اِتِّكَآءٌ مصدر سے، اسم ظرف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد کھانا ہے۔ اس زمانہ میں ٹیک لگا کر کھانے کی عادت تھی، اس لیے کھانے کے لیے (مُتَّكَاً) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ ٹیک لگا کر کھانے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۳۱ حَاشَ لِلّٰهِ:- پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ یہ کلمہ تنزیہ اور تعجب کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی صفات عجز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر تعجب ظاہر کرنے کے لیے اس کلمہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ (حَاشَ) یہ اسم ہے جو تنزیہ یعنی پاکی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اور مفعول مطلق ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ (حَاشَ اصل میں حَاشَا ہے۔ تخفیف کے لیے آخر کا الف حذف کر دیا گیا، یہ مُحَاشَاةٌ مصدر کے معنی میں ہے۔ (لِلّٰهِ) كَائناً سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن از محی الدین درویش)۔

۳۲ لُمْتُنَّنِي:- تم عورتوں نے مجھے ملامت کی۔ (لُمْتُنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر لَوْمٌ. (نِی) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۲ اِسْتَعْصَمَ:- وہ پاک صاف رہا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْصَامٌ.

۳۲ الصّٰغِرِيْنَ:- ذلیل لوگ، بے عزت لوگ۔ صِغْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد صَاغِرٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۳ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ:- میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔ (اَصْبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر صُبُوٌّ. "اَصْبُ" اصل میں اَصْبُوْ ہے جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ (حرف علت) ساقط ہو گیا ہے۔

۳۶ اَعْصِرُ خَمْراً:- میں شراب نچوڑتا ہوں۔ (اَعْصِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَصْرٌ. (خَمْرٌ) کے معنی شراب۔ جمع: خُمُوْرٌ یہاں

آیت نمبر شراب سے مراد انگور ہے مایؤل کے اعتبار سے اس کو شراب کہہ دیا گیا ہے۔

۳۶ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِه:- آپ ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتلا دیجیے۔(نَبِّئْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئَةٌ . (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔(تَاْوِيْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔معنی تفسیر کرنا۔(ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۱ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ:- اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو!(يٰصَاحِبَيْ) یاء حرف نداء ہے۔ (صَاحِبَيْ) اصل میں صَاحِبَيْنِ ہے۔جو صَاحِبٌ کا تثنیہ ہے۔نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔(السِّجْنُ) کے معنی قید خانہ، جیل خانہ۔اس کی جمع :سُجُوْنٌ ہے۔

۴۱ يَسْقِيْ رَبَّهٗ:- وہ اپنے آقا کو پلائے گا۔(يَسْقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ. (رَبٌّ) کے معنی آقا۔جمع :اَرْبَابٌ.

۴۱ يُصْلَبُ:- وہ سولی دیا جائے گا۔باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَلْبٌ.

۴۱ تَسْتَفْتِيٰنِ:- تم دونوں پوچھتے ہو۔باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ.

۴۲ نَاجٍ:- نجات پانے والا۔(نَجَاةٌ) سے اسم فاعل واحد مذکر حالت رفع میں ہے۔یہ اصل میں نَاجِيٌ فاعل کے وزن پر ہے۔ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا۔اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی نَاجٍ ہو گیا۔اس کا مصدر نَجَاةٌ اور نَجْوٌ ہے۔باب نصر سے آتا ہے۔

۴۲ اَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ:- شیطان نے اس کو بھلا دیا۔(اَنْسٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسَاءٌ. (الشَّيْطٰنُ) سرکش، نافرمان۔ جمع :شَيَاطِيْنُ.

۴۲ بِضْعَ سِنِيْنَ:- چند سال۔(بِضْعٌ) کا لفظ تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے۔ (تفسیر مظہری)۔(سِنِيْنَ) سَنَةٌ کی جمع حالت جر میں ہے۔حالت رفع میں اس کی جمع

آیت نمبر سِنُوْنَ استعمال ہوتی ہے۔

۴۳ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ:- موٹی گائیں۔(بَقَرَاتٌ) کا واحد: بَقَرَةٌ معنی گائے۔(سِمَانٌ) کا واحد: سَمِيْنَةٌ معنی موٹی۔

۴۳ عِجَافٌ:- دبلی، کمزور، لاغر۔ اس کا واحد: عَجْفَاءُ ہے۔

۴۳ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ:- ہری بالیں۔(سُنْبُلَاتٌ) کا واحد: سُنْبُلَةٌ معنی بال۔(خُضْرٌ) کا واحد: خَضْرَاءُ معنی ہری۔

۴۳ يٰبِسٰتٍ:- خشک، سوکھی۔ یہ اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: يَابِسَةٌ اور مصدر يُبْسٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ اَفْتُوْنِيْ:- تم لوگ مجھے بتاؤ، تم لوگ مجھے خبر دو۔(اَفْتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتَاءٌ. (نِيْ) اس میں نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۳ تَعْبُرُوْنَ:- تم لوگ تعبیر بتاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَبْرٌ معنی تعبیر بیان کرنا۔

۴۴ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ:- پریشان خواب۔ اس سے مراد جھوٹے خواب ہیں۔(تفسیر بیضاوی)۔(اَضْغَاثٌ) کا واحد: ضِغْثٌ اس کے معنی تر اور خشک گھاس کا مٹھا۔(اَضْغَاثُ اَخْبَارٍ) ایسی مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔(اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) ایسے پریشان خواب جن کی کوئی تعبیر نہ دی جاسکے۔ ترکیب میں یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت (هٰذِهٖ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) ہے۔

۴۵ اِدَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ:- اس (ساقی) نے ایک مدت کے بعد یاد کیا۔(اِدَّكَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدِّكَارٌ. (اِدَّكَرَ) اصل میں اِذْدَكَرَ ہے۔ ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا، اِدَّكَرَ ہو گیا۔ اِدِّكَارٌ مصدر میں بھی یہی تبدیلی ہوئی ہے۔(اُمَّةٌ) کے معنی مدت، وقت۔ جمع: اُمَمٌ.

۴۶ الصِّدِّيْقُ:- صدق مجسم، بہت سچا۔ صِدْقٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب

آیت نمبر نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۶ اَفْتِنَا:— آپ ہم کو بتا دیجیے، آپ ہم کو خبر دیجیے۔(اَفْتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْتَاءٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۷ تَزْرَعُوْنَ:— تم لوگ کھیتی کرو گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَرْعٌ. علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ، یہ فعل مضارع، فعل امر کے معنی میں ہے، مبالغہ کے طور پر فعل مضارع کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے، یعنی فعل امر کے ذریعہ کسی کام کو لازم کرنا ہوتا ہے، گویا کہ اس کام کو پہلے ہی سے تم اپنے اوپر لازم سمجھ رہے ہو، اس لیے اس کا حکم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ فعل مضارع کے ذریعہ اس کی خبر دی جارہی ہے۔

۴۷ دَاَبًا:— متواتر، لگا تار۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی لگا تار کوشش کرنا۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حال کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (دَآئِبِیْنَ) ہے۔ یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مفعول مطلق ہونے کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (تَدْاَبُوْنَ دَاَبًا) ہے۔

۴۷ مَاحَصَدْتُّمْ:— جو تم نے فصل کاٹی۔(مَا) اسم موصول ہے۔(حَصَدْتُّمْ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَصْدٌ ، حَصَادٌ و حِصَادٌ ہے۔

۴۷ ذَرُوْهُ:— تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔(ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۸ تُحْصِنُوْنَ:— تم لوگ محفوظ کر لو گے، تم لوگ ذخیرہ کر لو گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَانٌ.

۴۹ یُغَاثُ النَّاسُ:— لوگوں پر بارش کی جائے گی۔(یُغَاثُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَیْثٌ. (النَّاسُ) کے معنی لوگ۔ یہ لفظ قَوْمٌ و رَهْطٌ کی طرح جمع کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد: اِنْسَانٌ ہے۔ (منجد)۔

آیت نمبر

۴۹ یَعْصِرُوْنَ:- وہ لوگ نچوڑیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَصْرٌ بمعنی نچوڑنا۔

۵۰ اِئْتُوْنِیْ بِہٖ:- تم ان کو میرے پاس لے آؤ۔ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ معنی آنا۔ باءِ حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔ معنی لانا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (بِہٖ) میں ب حرف جر اور (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۵۱ مَا خَطْبُکُنَّ:- تم عورتوں کا کیا حال ہے، تم عورتوں کا کیا معاملہ ہے۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (خَطْبٌ) کے معنی حالت، معاملہ۔ جمع: خُطُوْبٌ. (کُنَّ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۵۱ حَاشَ لِلّٰہِ:- پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس کی تفصیل سورۂ یوسف آیت (۳۱) میں دیکھیے۔

۵۱ حَصْحَصَ الْحَقُّ:- حق بات ظاہر ہوگئی۔ (حَصْحَصَ) باب فعللۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَصْحَصَۃٌ. (الحَقُّ) کے معنی سچ، سچی بات، یقینی بات، ثابت شدہ چیز، ثابت شدہ حصہ۔ جمع: حُقُوْقٌ.

۵۱ اَنَا رَاوَدْتُّہٗ:- میں نے ان کو پھسلایا۔ (رَاوَدْتُّ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر مُرَاوَدَۃٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ الصّٰدِقِیْنَ:- سچے لوگ۔ صِدْقٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: صَادِقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ لَمْ اَخُنْہُ:- میں نے اس سے خیانت نہیں کی۔ (لَمْ اَخُنْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد متکلم، مصدر خِیَانَۃٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پارہ (۱۲) مکمل ہوگیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ پارہ (۱۳) سورۂ یوسف

آیت نمبر

۵۳ مَآ اُبَرِّئُ :- میں بری نہیں کرتا ہوں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْرِئَۃٌ ہے۔

۵۳ اَمَّارَۃٌ :- بہت حکم دینے والا۔ یہ فعالہ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اَمْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ :- بہت مغفرت فرمانے والا۔ بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَۃٌ اور رَحْمَۃٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ مَغْفِرَۃٌ باب ضرب اور رَحْمَۃٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۵۴ اِئْتُوْنِیْ بِہٖ :- تم ان کو (یوسف علیہ السلام کو) میرے پاس لے آؤ۔ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ معنی آنا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔ معنی لانا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ اس کے بعد (بِہٖ) میں (ب) حرف جر ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے۔

۵۴ اَسْتَخْلِصْہُ :- میں ان کو (یوسف علیہ السلام کو) خالص کرلوں گا۔ (اَسْتَخْلِصْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتِخْلَاصٌ۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۵۴ مَکِیْنٌ :- عزت والا، معزز۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر مَکَانَۃٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی مرتبہ والا ہونا۔

۵۴ اَمِیْنٌ :- امانت دار، معتبر۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر اَمَانَۃٌ ہے۔

آیت نمبر معنی امانت دار ہونا۔ یہ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ مَكَّنَّا :- ہم نے ٹھہرایا، ہم نے قدرت دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے۔

۵۶ يَتَبَوَّأُ :- وہ ٹھہریں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَوُّءٌ ہے۔

۵۸ مُنْكِرُوْنَ :- انکار کرنے والے، نہ پہچاننے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْكِرٌ اور مصدر اِنْكَارٌ ہے۔

۵۹ جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ :- انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) ان کا سامان (غلہ) تیار کر دیا۔ (جَهَّزَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجْهِيْزٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (جَهَازٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَجْهِزَةٌ ہے۔

۵۹ اُوْفِیْ :- میں پورا کرتا ہوں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِيْفَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ وَفِیٌّ ہے۔

۵۹ اَلْمُنْزِلِيْنَ :- مہمان نوازی کرنے والے، اتارنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُنْزِلٌ اور مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۶۱ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ :- عنقریب ہم ان کو طلب کریں گے، عنقریب ہم ان کو مانگیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل کے معنی کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ہے۔ (نُرَاوِدُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُرَاوَدَةٌ ہے۔

۶۲ بِضَاعَتَهُمْ :- ان کی پونجی، ان کا سرمایہ۔ (بِضَاعَةٌ) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۲ رِحَالِهِمْ :- ان کے سامان، ان کے کجاوے۔ (رِحَالٌ) کا واحد: رَحْلٌ معنی کجاوہ، سامان۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۳ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ :- ہم سے غلہ روک دیا گیا۔ (مُنِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر غائب، مصدر مَنْعٌ ہے۔(الْکَیْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ناپنا۔ یہاں (کَیْل) سے مراد غلہ ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۶۳ نَکْتَلْ :- ہم غلہ لائیں گے۔ ہم ناپ کر غلہ لائیں گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِکْتِیَالٌ ہے۔ یہ اصل میں نَکْتَالُ ہے جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ الف اور لام میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف ساقط ہوگیا۔ نَکْتَلْ ہوگیا ہے۔

۶۴ هَلْ اٰمَنُکُمْ :- میں تمھارا اعتبار نہیں کروں گا۔(هَلْ) برائے نفی ہے۔(اٰمَنُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَمْنٌ اور اَمَنٌ ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۵ مَانَبْغِیْ :- ہم کو کیا چاہیے۔(مَا) برائے استفہام۔(نَبْغِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَغْیٌ ہے۔

۶۵ نَمِیْرُ اَهْلَنَا :- ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے۔(نَمِیْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَیْرٌ ہے۔(اَهْلٌ) کے معنی گھر والے، رشتہ دار۔ جمع: اَهْلُوْنَ اور اَهَالِیْ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۶۶ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ :- یہاں تک کہ تم مجھ کو دو۔(حَتّٰی) ناصبہ غایت کے لیے ہے۔(تُؤْتُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔(تُؤْتُوْا) یہ اصل میں (تُؤْتُوْنَ) ہے حتی کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا۔ (تُؤْتُوْا) ہوگیا۔(نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

۶۶ مَوْثِقًا :- پختہ وعدہ، مضبوط عہد۔ اس کی جمع: مَوَاثِقُ ہے۔

۶۶ وَکِیْلٌ :- نگہبان۔ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ وَکْلٌ مصدر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ اٰوٰی اِلَیْهِ :- انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) ان کو (بنیامین کو) اپنے پاس ٹھہرایا۔

آیت نمبر (ا و ی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْوَاءٌ ہے۔

۶۹ لَاتَبْتَئِسْ: — آپ غمگین مت ہوں۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر (اِبْتِئَاسٌ) ہے۔

۷۰ السِّقَایَۃَ: — پیالہ، پانی پینے کا برتن۔ جمع: سِقَایَاتٌ ہے۔

۷۰ اَذَّنَ: — اس نے پکارا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْذِیْنٌ ہے۔

۷۰ اَلْعِیْرُ: — قافلہ۔ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے۔ جمع: عِیْرَاتٌ ہے۔

۷۱ اَقْبَلُوْا عَلَیْھِمْ: — وہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ (اَقْبَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔

۷۱ تَفْقِدُوْنَ: — تم لوگ تلاش کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَقْدٌ ہے۔

۷۲ صُوَاعَ الْمَلِكِ: — بادشاہ کا پیمانہ، شاہی پیمانہ۔ (صُوَاعٌ) کے معنی پیمانہ۔ جمع: صِیْعَانٌ. (اَلْمَلِكُ) کے معنی بادشاہ۔ جمع: مُلُوْكٌ ہے۔

۷۲ زَعِیْمٌ: — ذمہ دار، ضامن۔ جمع: زُعَمَاءُ. زَعْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ رَحْلِہٖ: — اس کا کجاوہ، اس کا سامان۔ جمع: رِحَالٌ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۶ وِعَاءٌ: — برتن، تھیلا۔ جمع: اَوْعِیَۃٌ ہے۔

۷۶ کِدْنَا: — ہم نے تدبیر فرمائی باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر کَیْدٌ.

۷۷ اَسَرَّھَا: — انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) اس کو چھپایا۔ انھوں نے اس کو پوشیدہ رکھا۔ (اَسَرَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع وہ بات ہے جو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہی تھی، یعنی یوسف علیہ السلام کی طرف چوری کی نسبت۔

۸۰ اِسْتَایْئَسُوْا: — وہ لوگ مایوس ہوگئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْئَاسٌ ہے۔

۸۰ خَلَصُوْا :- وہ لوگ الگ ہو گئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوْصٌ اور خَلَاصٌ ہے۔

۸۰ نَجِیًّا :- سرگوشی کرنے والا۔ یہ مصدر اسم فاعل مُتَنَاجِیْنَ کے معنی میں ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اسکا مصدر نجوٌ اور نجویٰ ہے۔ باب نصر سے ہے

۸۰ فَرَّطْتُمْ :- تم نے کوتاہی کی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفْرِیْطٌ ہے۔

۸۰ لَنْ اَبْرَحَ :- میں ہرگز جدا نہیں ہوں گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَرَحٌ ہے۔

۸۲ اَلْعِیْرُ :- قافلہ۔ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے۔ جمع: عِیْرَاتٌ ہے۔

۸۲ اَقْبَلْنَا :- ہم آئے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔

۸۳ سَوَّلَتْ :- اس نے (تمھارے نفسوں نے) بات بنالی، اس نے مزین کیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِیْلٌ ہے۔

۸۳ صَبْرٌ جَمِیْلٌ :- اچھا صبر، وہ صبر جس میں شکایت نہ ہو۔ ترکیب میں یہ خبر ہے، اس کا مبتدا محذوف ہے یا یہ مبتدا ہے اس کی خبر محذوف ہے اس کی اصل عبارت "اَمْرِیْ صَبْرٌ جَمِیْلٌ" یا "صَبْرٌ جَمِیْلٌ اَجْمَلُ" ہے (تفسیر مظہری)۔

۸۴ تَوَلّٰی :- اس نے رخ پھیرلیا۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۸۴ یٰاَسَفٰی :- ہائے افسوس۔ اس میں آخر کا الف یائے متکلم سے بدلا ہوا ہے۔ یعنی اس کی اصل عبارت یٰاَسَفِی ہے۔ یاء متکلم کو الف سے بدل دیا گیا یٰاَسَفٰی ہو گیا۔

۸۴ اِبْیَضَّتْ عَیْنَاهُ :- ان کی (یعقوب علیہ السلام کی) دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔ (اِبْیَضَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْیِضَاضٌ

آیت نمبر ہے۔(عَیۡنَاہُ) عَیۡنٌ کا تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ جمع: عُیُوۡنٌ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔

۸۴ کَظِیۡمٌ:- غمگین، رنجیدہ، غم سے گھٹنے والا۔ کَظۡمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ تَفۡتَؤُا تَذۡکُرُ:- آپ برابر یاد کرتے رہیں گے۔(تفتؤُا) اس کی اصل لاتفتؤُا ہے اس میں لائے نفی محذوف ہے۔(تفسیر مظہری) یہ باب سمع سے افعال ناقصہ میں سے ہے۔ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ اس میں فعل ماضی اور مضارع کے علاوہ کوئی دوسرا فعل مستعمل نہیں ہے۔(تَذۡکُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، مصدر ذِکۡرٌ ہے۔

۸۵ حَرَضاً:- بیمار، ہلاکت کے قریب، وہ شخص جس کو غم گھلا دے۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔

۸۶ بَثِّیۡ:- میرا غم۔(بَثٌّ) کے معنی سخت غم جس پر صبر نہ ہو سکے یہاں تک کہ اس کو لوگوں کے سامنے بیان کر دیا جائے۔(تفسیر جلالین) بَثٌّ باب نصر سے مصدر ہے معنی بیان کرنا۔

۸۷ تَحَسَّسُوۡا:- تم لوگ تلاش کرو، باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحَسُّسٌ۔

۸۷ لَاتَایۡئَسُوۡا:- تم لوگ ناامید مت ہو۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَیۡسٌ اور اِیَاسٌ ہے۔

۸۷ رَوۡحِ اللّٰہِ:- اللہ تعالیٰ کی رحمت۔(رَوۡحٌ) کے معنی رحمت، مہربانی۔

۸۸ بِضَاعَۃٍ مُّزۡجَاۃٍ:- ناقص پونجی، حقیر سامان، نکمی چیز۔(بِضَاعَۃٌ) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ ہے۔(مُزۡجَاۃٌ) باب افعال سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر اِزۡجَاءٌ ہے معنی ہانکنا، واپس کرنا۔ بِضَاعَۃٌ مُزۡجَاۃٌ کے معنی ایسی پونجی جو واپس کر دی جائے۔

۸۸ اَوۡفِ:- آپ پورا کر دیجیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیۡفَاءٌ ہے۔

۸۸ اَلۡکَیۡلَ:- ناپ اس سے مراد غلہ ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی ناپنا۔

آیت نمبر

۸۸ تَصَدَّقْ:— آپ بخشش کر دیجیے، آپ خیرات (سمجھ کر) دے دیجیے۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصَدُّقٌ ہے۔

۹۱ اٰثَرَكَ اللّٰهُ:— اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت عطا فرمائی۔ (اٰثَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۲ لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ:— تم پر کوئی ملامت نہیں، تم پر کوئی الزام نہیں۔ (تَثْرِيْبٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی ملامت کرنا، مذمت کرنا۔

۹۳ اَلْقُوْهُ:— تم اس کو ڈال دو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اِلْقَاءٌ ہے (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَمِيْصٌ ہے۔

۹۴ فَصَلَتِ الْعِيْرُ:— قافلہ چلا۔ قافلہ جدا ہوا۔ (فَصَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَصْلٌ ہے (اَلْعِيْرُ) کے معنی قافلہ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے، جمع: عِيْرَاتٌ۔

۹۴ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ:— اگر تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی ہوئی باتیں کرنے والا نہ سمجھو۔ (تُفَنِّدُوْا) یہ اصل میں تُفَنِّدُوْنَ ہے۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفْنِيْدٌ ہے۔ (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف، مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۹۶ اَلْبَشِيْرُ:— خوش خبری دینے والا۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع: بُشَرَآءُ اور مصدر بُشْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اٰوٰۤى اِلَيْهِ:— انھوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اپنے پاس جگہ دی۔ (اٰوٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْوَاءٌ ہے۔

۱۰۰ خَرُّوْا لَهٗ:— وہ سب لوگ ان کے (یوسف علیہ السلام کے) سامنے (سجدہ میں) گر گئے۔ (خَرُّوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ۔

آیت نمبر

۱۰۰ سُجَّداً :- سجدہ کرتے ہوئے، سجدہ کرنے والے، اس کا واحد: سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہاں سجدہ اپنے حقیقی معنی میں ہے، (یعنی زمین پر پیشانی رکھنا) لیکن یہ سجدۂ عبادت نہیں تھا، جو ہر شریعت میں حرام ہے۔ بلکہ سجدۂ تعظیمی تھا۔ جو انبیائے سابقین کی شریعتوں میں جائز تھا، اور اسلامی شریعت میں ذریعۂ شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ہوگیا ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۱۰۰ یٰٓاَبَتِ :- اے میرے باپ! یہ اصل میں یَآاَبِیْ ہے۔ اس میں یائے متکلم کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کے شروع میں (یَا) حرف ندا ہے۔ (اَبٌ) کے معنی باپ، جمع: آبَاءٌ ہے۔

۱۰۰ اَلْبَدْوِ :- گاؤں، دیہات۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۰۰ نَزَغَ الشَّیْطٰنُ :- شیطان نے جھگڑا ڈال دیا، شیطان نے فساد ڈال دیا۔ (نَزَغَ) باب فتح اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ہے۔

۱۰۰ لَطِیْفٌ :- عمدہ تدبیر کرنے والا۔ لُطْفٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۱ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ :- باتوں کی تفسیر، اس سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔ (تَاْوِیْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی تفسیر کرنا۔ (اَلْاَحَادِیْثُ) کا واحد: حَدِیْثٌ معنی بات۔

۱۰۱ فَاطِرَ :- پیدا کرنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر فَطْرٌ ہے۔

۱۰۱ وَلِیِّ :- میرا کارساز۔ وَلِیٌّ مضاف اور یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب حسب سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر وِلَایَۃٌ ہے۔

۱۰۱ تَوَفَّنِیْ :- آپ مجھ کو وفات دیجیے۔ (تَوَفَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّیْ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۰۲ یَمْکُرُوْنَ :- وہ لوگ تدبیر کر رہے ہیں۔ (تدبیر کر رہے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۰۵ یَمُرُّوْنَ:۔ وہ لوگ گذرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرُوْرٌ۔

۱۰۷ غَاشِیَۃٌ:۔ احاطہ کرنے والی (آفت) گھیرنے والی (مصیبت) غَشْیٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ بَغْتَۃً:۔ اچانک، یکایک۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اعراب القرآن) باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی اچانک آنا۔

۱۰۸ سُبْحٰنَ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اس کی اصل عبارت اُسَبِّحُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ ہے (اعراب القرآن)۔

۱۱۰ اِسْتَایْئَسَ الرُّسُلُ:۔ پیغمبر مایوس ہوگئے۔ (قوموں کے ایمان لانے سے) تفسیر مظہری۔ (اِسْتَایْئَسَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْئَاسٌ (الرُّسُلُ) کا واحد: رَسُوْلٌ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۱۰ نُجِّیَ:۔ اس کو نجات دی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْجِیَۃٌ ہے۔

۱۱۰ بَاْسُنَا:۔ ہمارا عذاب۔ (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۱ اُولِی الْاَلْبَابِ:۔ عقل مند لوگ۔ (اُولِیْ) جمع حالت جر میں ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد: ذُوْ ہے۔ (اَلْبَابٌ) کا واحد: لُبٌّ معنی عقل اور دانش۔

۱۱۱ حَدِیْثًا یُفْتَرٰی:۔ تراشی ہوئی بات، گڑھی ہوئی بات۔ (حَدِیْثٌ) کے معنی بات، جمع: اَحَادِیْثُ (یُفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَآءٌ ہے۔

۱۱۱ یُؤْمِنُوْنَ:۔ وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ رعد

سورۂ رعد قرآن کریم کی تیرہویں سورت ہے۔ یہ سورت مدنی ہے، اس میں کل پینتالیس آیتیں ہیں۔ اس سورت میں قرآن مجید کا کلام الٰہی اور اس کا حق ہونا بیان کیا گیا ہے، پھر توحید ورسالت کے دلائل ذکر کیے گئے ہیں، اور توحید ورسالت کے متعلق شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

(رعد) ایک فرشتہ کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ یعنی رعد فرشتہ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھتا رہتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رعد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جس کو بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہیں جن کے ذریعہ وہ بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

اس سورت میں رعد فرشتہ کا ذکر کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ رعد ہے۔

آیت نمبر

۱ اُنْـزِلَ :- وہ (قرآن کریم) نازل کیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۲ رَفَـعَ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) بلند فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَفْعٌ ہے۔

۲ عَمَدٍ :- کھمبے، ستون۔ واحد: عِمَادٌ ہے۔

۲ اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ :- وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔ امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ "اِسْتِـــوَاءٌ" اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں ہے۔ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے، اور اس کی کیفیت مجہول ہے، اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (تفسیر مظہری) (اِسْتَـــوٰی) باب

آیت نمبر افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔ (اَلْعَرْشُ) کے معنی تختِ شاہی۔ اس کی جمع: اَعْرَاشٌ اور عُرُوْشٌ ہے۔

۲ سَخَّرَ:۔ اس نے کام میں لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔

۲ اَجَلٍ مُّسَمًّی:۔ معین وقت، مقررہ مدت۔ (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ (مُسَمًّی) مقرر کیا ہوا، معین کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر مصدر تَسْمِیَةٌ ہے۔

۲ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) دلائل بیان فرماتے ہیں۔ (یُفَصِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْصِیْل۔ (اَلْاٰیٰتُ) کے معنی دلائل، نشانیاں۔ اس کا واحد: اٰیَةٌ ہے۔

۳ مَدَّ الْاَرْضَ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زمین کو پھیلایا۔ (مَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (اَلْاَرْضُ) کے معنی زمین۔ جمع: اَلْاَرْضُوْنَ اور اَلْاَرَاضِیْ۔

۳ رَوَاسِیَ:۔ پہاڑ۔ اس کا واحد: رَاسِیَةٌ ہے۔

۳ اَنْھٰرًا:۔ نہریں۔ اس کا واحد: نَھْرٌ ہے۔

۳ زَوْجَیْنِ:۔ دو قسمیں، یعنی ہر قسم کے پھلوں میں سے اللہ تعالیٰ نے دو دو قسمیں بنائی ہیں۔ جیسے میٹھا اور کھٹا، سفید اور سیاہ، چھوٹا اور بڑا۔ (تفسیر بیضاوی) اس کا واحد زَوْجٌ اور جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔

۳ یُغْشِیْ:۔ وہ چھپا دیتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْشَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ غَشْیٌ ہے۔

۴ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ:۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ٹکڑے۔ (قِطَعٌ) کے معنی ٹکڑے۔ اس کا واحد: قِطْعَةٌ ہے۔ (مُتَجَاوِرَاتٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتَجَاوِرَةٌ اور مصدر تَجَاوُرٌ ہے۔

آیت نمبر

۴ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ:- کھجور کے درخت جن کی جڑ ایک ہو۔(نَخِيْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت۔ اس کا واحد: نَخِيْلَةٌ ہے۔(صِنْوَانٌ) ایسے درخت جن کی جڑ ایک ہو۔اس کا واحد: صِنْوٌ ہے۔

۴ يُسْقٰى:- اس کو سیراب کیا جاتا ہے۔اس کو پانی دیا جاتا ہے۔باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔

۴ اَلْاُكُلِ:- میوہ، پھل۔اس کی جمع: آكَالٌ ہے۔

۵ اَلْاَغْلٰلُ:- طوق۔اس کا واحد: غُلٌّ ہے۔

۵ اَعْنَاقِهِمْ:- ان کی گردنیں۔(اَعْنَاقٌ) کا واحد: عُنُقٌ معنی گردن۔

۶ اَلْمَثُلٰتُ:- سزائیں۔سزا کے واقعات۔واحد: مَثُلَةٌ ہے۔

۸ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ:- پیٹ جو سکڑتے اور بڑھتے ہیں۔(ترجمہ شیخ الہند) رحم میں جو کمی اور بیشی ہوتی ہے۔(ترجمہ حضرت تھانوی)(مَا) موصولہ یا مصدریہ ہے۔ (تَغِيْضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَيْضٌ ہے۔(اَرْحَامٌ) کا واحد: رَحِمٌ اور رَحْمٌ اور رِحْمٌ معنی بچہ دانی۔(تَزْدَادُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْدِيَادٌ یہ اصل میں اِزْتِيَادٌ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔

۹ اَلْمُتَعَالِ:- بہت بلند، بہت برتر، بہت عالی شان۔باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔یہ اصل میں اَلْمُتَعَالِيْ ہے۔تخفیف کے لیے آخر سے یاء حذف کر دی گئی ہے اس کا مادہ عُلُوٌّ ہے۔

۱۰ اَسَرَّ الْقَوْلَ:- اس نے آہستہ بات کہی۔(اَسَرَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ۔(قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ ہے۔

۱۰ جَهَرَ بِهٖ:- اس نے پکار کر بات کہی۔اس نے بلند آواز سے بات کہی۔(جَهَرَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَهْرٌ۔(بِهٖ) میں ضمیر کا مرجع قول ہے۔

۱۰ مُسْتَخْفٍ:- چھپنے والا۔باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔اس کا مصدر اِسْتِخْفَاءٌ اور مادہ خَفْيٌ ہے۔(مُسْتَخْفٍ) اصل میں مُسْتَخْفِيٌ ہے ضمہ یاء پر دشوار تھا،

آیت نمبر اس لیے یاء کو ساکن کر دیا۔ پھر یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے۔ (اس لیے کہ تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں) اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُسْتَخْفٍ ہو گیا۔

۱۰ سَارِبٌ:- راستہ میں چلنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر سُرُوْبٌ ہے۔

۱۱ مُعَقِّبٰتٌ:- باری باری آنے والے (فرشتے) یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) یعنی دن میں حفاظت کرنے والے فرشتے الگ ہیں، اور رات میں حفاظت کرنے والے فرشتے الگ ہیں جو باری باری آتے رہتے ہیں۔ (مُعَقِّبٰتٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: مُعَقِّبَةٌ اور مصدر تَعْقِیْبٌ ہے۔

۱۱ لَامَرَدَّ لَهٗ:- اس کے لیے لوٹنا نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس مصیبت کے بھیجنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں۔ وہ لوٹنے والی نہیں ہے۔ (مَرَدَّ) مصدر میمی ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ وَالٍ:- مددگار، کارساز۔ وِلَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (وَالٍ) اصل میں وَالِیٌ ہے۔ اس میں قَاضٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، اس لیے یاء کو ساکن کر دیا۔ یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے۔ (اس لیے کہ تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں) اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ وَالٍ ہو گیا۔

۱۲ یُنْشِیءُ:- وہ (اللہ تعالیٰ) بلند فرماتے ہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) پیدا فرماتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔

۱۲ السَّحَابَ الثِّقَالَ:- بھاری بادل، (پانی سے) بھرے ہوئے بادل۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل، اس کی جمع: سُحُبٌ ہے۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔ (ثِقَالٌ) کا واحد: ثَقِیْلٌ معنی بھاری، بوجھل۔

۱۳ الرَّعْدُ:- رعد ایک فرشتہ کا نام ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بادلوں پر مقرر فرمایا ہے۔ اسکے پاس آگ کے کوڑے ہیں، جن سے بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری بحوالۂ ترمذی شریف)

آیت نمبر

۱۳ الصَّوَاعِقَ:- بجلیاں، اس کا واحد: صَاعِقَةٌ ہے۔

۱۳ يُجَادِلُوْنَ:- وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

۱۳ شَدِيْدُ الْمِحَالِ:- بڑی قوت والا۔ سخت تدبیر کرنے والا۔ (شَدِيْدٌ) شِدَّةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ (مِحَالٌ) فعال کے وزن پر باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ معنی تدبیر کرنا۔ قوت استعمال کرنا اس کا مادہ مَحْلٌ ہے۔

۱۴ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ:- وہ لوگ درخواست قبول نہیں کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۱۴ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ:- جیسے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پانی کی طرف) پھیلانے والا۔ شروع میں کاف حرف جر برائے تشبیہ ہے۔ (بَاسِطٌ) بَسْطٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (كَفَّيْهِ) اصل میں كَفَّيْنِ ہے۔ (ہِ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا ہے اس کا واحد كَفٌّ اور جمع: كُفُوْفٌ ہے۔

۱۴ لِيَبْلُغَ فَاهُ:- تاکہ وہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ (لِيَبْلُغَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ یہ فعل مضارع اَن مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (فَاهُ) يَبْلُغَ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس میں (فَا) مضاف اور (ہُ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع بَاسِطٌ ہے۔ (فُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ، حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یاء کے ساتھ آتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ واحد ہو اور یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔

۱۵ طَوْعًا وَّكَرْهًا:- خوشی اور مجبوری سے، خوشی اور مجبوری کی حالت میں۔ یعنی فرشتے اور مؤمنین خوشی سے اور منافقین اور مجبور کیے ہوئے مشرکین مجبوری سے سجدہ کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری) یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت طَائِعِيْنَ

آیت نمبر وَ کَارِھِیْنَ ہے۔

۱۵ اَلْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ:- صبح اور شام کے وقتوں میں۔(اَلْغُدُوِّ) کا واحد: غُدْوَۃٌ معنی صبح کا وقت۔ (اَلْاٰصَالُ) کا واحد: اَصِیْلٌ ہے۔ معنی شام کا وقت۔

۱۶ اَلْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ:- اندھا اور دیکھنے والا۔ یہ کافر اور مومن کی مثال ہے۔(اَلْاَعْمٰی) اندھا۔(یہ کافر کی مثال ہے) اس کی جمع: عُمْیٌ ہے۔(اَلْبَصِیْرُ) کے معنی دیکھنے والا (یہ مومن کی مثال ہے) اس کی جمع: بُصَرَآءُ ہے۔

۱۶ اَلظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ:- اندھیرے اور روشنی۔(یہ کفر اور ایمان کی مثال ہے)۔(اَلظُّلُمٰتُ) کا واحد: ظُلْمَۃٌ ہے معنی تاریکی مراد کفر ہے۔(اَلنُّوْرُ) کے معنی روشنی مراد ایمان ہے۔ اس کی جمع: اَنْوَارٌ ہے۔

۱۷ سَالَتْ اَوْدِیَۃٌ:- نالے بہنے لگے۔ یہاں پر بہنا پانی کی صفت ہے۔ اور نالے کی طرف بہنے کی نسبت مجاز کے طور پر ہے۔(سَالَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَیْلٌ اور سَیَلَانٌ ہے۔(اَوْدِیَۃٌ) کا واحد: وَادٍ معنی نالا۔

۱۷ اِحْتَمَلَ السَّیْلُ:- سیلاب (خس وخاشاک کو) بہالایا۔(اِحْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ ہے معنی اٹھانا۔(سَیْلٌ) کے معنی سیلاب۔ جمع: سُیُوْلٌ ہے۔

۱۷ زَبَدًا رَّابِیًا:- پھولا ہوا جھاگ۔ مراد خس وخاشاک (کوڑا کرکٹ)(زَبَدًا) کے معنی جھاگ، جمع: اَزْبَادٌ (رَابِیًا) باب نصر سے اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر رِبَاءٌ اور رُبُوٌّ ہے معنی چڑھنا، اوپر آنا۔

۱۷ یُوْقِدُوْنَ:- وہ لوگ تپاتے ہیں، وہ لوگ جلاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَادٌ معنی جلانا۔

۱۷ اِبْتِغَآءَ حِلْیَۃٍ:- زیور طلب کرنے کے لیے۔(اِبْتِغَآءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔ معنی طلب کرنا۔(حِلْیَۃٌ) کے معنی زیور، جمع: حِلیً اور حُلیً ہے۔(اِبْتِغَآءَ) یہاں پر مفعول لہ

آیت نمبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷ يَذْهَبُ جُفَاءً :- وہ پھینک دیا جاتا ہے۔(يَذْهَبُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَهَابٌ ہے۔(جُفَاءٌ) بے کار، ناکارہ، پھینکا ہوا۔وہ کوڑا جس کو پانی کا بہاؤ پھینک دیتا ہے۔

۱۸ اِسْتَجَابُوْا :- ان لوگوں نے کہنا مان لیا۔باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۱۸ اَلْحُسْنٰى :- اچھا بدلہ، اس سے مراد جنت ہے۔(حُسْنٰى) یہ فُعلٰی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔یہاں پر صفت واقع ہے اس کی اصل عبارت اَلْمَثُوْبَةُ الْحُسْنٰى ہے۔

۱۸ بِئْسَ الْمِهَادُ :- وہ برا ٹھکانا ہے۔(بِئْسَ) فعل ذم ہے۔جو کسی چیز کی برائی بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔(اَلْمِهَادُ) ترکیب میں فاعل ہے، اور (بِئْسَ) فعل ذم کا مخصوص بالذم محذوف ہے، اس کی اصل عبارت بِئْسَ الْمِهَادُ هِيَ ہے۔هِيَ ضمیر کا مرجع جَهَنَّمُ ہے۔ جو ماقبل میں مذکور ہے۔(اَلْمِهَادُ) کے معنی آرام گاہ، قرارگاہ، ٹھکانا۔جمع: مُهُدٌ اور مُهُدٌ اور اَمْهِدَةٌ ہے۔

۱۹ يَتَذَكَّرُ :- وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔

۲۲ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ :- وہ لوگ برائی کو بھلائی سے ٹال دیتے ہیں۔یعنی بدسلوکی کے بدلہ میں حسن سلوک کرتے ہیں۔(يَدْرَءُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرْءٌ ہے۔(اَلْحَسَنَةُ) کے معنی بھلائی۔جمع: حَسَنَاتٌ ہے۔ (اَلسَّيِّئَةُ) کے معنی برائی۔جمع: سَيِّئَاتٌ ہے۔

۲۲ عُقْبَى الدَّارِ :- آخرت کا گھر۔اس صورت میں یہ اضافت مقلوبی ہے، یعنی عقبی اصل کے اعتبار سے مضاف الیہ ہے، اس کو مضاف بنادیا گیا ہے۔(عُقْبٰى) کے معنی آخرت۔ (دَارٌ) کے معنی گھر۔جمع: دُوْرٌ، اَدْوَارٌ اور دِيَارٌ ہے۔علامہ سیوطیؒ نے "عُقْبَى الدَّارِ" کا

آیت نمبر مطلب ''دار آخرت میں اچھا انجام'' بیان کیا ہے۔

۲۶ یَبْسُطُ :- وہ کشادہ کرتا ہے، وہ زیادہ دیتا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔

۲۶ یَقْدِرُ :- وہ تنگ کرتا ہے، وہ گھٹا دیتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۲۷ اَنَابَ :- وہ متوجہ ہوا۔ وہ مائل ہوا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔

۲۹ طُوْبٰی :- خوش حالی۔ (طوبٰی) جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلے گا۔ پھر بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر جلالین)۔ (طُوْبٰی) طِیْبٌ سے فعلی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔

۲۹ حُسْنَ مَاٰبٍ :- اچھا ٹھکانا۔ (حُسْنٌ) مصدر ہے۔ یہ حَسَنٌ صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ (مَاٰبٌ) کے معنی ٹھکانا۔ یہ اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ مَتَابِ :- میرا لوٹنا، میرے لوٹنے کی جگہ۔ تَوْبٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے۔ یہ اصل عبارت کے اعتبار سے مَتَابِیْ ہے۔ اس کے آخر سے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۳۱ اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا :- کیا ایمان والوں کو دل جمعی نہیں ہوئی (ترجمہ تھانویؒ) کیا ایمان والوں نے جانا نہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے (لَمْ یَایْئَسْ) کا ترجمہ لَمْ یَعْلَمْ کیا ہے۔ (اٰمَنُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔

۳۱ قَارِعَۃٌ :- حادثہ، صدمہ، مصیبت۔ جمع: قَوَارِعُ ہے۔

۳۱ اَلْمِیْعَادَ :- وعدہ، عہد۔ جمع: مَوَاعِیْدُ اس کا مادہ وَعْدٌ ہے۔

۳۲ اُسْتُھْزِیَٔ :- اس سے مذاق کیا گیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِھْزَاءٌ ہے۔

آیت نمبر

۳۲ اَمْـلَـیْـتُ :- میں نے مہلت دی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَآءٌ ہے۔

۳۲ عِقَابِ :- میری سزا۔ یہ اصل میں عِقَابِیْ ہے۔ آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ (عِـقَابٌ) فعال کے وزن پر باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ معنی سزا دینا۔

۳۳ هَـادٍ :- راستہ بتلانے والا، رہنمائی کرنے والا۔ یہ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر هُدیً اور هِـدَایَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (هَـادٍ) اصل میں هَـادِیٌ (هَـادِیْنْ) ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا، پھر یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا، یاء گر گئی هَادٍ ہو گیا۔

۳۴ وَاقٍ :- بچانے والا۔ یہ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر وِقَـایَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں لفظ هَـادٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل آیت (۳۳) میں دیکھیے۔

۳۵ اُكُلُهَا دَائِمٌ :- اس کا (جنت کا) پھل ہمیشہ رہے گا۔ (اُكُلٌ) کے معنی پھل۔ جمع: آكَالٌ. (هَا) ضمیر مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ (دَائِمٌ) یہ دَوَامٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۶ مَاٰبِ :- میرا لوٹنا، میرے لوٹنے کی جگہ۔ اس کی اصل مَـاٰبِیْ ہے۔ آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ یہ لفظ اَوْبٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۹ اُمُّ الْكِتٰبِ :- اصل کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

۴۱ لَا مُـعَقِّبَ :- کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اس کے شروع میں لائے نفی جنس ہے۔ (مُـعَقِّبٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر تَعْقِیْبٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ ابراہیم

سورۂ ابراہیم مکی ہے۔ یہ قرآن مجید کی چودھویں سورت ہے۔ اس سورت کے شروع میں قرآن کریم کی حقانیت اور نبوت ورسالت کا بیان ہے۔ پھر توحید کا مضمون اور اس کے دلائل کا ذکر ہے، اسی سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ ابراہیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔

آیت نمبر

۱　اَلْعَزِیْزِ:۔ بہت زبردست، بہت غالب۔ عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱　اَلْحَمِیْدِ:۔ بہت قابل تعریف، بہت لائق تعریف، سب خوبیوں والا۔ حَمْدٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳　یَسْتَحِبُّوْنَ:۔ وہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِسْتِحْبَابٌ ہے۔

۳　عِوَجًا:۔ کجی، ٹیڑھاپن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ یہ حال یا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵　ذَکِّرْھُمْ:۔ آپ ان کو یاد دلائیے، (ذَکِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَذْکِیْرٌ ہے (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵　اَیّٰمِ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ اَیّٰمِ اللّٰہِ سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ حضرت مقاتل نے فرمایا۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے واقعات (نعمت اور عذاب جو پہلی امتوں میں پیش آئے۔) (تفسیر مظہری)

۵　صَبَّارٍ:۔ بہت صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۵ شَکُوْرٍ :- بہت شکر کرنے والا۔ شُکْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ یَسُوْمُوْنَکُمْ :- وہ لوگ تم کو تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے) یَسُوْمُوْنَ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْمٌ۔ (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ یَسْتَحْیُوْنَ :- وہ لوگ زندہ رکھتے ہیں (رکھتے تھے) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْیَآءٌ ہے۔

۷ تَاَذَّنَ :- اس نے (پروردگار نے) اطلاع فرمادی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَذُّنٌ ہے۔

۸ غَنِیٌّ :- بے نیاز، بے احتیاج۔ غِنیً مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸ حَمِیْدٌ :- بہت قابل تعریف، بہت لائق تعریف، سب خوبیوں والا۔ حَمْدٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹ مُرِیْبٍ :- تردد میں ڈالنے والا، بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِرَابَۃٌ ہے۔

۱۰ سُلْطٰنٍ :- دلیل، معجزہ۔ جمع: سَلَاطِیْنُ ہے۔

۱۰ یَمُنُّ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) احسان فرماتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ ہے۔

۱۵ اِسْتَفْتَحُوْا :- ان لوگوں نے فیصلہ طلب کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَاحٌ ہے۔

۱۵ خَابَ :- وہ ناکام ہوا، وہ بے مراد ہوا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَیْبَۃٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۵ جَبَّارٍ:۔ سرکش، متکبر۔ جَبْرٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ عَنِيْدٍ:۔ ضدی، مخالف۔ عُنُوْدٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ يُسْقٰى:۔ اس کو پلایا جائے گا۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْیٌ۔

۱۶ صَدِيْدٍ:۔ پیپ اور خون، وہ پیپ اور خون جو اہل جہنم کی کھالوں اور پیٹوں سے نکلے گا، وہی جہنم والوں کو پلایا جائے گا۔ (تفسیر مظہری)

۱۷ يَتَجَرَّعُهٗ:۔ وہ اس کو گھونٹ گھونٹ کر پیئے گا۔ (يَتَجَرَّعُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَرُّعٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع صدید (پیپ) ہے۔

۱۷ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ:۔ وہ اس کو آسانی کے ساتھ گلے سے اتار نہیں سکے گا۔ (لَا يَكَادُ) یہ فعل مضارع منفی افعال مقاربہ میں سے ہے اس کا مصدر كَوْدٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (يُسِيْغُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسَاغَةٌ معنی خوشگوار بنانا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع صدید (پیپ) ہے۔

۱۸ رَمَادٍ:۔ راکھ۔ جمع: اَرْمِدَةٌ ہے۔

۱۸ عَاصِفٍ:۔ تیز ہوا، آندھی۔ جمع: عَوَاصِفُ ہے۔

۲۰ عَزِيْزٍ:۔ دشوار، مشکل۔ عِزٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ بَرَزُوْا لِلّٰهِ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن اس کا وقوع ہوگا، لیکن اس خبر کے یقینی ہونے کو بیان

آیت نمبر کرنے کے لیے یہاں فعل مضارع کے بجائے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ جس طرح زمانۂ ماضی میں جو چیز ہو چکی ہے اس کا پایا جانا یقینی ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اس خبر کا پیش آنا یقینی ہے۔

۲۱ مُغْنُوْنَ:- ہٹانے والے، بچانے والے، دور کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُغْنٍ اور مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔ (اَغْنٰی عَنْهُ) کے معنی دور کرنا۔

۲۱ اَجَزِعْنَا:- خواہ ہم بے صبری کریں۔ (اَ) ہمزۂ استفہام تسویہ یعنی برابری کے لیے ہے۔ (جَزِعْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَزَعٌ ہے۔

۲۱ مَحِيْصٍ:- نجات کی جگہ۔ رہائی کی جگہ۔ باب ضرب سے اسم ظرف ہے۔ اس کا مصدر حَيْصٌ ہے۔ اس میں مصدر میمی کا بھی احتمال ہے۔

۲۲ اِسْتَجَبْتُمْ:- تم نے کہنا مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۲۲ لَاتَلُوْمُوْنِیْ:- تم لوگ مجھ کو ملامت نہ کرو۔ (لَاتَلُوْمُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَوْمٌ ہے۔ (نِی) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۲ مُصْرِخِكُمْ:- تمھارا مددگار۔ (مُصْرِخٍ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اور مصدر اِصْرَاخٌ ہے۔ یہاں پر یہ مضاف واقع ہے۔ اور باء حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۲ مُصْرِخِيَّ:- میرے مددگار۔ یہ اصل میں مُصْرِخِيْنَ ہے۔ یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا مُصْرِخِيَّ ہو گیا۔ یہ باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۲۴ كَلِمَةً طَيِّبَةً:- پاکیزہ بات، اس سے مراد کلمۂ توحید ہے، یعنی اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ (تفسیر مظہری) كَلِمَةٌ کے معنی بات۔ جمع: كَلِمَاتٌ۔ طَيِّبَةٌ کے معنی پاکیزہ۔ یہ طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۲۴ شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ:- پاکیزہ درخت۔ اس سے مراد کھجور کا درخت ہے جیسا کہ ترمذی اور نسائی کی حدیث شریف میں ہے۔ (تفسیر مظہری) (شَجَرَةٌ) کے معنی درخت۔ جمع: اَشْجَارٌ. (طَيِّبَةٌ) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ:- خراب بات، گندی بات۔ اس سے مراد کلمۂ کفر ہے۔ (تفسیر جلالین) (كَلِمَةٌ) کے معنی بات، جمع: كَلِمَاتٌ (خَبِيْثَةٌ) خُبْثٌ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ شَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ:- خراب درخت، گندا درخت۔ اس سے مراد حنظل (یعنی اندرائن) کا درخت ہے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری) شَجَرَةٌ اور خَبِيْثَةٌ کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے۔

۲۶ اُجْتُثَّتْ:- اس کو (درخت حنظل کو) اکھاڑ لیا گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِجْتِثَاثٌ ہے۔

۲۷ اَلْقَوْلِ الثَّابِتِ:- مضبوط بات۔ اس سے مراد کلمۂ توحید ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات۔ جمع: اَقْوَالٌ . (ثَابِتٌ) ثُبُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ اَحَلُّوْا:- ان لوگوں نے اتارا، ان لوگوں نے پہنچا دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ ہے۔

۲۸ دَارَ الْبَوَارِ:- ہلاکت کا گھر، اس سے مراد جہنم ہے۔ اس آیت کریمہ میں دَارَ الْبَوَارِ کے بعد جہنم کا لفظ عطف بیان کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ (دَارٌ) کے معنی گھر۔ جمع: دِيَارٌ۔ بَوَارٌ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہلاک ہونا۔

۳۰ تَمَتَّعُوْا:- تم لوگ فائدہ حاصل کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔

۳۱ بَيْعٌ:- خرید و فروخت۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ خرید اور فروخت دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۳۱　خِلَالٌ:- دوستی۔ یہ فعال کے وزن پر باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۳۲　سَخَّرَ:- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تابع بنادیا، اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگادیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۳۳　دَآئِبَيْنِ:- دونوں لگاتار چلنے والے۔ یہ اسم فاعل تثنیہ مذکر ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد دَائِبٌ اور مصدر دَأْبٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۴　لَاتُحْصُوْهَا:- تم لوگ اس کو (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمت کو) شمار نہیں کر سکتے ہو۔ (لَاتُحْصُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع نِعْمَةَ اللّٰهِ ہے جو ما قبل میں مذکور ہے۔

۳۴　ظَلُوْمٌ:- بہت ظلم کرنے والا، بہت ناانصافی کرنے والا۔ ظُلْمٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۴　كَفَّارٌ:- بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵　اَلْبَلَدُ:- شہر، اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ جمع: بِلَادٌ ہے۔

۳۵　اُجْنُبْنِيْ:- آپ مجھ کو دور رکھیے۔ (اُجْنُبْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَنْبٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۷　اَسْكَنْتُ:- میں نے ٹھہرادیا، میں نے آباد کردیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْكَانٌ ہے۔

۳۷　اَفْئِدَةً:- دل۔ اس کا واحد: فُؤَادٌ ہے۔

۳۷　تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ:- وہ (دل) ان کی طرف مائل ہوجائیں۔ (تَهْوِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوًى ہے۔

۳۹　وَهَبَ:- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) عطا فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۴۰ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ: — نماز کی پابندی کرنے والا، نماز کا اہتمام کرنے والا۔ (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (صَلٰوةٌ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۴۲ يُؤَخِّرُهُمْ: — وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو (ظالموں یعنی کافروں کو) مہلت دے رہے ہیں۔ (يُؤَخِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۲ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ: — اس میں (یعنی قیامت کے دن) نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی، اس میں آنکھیں کھلی رہ جائیں گی۔ (تَشْخَصُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر شُخُوْصٌ ہے۔ (اَلْاَبْصَارُ) کا واحد: بَصَرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۴۳ مُهْطِعِيْنَ: — دوڑنے والے (دوڑتے ہوئے) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُهْطِعٌ اور مصدر اِهْطَاعٌ ہے۔

۴۳ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ: — اس حال میں کہ وہ اپنے سر اوپر کو اٹھائے ہوں گے۔ (مُقْنِعِيْ) اصل میں مُقْنِعِيْنَ ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر اِقْنَاعٌ ہے۔ یہ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (رُءُوْسٌ) کے معنی سر، اس کا واحد رَأْسٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۴۳ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ: — ان کی نظر ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔ یعنی آنکھ نہیں جھپکے گی۔ (لَا يَرْتَدُّ) باب افتعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِدَادٌ ہے۔ (طَرْفٌ) کے معنی آنکھ، نگاہ۔ اس کی جمع: اَطْرَافٌ ہے۔

۴۳ اَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ: — ان کے دل اڑ رہے ہوں گے، ان کے دل بدحواس ہوں گے۔ (اَفْئِدَةٌ) کے معنی دل۔ اس کا واحد: فُؤَادٌ ہے۔ (هَوَاءٌ) خلاء کے معنی میں ہے، یعنی ان کے دل عقل و فہم سے خالی ہوں گے۔ (تفسیر مظہری)

۴۴ اَنْذِرِ النَّاسَ: — آپ لوگوں کو ڈرائیے۔ (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔ (النَّاسُ) کے معنی لوگ۔ یہ اسم ہے جو رَهْطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع

کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: اِنْسَانٌ ہے۔

آیت نمبر

۴۴ اَخِّرْنَا:- آپ ہم کو مہلت دے دیجیے۔ (اَخِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاْخِیْرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۴ نُجِبْ دَعْوَتَكَ:- ہم آپ کے بلانے کو قبول کرلیں گے۔ ہم آپ کا کہنا مان لیں گے۔ (نُجِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجَابَةٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (دَعْوَةٌ) کے معنی بلانا، پکارنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۴ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ:- ہم رسولوں کی پیروی کریں گے، ہم پیغمبروں کا اتباع کریں گے۔ (نَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (الرُّسُلُ) کا واحد: رَسُوْلٌ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۴۴ زَوَالٍ:- جدا ہونا، یعنی دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۵ سَكَنْتُمْ:- تم لوگ ٹھہرے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُکُوْنٌ ہے۔

۴۵ تَبَيَّنَ:- وہ ظاہر ہوگیا۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ ہے۔

۴۶ مَكَرُوْا:- ان لوگوں نے تدبیریں کیں۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ ہے۔

۴۸ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ:- زمین بدل دی جائے گی۔ پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے موجودہ زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے آسمان و زمین بنائیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے۔ (تُبَدَّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبْدِیْلٌ ہے۔

۴۸ بَرَزُوْا لِلّٰهِ:- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے، اس لیے کہ قیامت کے دن اس کا وقوع ہوگا لیکن اس خبر کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل مضارع کی جگہ فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔

۴۹ مُقَرَّنِيْنَ :- جکڑے ہوئے، بندھے ہوئے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُقَرَّنٌ اور مصدر تَقْرِيْنٌ ہے۔

۴۹ اَلْاَصْفَادِ :- زنجیریں۔ اس کا واحد: صَفَدٌ ہے۔

۵۰ سَرَابِيْلُهُمْ :- اُن کے کُرتے۔ (سَرَابِيْلُ) کے معنی کُرتے۔ اس کا واحد: سِرْبَالٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۵۰ قَطِرَانٍ :- درخت چیڑ کا روغن جس میں آگ جلدی اور تیزی کے ساتھ لگتی ہے۔ گندھک ، تارکول۔ آیت کریمہ میں ہے کہ ان کے کُرتے قطران کے ہوں گے، یعنی ان کے پورے بدن پر قطران لگا دیا جائے گا۔

۵۰ تَغْشٰى :- وہ (آگ) ڈھانک لے گی۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔

۵۱ سَرِيْعُ الْحِسَابِ :- جلدی حساب لینے والا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دنوں میں سے آدھے دن کی مقدار میں پوری مخلوق کا حساب لے لیں گے۔ (تفسیر جلالین)۔ (سَرِيْعٌ) سُرْعَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حِسَابٌ) فعال کے وزن پر باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

۵۲ اُولُوا الْاَلْبَابِ :- عقل مند لوگ، دانش مند لوگ۔ (اُولُوْا) خلافِ قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ (اَلْاَلْبَابُ) کا واحد: لُبٌّ ہے۔ اس کے معنی عقل و دانش کے ہیں۔

﴿ پارہ (۱۳) مکمل ہوگیا ہے ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُبَمَا یَوَدُّ پارہ (۱۴) سورۂ حجر

سورۂ حجر قرآن کریم کی پندرہویں (۱۵) سورت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قرآن مبین کا تذکرہ فرمایا، پھر دین اسلام کے نعمت عظمیٰ ہونے کا ذکر فرمایا کہ قیامت کے دن کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے، کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے نزول اور اس کی حفاظت کا وعدہ پھر اپنی قدرت کاملہ اور علم محیط کو بیان فرمایا۔ اسی سے متصل انسانوں اور جنوں کی پیدائش اور جنت وجہنم کا ذکر ہے۔ پھر انبیاء سابقین کی قوموں اور ان کی نافرمانی پر عذاب شدید کا بیان ہے۔ انھیں قوموں میں اللہ تعالیٰ نے حجر والوں کا ذکر فرمایا، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ حجر ہے۔

(حجر) مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ اسی میں قوم ثمود آباد تھی، قوم ثمود کو اصحاب حجر کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی، قوم ثمود کی فرمائش پر اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کی نشانی ظاہر فرمائی تھی۔ پھر بھی ان لوگوں نے نافرمانی کی یہاں تک کہ اس اونٹنی کو قتل کر دیا اور حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سخت عذاب نازل فرمایا۔ سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار طوفانی ہوا چلتی رہی، اسی کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سخت آواز ہوئی۔ اس دردناک عذاب کے ذریعہ مقام حجر میں رہنے والی قوم (قوم ثمود) تباہ وبرباد ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

آیت نمبر

۲ رُبَمَا یَوَدُّ :- وہ بار بار آرزو کرے گا۔ یعنی کافر لوگ قیامت کے دن اپنے مسلمان ہونے کی بار بار آرزو کریں گے۔ (رُبَمَا) رُبَ اور ما زائدہ سے مرکب ہے۔ (رُبَّ) تشدید اور

آیت نمبر

تخفیف دونوں طریقے پر استعمال ہوتا ہے۔اوراس میں تکثیر اور تقلیل دونوں معنی پائے جاتے ہیں، تکثیر کے اعتبار سے بار بار اور تقلیل کے اعتبار سے کبھی کبھی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔(یَوَدُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَدٌّ وُدٌّ وِدٌّ ہے۔

۳ ذَرْهُمْ :- آپ ان کو چھوڑ دیجیے۔(ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳ يَتَمَتَّعُوْا :- (کہ) وہ فائدہ حاصل کریں۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔(يَتَمَتَّعُوْا) یہ اصل میں يَتَمَتَّعُوْنَ ہے جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۳ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ:- امید ان کو غافل کردے۔(يُلْهِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْهَاءٌ ہے اور مادہ لَهْوٌ ہے۔(يُلْهِ) اصل میں يُلْهِيْ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گرگئی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(اَلْاَمَلُ) کے معنی امید۔جمع: آمَالٌ ہے۔

۵ مَاتَسْبِقُ:- (کوئی جماعت) آگے نہیں بڑھتی ہے،(کوئی جماعت) مقدم نہیں ہوتی ہے۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔(تَسْبِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَبْقٌ ہے۔

۵ مَايَسْتَاْخِرُوْنَ:- وہ لوگ پیچھے نہیں رہتے ہیں، وہ لوگ مؤخر نہیں ہوتے ہیں۔(مَا) نفی کے لیے ہے۔(يَسْتَاْخِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْخَارٌ ہے۔

۸ مُنْظَرِيْنَ:- مہلت دیئے ہوئے لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ كَانُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔اس کا واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۹ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ:- ہم نے نصیحت اتاری، ہم نے قرآن کو نازل کیا۔(نَزَّلْنَا) باب تفعیل سے

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْزِیْلٌ ہے۔ (الذِّکْرُ) کے معنی نصیحت، یہاں اس سے مراد قرآن کریم ہے۔

۱۰ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ :- پہلے لوگوں کی جماعتیں، پہلے لوگوں کے فرقے۔ (شِیَعٌ) کے معنی جماعتیں، فرقے۔ اس کا واحد: شِیْعَةٌ ہے۔ (اَلْاَوَّلِیْنَ) کے معنی پہلے لوگ، اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

۱۱ یَسْتَهْزِءُوْنَ :- وہ لوگ ہنسی کرتے ہیں، وہ لوگ مذاق کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۲ نَسْلُکُهٗ :- ہم اس کو (یعنی استہزاء کو دلوں میں) داخل کر دیتے ہیں۔ (نَسْلُكُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع استہزاء ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۴ ظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ :- وہ لوگ دن کے وقت اس (دروازہ) میں چڑھ جائیں، وہ لوگ سارے دن اس میں چڑھتے رہیں۔ (ظَلُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ ہے۔ معنی دن میں کوئی کام کرنا، سارے دن لگے رہنا۔ (یَعْرُجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔

۱۵ سُکِّرَتْ اَبْصَارُنَا :- ہماری نظر بندی کر دی گئی۔ (سُکِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْکِیْرٌ ہے۔ (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں، نگاہیں، اس کا واحد: بَصَرٌ ہے۔

۱۵ مَسْحُوْرُوْنَ :- جادو کیے ہوئے لوگ۔ سِحْرٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مَسْحُوْرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ بُرُوْجاً :- برجیں، منزلیں۔ اس کا واحد: بُرْجٌ ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ حجر کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں۔ آسمان مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک بارہ پھانک (حصہ) ہے جیسے خربوزہ، وہی بارہ برج ہیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر ۱۶ نے بارہ برجوں کے نام حسب ذیل تحریر فرمائے ہیں:

(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزاء (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت (تفسیر جلالین)۔

۱۶ زَیَّنّٰهَا :- ہم نے اس کو (آسمان کو) رونق دی، ہم نے اس کو آراستہ کیا۔ (زَیَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْیِیْنٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع سَمَاءٌ ہے۔

۱۷ حَفِظْنٰهَا:- ہم نے اس کی (آسمان کی) حفاظت فرمائی۔ (حَفِظْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حِفْظٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۱۸ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ:- جو (شیطان) چوری سے سن لے۔ (اِسْتَرَقَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِرَاقٌ ہے، معنی چرانا۔ اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ کے معنی چھپ کر سننا۔ (سَمْعٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ ترکیب میں یہ جملہ شرط واقع ہے۔

۱۸ فَاَتْبَعَهٗ:- تو اس (شیطان) کا پیچھا کرتا ہے۔ فاء جزائیہ ہے۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔

۱۸ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ:- چمکتا ہوا انگارا، روشن شعلہ (ٹوٹا ہوا روشن تارا) شِهَابٌ کے معنی انگارا، شعلہ، ٹوٹا ہوا تارا۔ اس کی جمع: شُهُبٌ ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۱۹ مَدَدْنٰهَا:- ہم نے اس (زمین) کو پھیلایا۔ (مَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَدٌّ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضُ ہے۔

۱۹ اَلْقَیْنَا:- ہم نے ڈال دیا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۱۹ رَوَاسِیَ:- بھاری پہاڑ، مضبوط پہاڑ۔ اس کا واحد: رَاسِیَةٌ ہے۔

۱۹ اَنْبَتْنَا:- ہم نے اگایا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔

آیت نمبر
۲۰ مَعَایِش:— سامان زندگی، زندگی گزارنے کے سامان۔ اس کا واحد: مَعِیشَۃٌ ہے۔

۲۲ لَوَاقِح:— بادلوں کو پانی سے بھرنے والی ہوائیں، پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھانے والی ہوائیں، بارش لانے والی ہوائیں۔ اس کا واحد: لَاقِحٌ اور لَاقِحَۃٌ ہے۔

۲۲ اَسْقَیْنٰکُمُوْہُ:— ہم نے تم کو وہ (پانی) پلایا۔ ہم نے تم کو وہ (پانی) پینے کا دیا۔ (اَسْقَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَاءٌ ہے۔ (کُمُوْہُ) اس میں کُم ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول ہے۔ اور میم جمع کے بعد واؤ صلہ ہے، جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے، اور آخر میں (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۲۲ خَازِنِیْنَ:— جمع کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: خَازِنٌ اور مصدر خَزْنٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ اَلْمُسْتَقْدِمِیْنَ:— آگے بڑھنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْتَقْدِمٌ اور مصدر اِسْتِقْدَامٌ ہے۔

۲۴ اَلْمُسْتَاْخِرِیْنَ:— پیچھے رہنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْتَاْخِرٌ اور مصدر اِسْتِئْخَارٌ ہے۔

۲۶ صَلْصَال:— بجتی ہوئی مٹی، کھنکھناتی ہوئی مٹی۔

۲۶ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ:— سڑا ہوا گارا، سنا ہوا (گوندھا ہوا) گارا۔ (حَمَاٌ) کے معنی گارا۔ (مَسْنُوْنٌ) سڑا ہوا، بدبودار۔ باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر اس کا مصدر سَنٌّ ہے۔

۲۷ نَارِ السَّمُوْمِ:— لو کی آگ، آگ جو ایک گرم ہوا ہے (ہوا تھی)۔ (نَارٌ) کے معنی آگ۔ جمع: نِیْرَانٌ ہے۔ (سَمُوْمٌ) کے معنی لو، گرم ہوا۔

۲۹ اِذَا سَوَّیْتُہٗ:— جب میں اس کو (آدم علیہ السلام کو) پورا بنا دوں۔ (سَوَّیْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْوِیَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۶ اَنْظِرْنِیْ:— آپ مجھ کو مہلت دیجیے۔ (اَنْظِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۳۶ يُبْعَثُوْنَ :- وہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۳۷ اَلْمُنْظَرِيْنَ :- مہلت دیئے ہوئے لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۳۹ اَغْوَيْتَنِىْ :- آپ نے مجھ کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَيْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِغْوَاءٌ ہے۔ اور اس کا مادہ (غ و ی) ہے۔ (نی) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۲ سُلْطٰنٌ :- تسلط، غلبہ، زور۔

۴۲ اَلْغٰوِيْنَ :- گمراہ لوگ۔ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْغَاوِیْ اور مصدر غَیٌّ اور غَوَايَةٌ ہے۔

۴۴ جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ :- الگ کیا ہوا حصہ، بانٹا ہوا حصہ۔ جُزْءٌ کے معنی حصہ۔ جمع: اَجْزَاءٌ ہے۔ (مَقْسُوْمٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَسْمٌ ہے۔

۴۵ جَنّٰتٍ :- باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔

۴۶ اٰمِنِيْنَ :- مامون ہونے کی حالت میں، محفوظ ہونے کی حالت میں۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اٰمِنٌ اور مصدر اَمْنٌ، اَمَنٌ اور اَمَانٌ ہے۔

۴۷ نَزَعْنَا :- ہم نے دور کر دیا، ہم نے نکال دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔

۴۷ غِلٌّ :- کینہ، خفگی، رنجش۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی کینہ والا ہونا۔

۴۷ اِخْوَانًا :- بھائی بھائی ہونے کی حالت میں۔ یہ ترکیب میں فِیْ صُدُوْرِهِمْ کی ضمیر سے حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن) اس کا واحد: اَخٌ ہے۔

۴۷ عَلٰى سُرُرٍ :- تختوں پر۔ (سُرُرٌ) کا واحد: سَرِيْرٌ ہے۔

آیت نمبر

۴۷ مُتَقَابِلِیْنَ:۔ آمنے سامنے، ایک دوسرے کے مقابلہ میں۔ باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُتَقَابِلٌ اور مصدر تَقَابُلٌ ہے۔

۴۸ نَصَبٌ:۔ تکلیف، مشقت۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی تھکنا اور تکلیف اٹھانا۔

۴۹ نَبِّـــئْ:۔ آپ خبر دے دیجیے۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔

۴۹ اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ:۔ بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔ (اَلْغَفُوْرُ) مَغْفِرَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الرَّحِیْمُ) رَحْمَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۱ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ:۔ ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمان۔ لفظ ضیف واحد، جمع اور مذکر و مؤنث ہر ایک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ضیف یعنی مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے کی خوش خبری دینے اور حضرت لوط علیہ السلام کی کافر قوم کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ (تفسیر مظہری)

۵۱ اِبْرٰهِیْمَ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھیے۔

۵۲ قَالُوْا سَلٰمًا:۔ ان (فرشتوں) نے سلام کہا یعنی سلام کیا۔ (سَلٰمًا) کی اصل عبارت نُسَلِّمُ یا سَلَّمْنَا سَلَامًا ہے۔ (یعنی فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے) تفسیر مظہری۔

۵۲ وَجِلُوْنَ:۔ ڈرنے والے۔ وَجَلٌ مصدر سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: وَجِلٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ لَا تَوْجَلْ:۔ آپ مت ڈریئے۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَجَلٌ ہے۔

۵۳ غُلٰمٍ عَلِیْمٍ:۔ بہت علم والا لڑکا، بہت علم والا فرزند۔ یہاں غُلَامٌ کے معنی لڑکا، فرزند۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (عَلِیْمٌ) عِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۵۵ اَلْقَانِطِیْنَ :- ناامید ہونے والے، مایوس ہونے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد : قَانِطٌ اور مصدر قُنُوْطٌ ہے۔

۵۷ مَاخَطْبُکُمْ :- تمہارا کیا حال ہے، تمہاری کیا مہم ہے۔ (خَطْبٌ) کے معنی حالت، معاملہ۔ جمع: خُطُوْبٌ . (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۵۹ مُنَجُّوْهُمْ :- ان لوگوں کو نجات دینے والے۔ (مُنَجُّوْ) اصل میں مُنَجُّوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ یہ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد :مُنَجٍّ اور مصدر تَنْجِیَةٌ ہے۔ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۰ قَدَّرْنَا:- ہم نے تجویز کر دیا، ہم نے مقرر کر دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔

۶۰ اَلْغٰبِرِیْنَ:- باقی رہنے والے، گزرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: غَابِرٌ اور مصدر غُبُوْرٌ ہے۔

۶۲ مُنْکَرُوْنَ:- اجنبی لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْکَرٌ اور مصدر اِنْکَارٌ ہے۔

۶۳ (کَانُوْا) یَمْتَرُوْنَ:- وہ لوگ شک کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِمْتِرَآءٌ ہے۔

۶۵ اَسْرِ بِاَهْلِكَ:- آپ اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جایئے۔ (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَآءٌ ہے۔ (اَهْلٌ) کے معنی کنبہ، رشتہ دار، گھر والے۔ اس کی جمع :اَهْلُوْنَ اور اَهَالٍ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۵ اِتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ :- آپ ان کے پیچھے چلئے۔ (اِتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (اَدْبَارٌ) کا واحد: دُبُرٌ معنی پیچھے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۵ اِمْضُوْا :- تم لوگ چلے جاؤ۔ باب ضرب اور نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر مُضِیٌّ اور مُضُوٌّ ہے۔ یہ لفظ معتل یائی اور واوی دونوں ہے۔

۶۶ دَابِرَ: — پچھلا حصہ، جڑ، بنیاد۔ اس کی جمع : دَوَابِرُ ہے۔

۶۶ مُصْبِحِيْنَ: — صبح میں داخل ہونے والے، صبح ہونے کی حالت میں۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُصْبِحٌ اور مصدر اِصْبَاحٌ ہے اس کے معنی صبح میں داخل ہونا۔

۶۷ يَسْتَبْشِرُوْنَ: — خوش ہوتے ہوئے، اس حال میں کہ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۶۸ لَاتَفْضَحُوْنِ: — تم لوگ مجھ کو رسوا مت کرو۔ (لَاتَفْضَحُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَضْحٌ ہے۔ (نِ) یہ نون وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۶۹ لَاتُخْزُوْنِ: — تم لوگ مجھ کو ذلیل مت کرو۔ (لَاتُخْزُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْزَآءٌ ہے۔ اس کا مادہ خِزْيٌ ہے (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۷۰ اَوَلَمْ نَنْهَكَ: — کیا ہم لوگوں نے آپ کو منع نہیں کیا۔ (اَ) ہمزۂ استفہام برائے انکار ہے۔ (واوَ) حرف عطف ہے۔ (لَمْ نَنْهَ) فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَهْيٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷۲ لَعَمْرُكَ: — آپ کی زندگی کی قسم۔ اس کی اصل عبارت لَعَمْرُكَ قَسَمِيْ ہے۔ عَمْرُكَ مبتداء اور قَسَمِي خبر ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کے شروع میں لام مفتوح قسم کی تمہید کے لیے لایا گیا ہے۔ عَمْرٌ کے معنی زندگی۔ جمع : اَعْمَارٌ ہے۔

۷۲ سَكْرَتِهِمْ: — ان کی مستی، ان کا نشہ۔ (سَكْرَةٌ) کے معنی نشہ، مستی۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

آیت نمبر

۷۲ یَعْمَهُوْنَ:- وہ لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

۷۳ الصَّیْحَةُ:- سخت آواز۔ (وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی)

۷۳ مُشْرِقِیْنَ:- سورج نکلتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُشْرِقٌ اور مصدر اِشْرَاقٌ ہے۔ معنی سورج نکلنا۔

۷۴ سِجِّیْلٍ:- کنکر۔ یعنی وہ مٹی جس کو پکا کر پتھر بنا دیا گیا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا کہ: اس کی اصل (سَنْگِ گِلْ) ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۵ اَلْمُتَوَسِّمِیْنَ:- دیکھنے والے (حضرت ابن عباسؓ)۔ فراست والے (حضرت مجاہد)۔ عبرت حاصل کرنے والے (حضرت قتادہ)۔ غور فکر کرنے والے (حضرت مقاتل) (تفسیر مظہری)۔ باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَوَسِّمٌ اور مصدر تَوَسُّمٌ ہے۔

۷۶ سَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ:- سیدھا راستہ۔ (سَبِیْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ۔ (مُقِیْمٌ) کے معنی سیدھا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۷۸ اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ:- بن والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی امت ہے۔ (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں۔ اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (اَیْکَةٌ) کے معنی بن، جنگل، گنجان درخت۔ اس کی جمع: اَیْكٌ ہے۔

۷۹ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ:- کھلا ہوا راستہ، کھلی ہوئی سڑک۔ (اِمَامٌ) کے معنی راستہ، سڑک۔ (مُبِیْنٌ) کے معنی واضح، کھلا ہوا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۸۰ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ:- حجر والے۔ ان سے مراد قوم ثمود ہے۔ (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ اس کے معنی ساتھی کے ہیں۔ اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْحِجْرُ) مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے (تفسیر بیضاوی)۔

آیت نمبر
۸۲ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ :- وہ لوگ تراشتے تھے۔ باب فتح سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَحْتٌ ہے۔

۸۳ مُصْبِحِيْنَ :- صبح ہوتے ہوئے، صبح ہونے کے وقت۔ باب افعال سے صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مُصْبِحٌ اور مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔ اس کے معنی صبح کے وقت میں داخل ہونا۔

۸۵ اِصْفَحْ :- آپ درگذر کیجیے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ ہے۔

۸۶ اَلْخَلّٰقُ :- بہت پیدا کرنے والا۔ خَلْقٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۶ اَلْعَلِيْمُ :- بہت جاننے والا۔ عِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِىْ :- سات آیتیں جو (نماز میں) مکرر (پڑھی جاتی) ہیں۔ اس سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ یہی اکثر مفسرین کا قول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہی سبع مثانی ہے (تفسیر کبیر)۔ (سَبْعٌ) کے معنی سات ہیں۔ (اَلْمَثَانِىْ) کا واحد : اَلْمَثْنَاةُ ہے اس کے معنی ایسی سورت جو بار بار پڑھی جائے۔ سورہ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں اور نماز کی ہر رکعت میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے، اس لیے سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہا جاتا ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ مثانی سے مراد پورا قرآن کریم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے (اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰباً مُّتَشٰبِهاً مَّثَانِىَ) اس صورت میں سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِىْ میں من تبعیضیہ ہے اور پہلی صورت میں من زائدہ ہے۔

۸۸ لَاتَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ :- آپ اپنی نگاہیں نہ ڈالئے۔ (لَا تَمُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَدٌّ ہے۔ (عَيْنَيْكَ) عَيْنٌ کا تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اصل میں عَيْنَيْنِ ہے، اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر

آیت نمبر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۸۸ مَتَّعْنَا:۔ ہم نے فائدہ پہنچایا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔

۸۸ اَزْوَاجاً:۔ مختلف قسمیں۔ اس کا واحد: زوجٌ ہے۔

۸۸ اِخْفِضْ جَنَاحَكَ:۔ آپ اپنا بازو جھکا دیجیے، یعنی شفقت کرتے رہئے۔ (اِخْفِضْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر خَفْضٌ ہے۔ (جَنَاحٌ) کے معنی بازو، پہلو۔ اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ ہے۔

۸۹ اَلنَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ:۔ کھلم کھلا ڈرانے والا۔ (النَّذِیْرُ) خلاف قیاس باب افعال سے مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ قیاس کے مطابق باب افعال سے مصدر اِنْذَارٌ اور خلاف قیاس نَذِیْرٌ ہے۔ (اَلْمُبِیْنُ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۹۰ اَلْمُقْتَسِمِیْنَ:۔ تقسیم کرنے والے، بانٹنے والے۔ ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ جنھوں نے قرآن کریم کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ جو اپنی مرضی کے موافق ہوا، اس کو مان لیا اور جو مرضی کے خلاف ہوا اس کا انکار کر دیا۔ (اَلْمُقْتَسِمِیْنَ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُقْتَسِمٌ اور مصدر اِقْتِسَامٌ ہے۔

۹۱ عِضِیْنَ:۔ مختلف حصے، مختلف ٹکڑے۔ یہ جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: عِضَةٌ ہے۔

۹۴ اِصْدَعْ:۔ آپ کھول کر سنا دیجیے، آپ کھلم کھلا بیان کر دیجے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَدْعٌ ہے۔

۹۵ اِنَّا كَفَیْنٰكَ:۔ ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ (كَفَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر كِفَایَةٌ ہے۔

۹۷ یَضِیْقُ:۔ وہ تنگ ہوتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر ضَیْقٌ اور ضِیْقٌ ہے۔

۹۹ اَلْیَقِیْنُ:۔ یقینی بات۔ یہاں یقین سے مراد موت ہے (تفسیر بیضاوی)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ نحل

سورۂ نحل مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی سولہویں سورت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرمایا ہے اور قدرت کی عجیب و غریب صنعت کے سلسلے میں نحل یعنی شہد کی مکھیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ نحل رکھا گیا ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں اور مہربانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اسی لئے اس سورت کا دوسرا نام سورۂ نِعَم بھی ہے۔

آیت نمبر

۱ اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی عذاب (قریب) آ گیا۔ (اَتٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ ہے (اَمْرٌ) کے معنی حکم۔ جمع: اُمُوْرٌ ہے۔

۱ لَاتَسْتَعْجِلُوْہُ:۔ تم لوگ اس کو (حکم الٰہی کو) جلدی مت طلب کرو۔ (لَاتَسْتَعْجِلُوْا) باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲ الرُّوْحِ:۔ وحی، حکم الٰہی، پیغام خداوندی۔ جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔

۲ اَنْذِرُوْا:۔ تم لوگ ڈراؤ۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۲ اِتَّقُوْنِ:۔ تم لوگ مجھ سے ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَآءٌ ہے، جو اصل میں اِوْتِقَاءٌ ہے۔ واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا اِتِّقَآءٌ ہو گیا۔ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔ (ن) یہ نون وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۳ تَعٰلٰی:۔ وہ بہت بلند و برتر ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِیٌ ہے۔

۴ نُطْفَۃٍ:۔ منی، قطرۂ منی۔ جمع: نُطَفٌ ہے۔

آیت نمبر

۴　خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ:- کھلم کھلا جھگڑنے والا۔(خَصِيْمٌ) خَصْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے،اس کی جمع خُصَمَاءُ ہے۔(مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر،مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۵　اَلْاَنْعَامَ:- چوپائے۔اس کا واحد :نَعَمٌ ہے۔

۵　دِفْءٌ :- گرمی حاصل کرنے کا سامان۔جمع: اَدْفَآءٌ ہے۔

۵　مَنَافِعُ:- فائدے۔اس کا واحد: مَنْفَعَةٌ ہے۔

۶　جَمَالٌ:- خوبصورتی،رونق۔باب کرم سے مصدر ہے۔

۶　تُرِيْحُوْنَ:- تم لوگ شام کو چرا کر لاتے ہو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِرَاحَةٌ ہے۔

۶　تَسْرَحُوْنَ:- تم لوگ صبح کو چرانے لے جاتے ہو۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر سَرْحٌ ہے۔

۷　بٰلِغِيْهِ:- اس (شہر) تک پہنچنے والے۔اسم فاعل جمع مذکر سالم،حالت نصب میں ہے۔یہ اصل میں (بَالِغِيْنَ) ہے۔نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔اس کا مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔(ہِ) ضمیر واحد مذکر غائب،مضاف الیہ ہے۔اس کا مرجع بَلَدٌ ہے۔

۷　شِقِّ الْاَنْفُسِ:- جانوں کو مشقت میں ڈالنا۔(شِقٌّ) کے معنی مشقت۔(اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ معنی جان۔

۷　رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ:- بہت شفقت والا،بہت رحمت والا۔(رَءُوْفٌ) باب فتح سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔اس کا مصدر رَأْفَةٌ ہے۔(رَحِيْمٌ) باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔اس کا مصدر رَحْمَةٌ ہے۔

۸　اَلْخَيْلَ:- گھوڑے۔اس کی جمع: خُيُوْلٌ اور اَخْيَالٌ ہے۔مجاز کے طور پر خیل کا اطلاق

آیت نمبر سواروں پر بھی ہوتا ہے۔

۸ اَلْبِغَالَ :- خچر۔ (وہ جانور جو گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے) اس کا واحد: بَغْلٌ ہے۔

۸ اَلْحَمِيْرَ :- گدھے۔ اس کا واحد: حِمَارٌ ہے۔

۹ قَصْدُ السَّبِيْلِ :- سیدھا راستہ۔ (قَصْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی سیدھا، درست۔ (السَّبِيْلُ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ ہے۔

۹ جَآئِرٌ :- ٹیڑھا، حق سے ہٹا ہوا۔ جَوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۱۰ شَرَابٌ :- پینے کی چیز۔ جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔

۱۰ تُسِيْمُوْنَ :- تم لوگ چراتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسَامَةٌ ہے۔

۱۱ الزَّرْعَ :- کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ ہے۔

۱۱ النَّخِيْلَ :- کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخِيْلَةٌ ہے۔

۱۱ الْاَعْنَابَ :- انگور، اس کا واحد: عِنَبٌ ہے۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۱۲ سَخَّرَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۲ اَلنُّجُوْمُ :- ستارے۔ اس کا واحد: نَجْمٌ ہے۔

۱۲ مُسَخَّرٰتٌ :- (ستارے) کام میں لگے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۳ ذَرَاَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پیدا فرمایا۔ (ذَرَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْاٌ ہے۔

۱۳ يَذَّكَّرُوْنَ :- وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔ (يَذَّكَّرُوْنَ) اصل میں يَتَذَكَّرُوْنَ ہے۔ تاء کو ذال

آیت نمبر سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا یَذَّکَّرُوْنَ ہو گیا۔

۱۴ لَحْمًا طَرِيًّا:- تازہ گوشت۔ اس سے مراد مچھلی ہے۔ (لَحْمٌ) کے معنی گوشت۔ جمع: لُحُوْمٌ ہے۔ (طَرِيٌّ) کے معنی تازہ۔ طَرَاوَةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴ حِلْيَةً:- گہنا، زیور۔ جمع: حِلًى اور حُلًى ہے۔

۱۴ تَلْبَسُوْنَهَا:- تم لوگ اس کو (گہنا کو) پہنتے ہو۔ یعنی تمہاری عورتیں اس کو پہنتی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں زیور پہننے کی نسبت مردوں کی طرف اس لیے کی گئی ہے کہ عورتیں بھی انسانوں کے مجموعہ میں سے ہیں، یا عورتوں کا زینت اختیار کرنا مردوں کے لیے ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری) (تَلْبَسُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لُبْسٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع حِلْيَةً ہے۔

۱۴ اَلْفُلْكَ:- کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

۱۴ مَوَاخِرَ:- پانی کو چیرنے والی، پانی کو چیرتی ہوئی۔ اس کا واحد: مَاخِرَةٌ ہے۔ اور مصدر مَخْرٌ اور مَخُوْرٌ ہے۔ باب فتح اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (مَوَاخِرَ) ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

۱۵ رَوَاسِيَ:- مضبوط پہاڑ۔ اس کا واحد: رَاسِيَةٌ ہے۔

۱۵ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ:- کہ وہ (زمین) تم کو لے کر حرکت نہ کرنے لگے، کہ وہ (زمین) تم کو لے کر ڈگمگانے نہ لگے۔ (اَنْ تَمِيْدَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَيْدٌ ہے۔ اس میں لائے نفی مقدر ہے، اس کی اصل عبارت اَنْ لَا تَمِيْدَ ہے۔

۱۵ اَنْهٰرًا:- نہریں، ندیاں۔ اس کا واحد: نَهْرٌ ہے۔

۱۵ سُبُلًا:- راستے۔ اس کا واحد: سَبِيْلٌ ہے۔

۱۸ اِنْ تَعُدُّوْا:- اگر تم شمار کرو گے۔ (تَعُدُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر حاضر، مصدر عَدٌّ ہے۔ (تَعُدُّوْا) کی اصل تَعُدُّوْنَ ہے۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۱۸ لَاتُحْصُوْهَا :- تم لوگ اس کو (نعمت الٰہی کو) شمار نہیں کر سکو گے۔ (لَاتُحْصُوْا) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ یہ فعل مضارع جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع نِعْمَةٌ ہے۔

۱۹ تُسِرُّوْنَ :- تم لوگ چھپاتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔

۱۹ تُعْلِنُوْنَ :- تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔

۲۱ اَمْوَاتٌ :- مردے۔ اس کا واحد: مَیِّتٌ ہے۔

۲۱ اَحْيَآءٌ :- زندہ۔ اس کا واحد: حَیٌّ ہے۔

۲۱ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ :- وہ لوگ کب زندہ کیے جائیں گے۔ (اَيَّانَ) اسم استفہام برائے زمان ہے۔ (يُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۲۳ لَاجَرَمَ :- یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں، لیکن لائے نفی کے ساتھ (لَاجَرَمَ) کا لفظ یقیناً اور حقاً کے معنی میں ہے۔ اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۲۳ اَلْمُسْتَكْبِرِيْنَ :- تکبر کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْتَكْبِرٌ اور مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔

۲۴ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ :- پہلے لوگوں کے افسانے، پہلے لوگوں کی کہانیاں۔ (اَسَاطِيْرُ) کا واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔ معنی افسانہ، کہانی۔ (اَلْاَوَّلِيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

۲۵ اَوْزَارَهُمْ :- ان کے (اپنے) بوجھ۔ اس سے مراد گناہوں کا بوجھ ہے۔ (اَوْزَارٌ) کا واحد:

آیت نمبر وِزْرٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۵ يَــزِرُوْنَ :- وہ لوگ اٹھائیں گے۔باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔

۲۶ قَدْ مَكَرَ :- البتہ تدبیر کی۔باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

۲۶ اَتَــى الـلّٰـهُ :- اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم) آ گیا۔(اَتٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔

۲۶ اَلْقَوَاعِدِ :- بنیادیں۔اس کا واحد قَاعِدَةٌ ہے۔

۲۶ خَــرَّ عَـلَيْهِـمُ السَّقْفُ :- ان پر چھت گر گئی۔(خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔(السَّقْفُ) کے معنی چھت۔ اس کی جمع: سُقُوْفٌ ہے۔

۲۷ يُـخْـزِيْهِـمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کرے گا۔(يُـخْـزِىْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَآءٌ اور مادہ خِزْىٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۷ كُـنْتُمْ تُشَاقُّوْنَ :- تم لوگ جھگڑتے تھے۔باب مفاعلۃ سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ ہے۔

۲۸ تَتَـوَفّٰهُـمُ الْـمَـلٰٓئِكَةُ :- فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں۔(تَتَـوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَـوَفِّىْ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(اَلْـمَلٰٓئِكَةُ) کا واحد: مَلَكٌ ہے۔معنی فرشتہ۔(فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو کسی کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں۔

۲۸ اَلْـقَـوُا السَّلَمَ :- وہ لوگ فرماں برداری پیش کریں گے، وہ لوگ اطاعت ظاہر کریں گے۔

آیت نمبر (اَلْقَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَلسَّلَمَ) کے معنی اطاعت وفرماں برداری۔

۲۹ مَثْوٰی:- ٹھکانا۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔ اس کا مصدر ثَوَاءٌ اور ثُوِیٌّ ہے معنی ٹھہرنا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ جَنّٰتُ عَدْنٍ:- ہمیشہ رہنے کے باغات۔ (جَنّٰتٌ) کا واحد: جَنَّۃٌ ہے۔ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (عَدْنٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ معنی اقامت کرنا اور وطن بنانا۔

۳۳ هَلْ یَنْظُرُوْنَ:- وہ لوگ نہیں انتظار کررہے ہیں۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (یَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ اور نَظْرٌ ہے۔

۳۴ حَاقَ بِهِمْ:- ان لوگوں کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیْقٌ ہے۔

۳۶ بَعَثْنَا:- ہم نے بھیجا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۳۶ اِجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ:- تم لوگ شیطان سے بچو۔ (اِجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے (الطَّاغُوْتَ) کے معنی، شیطان، سرکش، نافرمان، حد سے تجاوز کرنے والا، معبود باطل۔ جمع: طَوَاغِیْتُ ہے۔

۳۸ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ:- ان لوگوں نے بہت زور لگا کر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں۔ (اَقْسَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِقْسَامٌ ہے۔ (جَهْدٌ) کے معنی کوشش کرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: یَمِیْنٌ ہے۔

۴۱ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ:- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَۃٌ ہے۔

آیت نمبر

۴۱ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ:- ہم ان کو ضرور ٹھکانا دیں گے۔(لَنُبَوِّئَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۳ اَهْلَ الذِّكْرِ:- یاد رکھنے والے، اہل کتاب، اہل علم، کتب سابقہ کے جاننے والے۔ یہاں اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔(اَهْلٌ) کے معنی کنبہ، رشتہ دار۔ یہاں (والے) کے معنی میں ہے۔(الذِّكْرُ) کے معنی یاد کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۴ اَلْبَيِّنٰتِ:- دلائل، معجزات۔ اس کا واحد: اَلْبَيِّنَةُ ہے۔

۴۴ اَلزُّبُرِ:- کتابیں، صحیفے۔ اس کا واحد: اَلزَّبُوْرُ ہے۔

۴۴ اَلذِّكْرَ:- یادداشت۔ اس سے مراد قرآن کریم ہے۔(الذِّكْرُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی یاد کرنا۔

۴۵ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ:- ان لوگوں نے بری تدبیریں کیں۔(مَكَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔(اَلسَّيِّاٰتُ) کے معنی برائیاں۔ اس کا واحد: السَّيِّئَةُ ہے۔

۴۵ يَخْسِفَ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ دھنسا دے (يَخْسِفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔(يَخْسِفَ) اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۶ تَقَلُّبِهِمْ:- ان کا چلنا پھرنا، ان کا آنا جانا۔(تَقَلُّبٌ) باب تفعل سے مصدر ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۷ تَخَوُّفٍ:- گھٹاتے گھٹاتے۔ تھوڑا تھوڑا گھٹانا۔(تَخَوُّفٌ) کے معنی ڈرنا، ڈرانا، تھوڑا تھوڑا گھٹانا۔ یہاں اس سے مراد تھوڑا تھوڑا گھٹانا ہے۔(عَلٰى تَخَوُّفٍ) فاعل یا مفعول بہ سے حال ہے۔

۴۷ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ:- بہت شفقت والا، بہت رحمت والا۔(رَءُوْفٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ رَأْفَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔(رَحِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ رَحْمَةٌ مصدر سے

آیت نمبر فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۸ يَتَفَيَّئُوا ظِلٰلُهٗ:- اس کے سائے جھک جاتے ہیں۔(یتفیّئوا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر تَفَیُّؤٌ ہے۔(ظِلَالٌ) کے معنی سائے۔اس کا واحد: ظِلٌّ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب،مضاف الیہ ہے۔اس کا مرجع مَا خَلَقَ اللّٰہُ ہے۔اس میں ضمیر کو واحد لانا، ما موصولہ کے لفظ کی رعایت کی وجہ سے ہے۔

۴۸ الشَّمَائِلِ:- بائیں طرف۔اس کا واحد: شِمَالٌ ہے۔

۴۸ دَاخِرُوْنَ:- ذلیل ہونے والے،حقیر ہونے والے۔اس کا واحد: دَاخِرٌ اور مصدر دُخُوْرٌ ہے۔باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔(ھُمْ دَاخِرُوْنَ) یہ جملہ حالیہ ہے۔ما موصولہ کے معنی کی رعایت کی وجہ سے جمع کی ضمیر لائی گئی ہے۔

۵۱ اِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ:- تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔اس کی تحقیق اور ترکیب پارہ (۱) آیت (۴۰) میں دیکھیے۔

۵۲ اَلدِّیْنُ:- اطاعت،فرماں برداری۔باب ضرب سے مصدر ہے معنی فرماں برداری کرنا۔

۵۲ وَاصِباً:- دائمی طریقہ پر، دائمی ہونے کی حالت میں۔وُصُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ:- جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے۔(اِذَا) زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے۔اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔(مَسَّكُمْ) مَسَّ باب سمع سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر مَسٌّ اور مَسِیْسٌ ہے۔معنی چھونا،پہنچنا،لاحق ہونا۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر،مفعول بہ ہے۔(الضُّرُّ) تکلیف، مصیبت،پریشانی۔جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۵۳ تَجْئَرُوْنَ:- تم لوگ فریاد کرتے ہو۔باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر جَأرٌ ہے۔معنی فریاد کرنا،گڑگڑانا۔

۵۴ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ:- جب وہ (یعنی اللّٰہ تعالیٰ) تکلیف کو ہٹا دیتے ہیں۔(اِذَا) زمانہ

آیت نمبر

مستقبل کے لیے ظرف ہے۔اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے، یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔(کَشَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کَشْفٌ ہے۔(ضُرٌّ) کے معنی تکلیف، مصیبت، پریشانی۔ جمع: اَضرارٌ ہے۔

۵۵ تَمَتَّعُوْا:- تم لوگ فائدہ اٹھالو، تم لوگ عیش اڑالو۔باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔

۵۸ اِذَا بُشِّرَ:- جب خوش خبری دی جاتی ہے۔(اِذَا) زمانۂ مستقبل کے لیے ظرف ہے، اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔(بُشِّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔

۵۸ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا:- اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے، اس کا چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے۔یہ جواب شرط واقع ہے۔(ظَلَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ظَلٌّ ہے۔معنی ہمیشہ رہنا۔(ظَلَّ) یہاں پر افعال ناقصہ میں سے ہے۔(وَجْهٌ) چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ ہے۔(مُسْوَدًّا) باب افعلال سے اسم مفعول ہے، اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے۔ ظَلَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۵۸ كَظِيْمٌ:- دل میں گھٹنے والا، رنجیدہ ہونے والا۔ كَظْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ يَتَوٰرٰى:- وہ چھپتا پھرتا ہے۔باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَارِیْ ہے۔

۵۹ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ:- کیا وہ اس کو ذلت کے ساتھ روک لے۔یعنی اس کو زندہ ہونے کی حالت میں اپنے پاس باقی رکھے۔(اَ) ہمزۂ استفہام ہے۔(يُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔اس کا مرجع مَا بُشِّرَ بِهٖ یعنی لڑکی ہے۔(هُوْنٌ) ذلت ورسوائی۔باب نصر سے مصدر ہے۔(عَلٰى هُوْنٍ) ترکیب میں فاعل یا مفعول بہ سے حال

آیت نمبر واقع ہے۔اس کی اصل عبارت کَائِناً عَلٰی هُوْنٍ ہے۔

۵۹ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ:— وہ اس کو مٹی میں گاڑ دے۔(يَدُسُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَسٌّ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع مَا بُشِّرَ بِهٖ یعنی لڑکی ہے۔(التُّرَابُ) کے معنی مٹی۔جمع: اَتْرِبَةٌ اور تُرْبَانٌ ہے۔

۶۱ يُؤَخِّرُهُمْ:— وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو مہلت دے رہے ہیں۔(يُؤَخِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۶۱ اَجَلٍ مُّسَمًّى:— مقررہ مدت، مقررہ وقت۔(اَجَلٌ) کے معنی مدت، وقت۔جمع: آجَالٌ ہے۔(مُسَمًّى) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔اس کا مصدر تَسْمِيَةٌ ہے۔

۶۱ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ:— وہ لوگ مؤخر نہیں ہوں گے، وہ لوگ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے۔باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْخَارٌ ہے۔

۶۱ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ:— وہ لوگ مقدم نہیں ہوں گے، وہ لوگ آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْدَامٌ ہے۔

۶۲ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمْ:— ان کی زبانیں (جھوٹ) بیان کرتی ہیں۔(تَصِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَصْفٌ ہے۔(اَلْسِنَةٌ) کے معنی زبانیں، اس کا واحد: لِسَانٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۲ لَا جَرَمَ:— یقینی بات، لازمی بات۔(جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔لیکن لائے نفی کے ساتھ لفظ (لَا جَرَمَ) یقیناً اور حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۶۲ هُمْ مُفْرَطُوْنَ:— وہ لوگ بڑھائے جا رہے ہیں۔یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔(مُفْرَطُوْنَ) بڑھائے ہوئے لوگ۔باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُفْرَطٌ اور مصدر اِفْرَاطٌ ہے۔

۶۶ اَلْاَنْعَامِ:— چوپائے۔اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

آیت نمبر

۶۶ عِبْرَةٌ:- نصیحت۔ اس کی جمع: عِبَرٌ ہے۔

۶۶ نُسْقِيْكُمْ: - ہم تم کو پلاتے ہیں۔ (نُسْقِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۶ فَرْثٍ:- گوبر۔ جمع: فُرُوْثٌ ہے۔

۶۶ دَمٍ:- خون۔ جمع: دِمَآءٌ ہے۔

۶۶ سَآئِغاً:- خوش گوار، خوش ذائقہ۔ سَوْغٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ:- کھجوروں اور انگوروں کے پھل۔ (ثَمَرٰتٌ) کے معنی پھل۔ اس کا واحد: ثَمَرَةٌ ہے۔ (النَّخِيْلُ) کھجور کے درخت۔ اس کا واحد: نَخِيْلَةٌ ہے۔ (اَلْاَعْنَابُ) کے معنی انگور۔ اس کا واحد: عِنَبٌ ہے۔ انگور کے ایک دانے کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۶۷ سَكَراً:- نشہ کی چیز، نشہ آور چیز۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی مست ہونا، مدہوش ہونا۔

۶۸ اَلنَّحْلِ:- شہد کی مکھیاں۔ اس کا واحد: نَحْلَةٌ ہے۔

۶۸ يَعْرِشُوْنَ:- وہ لوگ بلند کرتے ہیں، وہ لوگ عمارت بناتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْشٌ ہے۔

۶۹ كُلِيْ:- تو کھالے، یعنی تو چوس لے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اَكْلٌ ہے۔ اس میں شہد کی مکھی سے خطاب ہے۔

۶۹ اُسْلُكِيْ:- تو چل، باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوكٌ ہے۔

۶۹ ذُلُلاً:- نرم، آسان، مطیع، فرماں بردار۔ اس کا واحد: ذَلُوْلٌ ہے۔

۶۹ شَرَابٌ:- پینے کی چیز۔ یہاں اس سے مراد شہد ہے۔ اس کی جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔

۷۰ يَتَوَفّٰكُمْ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمھاری جان قبض کرتا ہے۔ (يَتَوَفّٰى) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّيْ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر،

آیت نمبر مفعول بہ ہے۔

۷۰ اَرْذَلِ الْعُمُرِ:- ناکارہ عمر، نکمی عمر۔(اَرْذَلُ) رَذَالَةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔اس کی جمع: اَرَاذِلُ اور اَرْذَلُوْنَ ہے۔(عُمُرٌ) کے معنی زندگی۔اس کی جمع: اَعْمَارٌ ہے۔

۷۰ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ:- بہت علم والا، بڑی قدرت والا۔(عَلِيْمٌ) عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (قَدِيْرٌ) قُدْرَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۷۱ يَجْحَدُوْنَ:- وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدًا اور جُحُوْدٌ ہے۔

۷۲ اَزْوَاجًا:- بیویاں۔اس کا واحد: زَوْجٌ ہے۔لفظ زوج شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں بیوی کے معنی میں ہے۔

۷۲ بَنِيْنَ:- بیٹے۔یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔حالت رفع میں بَنُوْنَ استعمال ہوتا ہے۔اس کا واحد اِبْنٌ ہے۔

۷۲ حَفَدَةً:- پوتے۔اس کا واحد: حَفِيْدٌ ہے۔

۷۳ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ:- وہ لوگ قدرت نہیں رکھتے ہیں۔باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِطَاعَةٌ اور مادہ طَوْعٌ ہے۔

۷۵ هَلْ يَسْتَوُوْنَ:- کیا وہ لوگ برابر ہیں۔یعنی وہ لوگ برابر نہیں ہوسکتے ہیں۔(هَلْ) استفہامیہ برائے نفی ہے۔(يَسْتَوُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءً اور مادہ سوی ہے۔

۷۶ اَبْكَمُ:- گونگا۔اس کی جمع: بُكْمٌ ہے۔

۷۶ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ:- (وہ) اپنے آقا پر بوجھ ہے۔(وہ) اپنے آقا پر وبالِ جان

آیت نمبر ہے۔(کَلٌّ) کے معنی بوجھ۔اصل میں کَلٌّ مصدر ہے معنی تھک جانا۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(مَوْلٰی) کے معنی آقا، مالک۔اس کی جمع: مَوَالٍ ہے، جو اصل میں مَوَالِیٌ ہے ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ مَوَالٍ ہو گیا۔

۷۶ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ:- وہ (آقا) اس کو جہاں بھیجتا ہے۔(اَیْنَمَا) اسم شرط ہے۔(یُوَجِّهْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْجِیهٌ ہے۔(اَیْنَمَا) اسم شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (اَبْکَمُ) ہے۔

۷۷ السَّاعَةِ:- قیامت۔روز قیامت کو ساعت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کا حساب اس قدر جلدی لے گا، گویا کہ ایک ساعت یعنی تھوڑی دیر میں حساب لیا گیا ہے۔جیسا کہ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔(امام راغب اصفہانی)۔

۷۷ کَلَمْحِ الْبَصَرِ:- آنکھ جھپکنے کی طرح۔شروع میں کاف حرف جر برائے تشبیہ ہے۔(لَمْحٌ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی نگاہ ڈالنا۔(اَلْبَصَرُ) کے معنی آنکھ، نگاہ۔جمع: اَبْصَارٌ ہے۔

۷۸ اَلسَّمْعَ:- کان۔اس کی جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔

۷۸ اَلْاَبْصَارَ:- آنکھیں۔اس کا واحد: بَصَرٌ ہے۔

۷۸ اَلْاَفْئِدَةَ:- دل۔اس کا واحد: فُؤَادٌ ہے۔

۷۹ مُسَخَّرٰتٍ:- معلق، تابع۔باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔اس کا واحد: مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۷۹ جَوِّ السَّمَاءِ:- آسمان کی فضا۔(جَوٌّ) کے معنی فضا۔آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ۔جمع: اَجْوَاءٌ ہے۔(السَّمَاءُ) کے معنی آسمان۔جمع: سَمٰوٰتٌ ہے۔

۷۹ مَا یُمْسِکُهُنَّ:- ان (پرندوں) کو روکتا نہیں ہے۔(مَا) نفی کے لیے ہے۔(یُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع الطَّیْرُ ہے۔

آیت نمبر

۸۰ سَكَنًا:— رہنے کی جگہ۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی رہنا۔

۸۰ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ:— جانوروں کی کھالیں۔ (جُلُوْدٌ) کے معنی کھالیں۔ اس کا واحد: جِلْدٌ ہے۔ (اَلْاَنْعَامِ) کے معنی چوپائے، جانور۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۸۰ تَسْتَخِفُّوْنَهَا:— تم لوگ ان (گھروں یعنی خیموں) کو ہلکا (پھلکا) پاتے ہو۔ (تَسْتَخِفُّوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِخْفَافٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع بُيُوْتٌ ہے۔

۸۰ يَوْمَ ظَعْنِكُمْ:— تمھارے (اپنے) سفر کے دن۔ (ظَعْنٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی سفر کرنا، کوچ کرنا۔

۸۰ اَصْوَافِهَا:— ان (بھیڑوں) کی اون۔ (اَصْوَافٌ) کا واحد: صُوْفٌ ہے۔ اس سے مراد بھیڑ کی اون ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَنْعَامُ ہے۔

۸۰ اَوْبَارِهَا:— ان (اونٹوں) کے بال (اَوْبَارٌ) کا واحد وَبَرٌ ہے۔ اس سے مراد اونٹ کے بال ہیں۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: اَلْاَنْعَامُ ہے۔

۸۰ اَشْعَارِهَا:— ان (بکریوں) کے بال۔ (اَشْعَارٌ) کا واحد: شَعْرٌ ہے۔ یہاں اس سے مراد بکری کے بال ہیں۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَنْعَامُ ہے۔

۸۰ اَثَاثًا:— گھر کا سامان۔ اس کی جمع: اُثُثٌ ہے۔

۸۰ مَتَاعًا:— فائدہ اٹھانے کی چیز۔ اس کی جمع: اَمْتِعَةٌ ہے۔

۸۱ ظِلٰلًا:— سائے۔ اس کا واحد: ظِلٌّ ہے۔

۸۱ اَلْجِبَالَ:— پہاڑ۔ اس کا واحد: جَبَلٌ ہے۔

۸۱ اَكْنَانًا:— چھپنے کی جگہیں۔ اس کا واحد: كِنٌّ ہے۔

۸۱ سَرَابِيْلَ:— کرتے۔ اس کا واحد: سِرْبَالٌ ہے۔

۸۱ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ:— وہ (کرتے) تم کو گرمی سے بچاتے ہیں۔ (تَقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَقْيٌ اور وِقَايَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر

آیت نمبر مفعول بہ ہے۔(اَلْحَرّ) کے معنی گرمی، یہ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے معنی گرم ہونا۔

۸۱ سَرَابِيْلَ:- کرتے۔ اس سے مراد (زرہیں) ہیں۔ اس کا واحد: سِرْبَالٌ ہے۔

۸۱ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ:- وہ (کرتے یعنی زرہیں) تمھاری لڑائی سے تمھاری حفاظت کرتے ہیں، وہ (کرتے) تمھاری لڑائی میں تمھارا بچاؤ کرتے ہیں۔ (تَقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَقْيٌ اور وِقَايَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ (بَاْسٌ) کے معنی لڑائی۔ جمع: اَبْؤُسٌ ہے۔

۸۱ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ:- تا کہ تم لوگ فرماں بردار ہو جاؤ۔ (لَعَلَّ) حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر (لَعَلَّ) کا اسم ہے۔ (تُسْلِمُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔ یہ فعل ترکیب نحوی میں لعلّ کی خبر ہے۔

۸۴ نَبْعَثُ:- ہم قائم کریں گے، ہم مقرر کریں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۸۴ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ:- ان (کافروں) سے (اللہ تعالیٰ کو) راضی کرنے کی فرمائش نہیں کی جائے گی۔ یعنی قیامت کے دن کافروں سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلو، اس لیے کہ قیامت کے دن توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوں گے۔ (يُسْتَعْتَبُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْتَابٌ اور مادہ عَتْبٌ ہے۔

۸۵ لَا يُخَفَّفُ:- وہ (عذاب) ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيْفٌ ہے۔

۸۵ يُنْظَرُوْنَ:- (نہ) ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۸۶ كُنَّا نَدْعُوْا:- ہم لوگ عبادت کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع

آیت نمبر متکلم، مصدر دَعْوٌ ، دَعْوَۃٌ اور دُعَآءٌ ہے۔

۸۶ اَلْقَوْا اِلَیْھِمُ الْقَوْلَ :- وہ لوگ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے۔ یعنی وہ لوگ ان سے کلام کریں گے۔ (اَلْقَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ یہ فعل ماضی جواب شرط پر عطف کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ (اَلْقَوْلُ) کے معنی بات۔ جمع: اَقْوَالٌ ہے۔

۸۹ تِبْیَانًا :- بیان کرنے والا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اس آیت کریمہ میں تِبْیَانًا لِکُلِّ شَیْءٍ قرآن کریم کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ مصدر لازم ہے۔ اور اسم فاعل متعدی کے معنی میں ہے۔ یعنی قرآن کریم دین کی تمام باتوں کو بیان کرنے والا ہے۔

۹۰ اَلْعَدْلِ :- انصاف، اعتدال۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۹۰ الْاِحْسَانِ :- بھلائی کرنا، اچھا کام کرنا۔ باب افعال سے مصدر ہے۔

۹۰ اَلْفَحْشَآءِ :- بے حیائی۔ وہ قول یا فعل جس کی برائی شدید اور سخت ہو (تفسیر مظہری)۔ فُحْشٌ سے فعلاء کے وزن پر صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۰ اَلْمُنْکَرِ :- برائی۔ وہ قول یا فعل جس کو شریعت اور عقل سلیم برا سمجھے (تفسیر مظہری)۔ (مُنْکَرٌ) باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کی ضد معروف ہے۔ اس کی جمع مُنْکَرَاتٌ اور مَنَاکِرُ ہے۔

۹۰ اَلْبَغْیِ :- ظلم، سرکشی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۹۰ یَعِظُکُمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو نصیحت فرماتے ہیں۔ (یَعِظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَعْظٌ اور عِظَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۱ اَوْفُوْا :- تم لوگ پورا کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَآءٌ اور مادہ وَفْیٌ ہے۔

آیت نمبر

۹۱ لَاتَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ:— تم لوگ قسموں کو نہ توڑو۔(لَاتَنْقُضُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقْضٌ ہے۔(اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں۔اس کا واحد: یَمِیْنٌ ہے۔

۹۱ بَعْدَ تَوْکِیْدِهَا:— ان (قسموں) کو مضبوط کرنے کے بعد۔(تَوْکِیْدٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کے معنی مضبوط کرنا۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔اس کا مرجع اَلْاَیْمَانُ ہے۔

۹۱ کَفِیْلًا :— ضامن، ذمہ دار۔فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اس کا مصدر کَفْلٌ اور کَفَالَةٌ ہے۔باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۲ نَقَضَتْ غَزْلَهَا :— اس عورت نے اپنے کاتتے ہوئے سوت کو توڑ ڈالا۔(نَقَضَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَقْضٌ ہے۔(غَزْلٌ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی سوت کاتنا۔یہ مصدر یہاں اسم مفعول مَغْزُوْلٌ کے معنی میں ہے۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۹۲ اَنْکَاثًا :— ٹکڑے ٹکڑے۔اس کا واحد: نِکْثٌ ہے اس کے معنی ادھیڑا ہوا سوت۔

۹۲ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ :—ایک جماعت دوسری جماعت سے زیادہ ہے (زیادہ ہو) (اُمَّةٌ) جماعت، گروہ۔جمع: اُمَمٌ ہے۔(اَرْبٰی) کے معنی زیادہ، یہ اسم تفضیل ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔اس کا مصدر رِبَاءٌ اور رُبُوٌّ ہے۔

۹۲ یَبْلُوْکُمُ اللّٰهُ:— اللہ تعالیٰ تمھاری آزمائش فرماتے ہیں۔(یَبْلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلْوٌ اور بَلَاءٌ ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۴ لَاتَتَّخِذُوْا اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا:— تم لوگ اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ مت بناؤ۔یعنی تم لوگ اپنی قسموں کو مت توڑو۔ اس لیے کہ قسموں اور عہدوں کا توڑنا فساد کا ذریعہ ہے۔(لَاتَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔جو اصل میں اِئْتِخَاذٌ ہے۔ہمزہ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا اِتِّخَاذٌ ہو گیا۔

آیت نمبر (اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: یَمِیْنٌ ہے۔ (دَخَلٌ) کے معنی فساد لاحق ہونا۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔

۹۴ فَتَـزِلَّ قَدَمٌ:- ورنہ قدم پھسل جائے گا۔ (تَزِلَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَلٌّ ہے۔ فاء کے بعد ان مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (قَدَمٌ) کے معنی پیر۔ اس کی جمع: اَقْدَامٌ ہے۔

۹۴ بِـمَـا صَـدَدْتُّـمْ:- تمھارے اعراض کرنے کی وجہ سے۔ باء سببیہ اور ما مصدریہ ہے۔ (صَـدَدْتُـمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صُـدُوْدٌ ہے۔ ما مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع مصدر کے معنی میں ہوگیا۔

۹۶ یَـنْـفَـدُ:- وہ ختم ہوجائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفَادٌ ہے۔

۹۷ لَنُحْیِیَنَّهٗ :- ہم ضرور اس شخص کو زندگی دیں گے۔ (لَنُحْیِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْیَـآءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مَن ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۹۷ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً:- اچھی زندگی، پاکیزہ زندگی۔ جمہور مفسرین کے نزدیک حیات طیبہ سے مراد دنیا کی پاکیزہ اور عمدہ زندگی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مومن صالح کو کبھی تنگ دستی اور بیماری پیش نہیں آئے گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور عطا فرمادیں گے کہ وہ ہر حال میں شاکر اور صابر رہے گا۔ حضرت ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مومنین صالحین کو حق تعالیٰ دنیا میں بھی ایسی فرحت و مسرت اور پر لطف زندگی عطا فرماتے ہیں جو کسی حالت میں بدلتی نہیں ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن) (حَیٰوۃً طَیِّبَۃً) ترکیب میں موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔ (حَیٰوۃٌ) باب سمع سے مصدر ہے، اور (طَـیِّـبَۃٌ) طِیْبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۸ اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ :- آپ اللہ کی پناہ مانگ لیجیے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَاذَةٌ ہے۔

۹۸ اَلرَّجِیْمِ :- مردود، دھتکارا ہوا۔ رَجْمٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ اسم مفعول مَرْجُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ سُلْطٰنٌ :- قدرت، قابو، زور، غلبہ۔

۱۰۰ یَتَوَلَّوْنَہٗ :- وہ لوگ اس کو (شیطان کو) دوست سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ (یَتَوَلَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع شَیْطَانٌ ہے۔

۱۰۱ مُفْتَرٍ :- افتراء کرنے والا، گڑھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِفْتِرَآءٌ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

۱۰۲ رُوْحُ الْقُدُسِ :- پاک روح۔ اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (رُوْحٌ) کے معنی جان۔ اس کی جمع : اَرْوَاحٌ ہے۔ (اَلْقُدُسُ) کے معنی پاک۔ (رُوْحُ الْقُدُسِ) ترکیب اضافی ہے۔ یہ اصل کے اعتبار سے موصوف اور صفت ہے اس میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف کر دی گئی ہے۔

۱۰۳ یُلْحِدُوْنَ :- وہ لوگ نسبت کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْحَادٌ ہے۔

۱۰۳ اَعْجَمِیٌّ :- عجمی۔ جو عجم کی طرف منسوب ہو۔ غیر عربی۔ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان کا بولنے والا۔

۱۰۷ اِسْتَحَبُّوْا :- ان لوگوں نے پسند کیا۔ ان لوگوں نے ترجیح دی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْبَابٌ ہے۔

۱۰۸ طَبَعَ اللّٰہُ :- اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔

۱۰۹ لَاجَرَمَ :- یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی

آیت نمبر کے ساتھ (لَا جَرَمَ) کا لفظ یقیناً اور حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۱۱۰ فُتِنُوْا :- ان لوگوں کو تکلیف پہنچائی گئی۔ ان لوگوں کو فتنہ میں ڈالا گیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ ہے۔

۱۱۰ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ :- بڑی مغفرت کرنے والا، بڑی رحمت کرنے والا۔ (غَفُوْرٌ) فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر مَغْفِرَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (رَحِیْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر رَحْمَةٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۱۱ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا :- وہ اپنے بارے میں بحث کرے گا، وہ اپنی طرف داری میں گفتگو کرے گا۔ یعنی صرف اپنی جان کی فکر ہوگی۔ (تُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ جمع: اَنْفُسٌ اور نُفُوْسٌ ہے۔

۱۱۱ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ :- ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (تُوَفّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِیَةٌ ہے۔

۱۱۲ رَغَداً :- فراخی، آسودگی، کشادگی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی خوش حال ہونا۔ مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اگر مفعول مطلق ہو تو اس کی اصل عبارت اِتْیَاناً رَغَداً ہو جائے گی اور اگر حال واقع ہو تو لفظ رَغَداً رَاغِداً کے معنی میں ہو جائے گا۔ (اعراب القرآن)

۱۱۲ کَفَرَتْ :- ان لوگوں نے (بستی والوں نے) ناقدری کی، ان لوگوں نے ناشکری کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر کُفْرٌ اور کُفْرَانٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر هِیَ کا مرجع قَرْیَةٌ ہے اور اس سے مراد اہل قریہ ہیں۔

۱۱۲ اَذَاقَهَا اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے ان کو (اہل قریہ کو) چکھایا۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ (هَـا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔ اور اس سے مراد اہل قریہ ہیں۔

۱۱۴ حَلٰلًا طَيِّبًا :- حلال پاک۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اور اس کو (كُلُوْا) فعل امر کا مفعول بہ بنانا بھی درست ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (حَلَالًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (طَيِّبًا) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ :- جس (جانور) پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام لیا گیا ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (اُهِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَالٌ معنی آواز بلند کرنا، پکارنا۔

۱۱۵ مَنِ اضْطُرَّ :- جو شخص بے قرار ہو جائے۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْطِرَارٌ ہے۔ یہ اصل میں اِضْتِرَارٌ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے اس کا مادہ ضَرَرٌ ہے۔

۱۱۵ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ :- اس حال میں کہ لذت طلب کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ یہ ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔ (بَاغٍ) بُغْيَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصل میں بَاغِيٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ ساکن کر دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی بَاغٍ ہو گیا۔ (عَادٍ) عَدْوٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَادٍ) اصل میں عَادِوٌ ہے۔ واؤ کلمہ کے آخر میں ہے اور ماقبل مکسور ہے۔ اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا عَادِيٌ ہو گیا۔ پھر ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا، یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی عَادٍ ہو گیا۔

۱۱۷ يَفْتَرُوْنَ :- وہ لوگ گھڑتے ہیں، وہ لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَآءٌ اور مادہ فَرْيٌ ہے۔

۱۱۸ هَادُوْا :- وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر

مصدر ھَوْدٌ ہے۔

۱۱۸ قَصَصْنَا :- ہم نے بیان کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ ہے۔ معنی بیان کرنا۔

۱۱۹ اَصْلَحُوْا :- ان لوگوں نے (اپنے اعمال) درست کر لیے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْلَاحٌ ہے۔

۱۲۰ کَانَ اُمَّةً :- وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) امام تھے، وہ مقتدا تھے، وہ پیشوا تھے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، امام اور پیشوا کے ہیں۔ یہاں امام اور پیشوا کے معنی میں ہے۔ جمع : اُمَمٌ ہے۔

۱۲۰ قَانِتاً :- فرماں بردار۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۱ حَنِیْفاً :- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے حَنَفٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع : حُنَفَاءُ ہے۔

۱۲۰ اِجْتَبٰهُ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) منتخب فرمایا۔ (اِجْتَبٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۲۴ السَّبْتُ :- ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن۔ (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) ہفتہ کے دن یہودیوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے نافرمانی کی، اور منع کرنے کے باوجود سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کو بندر بنا دیا، پھر تین روز کے بعد وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

۱۲۵ اَلْحِکْمَةِ :- دانش مندی، سمجھ داری۔ جمع : حِکَمٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۲۵ اَلْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ :- اچھی نصیحت۔ (مَوْعِظَةٌ) کے معنی نصیحت۔ جمع: مَوَاعِظُ۔ (حَسَنَةٌ) حُسْنٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۵ جَادِلْهُمْ :- آپ ان سے بحث کیجیے۔ (جَادِلْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع کفار اور مشرکین ہیں۔

۱۲۵ اَلْمُهْتَدِيْنَ :- ہدایت پانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد : اَلْمُهْتَدِيْ اور مصدر اِهْتِدَاءٌ ہے۔

۱۲۶ اِنْ عَاقَبْتُمْ :- اگر تم بدلہ لو۔ (عَاقَبْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ اور عِقَابٌ ہے۔

۱۲۶ عُوْقِبْتُمْ :- تمھیں تکلیف پہنچائی گئی۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ اور عِقَابٌ ہے۔

۱۲۶ الصّٰبِرِيْنَ :- صبر کرنے والے۔ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد : صَابِرٌ اور مصدر صَبْرٌ ہے۔

۱۲۷ يَمْكُرُوْنَ :- وہ لوگ تدبیریں کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

۱۲۸ مُحْسِنُوْنَ :- اچھے کام کرنے والے، نیک کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد : مُحْسِنٌ ہے اور مصدر اِحْسَانٌ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۱۴) مکمل ہوگیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحٰنَ الَّذِی پارہ (۱۵) سورۂ بنی اسرائیل

یہ قرآن کریم کی سترھویں (۱۷) سورت ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کے دو نام ہیں۔ ایک نام سورۂ بنی اسرائیل ہے۔ اور دوسرا نام سورۂ اسراء ہے۔ اس سورت کا نام بنی اسرائیل اس وجہ سے ہے کہ اس میں بنی اسرائیل کے دو مرتبہ شرارت کرنے اور سزا پانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل دو بار شرارت کریں گے۔ اس کی جزا میں دشمن ان کے ملک پر غالب ہوں گے۔ اسی طرح ہوا۔ ایک بار جالوت غالب ہوا۔ پھر حق تعالیٰ نے اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ پیچھے (یعنی اس واقعہ کے بعد) بنی اسرائیل کو اور قوت زیادہ دی۔ دوسری بار حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں فارسی لوگوں میں بخت نصر غالب ہوا تب سے ان کی سلطنت نے قوت نہ پکڑی (موضح قرآن) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے پہلے وعدہ سے بخت نصر کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پانچ سو ستاسی (۵۸۷) سال پہلے ہے۔ اور دوسرے وعدہ سے طیطوس رومی کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو رفع مسیح علیہ السلام کے ستر سال بعد ہے (تفسیر عثمانی)

اس سورت کا دوسرا نام اسراء ہے علماء کی اصطلاح میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک کے سفر کو معراج کہتے ہیں۔ اور بسا اوقات دونوں سفروں کے مجموعہ کے لئے اسراء یا معراج کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جمہور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت احادیث مبارکہ سے

ہے۔اوراس پرامت کا اجماع بھی ہے۔اورآیت کریمہ سبحن الذی اسری بعبدہٖ میں عبد کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔یہاں عبد سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔اور عبد (یعنی بندہ) روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ان تمام دلائل سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روح اور جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ اسراء کو بڑے اہتمام سے درخشاں عنوان کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔اسی مناسبت سے اس سورت کا دوسرا نام سورۂ اسراء ہے۔

آیت نمبر ۱ سُبْحٰنَ :- پاک ہے۔یہ اسم (مصدر) ہے جو تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے کے معنی میں ہے۔یہ ترکیب میں مفعول مطلق ہے۔اس کی اصل عبارت سَبِّحُوْ االلّٰہَ سُبْحٰنَ یا اُسَبِّحُ اللّٰہَ سُبْحٰنَ ہے (تفسیر مظہری) اس لفظ کے ذریعہ ہر قسم کے ضعف وعجز اور نقص وعیب سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

۱ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے بندہ کو رات میں لے گیا۔(اَسْرٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَآءٌ ہے۔معنی رات میں چلنا۔باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔متعدی ہونے کی صورت میں اس کے معنی لے جانا (عَبْدٌ) کے معنی بندہ۔جمع: عِبَادٌ ہے یہاں عبد سے مراد سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

۱ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ :- مسجد حرام، حرمت والی مسجد، عظمت والی مسجد، اس سے مراد وہ مبارک مسجد ہے جو کعبہ شریف کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے۔جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر حاصل ہوتا ہے۔(اَلْمَسْجِدُ) کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ، باب نصر سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔اس کا مصدر سُجُوْدٌ ہے۔معنی سجدہ کرنا، شریعت کی اصطلاح میں تعظیم کی نیت سے پیشانی کو زمین پر رکھنا سجدہ کہلاتا ہے۔مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدُ ہے (اَلْحَرَامُ) باب سمع سے مصدر ہے معنی حرام ہونا۔اس مسجد کی عظمت کی وجہ سے اس میں کسی انسان کو مارنا، شکار کو قتل کرنا، گھاس کاٹنا وغیرہ کو حرام کردیا گیا

آیت نمبر ہے۔اس لئے اس مسجد کو مسجد حرام کہتے ہیں۔

۱ اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی :-مسجد اقصیٰ ۔ بیت المقدس جو ملک شام میں ہے۔ یہ مبارک مسجد حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کرائی تھی۔ مسجد اقصیٰ کے معنی بہت دور والی مسجد۔ مکہ مکرمہ سے بہت دور ہونے کی وجہ سے اس کو مسجد اقصیٰ کہتے ہیں (مَسْجِدٌ) کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ سُجُوْدٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَسَاجِدُ ہے۔ (اَقْصیٰ) کے معنی بہت دور۔ قَصْوٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

۱ لِنُرِيَهٗ :-تا کہ ہم ان کو (یعنی اپنے بندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھلائیں، اس کے شروع میں لام مکسور تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے ہے۔ (نُرِیَ) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَ ۃٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ:- بہت سننے والا ، بہت جاننے والا ۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (السَّمِيْعُ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے آتا ہے، اس کا مصدر سَمْعٌ اور سَمَاعٌ ہے۔ (اَلْعَلِيْمُ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، اس کا مصدر عِلْمٌ ہے۔

۲ وَكِيْلًا:- کارساز۔ وَکْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳ نُوْحٍ:- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات سورۂ نساء پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۳ عَبْدًا شَكُوْرًا:- بہت شکر گزار بندہ ۔ (عَبْدٌ) کے معنی بندہ۔ جمع :عِبَادٌ ہے۔ (شَكُوْرٌ) شُكْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ قَضَيْنَا :- ہم نے بیان کر دیا، ہم نے بتلا دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَضَآءٌ ہے۔

۴ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ :- بنی اسرائیل، یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔ تفسیر مظہری [illegible]ا ہے کہ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے [illegible] کے معنی عبد

آیت نمبر اللہ کے ہیں (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے، اور ان کی نسل سے یہودیوں کے بارہ قبیلے ہوئے، اس لیے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے، لفظ اسرائیل علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۴ لَتُفْسِدُنَّ:- تم لوگ ضرور فساد کروگے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۴ لَتَعْلُنَّ:- تم لوگ ضرور سرکشی کروگے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر عُلُوٌّ ہے۔

۵ بَعَثْنَا:- ہم نے بھیجا، ہم نے مسلط کردیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۵ جَاسُوْا:- وہ لوگ گھس پڑے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَوْسٌ ہے۔ فساد مچانا۔

۵ خِلٰلَ الدِّیَارِ:- گھروں کے درمیان۔ (خِلَالٌ) کے معنی درمیان، بیچ۔ اس کا واحد: خَلَلٌ ہے۔ جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان کی کشادگی کے ہیں۔ (دِیَارٌ) کا واحد: دَارٌ ہے۔ جس کے معنی گھر کے ہیں۔

۵ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا:- کیا ہوا وعدہ، ایسا وعدہ جو پورا ہوکر رہے۔ (وَعْدًا) کے معنی وعدہ کے ہیں، یہ مصدر ہے۔ مصدری معنی وعدہ کرنا۔ بعض لوگوں کے نزدیک وَعْدٌ کی جمع نہیں آتی ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک اس کی جمع وُعُوْدٌ آتی ہے۔ (مَفْعُوْلًا) یہ فَعْلٌ مصدر سے اسم مفعول ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہوا۔

۶ اَلْکَرَّۃَ:- غلبہ، قوت، جمع: کَرَّاتٌ ہے۔

نَفِیْرًا:- جماعت، گروہ، لشکر۔ بعض لوگوں نے کہا نَفْرٌ کی جمع نَفِیْرٌ ہے جیسے عَبْدٌ کی جمع [illegible]ٌ ہے۔

۷ اِنْ اَسَ[illegible]:- اگر تم برے کام کروگے۔ (اَسَاْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ

آیت نمبر جمع مذکر حاضر، مصدر اِسَآءَ ۃٌ ہے۔

۷ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ:- تا کہ وہ تمھارے چہرے بگاڑ دیں۔شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یَسُوْٓءٗا) اس میں لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْءٌ ہے۔(وُجُوْہٌ) کا واحد: وَجْهٌ ہے۔اس کے معنی چہرہ کے ہیں۔

۸ لِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا:- تا کہ وہ لوگ برباد کریں جس پر وہ غالب ہوں۔شروع میں لام تعلیل ہے۔(یُتَبِّرُوْا) اس میں لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔یہ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَتْبِیْرٌ ہے۔(مَا) اسم موصول ہے۔ (عَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُلُوٌّ ہے، اس کے معنی بلند ہونا اور غالب ہونا۔

۸ اِنْ عُدْتُّمْ:- اگر تم لوگ دوبارہ کرو گے۔(عُدْتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْدٌ معنی لوٹنا۔

۸ حَصِیْرًا:- جیل خانہ، قید خانہ حَصْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے جو اسم فاعل کے معنی میں ہے، اس لیے کہ جیل خانہ بھی روکنے والا ہوتا ہے۔باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ اَقْوَمُ:- بہت سیدھا، بہت درست۔قِیَامٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ اَعْتَدْنَا:- ہم نے تیار کیا۔باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔

۱۱ یَدْعُ الْاِنْسَانُ:- انسان مانگتا ہے، انسان درخواست کرتا ہے۔(یَدْعُ) یہ اصل میں یَدْعُوْ ہے۔پڑھنے میں اس کا واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو گیا، اور لکھنے میں خلاف قیاس توقیفی طور پر واؤ حذف کر دیا گیا ہے۔(یَدْعُ) فعل مضارع معروف، صیغہ واحد

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔(اِنْسَانٌ) کے معنی آدمی۔جمع : اَنَاسِیُّ۔

۱۱ عَجُوْلاً :۔ جلد باز، بہت جلدی کرنے والا۔عَجَلٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ مَحَوْنَا آيَةَ الَّيْلِ :۔ رات کی نشانی کو ہم نے دھندلا بنایا، رات کی نشانی کو ہم نے تاریک بنایا، یعنی رات کو ہم نے تاریک بنایا۔(آيَةَ الَّيْل) میں اضافت بیانیہ ہے۔جس میں مضاف کا مطلب مضاف الیہ کے ذریعہ بیان کردیا جاتا ہے، یعنی یہاں آیت سے لیل مراد ہے۔ (مَحَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَحْوٌ ہے اس کے معنی مٹانا۔ اور یہاں پر مراد تاریک بنانا ہے۔(آيَةٌ) کے معنی نشانی۔جمع : آيَاتٌ ہے۔(لَيْلٌ) کے معنی رات، اس کی جمع لَيَالٍ ہے۔

۱۲ مُبْصِرَةً :۔ روشن ہونے والی، روشن کرنے والی۔باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔مصدر اِبْصَارٌ ہے۔جَعَلْنَا کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۲ لِتَبْتَغُوْا :۔ تاکہ تم لوگ تلاش کرو۔(تَبْتَغُوْا) اصل میں تَبْتَغُوْنَ ہے۔شروع میں لام تعلیل کی وجہ سے آخر سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے، یہ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور اس کا مادہ بَغْيٌ ہے۔

۱۳ اَلْزَمْنٰهُ طٰئِرَهٗ :۔ ہم نے اس کے عمل کو اس پر لازم کردیا۔(اَلْزَمْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْزَامٌ ہے۔(طَآئِرٌ) کے معنی پرندہ اس کی جمع : طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ طائر سے مراد عمل ہے (اچھا ہو یا برا) لفظ طائر بول کر اچھے یا برے عمل کو اس لیے مراد لیا گیا ہے کہ پرندہ کے ذریعہ اہل عرب نیک فالی اور بدفالی لیا کرتے تھے۔(تفسیر مظہری)۔

۱۳ كِتَاباً :۔ نامۂ اعمال، اعمال نامہ، لکھی ہوئی چیز۔اس کی جمع : كُتُبٌ ہے۔

۱۳ يَلْقٰهُ مَنْشُوْراً :۔ وہ اس (نامۂ اعمال) کو کھلا ہوا پائے گا۔(يَلْقٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ اور مادہ لَقْيٌ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب ہے،

آیت نمبر اس کا مرجع کِتَاباً (نامۂ اعمال) ہے۔(مَنْشُوْراً) باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴ حَسِیْباً:— حساب لینے والا، حساب کرنے والا۔ حَسْبٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵ لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ:— کوئی شخص بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَاتَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔ (وَازِرَةٌ) وِزْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۵ وِزْرَ اُخْرٰی:— کسی دوسرے شخص کا بوجھ، یہاں بوجھ سے مراد گناہ کا بوجھ ہے۔ اس کی اصل عبارت وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰی ہے۔ (جلالین) وِزْرٌ کے معنی بوجھ۔ جمع: اَوْزَارٌ ہے۔

۱۵ رَسُوْلاً:— بھیجا ہوا، پیغمبر، رسول۔ اس کی جمع رُسُلٌ ہے۔ قاضی بیضاوی نے لکھا ہے کہ رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت عطا فرمائی ہوتا کہ وہ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے اور نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے مبعوث فرمایا ہو جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان مبعوث ہوئے۔ رسول اور نبی کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ رسول خاص ہے اور نبی عام ہے۔

۱۶ مُتْرَفِيْهَا:— اس (بستی) کے خوش حال لوگ۔ (مُتْرَفِیْ) اصل میں (مُتْرَفِیْنَ) ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مضاف ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتْرَفٌ اور مصدر اِتْرَافٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔

۱۶ فَسَقُوْا:— وہ لوگ نافرمانی کرتے ہیں۔ جواب شرط پر عطف کی وجہ سے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (فَسَقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِسْقٌ ہے۔

آیت نمبر

۱۶ دَمَّرْنٰھَا:— ہم ان کو برباد کر دیتے ہیں۔ جواب شرط پر عطف کی وجہ سے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے میں ہے۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِیْرٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع قَرْیَۃٌ ہے۔

۱۷ اَلْقُرُوْن:— جماعتیں، قومیں۔ اس کا واحد: قَرْنٌ ہے۔ اس کے معنی ایک زمانہ کے لوگ اور قُرُوْنٌ کے معنی مختلف زمانے کے لوگ۔

۱۸ اَلْعَاجِلَۃَ:— دنیا۔ اس کی اصل عبارت اَلدَّارَ الْعَاجِلَۃَ ہے۔ (عَاجِلَۃٌ) عَجَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کے معنی جلدی آنے والی چیز اور اس سے مراد دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے۔

۱۸ یَصْلٰھَا:— وہ اس (جہنم) میں داخل ہوگا۔ (یَصْلٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَلْیً ہے۔ معنیٰ آگ میں جلنا۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع جَھَنَّمُ ہے۔

۱۸ مَدْحُوْراً:— دور کیا ہوا، دھتکارا ہوا۔ دَحْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۹ مَشْکُوْراً:— مقبول، قدر کیا ہوا۔ شُکْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ نُمِدُّ:— ہم مدد کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔

۲۰ مَحْظُوْراً:— روکا ہوا، بند کیا ہوا، منع کیا ہوا۔ حَظْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ مَخْذُوْلاً:— بے مددگار۔ جس کی مدد چھوڑ دی جائے۔ (خِذْلَانٌ) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ خذلانٌ کے معنی مدد چھوڑنا باب نصر سے ہے۔

۲۳ اُفٍّ:— ہوں، افسوس۔ یہ کلمہ کراہت اور نفرت کے لیے ہے۔ کسی چیز پر ناگواری اور

آیت نمبر ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے، والدین کے متعلق اولاد کو ایسی بات کہنے سے بھی منع کردیا گیا ہے، جس سے ناگواری ظاہر ہو، اور بعض لوگوں نے لفظ اُفٍّ کو اسم فعل قرار دیا ہے۔ یعنی لفظ کے اعتبار سے اسم اور معنی کے اعتبار سے فعل اَکْرَہُ کے معنی میں ہے۔

۲۳ لَاتَنْهَرْهُمَا :- تو ان دونوں (یعنی ماں باپ) کو مت جھڑک، تو ان دونوں کو مت ڈانٹ۔ (لَاتَنْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَهْرٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (وَالِدَيْنِ) ہے۔

۲۴ اِخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ :- تو ان دونوں کے لیے انکساری کا بازو جھکا دے۔ یعنی ماں باپ کے ساتھ نرمی اور انکساری کا معاملہ کرو۔ (اِخْفِضْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَفْضٌ (جَنَاحٌ) کے معنی بازو اور پہلو اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ ہے۔ (ذُلٌّ) کے معنی عاجزی اور انکساری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، ذلیل ہونا۔

۲۴ رَبَّيٰنِى صَغِيْراً :- ان دونوں نے بچپن میں مجھ کو پالا۔ (رَبَّيَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر تَرْبِيَةٌ ہے۔ (نِی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (صَغِيْراً) باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۵ اَلْاَوَّابِيْنَ :- بہت رجوع کرنے والے۔ یعنی بہت توبہ کرنے والے، اس کا واحد اَوَّابٌ ہے۔ اَوْبٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ لَا تُبَذِّرْ :- تو فضول خرچی نہ کر۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْذِيْرٌ ہے۔ تبذیر کا مطلب گناہ کے کاموں میں مال کو خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۷ اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ :- شیطانوں کے بھائی۔ یعنی فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطانوں کے مشابہ ہیں۔ (اِخْوَانٌ) کے معنی بھائی، اس کا واحد: اَخٌ ہے۔ (شَيَاطِيْنُ) کا واحد: شَيْطَانٌ ہے۔ اس کے معنی ابلیس۔

آیت نمبر

۲۷ كَفُوْراً :- بڑا ناشکرا، بہت ناشکری کرنے والا۔ کُفْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ قَوْلاً مَّيْسُوْراً :- نرم بات، آسان بات۔ (قَوْلاً) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ۔ (مَيْسُوْراً) يُسْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (قَوْلاً مَّيْسُوْراً) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۲۹ مَغْلُوْلَةً :- بندھی ہوئی۔ (بندھا ہوا) غَلٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ مفعول ثانی واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۹ مَلُوْماً :- ملامت کیا ہوا۔ لَوْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَلُوْمٌ) اصل میں مَلْوُوْمٌ ہے۔ اس میں پہلا واؤ مضموم ہے، ماقبل میں حرف صحیح ساکن ہے، واؤ کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا مَلُوْمٌ ہو گیا۔

۲۹ مَحْسُوْراً :- تھکا ہوا، عاجز، خالی ہاتھ، جس کے پاس کچھ بھی مال نہ بچا ہو۔ حُسُوْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۰ يَبْسُطُ الرِّزْقَ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) روزی کو کھول دیتا ہے، زیادہ رزق دیتا ہے۔ (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔ (رِزْقٌ) کے معنی روزی۔ جمع: اَرْزَاقٌ۔

۳۰ يَقْدِرُ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تنگی کر دیتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۳۱ اِمْلَاقٍ :- مفلسی، ناداری محتاجی۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ مصدری معنی مفلس ہونا، محتاج ہونا۔

۳۱ خِطْأً كَبِيْراً :- بڑا گناہ، بڑی خطا۔ (خِطْأٌ) باب سمع سے مصدر ہے، معنی گناہ کرنا۔ (كَبِيْرٌ)

آیت نمبر باب کرم سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اس کا مصدر کِبَرٌ ہے۔

۳۲ فَاحِشَةً :۔ بے حیائی، سخت گناہ۔ جمع :فَوَاحِشُ .

۳۳ لِوَلِيِّهٖ:۔ اس کے وارث کے لیے۔(وَلِيٌّ) کے بہت سے معانی ہیں۔ یہاں وارث کے معنی میں ہے۔جمع : اَوْلِيَاءُ ہے۔

۳۳ سُلْطٰناً :۔ قوت،غلبہ،اختیار۔

۳۳ لَايُسْرِفْ :۔وہ حد سے تجاوز نہ کرے۔باب افعال سے فعل نہی،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۳۴ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ :۔ یہاں تک وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔(يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر بُلُوْغ ہے۔(اَشُدَّ) مضاف۔(ہٗ)ضمیر واحد مذکر غائب،مضاف الیہ ہے۔(اَشُدٌّ) کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ۔اس کا واحد : شَدٌّ ہے۔جیسے فَلْسٌ کی جمع :اَفْلُسٌ ہے۔اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے، جو جمع کے وزن پر ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۳۵ اَوْفُوْا الْكَيْلَ:۔ تم لوگ ناپ کو پورا کرو، یعنی پورا ناپ کردو۔(اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِيْفَآءٌ اور مادہ وَفْیٌ ہے۔(اَلْكَيْلُ) ناپنے کا آلہ،جمع :

۳۵ اَكْيَالٌ۔لفظ كَيْلٌ باب ضرب سے مصدر بھی ہے،مصدری معنی ناپنا۔

۳۵ اِذَا كِلْتُمْ :۔جب تم ناپو۔باب ضرب سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر كَيْلٌ ہے۔

۳۵ زِنُوْا :۔تم لوگ تولو۔باب ضرب سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر وَزْنٌ ہے۔

۳۵ اَلْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ:۔ صحیح ترازو،درست ترازو۔(اَلْقِسْطَاسُ) ترازو۔حضرت مجاہدؒ کا قول ہے کہ یہ رومی لفظ ہے جس کو عربی میں استعمال کیا گیا ہے،اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ لفظ عربی ہے جو قِسْطٌ سے ماخوذ ہے۔اور قِسْطٌ کے معنی عدل وانصاف کے ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔(اَلْمُسْتَقِيْمُ) کے معنی سیدھا،درست،صحیح۔باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے،اس کا مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۳۵ اَحْسَنُ تَاوِیْلاً :- انجام کے اعتبار سے اچھا۔ (اَحْسَنُ) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (تَاوِیْلاً) اَوْلٌ سے مشتق ہے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس کے معنی لوٹانا، واپس کرنا۔ یہاں تَاْوِیْلٌ سے مراد انجام ہے۔

۳۶ لَاتَقْفُ :- تو پیچھے نہ پڑ۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَفْوٌ ہے۔

۳۶ السَّمْعَ :- کان۔ جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔

۳۶ اَلْبَصَرَ :- آنکھ۔ جمع: اَبْصَارٌ ہے۔

۳۶ اَلْفُؤَادَ :- دل۔ جمع: اَفْئِدَةٌ ہے۔

۳۷ مَرَحًا :- اتراتا ہوا، اترانے کی حالت میں۔ باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۹ مَلُوْمًا :- اس کی تفصیل سورۂ بنی اسرائیل آیت (۲۹) میں دیکھیے۔

۳۹ مَدْحُوْرًا :- اس کی تفصیل سورۂ بنی اسرائیل آیت (۱۸) میں دیکھیے۔

۴۰ اَصْفٰکُمْ :- اس نے (یعنی تمھارے پروردگار نے) تم کو چن لیا۔ اس نے تم کو خاص کرلیا۔ (اَصْفٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْفَاءٌ اور مادہ صَفْوٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۰ اَلْبَنِیْنَ :- بیٹے۔ یہ جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: اِبْنٌ ہے۔

۴۰ اِنَاثًا :- بیٹیاں۔ اس کا واحد: اُنْثٰی ہے۔

۴۱ قَدْ صَرَّفْنَا :- ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے، ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا ہے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِیْفٌ ہے۔

۴۱ لِیَذَّکَّرُوْا :- تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یَذَّکَّرُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ ہے۔ یہ اصل میں تَذَکُّرٌ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا اور شروع میں ہمزۂ وصل

آیت نمبر بڑھادیا گیا اِذْکُرٌ ہوگیا۔

۴۱ نُفُوْرًا :- نفرت، دوری۔ باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔ مصدری معنی بدکنا، دور ہونا۔

۴۲ لَابْتَغَوا :- البتہ وہ لوگ تلاش کر لیتے۔ شروع میں لام تاکید ہے، لو کے جواب میں واقع ہے۔(اِبْتَغَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور مادہ بَغْیٌ ہے۔(اِذاً لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا) یہ پورا جملہ جوابِ شرط ہے۔

۴۳ سُبْحٰنَہٗ :- اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ یہ فعل محذوف اُسَبِّحُ کا مفعول مطلق ہے۔

۴۳ تَعٰلٰی :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بہت بلند و برتر ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِیْ ہے۔

۴۵ حِجَاباً مَّسْتُوْراً :- چھپا ہوا پردہ۔(حِجَابٌ) کے معنی پردہ۔ جمع: حُجُبٌ۔(مَسْتُوْرٌ) سَتْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۶ اَکِنَّۃً :- غلاف، پردے۔ اس کا واحد: کِنَانٌ ہے۔

۴۶ وَقْراً :- بوجھ، ڈاٹ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مصدری معنی بوجھل ہونا، بہرا ہونا۔

۴۶ وَحْدَہٗ :- اکیلا، تنہا۔ یہ مُنْفَرِداً اور مُتَوَحِّداً کے معنی میں حال ہے۔

۴۶ وَلَّوْا عَلٰی اَدْبَارِھِمْ :- وہ لوگ اپنی پیٹھ پھیر کر چل دیتے۔ یہ جواب شرط ہے۔(وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ۔(اَدْبَارٌ) کے معنی پیٹھ، پشت۔ ہر چیز کا پچھلا حصہ۔ اس کا واحد: دُبُرٌ ہے۔

۴۶ نُفُوْراً :- نفرت کرتے ہوئے۔ نفرت کرنے کی وجہ سے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اور مفعول لہ بنانا بھی درست ہے۔(اعراب القرآن)۔(نُفُوْراً) باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔

۴۷ ھُمْ نَجْوٰی :- وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں۔(نَجْوٰی) باب نصر سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۴۷ رَجُلاً مَّسْحُوْراً :- جادو کیا ہوا شخص، وہ شخص جس پر جادو کر دیا گیا ہو۔(رَجُلٌ) کے

آیت نمبر معنی مرد۔جمع: رِجَالٌ ۔(مَسْحُوْرٌ) سِحْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۹ عِظَاماً :—ہڈیاں۔اس کا واحد: عَظْمٌ ہے۔

۴۹ رُفَاتاً:— چورا، ریزہ، ہر وہ چیز جو بوسیدہ ہو جائے اور ٹوٹ جائے۔رَفْتٌ مصدر سے فعال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اسم مفعول کے معنی میں ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۱ مَنْ يُّعِيْدُنَا :— کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔(مَنْ) اسم استفہام۔(يُعِيْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۱ فَطَرَكُمْ :— اس نے تم کو پیدا کیا۔(فَطَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔(كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۱ سَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ :— عنقریب وہ لوگ آپ کے سامنے سر ہلائیں گے۔ اب وہ لوگ آپ کے سامنے سر مٹکائیں گے۔(سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔(يُنْغِضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْغَاضٌ ہے۔(رُءُوْسٌ) کے معنی سر۔واحد: رَأْسٌ ہے۔

۵۲ تَسْتَجِيْبُوْنَ :— تم لوگ حکم کی تعمیل کرو گے۔باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔معنی جواب دینا، فرماں برداری کرنا۔اس کا مادہ جَوْبٌ ہے۔

۵۳ يَنْزِغُ:— وہ (شیطان) فساد ڈلوا دیتا ہے، وہ فساد کرا دیتا ہے۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ہے۔

۵۴ وَكِيْلاً:— ذمہ دار، وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۵ دَاوُدَ :— حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات سورہ بقرہ پارہ (۲) آیت (۲۵۱)

آیت نمبر میں دیکھئے۔

۵۵ زَبُوْراً:— ایک کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری تھی۔ اس کی جمع: زُبُرٌ ہے۔ (زَبُوْرٌ) زَبْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر اسم مفعول یعنی مَزْبُوْرٌ کے معنی میں ہے۔ زَبْرٌ کے معنی لکھنا اور مَزْبُوْرٌ کے معنی لکھا ہوا۔ یہ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ زَعَمْتُمْ :— تم نے گمان کیا۔ باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ، زِعْمٌ، زُعْمٌ ہے۔

۵۶ كَشْفَ الضُّرِّ :— تکلیف کا دور کرنا۔ (كَشْفٌ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی دور کرنا، کھول دینا۔ (ضُرٌّ) تکلیف، پریشانی۔ جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۵۶ تَحْوِيْلاً:— بدلنا، تبدیل کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۷ يَبْتَغُوْنَ :— وہ لوگ تلاش کرتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور مادہ بَغْيٌ ہے۔

۵۷ مَحْذُوْراً:— ڈرنے کی چیز۔ وہ چیز جس سے ڈرا جائے اور پرہیز کیا جائے۔ حَذَرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ مَسْطُوْراً :— لکھا ہوا۔ سَطْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ ثَمُوْدَ:— قوم ثمود کے حالات سورۂ اعراف پارہ (۸) آیت (۷۳) میں دیکھئے۔

۵۹ النَّاقَةَ:— اونٹنی۔ اس کی جمع: نَاقٌ، نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ ہے۔

۵۹ مُبْصِرَةً :— واضح، روشن، بصیرت کا ذریعہ۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر اِبْصَارٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۰ الرُّءْيَا :— دیکھنے کی چیز، نظارہ، مشاہدہ۔ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ "دکھاوا" کیا ہے۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (المعجم الوسیط)

۶۰ فِتْنَةً :— آزمائش، آزمائش کا ذریعہ۔ جمع: فِتَنٌ ہے۔

آیت نمبر

۶۰ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ :— لعنت کیا ہوا درخت، وہ درخت جس کی مذمت کی گئی ہو۔اس سے مراشجرہ زقّوم (سینڈ کا درخت) ہے۔ یہ دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے، جو دوزخیوں کا کھانا ہوگا، یہ درخت دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے،اس کے خوشے سانپوں کے پھنوں کی طرح نوک دار اور تکلیف دہ ہوں گے،اہل دوزخ اس سے اپنا پیٹ بھریں گے، پھر سخت پیاس لگنے پر کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوزخ اور اس کے عذاب سے محفوظ رکھیں۔آمین۔

۶۰ طُغْيَاناً :— سرکشی، یہ فعلان کے وزن پر مصدر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۱ خَلَقْتَ طِيناً :— آپ نے مٹی سے پیدا فرمایا۔(خَلَقْتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَلْقٌ ہے۔(طِيْنٌ) کے معنی مٹی، گارا۔

۶۲ اَرَءَيْتَكَ :— آپ مجھے بتائیے۔ یہ اَخْبِرْنِي کے معنی میں ہے،شروع میں ہمزۂ استفہام ہے۔(رَءَيْتَ) رُؤْيَةٌ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر ہے، آخر میں کاف خطاب کی تاکید کے لیے ہے۔(اعراب القرآن)

۶۲ كَرَّمْتَ عَلَيَّ :— آپ نے مجھ پر فضیلت عطا فرمائی، آپ نے مجھ پر فوقیت عطا فرمائی۔ (كَرَّمْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَكْرِيْمٌ ہے۔

۶۲ لَئِنْ اَخَّرْتَنِيْ :— اللہ کی قسم اگر آپ مجھ کو مہلت دیں گے۔ شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لیے ہےاس کے بعد ان حرف شرط ہے۔(اَخَّرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَأْخِيْرٌ ہے۔(نِي) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۶۲ لَاَحْتَنِكَنَّ :— میں ضرور قابو میں کرلوں گا۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْتِنَاكٌ ہے۔

۶۳ جَزَآءً مَّوْفُوْراً :— پورا بدلہ، پوری سزا۔(جَزَاءٌ) کے معنی بدلہ، یہ باب ضرب سے مصدر ہے بدلہ دینا۔(مَوْفُوْراً) وَفْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔وَفْرٌ باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی پورا کرنا۔

آیت نمبر

۶۴ اِسْتَفْزِزْ :- تو گھبرا دے، تو قدم اکھاڑ دے، باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْزَازٌ ہے۔

۶۴ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ :- تو ان پر جمع کر لے، تو ان پر حملہ کر دے۔ (اَجْلِبْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِجْلَابٌ ہے۔

۶۴ خَیْلِكَ :- تیرے (اپنے) سوار۔ (خَیْلٌ) گھوڑوں کا گروہ۔ مجازاً سواروں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کی جمع: خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۴ رَجِلِكَ :- تیرے (اپنے) پیادے۔ (رَجِلٌ) کے معنی پیدل چلنے والے۔ اس کا واحد: رَاجِلٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۴ شَارِكْهُمْ :- تو ان کے ساتھ شریک ہو جا۔ (شَارِكْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُشَارَكَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۴ عِدْهُمْ :- تو ان سے وعدہ کر۔ (عِدْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۴ غُرُوْرًا :- دھوکا، فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ مصدری معنی دھوکا دینا۔ یہ لفظ یہاں پر مفعول مطلق یا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اس کی اصل عبارت وَعْدًا غُرُوْرًا ہے۔ اس میں غرور مصدر کو صفت بنانا مجاز عقلی کے طور پر ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۶۵ سُلْطٰنٌ :- قدرت، قابو، اختیار۔

۶۵ وَکِیْلًا :- کارساز۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ وَکْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۶ یُزْجِیْ :- وہ چلاتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْجَاءٌ اور مادہ زَجْوٌ ہے۔

۶۶ اَلْفُلْكَ :- کشتی۔ یہ لفظ مذکر و مؤنث اور واحد و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۶۶ لِتَبْتَغُوْا:- تاکہ تم لوگ تلاش کرو۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَبْتَغُوْا) اصل میں تَبْتَغُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور مادہ بَغْیٌ ہے۔

۶۶ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ :- جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مَسَّ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (الضُّرُّ) تکلیف، پریشانی، اس کی جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۶۷ كَفُوْرًا:- بڑا ناشکرا، بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۸ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ:- تو کیا تم اس بات سے مطمئن ہو گئے کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو دھنسا دے۔ شروع میں ہمزہ، استفہام انکاری کے لیے ہے، اس کے بعد فاء عطف کے لیے ہے۔ (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ اور اَمَنٌ اور اَمَانٌ ہے۔ (يَخْسِفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔

۶۸ حَاصِبًا :- پتھر برسانے والی آندھی۔ جمع: حَوَاصِبُ ہے۔ حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، کنکر مارنا، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ:- ہوا کا سخت طوفان۔ ایسی تیز ہوا جو ہر اس چیز کو توڑ دے جس پر اس کا گزر ہو۔ (تفسیر جلالین)۔ (قَاصِفٌ) قَصْفٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، اس کے معنی توڑنا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (رِيْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع: اَرْيَاحٌ اور رِيَاحٌ ہے۔

۶۹ تَبِيْعًا:- مددگار، پیچھا کرنے والا، پیروی کرنے والا، باز پرس کرنے والا۔ تَبْعٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ كَرَّمْنَا:- ہم نے عزت دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

آیت نمبر تَكْرِيْمٌ ہے۔

۷۰ حَمَلْنٰهُمْ :- ہم نے ان کو سوار کیا، ہم نے ان کو سواری دی۔(حَمَلْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَمْلٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۱ اِمَامِهِمْ :- ان کے پیشوا، ان کے نامۂ اعمال۔(اِمَامٌ) کے معنی پیشوا، نامۂ اعمال۔ اس کی جمع: اَئِمَّةٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس آیت کریمہ میں بعض مفسرین کے نزدیک امام سے مراد پیشوا، اور مقتدا ہے اور بعض حضرات نے نامۂ اعمال کو مراد لیا ہے۔(تفسیر جلالین و تفسیر مظہری)۔

۷۱ فَتِيْلًا :- تاگا، دھاگا۔ کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ۔ یہاں اس سے مراد حقیر اور معمولی چیز ہے، اسی لیے اردو میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا جاتا ہے۔ جیسے آیت کریمہ (لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا) کا ترجمہ یہ ہے کہ ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اس کی جمع: فَتَائِلُ یہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہے، اس کی اصل عبارت لَا يُظْلَمُوْنَ ظُلْماً قَدْرَ الْفَتِيْلِ ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۷۲ اَعْمٰى :- اندھا۔ عَمًى مصدر سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: عُمْيٌ ہے۔

۷۳ لَيَفْتِنُوْنَكَ :- (وہ لوگ قریب تھے) کہ آپ کو پھسلا دیں۔(لَيَفْتِنُوْنَ) شروع میں لام تاکید ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِتْنَةٌ ہے۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۳ خَلِيْلًا :- خالص دوست۔ خَلٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَخِلَّاءُ اور خُلَّانٌ ہے۔

۷۴ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ :- اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے۔(لَوْلَا) حرف امتناع ہے۔(اَنْ) مصدریہ ہے۔(ثَبَّتْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثْبِيْتٌ ہے۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔(لَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ) لَوْلَا تَثْبِيْتُنَا لَكَ کے معنی

آیت نمبر میں ہو کر مبتدا اور خبر ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۷۴ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ :- تو آپ ان کی طرف (تھوڑا سا) مائل ہونے کے قریب ہو جاتے، شروع میں لام تاکید لولا کے جواب میں ہے۔ (قَدْ) حرف تحقیق ہے۔ كِدْتَّ فعل مقارب اور ضمیر مخاطب اس کا اسم ہے "تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيْلاً" فعل مقارب کی خبر ہے۔ (شَيْئًا قَلِيْلاً) تَرْكَنُ کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت شَيْئاً قَلِيْلاً مِنَ الرُّكُوْن ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (كِدْتَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَوْدٌ ہے۔ (تَرْكَنُ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَكْنٌ اور رُكُوْنٌ ہے۔

۷۶ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ :- وہ لوگ چاہتے تھے کہ آپ کو گھبرا دیں۔ وہ لوگ قریب تھے کہ آپ کے قدم اکھاڑ دیں۔ (اِنْ) مخففہ ہے۔ (كَادُوْا) فعل مقارب اور واو جمع اس کا اسم ہے۔ اور (يَسْتَفِزُّوْنَكَ) كَادُوْا کی خبر ہے۔ (كَادُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَوْدٌ ہے۔ (لَيَسْتَفِزُّوْنَ) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْزَازٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۷ تَحْوِيْلاً :- تغیر، تبدیلی۔ باب تفعیل سے مصدر ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۸ اَقِمِ الصَّلٰوةَ :- آپ نماز قائم رکھئے، آپ نماز کی پابندی کیجیے۔ (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز جو ایک مخصوص عبادت ہے، اس کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۷۸ دُلُوْكِ الشَّمْسِ :- سورج کا ڈھلنا، سورج کا زائل ہونا۔ (دُلُوْكٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (شَمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع: شُمُوْسٌ ہے۔

۷۸ غَسَقِ الَّيْلِ :- رات کا اندھیرا۔ (غَسَقٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی تاریک ہونا۔ (لَيْلٌ) کے معنی رات۔ جمع: لَيَالٍ ہے۔

آیت نمبر

۷۸ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ :- فجر کا پڑھنا، اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ای صَلٰوۃَ الصُّبْحِ . (تفسیر جلالین)۔(قُرْاٰنٌ) باب فتح سے مصدر ہے، پڑھنا۔(اَلْفَجْرُ) کے معنی صبح کی روشنی۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

۷۸ مَشْهُوْداً :- حاضر کیا ہوا، حاضر ہونے کا وقت۔ (لفظ مشہود اسم ظرف کے معنی میں ہے۔) یعنی فجر کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ شُهُوْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۹ تَهَجَّدْ :- آپ تہجد پڑھیے، باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَهَجُّدٌ ہے۔

۷۹ نَافِلَةً :- زائد۔ نَفْلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: نَوَافِلُ ہے۔

۷۹ اَنْ يَّبْعَثَكَ :- کہ وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو کھڑا کرے گا۔ وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو پہنچائے گا۔ (يَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۹ مَقَاماً مَّحْمُوْداً :- مقام محمود، تعریف کی ہوئی جگہ۔ اس سے مراد شفاعت کبری کا مقام ہے، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا، شفاعت کبریٰ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن رحمۃ للعلمین، امام المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا حساب و کتاب شروع ہونے کی شفاعت فرمائیں گے، اس کے بعد تمام مخلوق کا حساب و کتاب شروع ہوگا۔ (مَقَامٌ) قِيَامٌ مصدر سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (مَحْمُوْدٌ) حَمْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۰ مُدْخَلَ صِدْقٍ :- سچائی کا داخل کرنا۔ یعنی آپ مجھ کو اچھی طرح مدینہ منورہ میں داخل فرمائیے۔ (مُدْخَلٌ) باب افعال سے مصدر میمی ہے۔ (صِدْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سچ بولنا۔

۸۰ مُخْرَجَ صِدْقٍ :- سچائی کا نکالنا۔ یعنی آپ مجھ کو اچھی طرح مکہ مکرمہ سے نکالیے۔

آیت نمبر (مُخْرَجْ) باب افعال سے مصدر میمی ہے۔(صِدْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سچ بولنا۔

۸۰ سُلْطٰنًا نَّصِیْراً :- نصرت والا غلبہ۔ یعنی ایسا غلبہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہو۔ سُلْطَانٌ غلبہ، حکومت، قدرت، سلطنت۔(نَصِیْرٌ) نَصْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۱ زَهَقَ الْبَاطِلُ :- باطل مٹ گیا، نکل بھاگا جھوٹ۔(شاہ عبدالقادر صاحب)۔(زَهَقَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زُهُوْقٌ ہے۔(بَاطِلٌ) کے معنی ناحق، جھوٹ۔ اس کی جمع: اَبَاطِیْلُ ہے۔

۸۱ زَهُوْقاً :- مٹنے والا، نکل بھاگنے والا۔ زُهُوْقٌ مصدر سے فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ نَاٰبِجَانِبِهٖ :- وہ (انسان) اپنا پہلو پھیر لیتا ہے۔ وہ (انسان) پہلو تہی کر لیتا ہے۔(نَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَاْیٌ ہے۔(نَاٰ) فعل ماضی (اِذَا) حرف شرط کی وجہ سے مضارع کے معنی میں ہے۔(جَانِبٌ) کے معنی پہلو، گوشہ، کنارہ۔ جمع: جَوَانِبُ ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اَلْاِنْسَانُ ہے۔

۸۳ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ :- جب اس (انسان) کو تکلیف پہنچتی ہے۔(اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مَسَّ) باب سمع اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِیْسٌ ہے۔(ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاِنْسَانُ ہے۔ (اَلشَّرُّ) تکلیف، پریشانی۔ جمع: شُرُوْرٌ ہے۔

۸۳ یَئُوْساً :- ناامید، مایوس۔ یَاْسٌ مصدر سے فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع اور حسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۴ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ :- اس کے (یعنی اپنے) طریقہ پر، اس کے (یعنی اپنے) ڈھنگ پر۔(شَاکِلَةٌ) کے معنی ڈھنگ، طریقہ۔ جمع: شَوَاکِلُ ہے۔(ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۸۵ الرُّوْحِ :- روح، جان۔ جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔

آیت نمبر

۸۸ ظَهِيراً :- مددگار۔ باب فتح سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر ظَهْرٌ اور ظُهُورٌ ہے۔

۸۹ لَقَدْ صَرَّفْنَا :- یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا، یقیناً ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا۔ شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لیے ہے، اس کی اصل عبارت وَاللّٰهِ لَقَدْ ہے۔ (قَدْ صَرَّفْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيفٌ ہے۔

۸۹ اَبٰى :- اس نے انکار کردیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔ یہ لفظ باب فتح سے شاذ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۸۹ كُفُوراً :- انکار کرنا، ناشکری کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۹۰ تَفْجُرَ :- (یہاں تک کہ) آپ جاری کردیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَجْرٌ ہے۔ (حَتّٰى) ناصبہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۹۰ يَنْبُوعاً :- چشمہ (زمین سے پانی جاری ہونے کی جگہ) اس کی جمع: يَنَابِيعُ ہے۔

۹۱ نَخِيلٌ :- کھجور۔ اس کا واحد: نَخِيلَةٌ ہے۔

۹۱ عِنَبٌ :- انگور۔ اس کی جمع: اَعْنَابٌ ہے۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۹۱ تُفَجِّرَ :- آپ جاری کردیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَفْجِيرٌ ہے۔

۹۲ كَمَا زَعَمْتَ :- جیسا کہ آپ نے گمان کیا، جیسا کہ آپ کا گمان ہے۔ (كَمَا) اس میں کاف حرف تشبیہ اور ما زائدہ ہے۔ (زَعَمْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ ہے۔

۹۲ كِسَفاً :- ٹکڑے، ٹکڑے۔ اس کا واحد: كِسْفَةٌ ہے۔

۹۲ قَبِيلاً :- سامنے ہونے کی حالت میں۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۹۳ زُخْرُفٍ :- سونا۔ اس کی جمع: زَخَارِفُ ہے۔

۹۳ تَرْقٰى :- آپ چڑھ جائیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر،

آیت نمبر مصدر رَقْیٌ اور رُقِیٌّ ہے اس کے معنی چڑھنا۔

۹۳ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ:- ہم آپ کے چڑھنے کو ہرگز نہیں مانیں گے۔(لَنْ نُّؤْمِنُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔(لِرُقِيِّكَ) شروع میں لام مکسور حرف جر ہے۔(رُقِيٌّ) باب سمع سے مصدر مضاف ہے۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۴ اَبَعَثَ اللّٰهُ:- کیا اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔(اَ) ہمزۂ استفہام ہے۔(بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۹۵ مَلٰٓئِكَةٌ :-فرشتے، اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں، کسی کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ .

۹۶ شَهِيْدًا :- گواہ۔شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔اس کی جمع: شُهَدَآءُ ہے۔

۹۷ اَلْمُهْتَدِ: ہدایت پانے والا، یہ اصل میں اَلْمُهْتَدِيْ ہے۔توقیفی طور پر اس کی یاء حذف کردی گئی اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے، باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِهْتِدَآءٌ اور مادہ هدی ہے۔

۹۷ نَحْشُرُهُمْ:- ہم ان لوگوں (یعنی کافروں) کو جمع کریں گے۔باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۷ عُمْيًا:- اندھے ہونے کی حالت میں۔اس کا واحد: اَعْمٰى ہے۔باب سمع سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اس کا مصدر عَمًى ہے۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ بُكْمًا:- گونگے ہونے کی حالت میں۔اس کا واحد: اَبْكَمُ ہے۔باب سمع سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر بَكَمٌ ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ صُمًّا :- بہرے ہونے کی حالت میں۔اس کا واحد: اَصَمُّ ہے۔باب سمع سے افعل کے وزن

آیت نمبر پر صفت مشبہ ہے۔اس کا مصدر صَمٌّ اور صَمَمٌ ہے۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ مَأْوٰهُمْ :— ان کا ٹھکانا۔یہ ترکیب اضافی ہے۔(مَأْوٰی) کے معنی ٹھکانا۔یہ اُوِیٌّ مصدر سے مفعل کے وزن پر اسم ظرف واحد ہے،اس کی جمع: مَآوٍ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب،مضاف الیہ ہے۔

۹۷ كُلَّمَا خَبَتْ :— جب وہ بجھنے لگے گی،جب وہ دھیمی ہونے لگے گی۔(كُلَّمَا) اسم ظرف ہے جو شرط کے معنی کو شامل ہے۔(خَبَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر خبوٌ اور خُبُوٌّ ہے اس کے معنی بجھنا،دھیما پڑنا۔یہ پورا جملہ شرط ہے۔

۹۷ سَعِيْراً :— دہکتی ہوئی آگ۔سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر ہے۔باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔اس کی جمع: سُعُرٌ ہے۔

۹۸ عِظَاماً :—ہڈیاں۔اس کا واحد: عَظْمٌ ہے۔

۹۸ رُفَاتاً :— چورا چورا،ریزہ ریزہ۔رَفْتٌ مصدر سے فعال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔رَفْتٌ کے معنی چورا کرنا اور چورا ہونا۔لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اَبٰى :— اس نے انکار کر دیا۔باب فتح سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِبَآءٌ ہے۔یہ لفظ باب فتح سے شاذ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ كُفُوْراً :—انکار کرنا،ناشکری کرنا۔باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۰۰ لَاَمْسَكْتُمْ :— تم ضرور روک لیتے۔شروع میں لام تاکید لوشرطیہ کے جواب میں واقع ہے۔(اَمْسَكْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔

۱۰۰ قَتُوْراً :— تنگ دل،بخیل۔فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔اس کا مصدر قَتْرٌ اور قُتُوْرٌ ہے۔

۱۰۱ تِسْعَ آيٰتٍ :— نو معجزے،نو نشانیاں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نو معجزات دیئے گئے تھے،ان کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔علامہ سیوطی فرماتے ہیں

آیت نمبر کہ وہ نو معجزات یہ ہیں۔(۱) ید۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام گریبان سے اپنا ہاتھ نکالتے تو وہ روشن ہو جاتا تھا۔ (۲) عصا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی جو معجزہ کے طور پر سانپ بن جاتی تھی۔ (۳) طوفان۔ یعنی پانی کا طوفان جو عذاب کے طور پر قبطیوں پر مسلط کیا گیا تھا۔ (۴) جراد) یعنی ٹڈیاں قبطیوں کے کھیتوں پر مسلط کر دی گئی تھیں۔ (۵) قمل۔ یعنی قبطیوں کے غلے میں بہت زیادہ گھن لگ گئے تھے۔(۶) ضفادع۔ عذاب کے طور پر بہت زیادہ مینڈھک پیدا کر دیئے گئے تھے۔ جو چھلانگ لگا کر کھانے اور پینے کی چیزوں میں آ جاتے تھے۔ (۷) دَم۔ یعنی وہ لوگ جب بھی پانی پینا چاہتے تو وہ خون ہو جاتا تھا۔(۸) سنین۔ یعنی قحط سالی کا عذاب ہے۔ یہ تمام عذاب تھوڑے وقت کے لیے ان پر نازل کیے گئے تھے، پھر حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی دعا سے یہ عذاب دور ہو جاتے تھے۔ (۹) طُمس۔ یعنی قبطیوں کے مال و دولت کی ہلاکت ہے۔ جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بددعاء فرمائی تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے (رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى اَمْوَالِهِمْ) اے ہمارے پروردگار! آپ ان کے مالوں کو ہلاک فرما دیجیے۔ (تفسیر جلالین)۔ تفسیر بیضاوی اور مظہری میں اس سلسلے میں کچھ دوسرے اقوال بھی ہیں۔

۱۰۱ مَسْحُوْراً :- جادو کیا ہوا۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر سِحْرٌ ہے۔ معنی جادو کرنا۔

۱۰۲ بَصَائِرَ :- دلائل، نشانیاں، اس کا واحد: بَصِیْرَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۰۲ مَثْبُوْراً :- ہلاک کیا ہوا، محروم کیا ہوا۔ ثَبْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۳ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ :- کہ وہ ان (بنی اسرائیل) کے قدم اکھاڑ دے۔ (یَسْتَفِزَّ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْزَازٌ ہے۔

۱۰۴ لَفِیْفاً :- جمع کرنے کی حالت میں۔ (لَفِیْفٌ) کے معنی مختلف قسم کے لوگوں کی جماعت جس میں شریف اور رذیل، اچھے اور برے، قوی اور ضعیف، سبھی طرح کے لوگ ہوں۔ یہ لَفٌّ

آیت نمبر مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۶ قُرْاٰناً فَرَقْنٰهُ:- ہم نے قرآن کو متفرق طور پر نازل کیا، یعنی تیئیس سال کی مدت میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ تورات اور انجیل کی طرح یکبارگی نازل نہیں ہوا ہے۔ (قُرْاٰناً) فعل محذوف کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت (فَرَقْنَا قُرْاٰناً فَرَقْنٰهُ) ہے۔ (فَرَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرْقٌ اور فُرْقَانٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (قُرْاٰناً) ہے۔

۱۰۶ عَلٰی مُکْثٍ:- ٹھہرنے کی حالت میں، ٹھہر ٹھہر کر۔ یہ ترکیب میں فاعل سے حال ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (مُکْثٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ٹھہرنا۔

۱۰۷ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ:- وہ لوگ تھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ (یَخِرُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْر ہے۔ (اَذْقَانٌ) کا واحد: ذَقَنٌ ہے۔ اس کے معنی تھوڑی کے ہیں۔

۱۰۷ سُجَّداً:- سجدہ کرتے ہوئے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (سُجَّدٌ) کے معنی سجدہ کرنے والے۔ اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔ سُجُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ خُشُوْعاً:- عاجزی کے اعتبار سے، انکساری کے اعتبار سے۔ یہ ترکیب میں تمییز واقع ہے۔ (خُشُوْعٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔

۱۱۰ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ:- آپ اپنی نماز میں بہت پکار کر نہ پڑھیے۔ (لَا تَجْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔ (صَلَاةٌ) نماز۔ اس کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۱۰ لَا تُخَافِتْ بِهَا:- آپ نماز میں بہت آہستہ نہ پڑھیے۔ (لَا تُخَافِتْ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُخَافَتَةٌ ہے۔

۱۱۱ كَبِّرْهُ تَكْبِيْراً:- آپ اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) خوب بڑائی بیان کیجیے۔ (كَبِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَكْبِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (تَكْبِيْراً) باب تفعیل سے مصدر ہے، یہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ کہف

سورۂ کہف قرآن کریم کی اٹھارہویں سورت ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اس کی عظمت شان کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے تھے (روح المعانی)۔

سورۂ کہف کے شان نزول کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قریش مکہ نے نضر بن حارث اور عقبہ بن ابومعیط کو مدینہ طیبہ کے علمائے یہود کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم لوگ ان کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کچھ اوصاف اور اقوال بتاؤ، پھر ان سے پوچھو کہ وہ لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں اس لیے کہ وہ لوگ اہل کتاب ہیں اور ان کے پاس انبیاء علیہم السلام کا علم ہے۔ چناں چہ وہ دونوں قاصد علماء یہود کے پاس گئے، اور آپ کے کچھ اوصاف اور اقوال بیان کیے، تو علماء یہود نے ان سے کہا کہ تم لوگ ان سے تین سوالات کرو۔ اگر انھوں نے صحیح جواب دے دیا تو وہ سچے نبی اور رسول ہیں، اور اگر جواب نہ دے سکے تو وہ بات بنانے والے ہیں ،یعنی نبوت اور رسالت سے ان کا کوئی تعلق نہیں، پہلے ان نوجوانوں کا واقعہ پوچھو جو قدیم زمانے میں اپنے شہر سے چلے گئے تھے، اس لیے کہ ان کا واقعہ عجیب ہے۔ دوسرے اس شخص کا حال پوچھو، جس نے زمین کی مشرق اور مغرب یعنی پوری دنیا کا سفر کیا، اس کا کیا واقعہ ہے، تیسرے روح کے متعلق سوال کرو کہ وہ کیا چیز ہے۔

چناں چہ وہ دونوں قاصد قریش مکہ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ ہم لوگ ایک فیصلہ کن بات لے کر آئے ہیں، اسی کے ذریعہ تمھارے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا، پھر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر تینوں سوالات کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا جواب میں کل دوں گا، اور آپ نے ان شاء اللہ نہیں کہا قریش مکہ واپس چلے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے انتظار میں رہے۔ مگر پندرہ دن تک نہ کوئی وحی

آئی، اور نہ جبرئیل علیہ السلام آئے۔ مشرکین مکہ نے مذاق اڑانا شروع کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بہت غم لاحق ہوا۔ پندرہ دن کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۂ کہف لے کر نازل ہوئے، اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکید کی گئی کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کا وعدہ کرنا ہو تو انشاء اللہ ضرور کہنا چاہیے۔ اور مشرکین مکہ کے تینوں سوالوں کا تسلی بخش جواب بھی دیا گیا۔ (تفسیر مظہری)۔

اصحاب کہف کا واقعہ اس سورت کے شروع میں ہے، مشرق ومغرب کے سفر کرنے والے ذو القرنین کی تفصیل اس سورت کے آخر میں ہے، اور روح کے متعلق سوال کا جواب اجمال کے ساتھ دیا گیا ہے جو سورۂ بنی اسرائیل کے آخر میں ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ایک سوال کا جواب سورہ بنی اسرائیل میں ہے، اور دو سوالوں کا جواب سورۂ کہف میں ہے۔ اصحاب کہف کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ کہف ہے۔

آیت نمبر

۱ اَنْزَلَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے کتاب) نازل فرمائی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۱ اَلْکِتٰبَ :- کتاب، اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ اس کی جمع: کُتُبٌ ہے۔

۱ عِوَجاً :- کجی، ٹیڑھا پن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۲ قَیِّماً :- درست، صحیح، ٹھیک۔ قِیَامٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ لِیُنْذِرَ :- تاکہ وہ (کتاب یعنی قرآن کریم) ڈرائے۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یُنْذِرُ) باب افعال سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۲ بَاْساً شَدِیْداً :- سخت عذاب۔ (بَاْسٌ) کے معنی عذاب، اس کی جمع: اَبْؤُسٌ ہے۔ (شَدِیْدٌ) شِدَّةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲ یُبَشِّرَ :- (تاکہ) وہ (کتاب یعنی قرآن کریم) خوش خبری دے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔ اس کا عطف یُنْذِرَ پر ہے۔

آیت نمبر لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳ مَـاكِثِيْنَ :- ٹھہرنے والے۔ مَـكْـثٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مَـاكِـثٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ كَبُـرَتْ كَلِمَةً :- بڑی بات، بڑی بھاری بات۔ (كَبُـرَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كِبَـرٌ ہے۔ معنی بڑا ہونا۔ (كَـلِـمَةً) کے معنی بات۔ اس کی جمع: كَلِمَاتٌ ہے۔ كَلِمَةً تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ :- اپنی جان کو ہلاک کرنے والا۔ (بَاخِعٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر بَخْعٌ ہے۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ جمع: اَنْفُسٌ اور نُفُوْسٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶ عَلٰى آثَارِهِمْ :- ان کے پیچھے۔ (آثَارٌ) کا واحد: اَثَرٌ اور اِثْرٌ ہے، اس کے معنی پیچھے اور بعد کے ہیں۔

۶ اَسَفاً :- غم کی وجہ سے، غم کرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، یہ ترکیب میں مفعول لہ یا حال واقع ہے، حال ہونے کی صورت میں یہ مصدر اسم فاعل آسِـفـاً کے معنی میں ہو جائے گا۔

۸ صَعِيْداً جُرُزاً :- چٹیل زمین، چٹیل میدان۔ چٹیل میدان بنانے سے مراد زمین کی تمام چیزوں کو فنا کرنا ہے، یہ موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہے۔ (صَعِيْدٌ) کے معنی زمین، سطح زمین، زمین کا بلند حصہ۔ صُـعُـوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ صُـعُـوْدٌ کے معنی بلند ہونا، چڑھنا۔ (جُـرُزٌ) کے معنی چٹیل میدان، بنجر زمین۔ یہ جَـرْزٌ مصدر سے فُعُلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ جَرْزٌ کے معنی کاٹنا، جڑ سے اکھاڑنا۔

۹ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ :- غار اور پہاڑ والے۔ (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (كَهْفٌ) کے معنی غار۔ اس کی جمع: كُهُوْفٌ ہے۔ (رَقِيْمٌ) ایک پہاڑ، یا ایک وادی یا ایک

آیت نمبر شہر کا نام ہے۔اصحاب کہف اور اصحاب رقیم کے بارے میں بعض حضرات نے کہا کہ یہ دو الگ الگ جماعتیں ہیں۔اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ ''اصحاب کہف'' اور ''اصحاب رقیم'' سے ایک ہی جماعت مراد ہے۔یہ اسی ایک جماعت کے دو لقب ہیں۔کہف یعنی غار میں رہنے کی وجہ سے اصحاب کہف کہلاتے ہیں، اور وہ غار جبل رقیم، یا شہر رقیم میں ہونے کی وجہ سے اصحابِ رقیم کہلاتے ہیں۔اصحابِ کہف کے شہر کی تعیین کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، یاقوت حموی نے معجم البلدان میں تصریح کی ہے، کہ صحیح یہی ہے کہ یہ بلاد روم کا واقعہ ہے۔ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایہ میں اسی طرف رجحان ظاہر کیا ہے، ابو حیان اندلسی کے نزدیک اصحاب کہف کا اندلس میں ہونا زیادہ راجح ہے۔(لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی) اس سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحقیق یہ ہے کہ رقیم وہی لفظ ہے، جس کو تورات میں راقیم کہا گیا ہے، یہ فی الحقیقت ایک شہر کا نام ہے، جو آگے چل کر پٹیرا کے نام سے مشہور ہوا۔اہل عرب اسے بطرا کہتے ہیں، جزیرہ نمائے سینا اور خلیج عقبہ سے شمال میں دو پہاڑی سلسلے متوازی شروع ہو جاتے ہیں، اور سطح زمین بلندی کی طرف اٹھنے لگتی ہے، یہ نبطی قبائل کا علاقہ تھا۔اسی کی ایک پہاڑی سطح پر رقیم نامی شہر آباد تھا۔ (ترجمان القرآن)

اصحاب کہف کا واقعہ راجح قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے، اور ان حضرات کی صحیح تعداد سات تھی، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت کے ساتھ منقول ہے۔

۱۰ اَوَی الْفِتْیَةُ :- نوجوانوں نے پناہ لی۔(اَوٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُوِیٌّ ہے۔(اَلْفِتْیَةُ) کا واحد: فَتًی ہے معنی نوجوان۔

۱۰ هَیِّئْ :- آپ تیار کر دیجیے، آپ مہیا کر دیجیے۔باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَهْیِئَةٌ ہے۔

۱۰ رَشَداً :- درستی، ہدایت۔باب سمع سے مصدر ہے۔ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

آیت نمبر

۱۱ ضَرَبْنَا عَلٰی آذَانِھِمْ :- پھر تھپک دیئے ہم نے ان کے کان، ہم نے ان کے کانوں پر نیند کا پردہ ڈال دیا۔ (ضَرَبْنَا) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ (آذَانٌ) کے معنی کان۔ اس کا واحد: اُذُنٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۲ بَعَثْنٰھُمْ :- ہم نے ان کو (نیند سے) اٹھا دیا۔ (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۲ اَحْصٰی :- اس نے شمار کیا، یا زیادہ شمار کرنے والا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ لفظ احصی حذف زوائد کے ساتھ (خلاف قیاس) اِحْصَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۲ اَمَدًا :- مدت، وقت۔ اس کی جمع: آمَادٌ ہے۔ یہاں ترکیب میں مفعول بہ یا تمییز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۴ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ :- ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے۔ (رَبَطْنَا) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَبْطٌ ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴ شَطَطًا :- ناحق بات، باب ضرب سے مصدر ہے، معنی حق سے دور ہونا۔

۱۵ اٰلِھَةً :- بہت سے معبود۔ اس کا واحد: اِلٰہٌ ہے۔

۱۵ سُلْطٰنٍ بَیِّنٍ :- کھلی دلیل، واضح دلیل۔ (سُلْطَانٌ) کے معنی دلیل۔ (بَیِّنٌ) کے معنی واضح، ظاہر۔ بَیَانٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ اعتزَلْتُمُوْھُمْ :- تم لوگ ان سے الگ ہو گئے۔ (اِعْتَزَلْتُمو) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِزَالٌ ہے۔ اس کے آخر میں میم جمع کے بعد واو صلہ ہے جو فعل کو مفعول وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۶　فَاْوٗا :- تو تم پناہ لو۔اس کے شروع میں فائے فصیحہ ہے۔اس کی اصل عبارت یہ ہے اِنْ شِئْتُمُ النَّجَاۃَ بِدِیْنِکُمْ فَاْوٗا (اعراب القرآن) فاوٗا میں سے فائے فصیحہ کو الگ کرنے کے بعد (اِاْوٗا) رہ گیا۔اس میں شروع کا ہمزہ فائے فصیحہ کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔یہ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اُوِیٌّ ہے۔

۱۶　یَنْشُرْ :- وہ (یعنی تمھارا پروردگار) پھیلا دے گا۔باب نصر سے فعل مضارع معروف ،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَشْرٌ ہے۔جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶　یُھَیِّئْ :- وہ (یعنی تمھارا پروردگار) مہیا کر دے گا۔وہ درست کر دے گا۔باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَھِیْئَۃٌ ہے۔جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶　مِرْفَقًا :- آرام، آسانی، ہر وہ چیز جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔باب نصر، کرم اور سمع سے مصدر ہے۔اور مِفعل کے وزن پر اسم آلہ بھی ہے۔

۱۷　تَزٰوَرُ :- وہ (دھوپ) بچ کر جاتی ہے۔یہ اصل میں تَتَزَاوَرُ ہے، تخفیف کے لیے اس کے شروع سے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَزَاوُرٌ ہے۔

۱۷　تَقْرِضُھُمْ :- وہ (دھوپ) کترا جاتی ہے۔(تَقْرِضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَرْضٌ ہے۔(ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷　فَجْوَۃٍ :- میدان، کشادہ جگہ۔جمع: فِجَآءٌ اور فَجَوَاتٌ ہے۔

۱۷　اَلْمُھْتَدِ :- ہدایت پانے والا۔باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، یہ اصل میں اَلْمُھْتَدِیْ ہے، اس کا مصدر اِھْتِدَآءٌ ہے۔توقیفی طور پر آخر سے یاء کو حذف کر دیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۱۷　مُرْشِدًا :- راہ بتلانے والا، رہنمائی کرنے والا۔باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِرْشَادٌ ہے۔ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

آیت نمبر

۱۸ اَیْقَاظاً :- جاگنے والے۔اس کا واحد: یَقِظٌ ہے۔یہ باب سمع سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اس کا مصدر یَقَظٌ ہے۔

۱۸ رُقُوْدٌ :- سونے والے۔اس کا واحد: رَاقِدٌ ہے۔باب نصر سے اسم فاعل ہے۔اس کا مصدر رَقْدٌ ، رُقُوْدٌ اور رُقَادٌ ہے۔

۱۸ نُقَلِّبُهُمْ :- ہم ان کو کروٹ دلاتے ہیں۔(نُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْلِیْبٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ :- (ان کا کتا) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے۔(بَاسِطٌ) بَسْطٌ مصدر سے اسم فاعل، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔(ذِرَاعَیْهِ) ذِرَاعٌ کا تثنیہ ذِرَاعَیْنِ حالت نصب میں ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔(ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۱۸ اَلْوَصِیْدِ:- دہلیز، چوکھٹ۔جمع: وُصُدٌ ہے۔

۱۸ لَوِ اطَّلَعْتَ :- اگر تو جھانک کر دیکھتا۔(لَوْ) حرف شرط برائے امتناع ہے۔(اِطَّلَعْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔

۱۸ لَوَلَّیْتَ:- البتہ تو پیٹھ پھیر لیتا، شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں ہے۔(وَلَّیْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوْلِیَةٌ ہے۔

۱۸ لَمُلِئْتَ :- البتہ تجھ میں (دہشت) بھر جاتی۔شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں ہے۔(مُلِئْتَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَلْأٌ ہے۔

۱۹ بَعَثْنٰهُمْ :- ہم نے ان کو جگا دیا۔(بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۹ اَزْکٰی طَعَاماً :- زیادہ پاکیزہ کھانا، زیادہ صاف ستھرا کھانا۔(اَزْکٰی) زَکَاةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔(طَعَامًا) کے معنی کھانا۔جمع: اَطْعِمَةٌ ہے، تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

۱۹ وَلْیَتَلَطَّفْ:- اور وہ خوش تدبیری سے کام کرے، اور وہ حسن تدبیر سے کام لے۔شروع

آیت نمبر میں واؤ حرف عطف ہے، اس کے بعد لام ساکن لام امر ہے، جو شروع میں واؤ عاطفہ کے آنے کی وجہ سے ساکن ہو گیا ہے۔ (لِيَتَلَطَّفْ) یہ باب تفعل سے فعل امر ہے، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلَطُّفٌ ہے۔

نوٹ : حروف کی تعداد کے اعتبار سے کلمہ وَلْيَتَلَطَّفْ کے حرف تاء تک نصفِ قرآن ہے۔

۱۹ لَا يُشْعِرَنَّ :— وہ خبر نہ ہونے دے۔ باب افعال سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْعَارٌ ہے۔

۲۰ اِنْ يَّظْهَرُوْا :— اگر وہ لوگ خبر پا جائیں گے، اگر وہ لوگ مطلع ہو جائیں گے۔ (يَظْهَرُوْا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر ظُهُوْرٌ ہے۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۱ اَعْثَرْنَا :— ہم نے مطلع کر دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْثَارٌ ہے۔

۲۱ يَتَنَازَعُوْنَ :— وہ لوگ (آپس میں) جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازُعٌ ہے۔

۲۱ اِبْنُوْا :— تم لوگ (عمارت) بناؤ۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِنَاءٌ ہے۔

۲۲ رَجْمًا بِالْغَيْبِ :— بغیر نشانہ دیکھے پتھر چلانا، بے تحقیق بات کرنا، بے سوچے سمجھے بات کہنا۔ (رَجْمٌ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی سنگسار کرنا، پتھراؤ کرنا۔ (اَلْغَيْبُ) کے معنی چھپی ہوئی چیز، یہ باب ضرب سے مصدر ہے معنی غائب ہونا۔

۲۲ لَا تُمَارِ فِيْهِمْ :— آپ ان کے بارے میں بحث نہ کیجیے، آپ ان کے بارے میں جھگڑا نہ کیجیے۔ (لَا تُمَارِ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُمَارَاةٌ ہے۔

۲۲ لَا تَسْتَفْتِ :— آپ نہ پوچھیے۔ باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر اِسْتِفْتَآءٌ ہے۔

۲۶ اَبْصِرْ بِهٖ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کیا عجیب دیکھنے والا ہے۔ بَصَارَةٌ مصدر سے اَفْعِلْ بِہ کے وزن پر فعل تعجب ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ اَسْمِعْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کیا عجیب سننے والا ہے۔ اس کی اصل عبارت اَسْمِعْ بِهٖ ہے۔ پہلے فعل تعجب میں (بِہٖ) مذکور ہے۔ اس لیے دوسرے فعل تعجب سے (بِہٖ) کو حذف کردیا ہے، یہ باب سمع سے اَفْعِلْ بِہٖ کے وزن پر فعل تعجب ہے۔

۲۷ اُتْلُ :- آپ پڑھئے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔

۲۸ مُلْتَحَداً :- جائے پناہ، پناہ کی جگہ۔ باب افتعال سے اسم ظرف واحد ہے، اس کا مصدر اِلْتِحَادٌ ہے۔

۲۸ لَاتَعْدُ عَيْنٰكَ :- آپ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ (لَاتَعْدُ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَدْوٌ ہے۔ (عَيْنَاكَ) عَيْنٌ کا تثنیہ عَيْنَانِ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہوگیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۸ اِتَّبَعَ هَوٰهُ :- اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی، (اِتَّبَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (هَوٰى) خواہش، جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔ هَوًى باب سمع سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی خواہش کرنا، محبت کرنا۔

۲۸ فُرُطاً :- حد سے گزرا ہوا، حد سے بڑھا ہوا۔ فَرْطٌ مصدر سے فُعُلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے (جیسے جُنُبٌ) باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ اَعْتَدْنَا :- ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔

۲۹ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا :- اس (آگ) کی قناتوں نے ان (ظالموں) کو گھیر لیا۔ (اَحَاطَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔ (سُرَادِقٌ) کے معنی قنات، خیمہ، شامیانہ۔ اس کی جمع: سُرَادِقَاتٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب

آیت نمبر ،مضاف الیہ ہے اس کا مرجع (نَاراً) ہے۔

۲۹ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا:- اگر وہ لوگ فریاد کریں گے۔(اِنْ) حرف شرط ہے (یَسْتَغِیْثُوْا) اصل میں یَسْتَغِیْثُوْنَ ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغَاثَۃٌ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۹ یُغَاثُوْا:- ان لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی۔(یُغَاثُوْا) اصل میں یُغَاثُوْنَ ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغَاثَۃٌ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۹ کَالْمُھْلِ:- پیپ کی طرح، تیل کی تلچھٹ کی طرح، شروع میں کاف حرف تشبیہ ہے۔ (مُھْلٌ) کے معنی پیپ، تیل کی تلچھٹ۔

۲۹ یَشْوِیْ الْوُجُوْہَ:- وہ (پانی) مونہوں کو بھون ڈالے گا۔(یَشْوِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَیٌّ ہے۔(وُجُوْہٌ) کا واحد: وَجْہٌ معنی چہرہ، منہ۔

۲۹ سَآءَتْ مُرْتَفَقاً:- وہ (جہنم) بری جگہ ہے، وہ (جہنم) بری آرام گاہ ہے، جہنم آرام کی جگہ نہیں ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے حَسُنَتْ مُرْتَفَقاً ارشاد فرمایا ہے، اسی کے مقابلہ میں (لفظی تقابل کے طور پر) جہنم کے لیے سَاءَتْ مُرْتَفَقاً استعمال فرمایا ہے۔(تفسیر مظہری)۔(سَاءَتْ) فعل ماضی معروف، افعال ذم میں سے ہے، اس میں ضمیر بارز تائے ساکنہ ممیّز اور مُرْتَفَقًا تمییز ہے، ممیّز اور تمییز مل کر سَاءَتْ فعل ذم کا فاعل واقع ہے۔ اور مخصوص بالذم (هِیَ) محذوف ہے۔(مُرْتَفَقٌ) کے معنی جگہ، مقام، آرام گاہ، آرام کی جگہ۔ یہ اِرْتِفَاقٌ مصدر سے ظرف مکان ہے۔

۳۱ یُحَلَّوْنَ:- وہ لوگ پہنائے جائیں گے، وہ لوگ آراستہ کیے جائیں گے، باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِیَۃٌ ہے۔

۳۱ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ:- سونے کے کنگن۔(اَسَاوِرُ) کا واحد: سِوَارٌ ہے۔ اس کے معنی کنگن کے ہیں۔(ذَھَبٌ) کے معنی سونا۔ اس کی جمع: اَذْھَابٌ و ذُھُوْبٌ ہے۔

آیت نمبر

۳۱ یَلْبَسُوْنَ :- وہ لوگ پہنیں گے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر لُبْسٌ ہے۔

۳۱ ثِیَاباً خُضْراً :- سبز کپڑے۔ (ثِیَابٌ) کے معنی کپڑے، اس کا واحد: ثَوْبٌ ہے۔ (خُضْرٌ) کے معنی سبز۔ اس کا واحد: اَخْضَرُ ہے جو افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۳۱ سُنْدُسٍ :- باریک ریشم، باریک ریشمی کپڑا۔

۳۱ اِسْتَبْرَقٍ :- موٹا ریشم، موٹا ریشمی کپڑا۔

۳۱ مُتَّکِئِیْنَ :- تکیہ لگائے ہوئے، تکیہ لگانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا مصدر اِتِّکَآءٌ ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳۱ اَلْاَرَآئِكِ :- مسہریاں، آراستہ اور مزین تخت۔ اس کا واحد: اَرِیْکَةٌ ہے۔

۳۱ حَسُنَتْ مُرْتَفَقاً :- وہ (جنت) اچھی آرام گاہ ہے، وہ اچھی جگہ ہے۔ (حَسُنَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حُسْنٌ ہے۔ (مُرْتَفَقٌ) اِرْتِفَاقٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ حَسُنَتْ فعل ماضی معروف اس میں ضمیر بارزتائے ساکنہ ممیّز، مُرْتَفَقاً اس کی تمییز ہے، ممیّز اپنی تمییز سے مل کر حَسُنَتْ کا فاعل واقع ہے۔

۳۲ جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ :- انگور کے دو باغ۔ (جَنَّتَیْنِ) تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ اس کے معنی باغ کے ہیں۔ جمع: جَنَّاتٌ ہے۔ (اَعْنَابٌ) کا واحد: عِنَبٌ ہے۔ اس کے معنی انگور کے ہیں، انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۳۲ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ :- ہم نے ان دونوں (باغوں) کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا۔ (حَفَفْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَفٌّ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مؤنث غائب ہے، اس کا مرجع جَنَّتَیْنِ ہے۔ (نَخْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخْلَةٌ ہے۔

۳۳ زَرْعاً :- کھیتی۔ اس کی جمع: زُرُوْعٌ ہے۔

۳۳ اٰتَتْ اُکُلَهَا :- اس (باغ) نے اپنا پھل دیا۔ (اٰتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،

آیت نمبر صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْتَـاءٌ ہے۔ (اُکُـلٌ) کے معنی پھل، جمع: آکَـالٌ ہے۔ (ھَـا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ (ایک اشکال اور اس کا جواب) اس سے پہلے دو باغوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس آیت کریمہ میں فعل اور ضمیر کو مفرد لایا گیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ کِلْتَا الجَنَّتَیْنِ میں "کِلْتَا" لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے، اس لیے (آتَتْ اُکُلَھَا) میں فعل اور ضمیر کو واحد استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۳ فَـجَّرْنَا :- ہم نے (نہر) جاری کردی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔

۳۳ خِـلٰلَھُمَا:- ان دونوں (باغوں) کے درمیان۔ (خِلاَلٌ) کے معنی درمیان۔ (ھُـمَا) ضمیر تثنیہ مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع جَنَّتَیْنِ ہے۔

۳۴ ھُـوَ یُـحَـاوِرُہٗ:- اس سے باتیں کرتے ہوئے، اس حال میں کہ وہ اس سے باتیں کررہا تھا۔ (یُـحَـاوِرُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُـحَـاوَرَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: صَـاحِبٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے یہ پورا جملہ حال واقع ہے۔

۳۴ اَعَزُّ نَفَراً :- جماعت کے اعتبار سے زیادہ عزت والا۔ (اَعَزُّ) عِزَّۃٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَـفَـراً) کے معنی گروہ، جماعت، خاندان۔ جمع: اَنْفَارٌ ہے۔ یہ ترکیب میں تمییز واقع ہے۔

۳۵ اَنْ تَبِیْـدَ ھٰذِہٖ :- کہ یہ (باغ) برباد ہوگا۔ (تَبِیْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَیْدٌ اور بَیَـادٌ ہے۔ (ھٰذِہٖ) اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لیے ہے، اس کا مشار الیہ جَنَّۃٌ ہے۔ (ھٰذِہٖ) ترکیب میں فاعل واقع ہے۔

۳۶ مُـنْـقَـلَـباً :- لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ اِنْقِلاَبٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے، ترکیب میں مفعول بہ ہے۔

۳۷ سَـوّٰكَ رَجُلاً:- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تجھ کو صحیح وسالم آدمی بنایا۔ (سَـوّٰی)

آیت نمبر　باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (رَجُلاً) مشتق نہ ہونے کے باوجود حال واقع ہے (اعراب القرآن)۔رَجُلٌ کے معنی مرد۔جمع: رِجَالٌ ہے۔

۳۹　اِنْ تَرَنِ:- اگر تو مجھ کو دیکھتا ہے۔اِنْ حرف شرط ہے (تَرَنِ) تَرَ اصل میں تَرٰی ہے۔فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں فعل مضارع کے آخر سے یاء گر گئی ہے، اس کے آخر میں نون وقایہ مکسور ہے، یہ اصل میں نِــیْ ہے، نون وقایہ کے بعد یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۴۰　حُسْبَاناً:- عذاب (حضرت قتادہؒ)۔آگ (حضرت ابن عباسؓ)۔بجلی (قاضی بیضاوی)

۴۰　صَعِيْداً زَلَقاً:- صاف میدان، چٹیل میدان۔(صَعِيْدٌ) کے معنی زمین، سطح زمین، زمین کا بلند حصہ۔صُعُوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔(زَلَقٌ) کے معنی پھسلن کی جگہ، چکنی زمین، چٹیل میدان۔یہ باب سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی پھسلنا۔یہاں مصدر کو صفت بنا دیا گیا ہے، یہ مصدر اسم فاعل زَالِقٌ کے معنی میں ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۴۱　يُصْبِحَ مَآءُهَا غَوْراً:- اس کا پانی زمین میں اتر جائے، اس کا پانی زمین میں خشک ہو جائے۔(يُصْبِحَ) کے معنی وہ ہو جائے۔افعال ناقصہ میں سے ہے، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔ان ناصبہ کے مدخول پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔(مَآءٌ) کے معنی پانی۔جمع: مِيَاهٌ ہے۔(غَوْراً) کے معنی گہرائی میں جانا، زمین کے اندر اترنا، زمین میں خشک ہو جانا۔باب نصر سے مصدر ہے جو اسم فاعل غَائِرٌ کے معنی میں ہے۔(تفسیر مظہری)۔

۴۲　اَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ:- وہ اپنا ہاتھ ملنے لگا، وہ اپنا ہاتھ ملتا رہ گیا۔یعنی وہ افسوس کرتا رہ گیا۔(اَصْبَحَ) افعال ناقصہ میں سے ہے، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔(یُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْلِیْبٌ ہے۔(کَفَّیْہِ) کَفٌّ کا تثنیہ کَفَّیْنِ حالت نصب میں ہے،نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ کَفٌّ کے معنی ہاتھ یا ہتھیلی (انگلیوں کے ساتھ) اس کی جمع: اَکُفٌّ اور کُفُوْفٌ ہے۔(ہِ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۴۲ هِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا:۔ (وہ) باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا۔(خَاوِیَۃٌ) کے معنی گرنے والی، گری ہوئی۔ خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(عُرُوْشٌ) کے معنی ٹٹیاں۔ اس کا واحد: عَرْشٌ ہے۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۳ مُنْتَصِراً:۔ بدلہ لینے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔

۴۴ عُقْباً:۔ انجام، نتیجہ۔ اس کی جمع: اَعْقَابٌ ہے۔

۴۵ اِخْتَلَطَ:۔ وہ (زمین کا پودا) گنجان ہو گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَاطٌ ہے۔

۴۵ اَصْبَحَ هَشِیْماً:۔ وہ چورا چورا ہو گیا، وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔(اَصْبَحَ) افعال ناقصہ میں سے ہے، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔(هَشِیْماً) اصبح کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر هَشْمٌ ہے معنی توڑنا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۵ تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ:۔ اس کو ہوائیں اڑاتی ہیں۔ یہ پورا جملہ هَشِیْماً کی صفت ہے۔(تَذْرُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَرْوٌ ہے۔(ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(الرِّیَاحُ) کے معنی ہوائیں، اس کا واحد: رِیْحٌ ہے۔

۴۵ مُقْتَدِراً:۔ پوری قدرت رکھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِقْتِدَارٌ ہے۔

۴۶ اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ:۔ باقی رہنے والی نیکیاں۔(بَاقِیَاتٌ) بَقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع

آیت نمبر مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: بَاقِيَةٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (صَالِحَاتٌ) صَلَاحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: صَالِحَةٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ "اَلْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ" موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر باقیات صالحات ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ باقیات صالحات سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر ہیں ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ باقیات صالحات نیک اعمال ہیں ۔ (تفسیر مظہری) ۔ اور دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں، کیوں کہ باقیات صالحات میں وہ تمام اعمال صالحہ داخل ہیں جن کا ثواب انسان کے لیے باقی رہے، امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ "الصحیح انها کل عبادةٍ يقصد بها وجهُ الله" صحیح بات یہ ہے کہ باقیات صالحات ہر وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو۔

۴۶ خَيْرٌ اَمَلًا:- امید کے اعتبار سے زیادہ اچھا۔ (خَيْرٌ) کے معنی زیادہ اچھا، یہ اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے۔ (اَمَلٌ) کے معنی امید۔ جمع: آمَالٌ ہے۔

۴۷ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ:- ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔ (نُسَيِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْيِيْرٌ ہے۔ (اَلْجِبَالُ) کا واحد: جَبَلٌ معنی پہاڑ۔

۴۷ بَارِزَةً:- کھلی ہوئی ہونے کی حالت میں، یعنی اس وقت زمین پر کوئی درخت، پہاڑ اور عمارت نہیں ہوگی۔ بُرُوْزٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۷ حَشَرْنٰهُمْ:- ہم نے لوگوں کو جمع کیا۔ (حَشَرْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۷ لَمْ نُغَادِرْ:- ہم نے نہیں چھوڑا۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُغَادَرَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۴۸ عُرِضُوْا :- وہ لوگ پیش کیے جائیں گے (یہ مستقبل کے معنی میں ہے)۔ فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔

۴۸ زَعَمْتُمْ :- تم نے گمان کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ ، زِعْمٌ و زُعْمٌ ہے۔

۴۹ مُشْفِقِيْنَ :- ڈرنے والے، ڈرتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد : مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔

۴۹ لَا يُغَادِرُ :- وہ (نامۂ اعمال) چھوڑتا نہیں ہے۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُغَادَرَةٌ ہے۔

۴۹ اَحْصٰهَا :- اس (نامۂ اعمال) نے ان (تمام باتوں) کا احاطہ کرلیا۔ (اَحْصٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ :- میں نے ان کو نہیں حاضر کیا، میں نے ان کو نہیں بلایا۔ (مَا) حرف نفی ہے۔ (اَشْهَدْتُّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِشْهَادٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ مُتَّخِذَ :- بنانے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِتِّخَاذٌ اور مادہ اَخْذٌ ہے۔

۵۱ عَضُدًا :- مددگار۔ اس کی جمع : اَعْضَادٌ ہے۔

۵۲ نَادُوْا شُرَكَآءِ یَ :- تم لوگ میرے شریکوں کو پکارو۔ یعنی جن کو تم شریک سمجھتے تھے۔ (نَادُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ (شُرَكَآءُ) کے معنی شریک ہونے والے، ساجھی ہونے والے۔ اس کا واحد : شَرِيْكٌ ہے۔ آخر میں یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔

۵۲ دَعَوْهُمْ :- وہ لوگ ان کو پکاریں۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے، اس لیے کہ اس

آیت نمبر

کا وقوع قیامت کے دن ہوگا۔ اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کی جگہ پر فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (دَعَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَآءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۲ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا: — وہ لوگ جواب نہیں دیں گے۔ یہ مستقبل کے معنی میں ہے، اس لیے کہ اس کا وقوع قیامت کے دن ہوگا، اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کی جگہ پر نفی جحد بہ لم کو استعمال کیا گیا ہے۔ (لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۵۲ مَوْبِقاً: — ہلاکت کی جگہ (حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ)۔ جہنم میں ایک وادی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما)۔ کھولتے ہوئے پانی کی ایک وادی ہے (حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ)۔ (مَوْبِقٌ) کے معنی ہلاکت کی جگہ، قید خانہ، ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ وَبْقٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب اور حسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ ظَنُّوْا: — وہ لوگ یقین کریں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے، یقینی ہونے کی وجہ سے مضارع کی جگہ پر ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (ظَنُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَنٌّ ہے۔ یہاں پر (ظن) یقین کے معنی میں ہے۔

۵۳ مُوَاقِعُوْهَا: — اس (آگ) میں گرنے والے۔ (مُوَاقِعُوْ) اصل میں مُوَاقِعُوْنَ ہے۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع النَّارُ ہے۔

۵۳ مَصْرِفاً: — بچنے کی جگہ، لوٹنے کی جگہ۔ صَرْفٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۴ لَقَدْ صَرَّفْنَا: — البتہ ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا، یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا۔ (لَقَدْ صَرَّفْنَا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ اس کے بعد "قد صَرَّفْنَا" فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيْفٌ ہے۔

آیت نمبر

۵۴ جَـدَلاً :- جھگڑنا، جھگڑنے کے اعتبار سے۔ باب سمع سے مصدر ہے، تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

۵۵ قُبُلاً :- سامنے ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ عَـذَاب یا هُـمْ ضمیر سے حال ہے۔ (تفسیر مظہری اور اعراب القرآن)۔ عذاب سے حال ہو تو مقابلاً کے معنی میں ہے اور اگر هُمْ ضمیر سے حال ہو تو مُقَابِلِيْنَ کے معنی میں ہے۔

۵۶ لِيُدْحِضُوْا :- تاکہ وہ لوگ پھسلا دیں، تاکہ وہ لوگ زائل کر دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يُدْحِضُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدْحَاضٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۵۶ اُنْذِرُوْا :- وہ لوگ ڈرائے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۵۷ ذُكِّرَ :- وہ نصیحت کیا گیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذْكِيْر ہے۔

۵۷ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ :- جو اس کے ہاتھوں نے پہلے بھیج دیا۔ یعنی جو گناہ پہلے کر چکا ہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (قَدَّمَتْ) فعل ماضی معروف۔ (يَدَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل ہے، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر نَسِـيَ کا مفعول بہ ہے۔ "يَدَاه" اصل میں يَدَانِ تثنیہ ہے، اس کا واحد: يَدٌ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۵۷ اَكِنَّةً :- پردے، غلاف۔ اس کا واحد: كِنَانٌ ہے۔

۵۷ وَقْراً :- بوجھ، ثقل، بہرا پن۔ باب ضرب اور سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی بہرا ہونا، کم سننا۔

۵۷ اِنْ تَدْعُهُمْ :- اگر آپ ان کو (ہدایت کی طرف) بلائیں۔ (اِنْ) حرف شرط ہے۔ (تَدْعُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دُعَـآءٌ ہے۔ تَـدْعُ اصل میں تَـدْعُوْ ہے۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ گر گیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ لَوْیُؤَاخِذُھُمْ :- اگر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کی پکڑ فرماتے۔ (لَوْ) حرف شرط برائے امتناع ہے۔ (یُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَاخَذَۃٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ مَوْئِلاً :- پناہ کی جگہ، نجات کی جگہ، لوٹنے کی جگہ۔ وَأْلٌ مصدر سے ظرف مکان ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ لَآ اَبْرَحُ :- میں نہیں ہٹوں گا، میں نہیں جدا ہوں گا۔ یعنی میں برابر چلتا رہوں گا۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَرَحٌ اور بَرَاحٌ ہے۔

۶۰ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ :- دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجمع البحرین سے بحر فارس اور بحر روم کے ملنے کی جگہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (مَجْمَعٌ) کے معنی ملنے کی جگہ۔ اَلْبَحْرَیْنِ کے معنی دو دریا۔ بَحْرٌ کا تثنیہ حالت جر میں ہے، اس کی جمع: اَبْحُرٌ ، بِحَارٌ و بُحُوْرٌ ہے۔

۶۰ اَمْضِیَ حُقُباً :- میں زمانۂ دراز تک چلتا رہوں گا۔ (اَمْضِیَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر مُضِیٌّ ہے۔ (حُقُباً) کے معنی زمانۂ دراز، طویل مدت۔ ایک سال یا بہت سال۔ اس کی جمع: اَحْقَابٌ ہے۔

۶۱ نَسِیَا حُوْتَھُمَا :- وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام اپنی مچھلی بھول گئے۔ (نَسِیَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر نِسْیَانٌ ہے۔ (حُوْتٌ) کے معنی مچھلی، اس کی جمع: حِیْتَانٌ ہے۔ (ھُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۱ سَرَبًا :- سرنگ، راستہ۔ جمع: اَسْرَابٌ ہے۔

۶۱ جَاوَزَا :- وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر مُجَاوَزَۃٌ ہے۔

آیت نمبر

۶۲ آتِنَا غَدَآءَ نَا:— تم ہم کو ہمارا کھانا دو۔ (آتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْتَآءٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، یہ مفعول بہ اول ہے۔ (غَدَآءٌ) کے معنی کھانا۔ یہ مضاف ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔ (غَدَا ءَ نَا) یہ مفعول بہٗ ثانی ہے۔

۶۲ نَصَباً:— تکلیف، مشقت، تھکن۔ باب سَمِعَ سے مصدر ہے۔ معنی تھکنا۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۳ اَوَیْنَا:— ہم لوگ ٹھہرے۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اُوِیٌّ ہے۔

۶۴ کُنَّانَبْغِ:— ہم لوگ چاہتے تھے۔ نَبْغِ اصل میں نَبْغِیْ ہے۔ خلاف قیاس یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر بُغْیَۃٌ ہے معنی طلب کرنا، خواہش کرنا، چاہنا۔

۶۴ اِرْتَدَّا عَلٰی آثَارِھِمَا:— وہ دونوں اپنے نشانِ قدم پر واپس ہوئے۔ (اِرْتَدَّا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِرْتِدَادٌ معنی لوٹنا۔ (آثَارٌ) کے معنی نشانات۔ اس کا واحد: اَثَرٌ ہے۔

۶۴ قَصَصاً:— پیروی کرنا، تابع داری کرنا، پیروی کرتے ہوئے، تابع داری کرتے ہوئے۔ باب نصر سے مصدر ہے، ترکیب میں مفعولِ مطلق یا حال ہے، مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت یَقُصَّانِ قَصَصاً ہے۔ اور حال ہونے کی صورت میں اصل عبارت مُقْتَصِّیْنَ ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۶۵ عَبْداً مِّنْ عِبَادِنَا:— ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ۔ یہاں بندہ سے مراد حضرت خضر ہیں۔ مَاعُلِّمْتَ رُشْداً:— جو بھلی بات آپ کو سکھلائی گئی۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (عُلِّمْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْلِیْمٌ ہے۔ (رُشْداً) کے معنی بھلائی، ہدایت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (عُلِّمْتَ رُشْداً فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر اسم موصول کا صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۶۸ مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْراً :- جس کا آپ نے احاطہ نہیں کیا واقف ہونے کے اعتبار سے۔ یعنی جو آپ کے احاطۂ واقفیت سے باہر ہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (لَمْ تُحِطْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔ (خُبْراً) باب فتح اور کرم سے مصدر ہے اس کے معنی واقف ہونا، تمییز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۰ حَتّٰى اُحْدِثَ :- یہاں تک کہ میں شروع کروں۔ (اُحْدِثَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منصوب، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْدَاثٌ ہے۔ اس کے معنی پیدا کرنا ،ایجاد کرنا، نئے سرے سے شروع کرنا۔

۷۱ اِنْطَلَقَا :- وہ دونوں چلے۔ باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔

۷۱ اَخَرَقْتَهَا :- کیا آپ نے اس (کشتی کو) پھاڑ ڈالا، کیا آپ نے اس کو توڑ ڈالا۔ یعنی اس کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ (اَ) ہمزۂ استفہام۔ (خَرَقْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَرْقٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: السَّفِيْنَة ہے۔

۷۱ شَيْئاً اِمْراً :- بہت بھاری چیز۔ یعنی بہت خطرہ والی چیز۔ (شَيْءٌ) کے معنی چیز۔ جمع: اَشْيَاءُ ہے۔ (اِمْرٌ) کے معنی بھاری اور عجیب بات، ایسی بات جو عقل سلیم اور شرع کے خلاف ہو۔

۷۳ لَا تُرْهِقْنِيْ :- آپ مجھ پر (تنگی) نہ ڈالئے، آپ مجھ کو (تنگی میں) مبتلا نہ کیجیے۔ (لَا تُرْهِقْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْهَاقٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۴ نَفْساً زَكِيَّةً :- بے گناہ جان۔ اس سے مراد نابالغ بچہ ہے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا تھا۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ اس کی جمع: اَنْفُسٌ و نُفُوْسٌ ہے۔ (زَكِيَّةٌ) کے معنی

آیت نمبر پاک وصاف، نیک وصالح۔ زُکُوٌّ اور زَکَآءٌ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴ شَیْئًا نُکْرًا :۔ نامعقول چیز، ناپسندیدہ چیز، بہت بُری چیز۔ (شَیْءٌ) کے معنی چیز۔ جمع: اَشْیَاءُ ہے۔ (نُکْرٌ) کے معنی برا کام، بہت برا کام۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے۔ کہ منتخب لغات القرآن کی پہلی جلد مکمل ہوگئی ہے۔ الحمد للہ دوسری جلد کا کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے اس مبارک کام کو جلدی مکمل فرمادیں اور قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

(آمین یارب العٰلمین)

۱۴؍ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منتخب لغات القرآن ایک نظر میں

☆ یہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند لغت ہے۔

جو عام فہم زبان میں قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔

☆ یہ ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے، جو تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے آراستہ اور شائقین علوم قرآن کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

☆ اس کتاب میں الفاظ قرآن کی عمدہ تشریح اور لغوی و صرفی تحقیق بھی ہے۔

☆ حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک مختصر ذخیرہ اور حسب ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ بھی ہے۔

☆ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات بھی اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں۔

☆ یہ کتاب اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے فہم قرآن کے شائقین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

مریض سے متعلق مسائل پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا

مریض کے شرعی احکام

اِس کتاب میں مریض سے متعلق بنیادی اور اکثر و بیشتر پیش آنے والے شرعی مسائل کو عام فہم انداز میں جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے حالتِ مرض میں شرعی راہ نما کی حیثیت رکھتی ہے، ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے

تالیف

مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب

اُستاذِ حدیث دارالعلوم عالی پور، گجرات، ھند

تقریظ

حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب دامت برکاتہم

مفتی دارالعلوم دیوبند

دار الھدیٰ

صرف پانچ منٹ کا مدرسہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں

حصہ اوّل
مُحرّمُ الحرام تا جمادی الثانیہ

حصہ دوم
رجبُ المرجّب تا ذی الحجّہ

مُرتّب
اھم چیریٹیبل ٹرسٹ

دارُالھُدیٰ

جدید ایڈیشن

والدین تپتی دھوپ میں ٹھنڈی چھاؤں ہیں
والدین ایسی نعمت ہیں جن کا بدل نہیں

والدین کی قدر کیجیے

اولاد کے لئے انمول اور بیش قیمت تحفہ

اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق والدین کو واضح کیا گیا ہے اور ۱۰۰ سے زائد سبق آموز... پُراثر... سچے واقعات کو بھی آسان انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے والدین کی خدمت کرنے... ان کو راحت پہنچانے کا جذبہ پیدا ہوگا اور والدین کی نافرمانی... ایذارسانی کے نتیجہ میں دُنیا و آخرت کے وبال اور بُرے انجام کا ڈر پیدا ہوگا۔

پسند فرمودہ

حضرت مولانا حسن جان صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث جامعۃ امداد العلوم پشاور

حضرت مفتی محمود اشرف صاحب مدظلہم
نائب مفتی و استاذ حدیث دار العلوم کراچی

حضرت مفتی عاصم ذکی صاحب مدظلہم
استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

تالیف

محمد حنیف عبد المجید
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

دار الھدیٰ

پریشان حال، بے بس اور مصیبت زدہ لوگوں کیلئے

چھٹی صدی ہجری کے ایک بزرگ "علامہ ابن نحوی رحمہ اللہ تعالیٰ" کا صبر آموز قصیدہ

تسلّی کا سامان

المعروف بہ

مصائب کا مداوا

اس قصیدہ کے مطالعہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ کٹھن حالات اور مشکلات میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید پیدا ہوگی اور مایوسی و ناشکری کے بجائے رضا بالقضا کی کیفیت حاصل ہوگی۔

مقدمہ

حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و شرح

حضرت مولانا عبد اللہ عباس ندوی صاحب مدظلہ

ترتیب جدید و عنوانات

محمد حنیف عبد المجید

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دار الھدیٰ

دُکھی لوگوں کیلئے اَن مول تُحفہ

پریشان رہنا چھوڑ دیجئے

★ پریشانیوں میں گھرے لوگوں کیلئے اُمید کی کرن ★ غم و مُصیبت کے ستائے ہوئے لوگوں کیلئے نویدِ راحت
★ دل کی گھبراہٹ... خوف... اور بے چینی کا علاج ★ ذہنی اُلجھن... ٹینشن، ڈپریشن... اور کش مکش کا حل
اپنے موضوع پر ایک مُنفرد و مُستند کتاب جس کا مُطالعہ ہر شخص کے لئے بہت مفید ہوگا۔
ایک ایسی کتاب جو تمام لوگوں کے لئے ان شاءاللہ تعالیٰ خوشی کا پیغام ثابت ہوگی۔

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدُ الرَّزّاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تالیف
محمد حنیف عبد المجید
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دار الھُدیٰ

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی کی تعمیل ارشاد میں
اعمال اور ادعیہ کی اہمیت وفضیلت پر لکھی ہوئی کتاب

الابواب المنتخبۃ

کا اردو ترجمہ

منتخب ابواب

تالیف: حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلوی

جلد اول

مترجم:
حضرت مولانا محمد یونس صاحب مظاہری
فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

نظر ثانی:
حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند

دار الھدیٰ